وفاقی وزارتِ تعلیم و پیشہ ورانہ تربیت حکومتِ پاکستان
اور "اتحاد تنظیمات مدارس پاکستان" کے نمائندہ علماء کرام سے منظور شدہ

مطالعۂ قرآنِ حکیم

برائے طلباء و طالبات

حصّہ پنجم

نام ____________________

ولدیت / سرپرست ____________________

کلاس ____________ سیکشن ____________

اسکول ____________________

”مطالعۂ قرآنِ حکیم برائے طلباء وطالبات“ کے شائع شدہ حصّوں کی اشاعت کی تفصیلات

- حصّہ اوّل .... طبع اوّل تا دہم۔ ۲۰۱۰ء تا ۲۰۱۷ء۔ کل تعداد: ۱۱۵۱۷۵۰
- طبع جدید .... جولائی ۲۰۱۸ء۔ تعداد: ۵۰۰۰۰
- حصّہ دوم .... طبع اوّل تا نہم۔ ۲۰۱۱ء تا ۲۰۱۸ء۔ کل تعداد: ۵۰۲۰۰۰
- طبع جدید .... جولائی ۲۰۱۹ء۔ تعداد: ۱۰۰۰۰۰
- حصّہ سوم .... طبع اوّل تا ہشتم۔ ۲۰۱۲ء تا ۲۰۱۸ء۔ کل تعداد: ۲۴۵۰۰۰
- طبع جدید .... جولائی ۲۰۱۹ء۔ تعداد: ۱۰۰۰۰۰
- حصّہ چہارم .... طبع اوّل تا ششم۔ ۲۰۱۳ء تا ۲۰۱۸ء۔ کل تعداد: ۱۵۵۰۰۰
- طبع جدید .... جولائی ۲۰۱۹ء۔ تعداد: ۱۰۰۰۰۰
- حصّہ پنجم .... طبع اوّل تا چہارم۔ ۲۰۱۵ء تا ۲۰۱۸ء۔ کل تعداد: ۱۲۴۰۰۰
- طبع جدید .... جولائی ۲۰۱۹ء۔ تعداد: ۸۰۰۰۰
- حصّہ ششم .... طبع اوّل ۲۰۱۸ء۔ کل تعداد: ۳۵۰۰۰
- طبع جدید .... جولائی ۲۰۱۹ء۔ تعداد: ۷۰۰۰۰
- حصّہ ہفتم .... طبع اوّل جولائی ۲۰۱۹ء۔ تعداد: ۷۰۰۰۰

زیرِ اہتمام .... شعبۂ تصنیف و تالیف۔ قرآن پروگرام (دی علم فاؤنڈیشن)

پتہ .... ۶۳/۳، بلاک نمبر ۳، دہلی مرکنٹائل کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی،
پوسٹ کوڈ ۷۴۸۰۰، کراچی، پاکستان

فون نمبر .... ۳۴۳۰۴۴۵۰،۳۴۳۰۴۴۵۱ (۲۱-۹۲+)

موبائل نمبر ۰۳۳۵-۳۳۹۹۹۲۹

ای میل .... tif1430@gmail.com /info@tif.edu.pk

ویب سائٹ .... www.tif.edu.pk

عرضِ ناشر

اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے فضل وکرم سے انتہائی ذمہ داری کے ساتھ ہر ممکن کوشش کی گئی ہے کہ مطالعۂ قرآنِ حکیم کے نصاب کی تمام تر کوتاہیوں سے پاک بہترین اشاعت کا اہتمام ہو۔ تاہم خدانخواستہ دورانِ طباعت اعراب، جلدبندی یا دیگر کوئی کوتاہی جو سہواً ہوگئی ہو آپ کی نظر سے گزرے تو ادارہ کو مطلع فرما کر ممنون فرمائیں تاکہ آئندہ کی اشاعت میں اسے درست کیا جاسکے۔

یہ کتاب رضائے الٰہی کی خاطر بلاہدیہ فراہم کی جاتی ہے۔

ابتدائی کلمات

قرآنِ حکیم اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی وہ آخری کتاب ہے جو حضرت جبریل امین علیہ السلام لے کر آئے اور ہمارے پیارے نبی حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک دل پر نازل ہوئی۔ یہ الہامی کتاب ہمارے لئے ہدایت اور دنیا و آخرت میں کامیابی کا ذریعہ ہے۔ ہمارے لئے قرآنِ حکیم ایک فیصلہ کن کلام کی حیثیت رکھتا ہے جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا "بے شک یہ (قرآن) ایک فیصلہ کن کلام ہے"۔ (سورۃ الطارق ۸۶، آیت: ۱۳)

اس دنیا میں ہمارا عروج و زوال قرآنِ حکیم ہی سے وابستہ ہے جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "بے شک اللہ سبحانہ وتعالیٰ اِس قرآن کی بدولت قوموں کو عروج عطا فرمائے گا اور اِس (کو ترک کرنے) کی وجہ سے بہت (سی قوموں) کو ذلیل ورُسوا کرے گا۔" (صحیح مسلم)

حضرت سیدنا علی کرّم اللہُ وجہہٗ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "عنقریب بہت فتنے ہوں گے۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ان سے کیسے بچا جا سکتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کتاب اللہ (کو پیش نظر رکھو) اس میں تم سے پہلوں کی خبریں ہیں اور جو بعد میں پیش آنے والا ہے اس کی اطلاعات ہیں، جو تمہارے درمیان مسائل ہیں ان کے بارے میں بھی اس میں فیصلے ہیں، یہ قول فیصل ہے، کوئی کھیل مذاق نہیں، جو اسے حقیر جان کر چھوڑے گا اللہ سبحانہ وتعالیٰ اس کا غرور خاک میں ملا دے گا، اور جو کسی اور جگہ سے ہدایت و رہنمائی تلاش کرے گا اللہ سبحانہ وتعالیٰ اسے گمراہ کر دے گا، یہ قرآن حکیم اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی عطا کردہ مضبوط رسی ہے، اسی میں بڑی محکم نصیحتیں ہیں اور یہی صراطِ مستقیم ہے۔" (جامع ترمذی، بحار الانوار)

آخرت میں بھی ہماری کامیابی کا دارومدار قرآن حکیم کے احکام پر عمل کرنے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کامل اتباع کے ساتھ وابستہ ہے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "قرآن تمہارے حق میں دلیل ہو گا یا تمہارے خلاف۔" (صحیح مسلم)

چنانچہ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم قرآن اور صاحبِ قرآن "حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" کے ساتھ اپنا تعلق مضبوط بنائیں۔ ان پر دل سے ایمان رکھیں اور کتاب اللہ کی باقاعدہ تلاوت کریں، اِسے سمجھیں، اِس پر عمل کریں اور اِسے دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کریں۔

ابتدائی عمر میں جو بات ذہن میں بٹھادی جاتی ہے اس کے پختہ اور دیرپا اثرات کے بارے میں کوئی دو آراء نہیں ہو سکتیں۔ الحمد للہ ہمارے معاشرے میں ابتدائی عمر میں قرآنِ حکیم کی ناظرہ تعلیم اور حفظِ قرآن کا اہتمام کیا جاتا ہے جس کی وجہ سے زندگی بھر قرآنِ حکیم کی تلاوت کرنا آسان ہو جاتا ہے۔ اسی طرح اگر ابتدائی عمر ہی سے قرآنِ حکیم کے مفہوم اور معانی سکھانے کی طرف توجہ دی جائے تو اُمید ہے کہ قرآنی تعلیمات کو سمجھنا، یاد رکھنا اور قرآنی ہدایات و احکامات کے مطابق زندگی گزارنا آسان ہو جائے گا۔ ان شاء اللہ

"مطالعۂ قرآنِ حکیم برائے طلباء و طالبات" آسان اور عام فہم انداز میں ابتدائی عمر سے قرآنِ حکیم سے تعلق جوڑنے کی ایک مربوط اور منظّم کوشش ہے۔ قرآنِ حکیم کا یہ نصاب طلباء و طالبات کو ان کی عصری تعلیم ہی کے دوران "اسلامیات" کے عمومی نصاب کے ساتھ ہی پڑھایا جائے گا۔ اُمید ہے کہ اِن شاء اللہ سات سالوں (تقریباً ۳۵۰ گھنٹوں) میں طلباء و طالبات پورے قرآنِ حکیم کے ترجمہ، مختصر تشریح، اہم مضامین اور عملی ہدایات سے واقف ہو جائیں گے۔ اس طرح اُن کے لئے عملی زندگی قرآنی تعلیمات کے مطابق بسر کرنا ممکن ہو سکے گا۔ یوں افراد کی تبدیلی ایک صالح معاشرہ کے قیام کا ذریعہ بن سکے گی۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ "مطالعۂ قرآنِ حکیم برائے طلباء و طالبات" کی تکمیل اور تدریس ہمارے لئے آسان فرمائے، ہماری یہ کاوش قبول فرمائے اور جو طلباء و طالبات اس سے استفادہ کریں انہیں ہم سب کے لئے صدقۂ جاریہ بنائے۔ آمین

”مطالعۂ قرآنِ حکیم برائے طلباء وطالبات“ کی خصوصیات

۱- ”مکمل قرآنِ حکیم“ کا ۷۰ سے زائد معتبر اور معروف تراجم سے انتخاب کر کے ”عام فہم اور آسان ترجمہ“ مرتب کیا گیا ہے۔

۲- ”دو رنگوں کے استعمال“ سے ترجمہ کو عربی متن سے ہم آہنگ اور بامحاورہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

۳- آیات کی تشریح کے حوالے سے ”اہم نکات“ لکھنے نیز اسباق سے متعلق کوئی تحریری کام کرنے کے لئے ”سادہ صفحات“ بھی دیئے گئے ہیں۔

۴- حتی الامکان ”مشکل اصطلاحات اور ذو معنی الفاظ سے اجتناب“ کیا گیا ہے۔

۵- ”بچوں کی ذہنی سطح اور دلچسپی“ کو مدّ نظر رکھتے ہوئے نصاب مرتب کیا گیا ہے۔ چنانچہ ”مطالعۂ قرآنِ حکیم برائے طلباء وطالبات“ کے حصّہ اوّل میں قرآن اور صاحبِ قرآن کے عنوان سے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حیاتِ طیبہ اور فضائل و کمالات کے حوالہ سے چند بنیادی باتیں، سورۃ الفاتحہ، سورۃ الصّٰٓفّٰت، آخری دس سورتیں اور چھ رسولوں (حضرت آدم علیہ السلام، حضرت نوح علیہ السلام، حضرت ہود علیہ السلام، حضرت صالح علیہ السلام، حضرت شعیب علیہ السلام اور حضرت یونس علیہ السلام) کے قصے، حصّہ دوم میں تیسویں پارے کی سورتوں (سُوْرَۃُ النَّبَا سے سُوْرَۃُ الْھُمَزَۃ) کے ساتھ ساتھ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فضائل و مکارم اور معجزات کے حوالہ سے چند آیات مبارکہ اور احادیث، حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قصے، حصّہ سوم میں شمائل النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے متعلق ایک تفصیلی مضمون اور حضرت یوسف علیہ السلام کا قصّہ اور حصّہ چہارم میں حضرت زکریا علیہ السلام، حضرت مریم علیہا السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام، حضرت سلیمان علیہ السلام اور حضرت لوط علیہ السلام کے قصّوں کے ساتھ مکی سورتیں شامل کی گئی ہیں۔ حصّہ پنجم میں واقعہ معراج، تاریخ بنی اسرائیل، اصحاب سبت، اصحابِ کہف، باغ والے، حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام اور ذوالقرنین کے قصّے شامل کیئے گئے ہیں۔ حصّہ ششم اور حصّہ ہفتم میں شامل مدنی سورتوں میں معاشرتی اور سماجی تعلیمات، ریاستی امور، غزواتِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، جہاد اور قتال فی سبیل اللہ اور دیگر اہم موضوعات سے متعلق تفصیلات اور واقعات بیان کیئے جائیں گے۔

۶- سورتوں کے مطالعہ سے قبل ان کا ”شانِ نزول اور تعارف“ بیان کیا گیا ہے۔

۷- آیاتِ قرآنی کی روشنی میں انبیاء کرام علیہم السلام کے قصّے ”آسان اور دلچسپ انداز“ میں ”معتبر مواد“ کے ساتھ مرتب کیئے گئے ہیں۔

۸- انبیاء کرام علیہم السلام کے قصّے بہتر طور پر سمجھانے کے لئے ”نقشوں کا استعمال“ بھی کیا گیا ہے تاکہ واقعات کے محل و مقام سے واقفیت حاصل ہو۔

۹- ہر سورت اور قصّہ کے آخر میں سبق آموز نکات ”علم و عمل کی باتیں“ کے عنوان سے آیاتِ قرآنی کے حوالہ جات کے ساتھ بیان کی گئی ہیں تاکہ قرآنِ حکیم کی فکری اور عملی ہدایات سے آگاہی ہو سکے۔

۱۰- ہر سورت اور قصّہ سے متعلق ”سمجھیں اور حل کریں“ کے عنوان سے مختلف مشقوں کو شامل کیا گیا ہے تاکہ طلبہ کی قرآن فہمی کا جائزہ لیا جا سکے۔

۱۱- طلبہ کو قرآنِ حکیم کے حوالہ سے عملی مشق کروانے کے لئے ”گھریلو سرگرمی“ کے عنوان سے دلچسپ سرگرمیاں تجویز کی گئی ہیں تاکہ طلبہ کے گھر والوں کا تعلق بھی قرآنِ حکیم کے ساتھ مزید بڑھ سکے۔

۱۲- طلبہ کی فکری اور عملی رہنمائی کے لئے ہر سبق میں ”فرمانِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم“، ”عملی بات“، ”کیا آپ جانتے ہیں؟“، ”معلوم کیجیے“ اور ”سوچیے“ کے عنوانات سے اہم معلومات بھی دی گئی ہیں۔

۱۳- طلبہ کی سہولت کے لئے ”مشکل الفاظ کے معنی“ کتاب کے آخر میں اسباق کی ترتیب کے مطابق حروف تہجی کے لحاظ سے دیئے گئے ہیں۔

۱۴- اساتذہ کی تدریسی معاونت کے لئے ہر حصّہ کے ساتھ ایک جامع ”رہنمائے اساتذہ“ بھی تیار کیا گیا ہے۔ جس میں ہر آیت کے ضمن میں ”تشریحی نکات، علمی اور عملی پہلو، آیاتِ قرآنی کے حوالہ جات اور احادیث مبارکہ“ الحمد للہ ۷۰ سے زائد تراجم اور تفاسیر کی روشنی میں مرتب کئے گئے ہیں۔ علاوہ ازیں ”طریقہ تدریس“، ”مقاصدِ مطالعہ“ اور ”ربطِ سورت“ کے ساتھ ساتھ ”مشقوں کے جوابات“، ”اسباق کی منصوبہ بندی“ اور مزید ”عملی سرگرمیاں“ بھی شامل کی گئی ہیں۔ نیز مطالعۂ قرآنِ حکیم کی تدریس بہتر بنانے کے لئے ”عمومی تدریسی ہدایات“ بھی مرتب کی گئی ہیں مزید یہ کہ طریقہ تدریس کے عملی مظاہرہ کے لئے ”Demo Class“ بھی ریکارڈ کرائی گئی ہے۔ ”ماڈل پیپر اور عمومی پوچھے جانے والے سوالات (FAQs)“ بھی ”رہنمائے اساتذہ“ میں دیئے گئے ہیں۔

۱۵- ”مطالعۂ قرآنِ حکیم برائے طلباء وطالبات“ مرتب کرنے میں اس بات کا خصوصی طور پر اہتمام کیا گیا ہے کہ ”مسلکی اختلافات کے بیان سے گریز“ کیا جائے اور ان ہی اُمور اور تشریحات کو بیان کیا جائے جن پر عموماً سب کا اتفاق پایا جاتا ہے۔

۱۶- اس نصاب کو مرتب کرنے میں علماء کرام، حفاظِ کرام، اساتذہ کرام اور والدین کی ”مشاورت اور نظر ثانی“ سے استفادہ کیا گیا ہے۔

وفاقی وزارتِ تعلیم و پیشہ ورانہ تربیت حکومتِ پاکستان کی طرف سے علماء کرام کے اتفاق رائے اور منظوری کا تصدیق نامہ

No.F.1-1/2017-(NCC)

Academy of Educational Planning and Management (AEPAM)
Ministry of Federal Education & Professional Training
Taleemi Chowk, (Sarya Chowk), G-8/1, Islamabad
Ph: (051) 9260674, Fax: (051) 9261359

Dr. Dawood Shah
Director General, AEPAM/
Convener of the Committee

19th February 2019.

Subject: **COMPULSORY TEACHING OF THE HOLY QURAN**

The compulsory teaching of the Holy Quran Act, 2017 was passed by the Parliament. The Act ensures compulsory teaching of the Holy Quran to Muslim students in all educational institutions in Islamabad Capital Territory and also in all the public sector educational institutions owned and controlled by Federal Government.

2. In pursuance of the recommendations made by Ittehad Tanzeemat-ul-Madaris Pakistan (ITMP), the Ministry of Federal Education and Professional Training constituted a committee comprising the representatives from all Masalik. The main purpose of the committee is to reach consensus on the translation of the Holy Quran and Teachers Guide developed by ILM Foundation, Karachi. The translation of the Holy Quran and Teacher Guide consists of seven parts.

3. Uptil now 12 meetings of the committee have been held. Consensus has reached on about 70% on the Translation of the Holy Quran and Teachers Guide. There is complete consensus by all the Masalik on first three parts of the translation of the Holy Quran and Teachers Guide and each of the Masalik has given written statement of no objection (**copy enclosed**). After incorporating views/ comments, given by the committee members representing each Maslik, the ILM Foundation has finalized first three parts of the translation of the Holy Quran and Teachers Guide, and ready for printing.

4. The Ministry of Federal Education and Professional Training grants permission to the ILM Foundation, Karachi for printing and publishing of first three parts of the Holy Quran and Teachers Guide to be taught to all Muslim students in all public educational institutions. Moreover, the ILM Foundation cannot make any changes and amendments in the translation of the Holy Quran and Teacher Guide of first three parts without the prior approval of the committee.

Best regards,

Yours sincerely,

(signature)

(Dr. Dawood Shah)

Program Director
The ILM Foundation
63/3 Block-3, DMCH Society, Karachi.

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہٗ

تاریخ: ۱۷ اکتوبر ۲۰۱۹ء

وفاقی وزارتِ تعلیم حکومت پاکستان کی طرف سے قائم کردہ اتحاد تنظیماتِ مدارس پاکستان کی کمیٹی کا دی علم فاؤنڈیشن کے نصاب "مطالعۂ قرآنِ حکیم برائے طلباء وطالبات" کا تصدیق نامہ

الحمدللہ ہم نے دی علم فاؤنڈیشن کراچی کے مرتب کردہ نصاب "مطالعہ قرآن حکیم برائے طلباء وطالبات" کے اصلاح شدہ حصہ چہارم اور پنجم کا بڑی گہرائی، انہماک اور تفصیل کے ساتھ مطالعہ کیا ہے۔ ان اصلاح شدہ حصوں میں ہمارے تمام اصلاح طلب نکات کی درستگی کر دی گئی ہے اور ہماری آراء وتجاویز کو باہمی افہام وتفہیم کے ساتھ شامل کر دیا گیا ہے۔ جو گزشتہ کئی اجلاس میں زیر بحث آتی رہیں۔ اس کام کو بطریق احسن سرانجام دینے پر ہم وزارتِ تعلیم کے جملہ متعلقین اور علم فاؤنڈیشن کے تمام صاحبان کو ہدیہ تبریک پیش کرتے ہیں اور ان کے لئے دعا گو ہیں جنھوں نے انتہائی احتیاط اور محنت کے ساتھ تمام اصلاح طلب نکات کو تصحیح کے بعد مطالعہ قرآن کے نصاب میں شامل کیا۔

اتحاد تنظیماتِ مدارس کی کمیٹی کے ذمہ دار رکن ہونے کی حیثیت سے اور اپنے مکتبہ فکر کی ترجمانی ونمائندگی کرتے ہوئے پوری دیانتداری اور ذمہ داری سے اس بات کی تائید وتوثیق کرتے ہیں کہ ان حصوں کی احتیاط اور ذمہ داری کے ساتھ طباعت کا آغاز کر دیا جائے۔ مطالعہ قرآنِ حکیم کے حصہ چہارم اور پنجم کے ترجمہ، تشریح اور دیگر متعلقہ مواد میں مزید کوئی اصلاح طلب نکتہ موجود نہیں ہے۔ یہ نصاب اتحاد بین المسلمین میں بہت مدد ومعاون ثابت ہو گا۔ ان شاء اللہ ہماری طرف سے آئندہ بھی اس کارِ خیر میں بھرپور تعاون حاصل رہے گا۔

ہم اس بات کی بھی تائید کرتے ہیں کہ ان کتب کی اشاعت کے بعد انہیں ہائر سکینڈری تک بچوں کے تعلیمی نصاب میں باقاعدہ لازمی مضمون کی حیثیت سے شامل کیا جائے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کی اس مخلصانہ کاوش کو قبول فرمائے اور اسے نافع خلائق بنائے، اس عظیم کام میں اللہ تعالیٰ آپ کا حامی وناصر ہو آمین۔ جزاکم اللہ خیراً

اتحادِ تنظیماتِ مدارس پاکستان کی کمیٹی کے معزز نمائندگان:

۱۔ علامہ ارشد سعید کاظمی (سینئر نائب صدر تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان، جامعہ اسلامیہ انوار العلوم ملتان) دستخط ____________

۲۔ مولانا ڈاکٹر منظور احمد مینگل (نمائندہ وفاق المدارس عربیہ پاکستان، جامعہ صدیقیہ کراچی) دستخط ____________

۳۔ مولانا نجیب اللہ طارق (نمائندہ وفاق المدارس السلفیہ پاکستان، جامعہ سلفیہ فیصل آباد) دستخط ____________

۴۔ علامہ شیخ محمد شفا نجفی (نمائندہ وفاق المدارس شیعہ پاکستان، جامعہ امام جعفر صادق اسلام آباد) دستخط ____________

۵۔ مولانا ڈاکٹر عطاء الرحمان (ناظم اعلیٰ رابطۃ المدارس الاسلامیہ پاکستان، جامعہ اسلامیہ تفہیم القرآن مردان) دستخط ____________

۶۔ مولانا غلام محمد سیالوی (چیئرمین قرآن بورڈ، پنجاب انسٹیٹوٹ آف قرآن اینڈ سیرت سٹڈیز۔ لاہور) دستخط ____________

نمائندۂ وفاقی وزارتِ تعلیم حکومتِ پاکستان:

ڈاکٹر داؤد شاہ (ڈائریکٹر جنرل۔ اکیڈمی آف ایجوکیشنل پلاننگ اینڈ مینجمنٹ وفاقی وزارتِ تعلیم اسلام آباد) دستخط ____________

نصاب "مطالعۂ قرآنِ حکیم" کے بارے میں چند معروف علماء کرام اور ماہرین تعلیم کے تاثرات سے اقتباسات

مفتی محمد تقی عثمانی صاحب (نائب صدر جامعہ دارالعلوم کراچی، چیئرمین شریعہ کونسل بحرین)

اس کتاب کا مقصد اسکول کے بچوں اور بچیوں کو قرآن کریم سے مناسبت پیدا کرنا اور اس کی بنیادی تعلیمات اور واقعات آسان زبان اور اسلوب میں پیش کرنا ہے، کتاب کی ورق گردانی سے اندازہ ہوا کہ بحیثیتِ مجموعی یہ کتاب اس مقصد میں کامیاب ہے، اور بچوں کی ذہنی سطح کو سامنے رکھتے ہوئے انہیں مفید معلومات آسانی کے ساتھ فراہم کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو بچوں کیلئے نافع بنائے۔

مفتی منیب الرحمٰن صاحب (صدر تنظیم المدارس، مہتمم دارالعلوم نعیمیہ کراچی)

ان کتابوں میں منتخب انبیاءِ کرام علیہم السلام کی سوانح کو دل نشین اور سہل انداز میں ترتیب دیا گیا ہے۔ طلبہ میں اصلاحِ نفس (Self-Reform) اور احتسابِ ذات (Self-Accountability) کا شعور پیدا کرنے کے لئے "ہم نے کیا سمجھا؟" کے عنوان سے خود اپنا جائزہ لینے کے لئے تربیت کا اہتمام کیا گیا ہے۔ بحیثیتِ مجموعی یہ ایک قابلِ قدر اور قابلِ تحسین کاوش ہے۔ یہ سارا سلسلہ ادارے کے مُؤسِّسین کے اخلاص اور دینی جذبے کا مظہر ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اِس کاوش کو ماجور فرمائے، اِس کے فیض کو دوام اور قبولِ عام نصیب فرمائے۔

مولانا محمد اسماعیل صاحب (چیئرمین متحدہ علماء بورڈ، چیف خطیب خیبر پختونخوا)

عموماً قرآن کا ترجمہ، تفسیر لکھنا یا بیان کرنا اپنی حساسیت (Sensitivity) کے باوجود نسبتاً آسان کام ہے، لیکن اس سے کورس کی کتاب بنانا اور ٹیکسٹ بُک کی شکل دینا بڑا دل گردے کا اور کٹھن کام ہے اور یہی مشکل کام دی علم فاؤنڈیشن کراچی نے انجام دیا ہے کہ پورے قرآن کو مختلف سیریز میں تقسیم کر کے طلبہ کی صلاحیتوں کے مطابق اسے مرتب کیا ہے اور پھر اسے نصاب کی کتاب بنا کر اسکولوں کے طلبہ کے لئے انتہائی آسان کر دیا گیا ہے۔

اس لئے بجا طور پر کہا جاسکتا ہے کہ یہ نصاب اپنی مثال آپ ہے۔ یہ بات انتہائی اطمینان کا باعث ہے کہ اس کے تیار کرنے میں تمام مکاتبِ فکر کے جیّد علماء اور مفسرین کرام کی کاوشوں سے بھرپور مدد لی گئی ہے اور یوں اسے تمام مکاتبِ فکر کے لئے قابل قبول بنا دیا گیا ہے۔ اس نصاب کی سب سے اہم خصوصیت یہ ہے کہ اس میں کہیں بھی فرقہ واریت یا کسی قسم کی عصبیت کی بُو تک نہیں پائی جاتی بلکہ قرآن کی آفاقی دعوت کو محور بنایا گیا ہے۔ اس سے یہ اُمید پیدا ہوگئی ہے کہ ہمارے بچے اور بچیاں اس نصاب کو پڑھ کر ہر قسم کے لسانی، گروہی، نسلی، قومی، علاقائی اور مذہبی فرقہ بندیوں سے آزاد ہو کر خالص قرآن و سنت کے ذریعے اپنے آفاقی دین "اسلام" کا فہم حاصل کر سکیں گے۔ گویا یہ نصاب فرقوں اور گروہوں میں تقسیم اس اُمت کو ایک بار پھر واحد بنانے کے لئے واحد اُمید کی حیثیت رکھتا ہے۔

مولانا محمد مظفر شیرازی صاحب (فاضل اسلامک یونیورسٹی مدینہ منورہ، وائس چانسلر جامعہ عمر بن عبدالعزیز الاسلامیہ سیالکوٹ)

یہ نصاب سلیس اور سہل ہے۔ چھوٹی عمر کے طلبہ کے لئے نہایت مفید اور آسان ہے۔ بعض آیات کے ساتھ دیئے ہوئے نقشہ جات کی وجہ سے طلبہ کے لئے انتہائی دلچسپ ہے۔ طلبہ کی ذہنی استعداد کو مد نظر رکھتے ہوئے ترتیب دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہستی پاک قرآنِ کریم کے لئے آپ کی خدمات جلیلہ کو شرف قبولیت سے نوازے اور آپ کی اس عمدہ کاوش کو دنیا میں باعث برکت اور آخرت میں باعث نجات بنائے۔ آمین

ڈاکٹر محمد محسن نقوی صاحب (ماہر تعلیم)

الحمد للہ! زیر نظر سلسلۂ کتب ہمارے برادرانِ دینی علماء وفضلاء نے ترتیب دیا ہے۔ جدید اسلوب کے ذریعہ قرآنِ مجید کے مختلف مقامات کا مطالعہ، اس کی زبان و بیان کی تشریح، حلّ مطالب، تمرینات، شگفتہ بیانی نیز تعقید سے پاک اسلوب اس کی نمایاں خصوصیات ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس سلسلۂ کتب کے مصنفین، مرتبین، حسن افزائی کے ذمہ دار حضرات اور ناشرین کی مساعیٔ جمیلہ کو قبول فرمائے اور طالبانِ قرآن کو اس سلسلۂ کتب سے بھرپور استفادے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یارب العالمین۔

مولانا محمد سیف البر سکر گاہی صاحب (فاضل وفاق المدارس العربیہ، مرکزی ناظم اعلیٰ ٹرسٹ جمیعت تعلیم القرآن)

دی علم فاؤنڈیشن نے اکابرین کی تفاسیر وتراجم کو سامنے رکھتے ہوئے خاص طور پر اسکولز کے طلبہ کیلئے جو نصاب ترتیب دیا ہے وہ اپنی مثال آپ ہے۔ اسباق کا حاصل، تمارین اور گھریلو سرگرمیاں وغیرہ متعلمین و متعلمات کیلئے انتہائی مفید ثابت ہونگی ان شاء اللہ۔ امید واثق ہے کہ یہ نصاب فہمِ قرآن حکیم کیلئے انتہائی موئثر کردار ادا کریگا۔ اس میں سب سے زیادہ خاص بات یہ ہے کہ جملہ نصاب میں ان اُمور اور تشریحات کو بیان کرنے کا خصوصی اہتمام کیا گیا ہے جن میں عموماً سب کا اتفاق پایا جاتا ہے۔ جس سے بچوں کا یہ ذہن بنے گا کہ ہمارا دین اختلافات کا مجموعہ نہیں ہے اس طرح قربتوں کو فروغ ملے گا اور جو فاصلے بلکہ خلیجیں مسلمانوں کے درمیان پیدا ہو گئی ہیں وہ رفتہ رفتہ کم ہو جائیں گی (ان شاء اللہ تعالیٰ) دل و جان سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ دی علم فاؤنڈیشن کے جملہ ذمہ داران کی خدمات اور کاوشوں کو قبول فرمائے اور دنیا اور آخرت کی کامیابیوں سے ہمکنار فرمائے اور ادارے کو خوب ترقی عطا فرمائے۔ (آمین)

مولانا حکیم محمد مظہر صاحب (مہتمم جامعہ اشرف المدارس کراچی)

اس کتاب میں بچوں کی ذہنی سطح کو سامنے رکھتے ہوئے قرآنی آیات کا ترجمہ عام فہم انداز میں پیش کیا گیا ہے، مجموعی لحاظ سے یہ کتاب بہت مفید ہے۔ اس کتاب کا مقصد اسکول کے بچوں اور بچیوں کو قرآن کریم سے مناسبت پیدا کرنا اور اس کی بنیادی تعلیم سے آگاہ کرنا ہے۔ یہ اپنے مقصد میں کامیاب ثابت ہوگی ان شاء اللہ۔

شیخ الحدیث مولانا مفتی عطاء الرحمن صاحب (مہتمم جامعہ مدنیہ بہاولپور)

قرآنِ کریم ہی مسلمانوں کی دنیاوی اور اخروی فلاح و بہبود کا واحد ضامن ہے۔ افسوسناک صورتِ حال یہ ہے کہ جس قوم کو یہ کتاب عطا کی گئی وہی آج اس کتاب سے بیگانہ اور انجان نظر آتی ہے۔ دین بیزاری اور مغربیت کی چکا چوند کے اس دور میں بعض اہلِ دل ایسے بھی ہیں جو قرآنِ کریم کی تعلیمات کو سہل سے سہل انداز میں ڈھال کر گھر گھر پہنچانے کی سعی کر رہے ہیں۔ انہی باہمت لوگوں میں دی علم فاؤنڈیشن کے اصحاب بھی ہیں۔ جنہوں نے ماشاء اللہ علماء کرام کی زیرِ نگرانی سکول اور کالج کی درس گاہوں کے لئے انتہائی آسان اور جدید طرزِ تدریس سے ہم آہنگ مطالعہ قرآنِ حکیم کا نصاب تشکیل دیا ہے۔ مجموعی طور پر نصاب اپنی ترتیب اور انتخابِ مضامین کے لحاظ سے بہترین ہے۔ دی علم فاؤنڈیشن کے تمام رفقاء کار اس خدمت کے لئے مبارکباد کے مستحق ہیں۔ اللہ ﷻ ان حضرات کی مساعی کو قبولیت سے نوازے اور امت کو تادیر ان سے مستفید ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

جسٹس دوست محمد خان صاحب (جسٹس سپریم کورٹ آف پاکستان)

"مطالعہ قرآنِ حکیم برائے طلباء وطالبات" کا نصاب اسلامی اقدار کی نشو نما میں گراں قدر خدمت ہے جو قابل ستائش ہے کیونکہ قرآنی علوم اوج ثریا اور دل بینا عطا کرتے ہیں۔ دی علم فاونڈیشن کی طرف سے یہ کوشش دوسرے تدریسی اداروں کو بھی رہنمائی مہیا کرے گی۔ اس کا مطالعہ جاں گداز ہے۔ بصارت کے ساتھ بصیرت کو اجاگر کرنے والا ہے تاکہ قوم کے معماروں کا مستقبل تاریکی سے پرے رہے۔ اللہ آپ کو سلامت اور خوش رکھے۔

مولانا ڈاکٹر قاری محمد ضیاء الرحمٰن صاحب (چیئرمین القرآن ایجوکیشن ٹرسٹ، انچارج فیصل مسجد اسلام آباد)

دی علم فاؤنڈیشن کا مرتب کردہ نصاب مطالعۂ قرآن حکیم برائے طلباء وطالبات پاکستان کے لاکھوں عصری و دینی تعلیمی اداروں کے طلبہ کے علم و عمل، کردار واخلاق اور فکری نشو و نما کے لئے سنگ میل کا کام دے گا۔ جس کے ذریعہ ہم نہ صرف اپنی کھوئی ہوئی اخلاق قدروں اور گم کردہ قائدانہ مقام سے آشنا ہوں گے بلکہ پورے عالم انسانیت کے لئے مؤثر اور مفید ثابت ہونگے، مطالعۂ قرآن حکیم کورس کی ایک اہم خصوصیت یہ ہے کہ ہر طرح کی فرقہ ورانہ سوچ سے بلند تر اور اتحاد امت کا ترجمان ہے۔

ونگ کمانڈر ڈاکٹر مولانا ضمیر اختر خان صاحب (ڈائریکٹر شعبہ امورِ دینیہ۔ پاکستان فضائیہ، فاضل علوم اسلامیہ)

دی علم فاؤنڈیشن نے عصری تعلیمی اداروں کے لئے مطالعۂ قرآن حکیم کا نصاب ترتیب دے کر ملت اسلامیہ پاکستان کی خاص طور پر اور امت مسلمہ کی عام طور پر خدمت کا عظیم فریضہ ادا کیا ہے۔ دی علم فاؤنڈیشن کا بڑا کارنامہ (Herculean Task) پورے قرآن مجید فرقان حمید پر محیط ان کتب کی ترتیب و تدوین ہے۔

Prof. Dr. Masoom Yasinzai (Rector International Islamic University-Islamabad)

Its very impressive work on Quranic teachings ‘Mutalae Quran-e- Hakeem’.I am greatly impressed by the ILM Foundation approach for introducing Quranic teaching with the help of stories of prophets and from the grass root level. Surely, ILM Foundation work will make a sustainable impact on the lives of future generations in their personal lives as practicing Muslims and in the society at large.

دی سیٹیزن فاؤنڈیشن (شعبۂ نصاب)

مختلف رنگوں کا استعمال بچوں کے لئے بہت interactive ہے اور قرآن فہمی میں معاون ہے۔ اس کتاب کی مشقیں بہت اچھی ہیں۔ اس نصاب میں کوئی ایسا مواد نہیں جس سے طلباء وطالبات میں انتہا پسندی پیدا ہو رہی ہو۔ نصابِ قرآن بچوں کی اخلاقی تربیت میں بھی بہت معاون ہے۔ بحیثیت مجموعی بہت اچھی کاوش ہے یقیناً اس کے اچھے نتائج سامنے آئیں گے۔

مفتی محمد قمر الحسن صاحب (استاد الحدیث جامعہ حمادیہ، شرعیہ ایڈوائزر ٹرسٹ جمعیت تعلیم القرآن، ایڈوکیٹ ہائی کورٹ)

طلبا وطالبات میں اسلامی کردار و تشخص اور ایمانی جذبہ و قوت پیدا کرنے کے لئے اس میں جو محنت کی گئی ہے اس کو دیکھ کر بے اختیار زبان سے آفرین کے الفاظ نکل گئے۔ ہر سورت کے شروع میں اس کا مقصد اور جاندار خلاصہ کا پیش کرنا بڑا مفید ہے۔ ”علم و عمل کی باتیں“ کے عنوان سے قرآنِ حکیم کی فکری اور عملی ہدایت سے آگاہی دلانے کا طریقہ بھی نہایت مؤثر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کتاب کو دین کی اشاعت اور جذبہ ایمانی کا ذریعہ بنا دیا ہے۔

قاری سید علی عابد نقوی صاحب (اعزازی مشیر اسلامی نظریاتی کونسل، منتظم اعلیٰ امامیہ دار التجوید، بین الاقوامی قصر قرآنِ پروجیکٹ اسلام آباد)

مجھے انتہائی خوشی ہوئی کہ ادارہ نے مسلکی اختلافات سے پرہیز کرتے ہوئے طلباء وطالبات میں حقیقی قرآنی روح سے آگاہ کرنے کا بہترین اہتمام کیا ہے۔ میں اس عمل کو قابل تحسین قرار دیتا ہوں۔ وزارتِ مذہبی امور سے چالیس سال سے مربوط ہوں۔ علم فاؤنڈیشن کے افراد ادارہ میں ملازمت نہیں بلکہ نظریاتی بنیادوں پر کام کر رہے ہیں۔ موجودہ پر آشوب دور میں علم فاؤنڈیشن کا قرآنی حوالے سے کام بہت بلند ہے۔ جس کی جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہے۔

مفتی محمد منظور علی خان قادری حنفی صاحب (فاضل علوم شرقیہ، خطیب اعلیٰ غوثیہ مسجد، گلشن حدید کراچی)

پانچویں کلاس سے دسویں کلاس کے بچوں کے لئے انبیاء کرام علیہم السلام کے قرآنی واقعات پر مشتمل جو نصاب پیش کیا گیا ہے یہ بچوں کے لئے بہت مفید ثابت ہو گا۔ اس ترجمہ میں کسی مقام پر مجھے کوئی غلطی یا بے ادبی نظر نہیں آئی۔ یہ ترجمہ مسلک اہلسنت کے مطابق بالکل درست ہے۔ اس وقت اس کام کے لئے جو لوگ جانی اور مالی تعاون کر رہے ہیں وہ لائق تحسین ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو اس کا اجر عظیم عطا فرمائے۔

Muhammad Rafique Tahir (Joint Education Adviser, Ministry of Federal Education Govt of Pakistan)

The ILM Foundation has devised the Holy Quran Urdu translation books / course consists of seven parts. The Ministry of Federal Education & Professional Training has constituted a committee which consist of representatives of Ittehad Tanzeemat-ul-Madaris Pakistan to reach consensus regarding translation of the Holy Quran and Teachers Guide. The process of review is going on successfully. The council of Islamic Ideology has also highly appreciated this effort and suggested to form an Ulema Committee for providing guidelines. The Ministry of Federal Education and Professional Training too appreciate the efforts of The ILM Foundation and term it as an excellent support towards the implementation of Compulsory Teaching of the Holy Quran Act 2017.

نوٹ: الحمد للہ مذکورہ بالا علماء کرام اور معزز شخصیات کے علاوہ بھی دیگر تعلیمی اداروں کے سربراہان، علماء کرام اور ماہرین تعلیم نے اپنے قیمتی تاثرات سے نوازا ہے۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

فہرست مضامین

تلاوت اور ترجمۂ قرآن کے چند آداب

نوٹ: تلاوتِ قرآن، فہم قرآن اور تجوید کی اہمیت مع قرآنِ حکیم کی بنیادی معلومات مطالعہ قرآنِ حکیم حصّہ اوّل میں ملاحظہ کی جاسکتی ہیں۔

۱۔ پاک صاف اور باوضو ہو کر قرآنِ حکیم کی تلاوت کرنی چاہیئے۔

۲۔ تلاوت شروع کرنے سے پہلے تعوذ (اَعُوْذُ بِاللّٰہِ) اور تسمیہ (بِسْمِ اللّٰہِ) پڑھنی چاہیئے۔

۳۔ تجوید کے ساتھ تلاوت کی کوشش کرنی چاہیئے۔

۴۔ تلاوت کرتے ہوئے رب العالمین اور اس کے کلام کی عظمت بھی دل میں موجود ہونی چاہیئے۔

۵۔ تلاوت آہستہ اور بلند آواز سے کی جاسکتی ہے۔ البتہ یہ خیال رکھنا چاہیئے کہ بلند آواز تلاوت سے کسی کے کام یا آرام میں خلل نہ ہو۔

۶۔ سجدۂ تلاوت والی آیت پر سجدہ ادا کرنا چاہیئے۔

۷۔ جب کوئی دوسرا تلاوت کر رہا ہو تو اسے خاموشی اور توجہ سے سننا چاہیئے۔

۸۔ ترجمہ اور تشریحات کے مطالعہ کے وقت خوب غور و فکر کرنا چاہیئے تاکہ آیات کا مفہوم اچھی طرح ذہن نشین ہو جائے۔

۹۔ اللہ ﷻ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت واطاعت کے جذبہ سے سرشار ہو کر احکامِ دین سیکھنے اور ان پر عمل کرنے کی نیت سے قرآنِ حکیم کا بغور مطالعہ کرنا چاہیئے۔

۱۰۔ اللہ ﷻ اور رسول ﷺ کی عظمت و رفعت اور جنت و خوشخبری والی آیات کا ترجمہ پڑھتے وقت اظہار خوشی اور شکر کے ساتھ اللہ ﷻ سے جنت کی دعا مانگنی چاہیئے۔

۱۱۔ اللہ ﷻ کے غضب، جہنم اور اس کے عذاب والی آیات کا ترجمہ پڑھتے وقت اللہ ﷻ کا خوف رکھتے ہوئے جہنم کے عذاب سے نجات کی دعا مانگنی چاہیئے۔

۱۲۔ تلاوت کے آخر میں اپنی، اپنے والدین، اساتذہ، مرحومین اور پوری امت مسلمہ کی سلامتی، بھلائی اور مغفرت کے لئے دعا مانگنی چاہیئے۔

طلبہ کے لئے اہم ہدایات

تمام طلباء وطالبات اس نصاب کے مطالعہ کے دوران درج ذیل باتوں کو خاص طور پر ذہن نشین رکھیں۔

۱۔ مطالعۂ قرآنِ حکیم کی کتاب کے ادب اور حفاظت کا بھرپور انتظام کریں اور اس کی جلد بندی بھی کروائیں یہ خیال کرتے ہوئے کہ آپ آئندہ بھی اس سے استفادہ کرتے رہیں گے۔

۲۔ مطالعۂ قرآنِ حکیم میں پیش کیئے گئے ترجمہ کا انتخاب بہت سے علماء کرام اور بزرگانِ دین کے معروف تراجم سے کیا گیا ہے۔ اس حوالہ سے ان معزز شخصیات کی عظیم جدوجہد اور بے لوث خدمات کی ہمیں قدر کرنی چاہیئے اور انہیں اپنا محسن سمجھنا چاہیئے اور ان حضرات کو بھی خراج تحسین پیش کرنا چاہیئے جنھوں نے اس نصاب کو خوب سے خوب تر بنانے کیلئے محض اخلاص کی بنیاد پر یہ کام کیا۔

۳۔ اس نصاب میں قرآنِ حکیم کے ترجمہ اور اس کی بنیادی تعلیمات سے آگاہی فراہم کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ دینی مسائل اور قرآنِ حکیم کے احکامات کی تفصیل جاننے کے لئے علماء کرام سے رجوع کرنا چاہیئے۔

۴۔ اس نصاب کا ایک اہم مقصد قرآنِ حکیم کے بنیادی پیغام اور ہدایات سے طلبہ کو واقف کرانا ہے۔ البتہ اس مطالعہ کے نتیجہ میں اپنے آپ کو اس قابل سمجھنا کہ ہم خود قرآنِ حکیم سے مسائل اور احکامات اخذ کرسکتے ہیں اور ہمیں اہل علم سے کچھ سیکھنے کی ضرورت نہیں، ہرگز صحیح نہیں ہے۔

۵۔ قرآن حکیم کے مطالعہ کے ساتھ نبی کریم ﷺ کی احادیث مبارکہ اور سیرت النبی ﷺ کا مطالعہ بھی بہت ضروری ہے کیونکہ قرآنی احکامات اور تعلیمات کی وضاحت آپ ﷺ نے اپنے قول اور عمل کے ذریعہ فرمائی۔ گویا قرآنِ حکیم کی عملی وضاحت آپ ﷺ کے اسوۂ حسنہ سے میسر آئے گی۔ اس سلسلہ میں اپنے اساتذہ کرام اور اہل علم سے رہنمائی لیتے رہیں۔

سبق: ۱

سُوْرَۃُ الْاَنْعَام

سورۃ الانعام ٦ — (حصّہ اوّل) آیات: ۱ تا ۷۳

شانِ نزول اور تعارف: سُوْرَۃُ الْاَنْعَام مکی سورت ہے جو پوری کی پوری ایک ساتھ آپ ﷺ پر نازل فرمائی گئی۔ ستر ہزار فرشتے جبرائیل امین علیہ السلام کے ساتھ سُوْرَۃُ الْاَنْعَام لے کر نازل ہوئے۔ سورت کا آغاز کلمۂ حمد سے ہوا ہے۔ اس سورت میں عقیدۂ توحید کے بارے میں تفصیلی گفتگو کی گئی ہے۔ رسالت اور آخرت کے عقیدے کا بیان ہے۔ قرآن حکیم کی صداقت کا خصوصی ذکر کیا گیا ہے، ان سب باتوں پر مشرکین کے اعتراضات کے جوابات دیئے گئے ہیں۔ چوتھے رکوع میں یہ بیان کیا گیا کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی آیات کو جھٹلانے سے نبی کریم ﷺ سخت غمگین ہوتے ہیں اور آپ ﷺ کو اس سے تکلیف ہوتی ہے۔ آٹھویں رکوع میں یہ بیان کیا گیا کہ جن محافل میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی نشانیوں اور اس کے رسول ﷺ کا ہنسی، مذاق اڑایا جاتا ہو ایسے لوگوں کی صحبت سے اپنے آپ کو دور رکھا جائے۔ رکوع نمبر نو اور دس میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا قصہ کچھ تفصیل سے بیان ہوا ہے اور باقی سترہ انبیاء کرام علیہم السلام کے نام ذکر کئے گئے ہیں۔ سورت کے آخر میں والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کرنے اور اپنی اولاد کو بھوک وافلاس کے خوف سے قتل نہ کرنے سمیت ہر قسم کی معاشرتی برائیوں سے دور رہنے جب کہ ناپ تول کو پورا کرنے اور حق گوئی وایفائے عہد کی تلقین کی گئی اور تفرقہ سے بچتے ہوئے ملت ابراہیم علیہ السلام (دین اسلام) کی پیروی کا حکم دیا گیا کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کا بتایا اور دکھایا ہوا کامیابی کا ضامن یہی سیدھا راستہ ہے۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مَردود سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ ۬ؕ ثُمَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا فرمایا اور اندھیروں اور روشنی کو بنایا پھر (بھی) وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا
بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ ۝١ هُوَ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ مِّنْ طِيْنٍ ثُمَّ قَضٰٓى اَجَلًا ؕ
(دوسروں کو) اپنے رب کے برابر ٹھہراتے ہیں۔ (اللہ) وہی ہے جس نے تمہیں مٹی سے پیدا فرمایا پھر ایک مدت مقرر فرما دی
وَاَجَلٌ مُّسَمًّى عِنْدَهٗ ثُمَّ اَنْتُمْ تَمْتَرُوْنَ ۝٢ وَهُوَ اللّٰهُ فِى السَّمٰوٰتِ وَفِى الْاَرْضِ ؕ
اور ایک مقررہ مدت اس کے یہاں (اور بھی) ہے پھر (بھی) تم شک کرتے ہو۔ اور وہی اللہ (معبودِ برحق) ہے آسمانوں میں بھی اور زمینوں میں بھی
يَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَجَهْرَكُمْ وَيَعْلَمُ مَا تَكْسِبُوْنَ ۝٣ وَمَا تَاْتِيْهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ
وہ تمہاری پوشیدہ اور ظاہر (سب باتوں) کو جانتا ہے اور وہ اس کو بھی جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو۔ اور ان کے پاس جو بھی نشانی آتی
مِّنْ اٰيٰتِ رَبِّهِمْ اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ ۝٤ فَقَدْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ ؕ
ان کے رب کی نشانیوں میں سے تو یہ اس سے منہ موڑ لیتے تھے۔ پس انہوں نے حق کو جھٹلا دیا جب وہ ان کے پاس آیا
فَسَوْفَ يَاْتِيْهِمْ اَنْۢبٰٓؤُا مَا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝٥ اَلَمْ يَرَوْا
تو عنقریب اِن کے پاس اُس کی خبریں آجائیں گی جس کا وہ مذاق اڑاتے رہے ہیں۔ کیا انہوں نے نہیں دیکھا
كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ مَّكَّنّٰهُمْ فِى الْاَرْضِ
ان سے پہلے ہم نے کتنی ہی قوموں کو ہلاک کر دیا جنہیں ہم نے زمین میں (وہ) اقتدار دیا تھا

مَا لَمْ نُمَكِّنْ لَّكُمْ وَاَرْسَلْنَا السَّمَآءَ عَلَيْهِمْ مِّدْرَارًا ۪ وَّجَعَلْنَا الْاَنْهٰرَ

جو تمہیں بھی نہیں دیا اور ہم نے ان پر آسمان سے خوب بارشیں برسائیں اور ہم نے نہریں بنائیں

تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمْ فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَاَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ

جوان (کے گھروں اور باغوں) کے نیچے بہتی تھیں پھر ہم نے انہیں ہلاک کر دیا ان کے گناہوں کی وجہ سے اور ان کے بعد ہم نے پیدا فرمایا

قَرْنًا اٰخَرِيْنَ ۝٦ وَلَوْ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ كِتٰبًا فِيْ قِرْطَاسٍ فَلَمَسُوْهُ بِاَيْدِيْهِمْ

دوسری قوموں کو۔ اور اگر ہم آپ پر نازل فرما دیتے کاغذ پر لکھی ہوئی کتاب پھر وہ لوگ اسے اپنے ہاتھوں سے چھو بھی لیتے

لَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝٧ وَقَالُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ مَلَكٌ ؕ

تب (بھی) وہ جنہوں نے کفر کیا یہی کہتے کہ یہ تو کھلا جادو ہے۔ اور انہوں نے کہا اس (رسول) پر کوئی فرشتہ کیوں نہ اتارا گیا؟

وَلَوْ اَنْزَلْنَا مَلَكًا لَّقُضِيَ الْاَمْرُ ثُمَّ لَا يُنْظَرُوْنَ ۝٨ وَلَوْ جَعَلْنٰهُ مَلَكًا

اور اگر ہم فرشتہ نازل فرماتے تو (اب تک) فیصلہ ہو چکا ہوتا پھر انہیں مہلت نہ دی جاتی۔ اور اگر ہم اس (رسول) کو فرشتہ بناتے

لَّجَعَلْنٰهُ رَجُلًا وَّلَلَبَسْنَا عَلَيْهِمْ مَّا يَلْبِسُوْنَ ۝٩

تو ہم اسے بھی مرد ہی (کی صورت میں) بناتے اور ہم انہیں اسی شبہ میں ڈال دیتے جس شبہ میں وہ اب پڑے ہوئے ہیں۔

وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِيْنَ سَخِرُوْا مِنْهُمْ

اور یقیناً آپ سے پہلے بھی رسولوں کا مذاق اُڑایا گیا پھر جن لوگوں نے مذاق اُڑایا تھا اسی (عذاب) نے انہیں گھیر لیا

ع ۱ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝١٠ قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ ثُمَّ انْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ۝١١ قُلْ لِّمَنْ

جس کا وہ مذاق اُڑایا کرتے تھے۔ آپ فرما دیجئے تم زمین میں چلو پھرو پھر تم دیکھ لو جھٹلانے والوں کا کیسا انجام ہوا۔ آپ فرما دیجئے کس کا ہے

مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ قُلْ لِّلّٰهِ ؕ كَتَبَ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ؕ

جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں ہے آپ فرما دیجئے سب کچھ اللہ ہی کا ہے اس نے (اپنے کرم سے) رحمت کرنا اپنے اوپر لازم فرما لیا ہے

لَيَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ ؕ اَلَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ

وہ یقیناً قیامت کے دن تمہیں جمع فرمائے گا اِس میں کوئی شک نہیں جنہوں نے اپنے آپ کو نقصان میں ڈال دیا ہے

فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝١٢ وَلَهٗ مَا سَكَنَ فِي الَّيْلِ وَالنَّهَارِ ؕ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝١٣

پس وہ ایمان نہیں لائیں گے۔ اور رات اور دن میں جو (مخلوق) بستی ہے سب اسی کی ہے اور وہ خوب سننے والا خوب جاننے والا ہے۔

قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَتَّخِذُ وَلِيًّا فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

آپ فرما دیجئے کیا میں اللہ کو چھوڑ کر کسی اور کو کارساز (معبود) بناؤں (وہی) آسمانوں اور زمینوں کا پیدا فرمانے والا ہے

وَهُوَ يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ ؕ قُلْ اِنِّيْٓ اُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَسْلَمَ

اور وہ (سب کو) کھلاتا ہے اور اسے کھلایا نہیں جاتا آپ فرما دیجئے مجھے تو یہی حکم دیا گیا ہے کہ میں سب سے پہلے فرماں بردار ہو جاؤں

وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝١٤ قُلْ اِنِّيْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ

اور (یہ حکم بھی دیا گیا ہے کہ) تم مشرکوں میں سے ہرگز نہ ہو جانا۔ آپ فرما دیجئے اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو بے شک میں ڈرتا ہوں

اہم نکات

عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿١٥﴾ مَنْ يُّصْرَفْ عَنْهُ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمَهٗ ۭ وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْمُبِيْنُ ﴿١٦﴾

ایک بڑے دن کے عذاب سے۔ اس دن جس شخص سے (عذاب) ہٹا دیا گیا تو یقیناً اس پر اس (اللہ) نے رحم فرمایا اور یہی کھلی کامیابی ہے۔

وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ ۭ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ بِخَيْرٍ

اور اگر اللہ تمہیں کوئی تکلیف پہنچائے تو اُس کے سوا اِس (تکلیف) کو دور کرنے والا کوئی نہیں اور اگر (اللہ) تمہیں کوئی بھلائی پہنچائے

فَهُوَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿١٧﴾ وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ ۭ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ﴿١٨﴾

تو وہ ہر چیز پر بڑی قدرت رکھنے والا ہے۔ اور وہی اپنے بندوں پر غالب ہے اور وہ بڑی حکمت والا بڑا باخبر ہے۔

قُلْ اَيُّ شَيْءٍ اَكْبَرُ شَهَادَةً ۭ قُلِ اللّٰهُ ڐ شَهِيْدٌۢ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ۣ

آپ فرما دیجئے کس کی گواہی سب سے بڑھ کر ہے آپ فرما دیجئے اللہ کی (وہ) میرے اور تمہارے درمیان گواہ ہے

وَاُوْحِيَ اِلَيَّ هٰذَا الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَكُمْ بِهٖ

اور یہ قرآن میری طرف (اس لئے) وحی کیا گیا ہے تاکہ میں تمہیں بھی اس کے ذریعے سے ڈراؤں

وَمَنْۢ بَلَغَ ۭ اَىِٕنَّكُمْ لَتَشْهَدُوْنَ اَنَّ مَعَ اللّٰهِ اٰلِهَةً اُخْرٰي ۭ

اور (اُن کو بھی) جن کو (یہ قرآن) پہنچے کیا تم واقعی گواہی دیتے ہو کہ اللہ کے ساتھ دوسرے معبود بھی ہیں؟

قُلْ لَّآ اَشْهَدُ ۚ قُلْ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ

آپ فرما دیجئے میں (یہ جھوٹی) گواہی نہیں دیتا آپ فرما دیجئے صرف وہی ایک معبود ہے

وَّاِنَّنِيْ بَرِيْۗءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ﴿١٩﴾ اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ

اور بے شک میں بیزار ہوں ان سے جنہیں تم (اللہ کا) شریک ٹھہراتے ہو۔ جن لوگوں کو ہم نے کتاب عطا فرمائی ہے

يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَاۗءَهُمْ ۘ اَلَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ

وہ اس (نبی ﷺ) کو اس طرح پہچانتے ہیں جیسے اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو نقصان میں ڈال رکھا ہے

ع ٢ ١٠ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٢٠﴾ ع وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰي عَلَي اللّٰهِ كَذِبًا

تو وہ ایمان نہیں لائیں گے۔ اور اس سے بڑا ظالم کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹ باندھے

اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ۭ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿٢١﴾

یا اس کی آیتوں کو جھٹلائے بے شک ظلم کرنے والے کامیاب نہیں ہوں گے۔

وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ نَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا اَيْنَ شُرَكَاۗؤُكُمُ

اور جس دن ہم ان سب کو جمع کریں گے پھر ہم کہیں گے ان لوگوں سے جنہوں نے شرک کیا تھا (آج) تمہارے وہ شریک کہاں ہیں

الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿٢٢﴾ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ فِتْنَتُهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوْا وَاللّٰهِ رَبِّنَا

جنہیں تم (میرا شریک) خیال کرتے تھے۔ پھر ان کے پاس کوئی عذر نہ ہوگا سوائے اس کے کہ وہ کہیں گے اللہ کی قسم! جو ہمارا رب ہے

مَا كُنَّا مُشْرِكِيْنَ ﴿٢٣﴾ اُنْظُرْ كَيْفَ كَذَبُوْا عَلٰٓي اَنْفُسِهِمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ

ہم شرک کرنے والے نہ تھے۔ دیکھئے انہوں نے اپنے اوپر کیسا جھوٹ بولا اور ان سے گم ہو جائے گا

مَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿٢٤﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُ اِلَيْكَ ۚ

جو وہ جھوٹ باندھا کرتے تھے۔ اور ان میں سے کچھ ایسے بھی ہیں جو آپ کی طرف کان لگائے رہتے ہیں

وَجَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْۤ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ؕ

اور ہم نے ان کے دلوں پر ایسے پردے ڈال دیئے ہیں (کہ ممکن نہیں) کہ وہ اس (قرآن) کو سمجھیں اور ان کے کانوں میں بوجھ ہے

وَاِنْ يَّرَوْا كُلَّ اٰيَةٍ لَّا يُؤْمِنُوْا بِهَا ؕ حَتّٰۤى اِذَا جَآءُوْكَ يُجَادِلُوْنَكَ

اور اگر وہ تمام نشانیاں دیکھ بھی لیں (تب بھی) ان پر ایمان نہیں لائیں گے یہاں تک کہ جب وہ آپ کے پاس آتے ہیں (تو) آپ سے جھگڑا کرتے ہیں

يَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اِنْ هٰذَاۤ اِلَّاۤ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٢٥﴾ وَهُمْ يَنْهَوْنَ عَنْهُ

وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا کہتے ہیں یہ (قرآن) تو صرف پہلے لوگوں کی کہانیاں ہیں۔ اور یہ لوگ (دوسروں کو) اس (قرآن) سے روکتے ہیں

وَيَنْـَٔوْنَ عَنْهُ ۚ وَاِنْ يُّهْلِكُوْنَ اِلَّاۤ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ﴿٢٦﴾

اور خود بھی اس سے دور بھاگتے ہیں اور (اس طرح) وہ صرف اپنے آپ کو ہی ہلاک کر رہے ہیں اور وہ کچھ خبر نہیں رکھتے۔

وَلَوْ تَرٰۤى اِذْ وُقِفُوْا عَلَى النَّارِ فَقَالُوْا يٰلَيْتَنَا نُرَدُّ

اور اگر آپ (اس وقت) دیکھیں جب انہیں آگ (کے کنارے) پر کھڑا کیا جائے گا تو وہ کہیں گے کاش! ہم (دنیا میں) واپس بھیج دیئے جائیں

وَلَا نُكَذِّبَ بِاٰيٰتِ رَبِّنَا وَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٢٧﴾ بَلْ بَدَا لَهُمْ

اور ہم اپنے رب کی آیات کو نہ جھٹلائیں اور ہم ایمان لانے والوں میں سے ہو جائیں۔ بلکہ ان کے لئے ظاہر ہو گیا

مَّا كَانُوْا يُخْفُوْنَ مِنْ قَبْلُ ؕ وَلَوْ رُدُّوْا لَعَادُوْا لِمَا نُهُوْا عَنْهُ

جس چیز کو وہ اس سے پہلے چھپایا کرتے تھے اور اگر انہیں (دنیا میں) واپس بھیج دیا جائے تو یقیناً پھر وہی کریں گے جس سے انہیں منع کیا گیا تھا

وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿٢٨﴾ وَقَالُوْۤا اِنْ هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِيْنَ ﴿٢٩﴾

اور یقیناً وہ ضرور جھوٹے ہیں۔ اور کہتے ہیں ہماری تو دنیا ہی کی زندگی ہے اور ہم (مرنے کے بعد) نہیں اُٹھائے جائیں گے۔

وَلَوْ تَرٰۤى اِذْ وُقِفُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ ؕ قَالَ اَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ ؕ

اور اگر آپ (اس وقت) دیکھیں جب وہ اپنے رب کے سامنے کھڑے کیئے جائیں گے وہ فرمائے گا کیا یہ (مرنے کے بعد زندہ ہونا) حق نہیں؟

قَالُوْا بَلٰى وَرَبِّنَا ؕ قَالَ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿٣٠﴾ ع ٣ ١٠

وہ کہیں گے کیوں نہیں! ہمارے رب کی قسم! (اللہ) فرمائے گا تو چکھو عذاب کا مزہ اس کے بدلہ جو تم کفر کیا کرتے تھے۔

قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِلِقَآءِ اللّٰهِ ؕ حَتّٰۤى اِذَا جَآءَتْهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً

یقیناً خسارے میں رہے وہ لوگ جنہوں نے اللہ کی ملاقات کو جھٹلایا یہاں تک کہ جب ان کے پاس اچانک قیامت کی گھڑی آ پہنچے گی

قَالُوْا يٰحَسْرَتَنَا عَلٰى مَا فَرَّطْنَا فِيْهَا ۙ وَهُمْ يَحْمِلُوْنَ اَوْزَارَهُمْ عَلٰى ظُهُوْرِهِمْ ؕ

(تو) کہیں گے ہائے افسوس! ہماری کوتاہی پر جو اس کے بارے میں ہم سے ہوئی اور وہ اپنے (گناہوں کے) بوجھ اٹھائے ہوئے ہوں گے اپنی پیٹھوں پر

اَلَا سَآءَ مَا يَزِرُوْنَ ﴿٣١﴾ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَاۤ اِلَّا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ ؕ وَلَلدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ ؕ

آگاہ ہو جاؤ بُرا ہے وہ بوجھ جو وہ اٹھائیں گے۔ اور یہ دنیا کی زندگی تو صرف کھیل اور تماشا ہے اور یقیناً آخرت کا گھر بہتر ہے ان لوگوں کے لئے جو ڈرتے ہیں

أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿٣٢﴾ قَدْ نَعْلَمُ إِنَّهُ لَيَحْزُنُكَ الَّذِي يَقُولُونَ فَإِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُونَكَ

کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے یقیناً ہم جانتے ہیں آپ کو وہ بات ضرور غمگین کرتی ہے جو وہ کہتے ہیں تو بے شک وہ آپ کو نہیں جھٹلاتے

وَلَٰكِنَّ الظَّالِمِينَ بِآيَاتِ اللَّهِ يَجْحَدُونَ ﴿٣٣﴾ وَلَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّن قَبْلِكَ فَصَبَرُوا عَلَىٰ مَا كُذِّبُوا وَأُوذُوا

لیکن (یہ) ظالم اللہ کی آیات کا انکار کرتے ہیں۔ اور یقیناً آپ سے پہلے بھی رسولوں کو جھٹلایا گیا پس انہوں نے جھٹلائے جانے پر اور ایذائیں پہنچنے پر صبر کیا

حَتَّىٰ أَتَاهُمْ نَصْرُنَا ۚ وَلَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِ اللَّهِ ۚ وَلَقَدْ جَاءَكَ مِن نَّبَإِ الْمُرْسَلِينَ ﴿٣٤﴾

یہاں تک کہ ان کے پاس ہماری مدد آ پہنچی اور اللہ کی باتوں کو کوئی بدلنے والا نہیں اور یقیناً آپ کے پاس ان رسولوں کی کچھ خبریں پہنچ چکی ہیں۔

وَإِن كَانَ كَبُرَ عَلَيْكَ إِعْرَاضُهُمْ فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَن تَبْتَغِيَ نَفَقًا فِي الْأَرْضِ أَوْ سُلَّمًا فِي السَّمَاءِ

اور اگر آپ پر ان کا منہ پھیرنا گراں گزرتا ہے تو اگر آپ سے ہو سکے تو زمین میں کوئی سرنگ تلاش کرلیں یا آسمان میں کوئی سیڑھی

فَتَأْتِيَهُم بِآيَةٍ ۚ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَجَمَعَهُمْ عَلَى الْهُدَىٰ

پھر آپ ان کے پاس کوئی معجزہ لے آئیں اور اگر اللہ چاہتا تو ان سب کو ہدایت پر جمع فرما دیتا

فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْجَاهِلِينَ ﴿٣٥﴾ إِنَّمَا يَسْتَجِيبُ الَّذِينَ يَسْمَعُونَ ۘ وَالْمَوْتَىٰ يَبْعَثُهُمُ اللَّهُ

پس (اے مخاطب) تو ہرگز نہ ہو جانا نادانوں سے۔ بے شک (حق کو) وہی قبول کرتے ہیں جو سنتے ہیں اور مُردوں کو اللہ زندہ کر کے اٹھائے گا

ثُمَّ إِلَيْهِ يُرْجَعُونَ ﴿٣٦﴾ وَقَالُوا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ آيَةٌ مِّن رَّبِّهِ ۚ

پھر وہ اسی کی طرف لوٹائے جائیں گے۔ اور وہ کہتے ہیں ان پر ان کے رب کی طرف سے کوئی نشانی کیوں نہیں نازل کی گئی؟

قُلْ إِنَّ اللَّهَ قَادِرٌ عَلَىٰ أَن يُنَزِّلَ آيَةً وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٣٧﴾

آپ فرما دیجئے بے شک اللہ اس پر قادر ہے کہ نشانی نازل فرما دے لیکن ان میں سے اکثر لوگ (اس کا انجام) نہیں جانتے۔

وَمَا مِن دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا طَائِرٍ يَطِيرُ بِجَنَاحَيْهِ إِلَّا أُمَمٌ أَمْثَالُكُم ۚ

اور زمین میں جتنے بھی چلنے والے جانور ہیں اور جو پرندہ بھی اپنے دونوں بازوؤں سے اُڑتا ہے یہ سب تمہاری ہی طرح کی جماعتیں ہیں

مَّا فَرَّطْنَا فِي الْكِتَابِ مِن شَيْءٍ ۚ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّهِمْ يُحْشَرُونَ ﴿٣٨﴾

ہم نے کتاب میں کسی چیز کی کمی نہیں چھوڑی پھر وہ سب اپنے رب کی طرف جمع کیے جائیں گے۔

وَالَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا صُمٌّ وَبُكْمٌ فِي الظُّلُمَاتِ ۗ

اور جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا وہ بہرے اور گونگے ہیں (اور) اندھیروں میں (بھٹک رہے) ہیں

مَن يَشَإِ اللَّهُ يُضْلِلْهُ ۚ وَمَن يَشَأْ يَجْعَلْهُ عَلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿٣٩﴾ قُلْ أَرَأَيْتَكُمْ

جسے اللہ چاہے گمراہ کر دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے سیدھے راستے پر لگا دیتا ہے۔ آپ فرما دیجئے بھلا تم دیکھو

إِنْ أَتَاكُمْ عَذَابُ اللَّهِ أَوْ أَتَتْكُمُ السَّاعَةُ أَغَيْرَ اللَّهِ تَدْعُونَ

اگر تم پر اللہ کا عذاب آ جائے یا تم پر قیامت آجائے کیا تم اللہ کے سوا کسی کو پکارو گے

إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ﴿٤٠﴾ بَلْ إِيَّاهُ تَدْعُونَ فَيَكْشِفُ مَا تَدْعُونَ إِلَيْهِ إِنْ شَاءَ

اگر تم سچے ہو۔ بلکہ تم اسی کو پکارو گے پھر وہ اس (مصیبت) کو دور فرما دے گا جس کے لئے تم اس کو پکاروگے اگر وہ چاہے

اہم نکات



ع ٤ ١١
وَتَنْسَوْنَ مَا تُشْرِكُوْنَ ﴿٤١﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰٓى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ

اور جن کو تم شریک بناتے ہو (اس وقت) انہیں بھول جاؤ گے۔ اور یقیناً ہم نے آپ سے پہلے بھی بہت سی امتوں کی طرف (رسول) بھیجے

فَاَخَذْنٰهُمْ بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ يَتَضَرَّعُوْنَ ﴿٤٢﴾ فَلَوْلَآ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَا تَضَرَّعُوْا

پھر ہم نے انہیں سختیوں اور تکلیفوں سے پکڑا تاکہ وہ عاجزی کریں۔ پس جب ان پر ہمارا عذاب آیا تو انہوں نے عاجزی کیوں نہ کی

وَلٰكِنْ قَسَتْ قُلُوْبُهُمْ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٤٣﴾

لیکن ان کے دل سخت ہو گئے اور شیطان نے ان کے لئے خوشنما بنا دیا ان کاموں کو جو وہ کرتے تھے۔

فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ ؕ

پس جب وہ اس نصیحت کو بھول گئے جو انہیں کی گئی تھی تو ہم نے ان پر ہر چیز کے دروازے کھول دیئے

حَتّٰٓى اِذَا فَرِحُوْا بِمَآ اُوْتُوْٓا اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً فَاِذَا هُمْ مُّبْلِسُوْنَ ﴿٤٤﴾

یہاں تک کہ جب وہ ان چیزوں سے خوش ہوگئے جو انہیں دی گئی تھیں ہم نے انہیں اچانک پکڑ لیا پس وہ ناامید ہو کر رہ گئے۔

فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ؕ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٤٥﴾

پس جنہوں نے ظلم کیا تھا ان کی جڑ کاٹ دی گئی اور تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَخَذَ اللّٰهُ سَمْعَكُمْ وَاَبْصَارَكُمْ وَخَتَمَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ

آپ فرما دیجئے بھلا تم دیکھو اگر اللہ تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں لے لے اور تمہارے دلوں پر مہر لگا دے

مَّنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِهٖ ؕ اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ

(تو) اللہ کے سوا کون معبود ہے جو یہ (نعمتیں) تمہارے پاس لے آئے؟ آپ دیکھیے ہم کس کس طرح اپنی آیتیں بیان کرتے ہیں

ثُمَّ هُمْ يَصْدِفُوْنَ ﴿٤٦﴾ قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ بَغْتَةً اَوْ جَهْرَةً

پھر بھی وہ منہ موڑ لیتے ہیں۔ آپ فرما دیجئے بھلا تم دیکھو اگر تم پر اللہ کا عذاب اچانک آجائے یا علانیہ آجائے

هَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿٤٧﴾ وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ ۚ

تو کیا ظالم لوگوں کے سوا کوئی اور ہلاک کیا جائے گا؟ اور ہم رسولوں کو بھیجتے رہے ہیں صرف خوشخبری سنانے والے اور ڈرانے والے بنا کر

فَمَنْ اٰمَنَ وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿٤٨﴾

تو جو شخص ایمان لائے اور اصلاح کر لے تو ان کے لئے نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا يَمَسُّهُمُ الْعَذَابُ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿٤٩﴾

اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا انہیں عذاب پہنچے گا اس وجہ سے کہ وہ نافرمانی کرتے تھے۔

قُلْ لَّآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ

آپ فرما دیجئے (اے مشرکو!) میں تم سے نہیں کہتا میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ (یہ کہتا ہوں کہ) میں (از خود) غیب جانتا ہوں

وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ اِنِّيْ مَلَكٌ ۚ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ ؕ

اور نہ میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ میں کوئی فرشتہ ہوں میں تو اسی چیز کی پیروی کرتا ہوں جو میری طرف وحی فرمائی جاتی ہے

ع ۵ ۹
قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ۭ اَفَلَا تَتَفَكَّرُوْنَ ؏ ۵۰

آپ فرما دیجیے کیا اندھا اور دیکھنے والا برابر ہوسکتا ہے؟ تو کیا تم غور نہیں کرتے؟

وَاَنْذِرْ بِهِ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْ يُّحْشَرُوْٓا اِلٰى رَبِّهِمْ

اور آپ اِس (قرآن) کے ذریعے ڈرایئے ان لوگوں کو جو ڈرتے ہیں کہ وہ اپنے رب کے سامنے جمع کیے جائیں گے

لَيْسَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ وَلِيٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ۵۱ وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ

اس کے سوا نہ تو ان کا کوئی کارساز ہوگا اور نہ سفارش کرنے والا تاکہ وہ ڈریں۔ اور آپ ان لوگوں کو (اپنے آپ سے) دور مت کیجیے

يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ ۭ مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ وَّمَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِمْ مِّنْ شَيْءٍ

جو صبح و شام اپنے رب کو پکارتے ہیں وہ اس کی رضا چاہتے ہیں نہ آپ کے ذمہ ان کا حساب ہے اور نہ ان کے ذمہ آپ کا حساب ہے

فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُوْنَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۵۲ وَكَذٰلِكَ فَتَنَّا بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ

تو (بالفرض) آپ انہیں دُور کریں گے تو آپ بے انصافوں میں سے ہو جائیں گے۔ اور اسی طرح ہم نے ان میں سے بعض کو بعض کے ذریعہ آزمایا ہے

لِّيَقُوْلُوْٓا اَهٰٓؤُلَاۗءِ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنْۢ بَيْنِنَا ۭ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِالشّٰكِرِيْنَ ۵۳

کہ وہ کہیں کیا ہم میں سے یہی لوگ ہیں جن پر اللہ نے احسان فرمایا ہے؟ کیا اللہ شکر کرنے والوں کو خوب نہیں جانتا۔

وَاِذَا جَاۗءَكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ

اور جب آپ کے پاس وہ (لوگ) آئیں جو ہماری آیات پر ایمان رکھتے ہیں تو آپ ان سے فرما دیجیے تم پر سلام ہو

كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۙ اَنَّهٗ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوْۗءًۢا بِجَهَالَةٍ

تمہارے رب نے اپنی ذات (کے ذمّہ کرم) پر رحمت لازم فرمالی ہے کہ تم میں سے جو شخص نادانی سے کوئی بُرائی کر بیٹھے

ثُمَّ تَابَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَصْلَحَ فَاَنَّهٗ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۵۴

پھر اس کے بعد توبہ کرلے اور (اپنی) اصلاح کرلے تو بے شک وہ بڑا ہی بخشنے والا نہایت رحم فرمانے والا ہے۔

ع ۶ ۵
وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ وَلِتَسْتَبِيْنَ سَبِيْلُ الْمُجْرِمِيْنَ ؏ ۵۵ قُلْ اِنِّىْ نُهِيْتُ

اور اسی طرح ہم کھول کھول کر آیتیں بیان فرماتے ہیں تاکہ مجرموں کا راستہ ظاہر ہو جائے۔ آپ فرما دیجیے بے شک مجھے منع کیا گیا ہے

اَنْ اَعْبُدَ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ قُلْ لَّآ اَتَّبِعُ اَهْوَاۗءَكُمْ ۙ

کہ میں ان کی عبادت کروں جنہیں تم اللہ کے سوا پوجتے ہو آپ فرما دیجیے میں تمہاری خواہشات کی پیروی نہیں کروں گا

قَدْ ضَلَلْتُ اِذًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ۵۶

اگر (بالفرض ایسا کروں) تو یقیناً میں گمراہ ہو جاؤں گا اور ہدایت پانے والوں میں سے نہ رہوں گا۔

قُلْ اِنِّىْ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّىْ وَكَذَّبْتُمْ بِهٖ ۭ

آپ فرما دیجیے بے شک میں اپنے رب کی طرف سے ایک واضح دلیل پر (قائم) ہوں اور تم نے اسے جھٹلا دیا ہے

مَا عِنْدِيْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ ۭ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ۭ يَقُصُّ الْحَقَّ

میرے پاس وہ نہیں ہے جس کی تم جلدی کرتے ہو حکم کا اختیار صرف اللہ کو ہے وہ حق بیان فرماتا ہے

وَهُوَ خَيْرُ الْفٰصِلِيْنَ ۝٥٧ قُلْ لَّوْ اَنَّ عِنْدِيْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ

اور وہ سب سے بہتر فیصلہ فرمانے والا ہے۔ آپ فرما دیجئے اگر میرے پاس وہ (چیز) ہوتی جس کی تم جلدی کر رہے ہو

لَقُضِيَ الْاَمْرُ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالظّٰلِمِيْنَ ۝٥٨

(تو) یقیناً میرے اور تمہارے درمیان فیصلہ ہو چکا ہوتا اور اللہ ظالموں کو خوب جاننے والا ہے۔

وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ ؕ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ ؕ

اور اسی (اللہ) کے پاس غیب کی چابیاں ہیں انہیں اس کے سوا (از خود) کوئی نہیں جانتا اور وہ جانتا ہے جو کچھ خشکی اور تری میں ہے

وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِيْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ

اور کوئی پتا نہیں گرتا مگر وہ اسے جانتا ہے اور نہ زمین کے اندھیروں میں کوئی (ایسا) دانہ ہے

وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ۝٥٩

اور نہ کوئی تر چیز ہے اور نہ کوئی خشک چیز مگر واضح کتاب میں (لکھی ہوئی) ہے۔

وَهُوَ الَّذِيْ يَتَوَفّٰىكُمْ بِالَّيْلِ وَيَعْلَمُ مَا جَرَحْتُمْ بِالنَّهَارِ

اور وہی (اللہ) ہے جو رات میں (نیند کے دوران) تمہاری روحیں قبض فرما لیتا ہے اور وہ جانتا ہے جو کچھ تم دن میں کرتے ہو

ثُمَّ يَبْعَثُكُمْ فِيْهِ لِيُقْضٰٓى اَجَلٌ مُّسَمًّى ۚ

پھر وہ تمہیں اس (دن) میں اٹھا دیتا ہے تاکہ (تمہاری زندگی کی) مقررہ مدت پوری کردی جائے

ع ۵ ثُمَّ اِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ ثُمَّ يُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝٦٠ ع وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ

پھر اسی کی طرف تمہیں واپس جانا ہے پھر وہ تمہیں وہ بتا دے گا جو کچھ تم کیا کرتے تھے۔ اور وہ (اللہ) اپنے بندوں پر غالب ہے

وَيُرْسِلُ عَلَيْكُمْ حَفَظَةً ؕ حَتّٰٓى اِذَا جَآءَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ

اور وہ تم پر نگہبانی کرنے والے (فرشتے) بھیجتا ہے یہاں تک کہ جب تم میں سے کسی کو موت آتی ہے

تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَهُمْ لَا يُفَرِّطُوْنَ ۝٦١ ثُمَّ رُدُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ

تو ہمارے بھیجے ہوئے (فرشتے) اُس کی روح قبض کر لیتے ہیں اور وہ کوئی کوتاہی نہیں کرتے۔ پھر وہ (سب) اللہ کی طرف لوٹائے جائیں گے

مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ ؕ اَلَا لَهُ الْحُكْمُ ۣ وَهُوَ اَسْرَعُ الْحٰسِبِيْنَ ۝٦٢ قُلْ مَنْ يُّنَجِّيْكُمْ

جو اُن کا حقیقی مالک ہے آگاہ ہو جاؤ اسی کا حکم (چلتا) ہے اور وہ بہت جلد حساب لینے والا ہے۔ آپ فرما دیجئے کون ہے جو تمہیں نجات دیتا ہے

مِّنْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ تَدْعُوْنَهٗ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ۚ

خشکی اور سمندر کے اندھیروں سے تم اس کو گڑگڑا کر اور چپکے چپکے پکارتے ہو

لَئِنْ اَنْجٰىنَا مِنْ هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ۝٦٣ قُلِ اللّٰهُ

(اور کہتے ہو) اگر وہ ہمیں اس سے نجات دے دے تو یقیناً ہم شکر کرنے والوں میں سے ہوجائیں گے۔ آپ فرما دیجئے اللہ ہی

يُنَجِّيْكُمْ مِّنْهَا وَمِنْ كُلِّ كَرْبٍ ثُمَّ اَنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ ۝٦٤ قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰٓى اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا

تمہیں اس (مصیبت) سے اور ہر غم سے نجات دیتا ہے پھر بھی تم شرک کرتے ہو۔ آپ فرما دیجئے وہ اس پر قادر ہے کہ تم پر عذاب بھیج دے

مِّنْ فَوْقِكُمْ اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ اَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَّيُذِيْقَ بَعْضَكُمْ بَاْسَ بَعْضٍ ؕ

تمہارے اوپر سے یا تمہارے پاؤں کے نیچے سے یا تمہیں گروہوں میں تقسیم کرکے بھڑا دے اور ایک کو دوسرے کی طاقت کا مزہ چکھائے

اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَفْقَهُوْنَ ﴿٦٥﴾ وَكَذَّبَ بِهٖ قَوْمُكَ وَهُوَ الْحَقُّ ؕ

آپ دیکھیے ہم کس کس طرح اپنی آیتیں بیان کرتے ہیں تاکہ وہ سمجھیں۔ اور آپ کی قوم نے اس (قرآن) کو جھٹلا دیا حالانکہ وہ حق ہے

قُلْ لَّسْتُ عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ ﴿٦٦﴾ لِكُلِّ نَبَاٍ مُّسْتَقَرٌّ ز وَّسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿٦٧﴾

آپ فرما دیجیے میں تم پر نگہبان نہیں ہوں۔ ہر خبر (کے واقع ہونے) کا ایک وقت مقرر ہے اور تم عنقریب جان لوگے۔

وَاِذَا رَاَيْتَ الَّذِيْنَ يَخُوْضُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا

اور جب آپ ان لوگوں کو دیکھیں جو ہماری آیات کے بارے میں (فضول) بحث کرتے ہیں

فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ ؕ

پس آپ ان سے منہ پھیر لیجیے یہاں تک کہ وہ کسی دوسری بات میں لگ جائیں

وَاِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٦٨﴾

اور (اے مخاطب!) اگر شیطان تجھے (یہ بات) بھلا دے تو یاد آنے کے بعد ظالم لوگوں کے ساتھ مت بیٹھ۔

وَمَا عَلَى الَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ وَّلٰكِنْ ذِكْرٰى

اور پرہیزگاروں پر ان (نافرمان) لوگوں کے حساب میں سے کسی چیز کی کوئی ذمہ داری نہیں لیکن نصیحت کردینا (ان کے ذمہ) ہے

لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿٦٩﴾ وَذَرِ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَعِبًا وَّلَهْوًا

تاکہ وہ پرہیزگاری اختیار کریں۔ اور ان لوگوں کو چھوڑ دیں جنہوں نے اپنے دین کو کھیل اور تماشا بنا لیا ہے

وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَذَكِّرْ بِهٖٓ

اور دنیا کی زندگی نے انہیں دھوکے میں ڈال رکھا ہے اور اس (قرآن) کے ذریعے نصیحت کرتے رہیے

اَنْ تُبْسَلَ نَفْسٌۢ بِمَا كَسَبَتْ ۖ لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ ۚ

تاکہ کوئی شخص اپنے اعمال کی وجہ سے پکڑا نہ جائے (اس دن) اللہ کے سوا نہ تو کوئی اس کا کارساز ہوگا اور نہ سفارش کرنے والا

وَاِنْ تَعْدِلْ كُلَّ عَدْلٍ لَّا يُؤْخَذْ مِنْهَا ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اُبْسِلُوْا بِمَا كَسَبُوْا ۚ

اور اگر وہ فدیہ میں سب کچھ دینا چاہے تو بھی قبول نہیں کیا جائے گا یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے اعمال کی وجہ سے پکڑے گئے

لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِيْمٍ وَّعَذَابٌ اَلِيْمٌۢ بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ﴿٧٠﴾ ع

ان کے لئے پینے کو کھولتا ہوا پانی ہوگا اور (انہیں) دردناک عذاب ہوگا اس وجہ سے کہ وہ کفر کرتے تھے۔

قُلْ اَنَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُنَا وَلَا يَضُرُّنَا وَنُرَدُّ عَلٰٓى اَعْقَابِنَا

آپ فرما دیجیے کیا ہم اللہ کو چھوڑ کر ان کو پکاریں جو نہ ہمیں نفع پہنچا سکتے ہیں اور نہ نقصان اور ہم الٹے پاؤں پھر جائیں

بَعْدَ اِذْ هَدٰىنَا اللّٰهُ كَالَّذِي اسْتَهْوَتْهُ الشَّيٰطِيْنُ فِي الْاَرْضِ حَيْرَانَ

اس کے بعد کہ اللہ نے ہمیں ہدایت دے دی ہے اس کی طرح جسے شیطانوں نے جنگل میں بے راہ کردیا ہو اس حال میں کہ وہ حیران (پھر رہا) ہو

لَهٗٓ اَصْحٰبٌ يَّدْعُوْنَهٗٓ اِلَى الْهُدَى ائْتِنَا ؕ قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى ؕ

اس کے ساتھی اسے بُلا رہے ہوں سیدھے راستے کی طرف کہ ادھر آجاؤ آپ فرمادیجیے بے شک اللہ کی ہدایت ہی (حقیقی) ہدایت ہے

وَاُمِرْنَا لِنُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۷۱ۙ وَاَنْ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّقُوْهُ ؕ

اور ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ہم تمام جہانوں کے رب کے فرماں بردار بن جائیں۔اور یہ کہ نماز قائم کرو اور اس سے ڈرتے رہو

وَهُوَ الَّذِيْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝۷۲ وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ؕ

اور وہی تو ہے جس کی طرف تم سب جمع کیئے جاؤ گے۔ اور وہی (اللہ) ہے جس نے آسمانوں اور زمینوں کو برحق پیدا فرمایا

وَيَوْمَ يَقُوْلُ كُنْ فَيَكُوْنُ ۚ قَوْلُهُ الْحَقُّ ؕ وَلَهُ الْمُلْكُ يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ ؕ

اور جس دن وہ فرمائے گا ہو جا تو وہ (قیامت قائم) ہو جائے گی اُسی کا فرمان حق ہے اور اسی کی بادشاہی ہو گی جس دن صور میں پھونکا جائے گا

عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ؕ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ۝۷۳

(اللہ) پوشیدہ اور ظاہر کا جاننے والا ہے اور وہ بڑی حکمت والا بڑا باخبر ہے۔

اہم نکات



علم و عمل کی باتیں

۱- اللہ ﷻ کی آیات کو جھٹلانے والے اس کی سزا کے مستحق ہو جاتے ہیں۔ (سورۃ الانعام، آیات: ۴،۵)

۲- اللہ ﷻ کی نعمتیں پانے والی خوشحال قومیں جب جرائم کرتی ہیں تو اللہ ﷻ انہیں ہلاک کر دیتا ہے۔ (سورۃ الانعام، آیت: ۶)

۳- اللہ ﷻ سب کو کھلاتا ہے اُسے کوئی نہیں کھلاتا۔ (سورۃ الانعام، آیت: ۱۴)

۴- اللہ ﷻ کسی کو تکلیف میں مبتلا کرنا چاہے تو اللہ ﷻ کے سوا کوئی اس تکلیف کو دور کرنے والا نہیں ہے۔ (سورۃ الانعام، آیت: ۱۷)

۵- اللہ ﷻ ہمارے اقوال و اعمال کا سب سے بڑا گواہ ہے۔ (سورۃ الانعام، آیت: ۱۹)

۶- اللہ ﷻ نے جن لوگوں کو کتاب عطا فرمائی وہ ہمارے نبی حضرت سیدنا محمد مصطفی ﷺ کو اس طرح پہچانتے تھے جس طرح اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں۔ (سورۃ الانعام، آیت: ۲۰)

۷- اللہ ﷻ کی آیات کا انکار کرنے والے سب سے بڑے ظالم ہیں۔ (سورۃ الانعام، آیت: ۲۱)

۸- آخرت کی زندگی کے مقابلے میں دنیا کی زندگی کھیل تماشا کی مانند ہے۔ (سورۃ الانعام، آیت: ۳۲)

۹- اللہ ﷻ کی آیات کو جھٹلانے سے رسول اللہ ﷺ کو تکلیف ہوتی ہے اور آپ ﷺ کا دل غمگین ہوتا ہے۔ (سورۃ الانعام، آیت: ۳۳)

۱۰- ہمارے سننے اور دیکھنے کی صلاحیتیں بھی اللہ ﷻ کی عطا کردہ ہیں وہ جب چاہے انہیں واپس لے سکتا ہے۔ (سورۃ الانعام، آیت: ۴۶)

۱۱- غریب اور فقراء مومنین کو نظر انداز کرنا اللہ ﷻ کو انتہائی ناپسند ہے۔ (سورۃ الانعام، آیت: ۵۲)

۱۲- اچھے دوست وہ ہیں جو بھٹکے ہوئے ساتھی کو سیدھے راستے کی طرف بلاتے ہیں۔ (سورۃ الانعام، آیت: ۷۱)

سمجھیں اور حل کریں

سوال ۱ خالی جگہیں پُر کریں:

(۱) آیت: ۲۱ میں سب سے بڑا ظالم -- کو قرار دیا گیا ہے۔

(۲) آیت: ۳۸ میں انسانوں کے گروہ کی مثال دوسرے گروہ ---------------------------- سے دی گئی ہے۔

(۳) آیت: ۴۳ میں انسانوں پر اللہ ﷻ کی طرف سے دنیا میں عذاب نازل کرنے کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ ---------- کریں۔

(۴) آیت: ۵۲ کی روشنی میں نیک لوگوں کی دو صفات وہ ------------------ اور ------------------ ہیں۔

(۵) آیت: ۶۸ کی روشنی میں جواب دیجیے کہ جس محفل میں اللہ ﷻ کی آیات کے حوالے سے فضول باتیں کی جا رہی ہوں تو ہمیں -------------------------- چاہیے۔

سوال ۲ مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دیجیے:

۱- پہلے رکوع کی روشنی میں مشرکین کے کوئی دو اعتراضات اور ان کو دیئے گئے جوابات لکھیں۔

۲- دوسرے رکوع کی روشنی میں اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی کوئی پانچ صفات تحریر کریں۔

۳- تیسرے رکوع کی روشنی میں مشرکوں کے دل، کان، آنکھ اور زبان کی حالت بیان کریں۔

۴- چوتھے رکوع کی روشنی میں بیان کریں کہ مشرکین کی طرف سے معجزے کے مطالبہ پر کیا جواب دیا گیا؟

۵- آٹھویں رکوع میں عذابِ الٰہی کی کون سی تین صورتیں بیان کی گئی ہیں؟

سوال ۳ اہلِ کتاب اپنی کتابوں میں مذکور جن اوصاف اور علامات کی بنا پر ہمارے نبی حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ کو اپنی اولاد کی طرح پہچانتے تھے۔ اس پر ایک تفصیلی نوٹ لکھیں۔

گھریلو سرگرمی

- اللہ ﷻ نے ہر شخص کو مخصوص صلاحیتیں عطا فرمائی ہیں۔ آپ اپنا جائزہ لیں کہ آپ کو اللہ ﷻ نے کیا صلاحیت عطا فرمائی ہے اور اس سے آپ دین کی دعوت اور نشر و اشاعت میں کیا کردار ادا کر سکتے ہیں۔
- دوست کیسا ہونا چاہیئے۔ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ایک اچھے دوست کی خصوصیات پر نوٹ لکھیں۔

دستخط استاد: ____________ دستخط والدین / سرپرست: ____________

سبق:۲

سُوْرَۃُ الْاَنْعَام

سورۃ الانعام ۶ (حصّہ دوم) آیات: ۷۴ تا ۱۶۵

(نوٹ: اس سورت کی آیات: ۷۴ تا ۹۰ مطالعۂ قرآنِ حکیم حصّہ دوم قصّہ حضرت ابراہیم علیہ السلام میں دی گئی ہیں۔)

وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖٓ اِذْ قَالُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى بَشَرٍ مِّنْ شَیْءٍ ؕ قُلْ

اور ان لوگوں نے اللہ کی قدر نہ کی جیسا کہ اس کی قدر کرنے کا حق تھا جب انہوں نے کہا کہ اللہ نے انسان پر کچھ بھی نہیں اُتارا آپ فرما دیجئے

مَنْ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ الَّذِیْ جَآءَ بِهٖ مُوْسٰى نُوْرًا وَّهُدًى لِّلنَّاسِ تَجْعَلُوْنَهٗ قَرَاطِیْسَ

کہ وہ کتاب کس نے اُتاری تھی جو موسیٰ (علیہ السلام) لے کر آئے تھے جو لوگوں کے لئے نور اور ہدایت تھی تم نے اسے ورق ورق کر رکھا ہے

تُبْدُوْنَهَا وَتُخْفُوْنَ كَثِیْرًا ۚ وَعُلِّمْتُمْ مَّا لَمْ تَعْلَمُوْٓا اَنْتُمْ وَلَآ اٰبَآؤُكُمْ ؕ

جنہیں تم ظاہر کرتے ہو اور بہت کچھ چھپاتے ہو اور تمہیں وہ (کچھ) سکھایا گیا ہے جو نہ ہی تم جانتے تھے اور نہ تمہارے باپ دادا

قُلِ اللّٰهُ ۙ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِیْ خَوْضِهِمْ یَلْعَبُوْنَ ﴿۹۱﴾

آپ فرما دیجئے کہ اللہ نے (نازل فرمایا) پھر انہیں چھوڑ دیجئے (تاکہ) وہ اپنی بیہودہ باتوں میں کھیلتے رہیں۔

وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ مُّصَدِّقُ الَّذِیْ بَیْنَ یَدَیْهِ

اور یہ بڑی بابرکت کتاب ہے جسے ہم نے نازل فرمایا ہے ان (کتابوں) کی تصدیق کرنے والی ہے جو اس سے پہلے ہیں

وَلِتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا ؕ وَالَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ

اور اس لئے (نازل کی گئی ہے) کہ آپ مکّہ والوں اور اس کے آس پاس والوں کو ڈرائیں اور جو لوگ آخرت پر ایمان رکھتے ہیں

یُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَهُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ یُحَافِظُوْنَ ﴿۹۲﴾ وَمَنْ اَظْلَمُ

وہ اس (قرآن) پر بھی ایمان لاتے ہیں اور وہ اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ اور اس سے بڑا ظالم کون ہو گا

مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ قَالَ اُوْحِیَ اِلَیَّ وَلَمْ یُوْحَ اِلَیْهِ شَیْءٌ

جو اللہ پر جھوٹ باندھے یا کہے کہ میری طرف وحی کی گئی ہے حالانکہ اس کی طرف کچھ بھی وحی نہیں کی گئی

وَّمَنْ قَالَ سَاُنْزِلُ مِثْلَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ ؕ وَلَوْ تَرٰٓى

اور (اس سے بڑا ظالم کون ہو گا) جو کہے کہ ایسا میں بھی نازل کروں گا جیسا (کلام) اللہ نے نازل فرمایا ہے اے کاش! تم دیکھو

اِذِ الظّٰلِمُوْنَ فِیْ غَمَرٰتِ الْمَوْتِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَاسِطُوْٓا اَیْدِیْهِمْ ۚ اَخْرِجُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ؕ

جب ظالم لوگ موت کی سختیوں میں ہوں گے اور فرشتے (ان کی طرف) اپنے ہاتھ پھیلائے ہوں گے کہ نکالو اپنی جانیں

اَلْیَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ غَیْرَ الْحَقِّ وَكُنْتُمْ عَنْ اٰیٰتِهٖ تَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۹۳﴾

آج تمہیں ذلت کا عذاب دیا جائے گا اس کے بدلہ جو تم اللہ پر ناحق (باتیں) کہتے تھے اور تم اس کی آیتوں کے مقابلہ میں تکبر کرتے تھے۔

وَلَقَدْ جِئْتُمُوْنَا فُرَادٰى كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّتَرَكْتُمْ مَّا خَوَّلْنٰكُمْ وَرَآءَ ظُهُوْرِكُمْ ۚ

اور یقیناً تم ہمارے پاس اکیلے آ گئے جیسے ہم نے تمہیں پہلی بار پیدا فرمایا تھا اور جو کچھ ہم نے تمہیں عطا فرمایا تھا وہ سب تم پیچھے چھوڑ آئے ہو

وَمَا نَرٰى مَعَكُمْ شُفَعَآءَكُمُ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ اَنَّهُمْ فِيْكُمْ شُرَكٰٓؤُا ؕ

اور ہم تمہارے ساتھ تمہارے سفارشیوں کو نہیں دیکھتے جن کے متعلق تم خیال کرتے تھے کہ وہ تمہارے معاملہ میں (ہمارے) شریک ہیں

لَقَدْ تَّقَطَّعَ بَيْنَكُمْ وَضَلَّ عَنْكُمْ مَّا كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿٩٤﴾ ع ١١/٤

یقیناً (آج) تمہارے آپس کے سب تعلقات ٹوٹ گئے اور تم سے گم ہو گیا جو کچھ تم گمان کیا کرتے تھے۔

اِنَّ اللّٰهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰى ؕ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ

بے شک اللہ ہی دانے اور گٹھلی کو پھاڑنے والا ہے وہ مُردہ سے زندہ کو نکالتا ہے

وَمُخْرِجُ الْمَيِّتِ مِنَ الْحَيِّ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ﴿٩٥﴾

اور وہی زندہ سے مُردہ کو نکالنے والا ہے یہی اللہ ہے پھر تم کہاں بھٹکے چلے جا رہے ہو؟

فَالِقُ الْاِصْبَاحِ ۚ وَجَعَلَ الَّيْلَ سَكَنًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ حُسْبَانًا ؕ

وہ رات کی تاریکی چاک کر کے صبح نکالنے والا ہے اور اس نے رات کو آرام کے لئے بنایا اور سورج و چاند کو (ماہ و سال کے) حساب کے لئے

ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ﴿٩٦﴾ وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ النُّجُوْمَ

یہ بہت غالب خوب جاننے والے کا (مقرر کردہ) اندازہ ہے۔ اور وہی تو ہے جس نے تمہارے لئے ستارے بنائے

لِتَهْتَدُوْا بِهَا فِيْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ؕ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ

تاکہ خشکی اور سمندروں کے اندھیروں میں ان سے راستے معلوم کرو یقیناً ہم نے خوب تفصیل سے آیتیں بیان کر دی ہیں

لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿٩٧﴾ وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ

ان لوگوں کے لئے جو علم رکھتے ہیں۔ اور وہی (اللہ) ہے جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا فرمایا

فَمُسْتَقَرٌّ وَّمُسْتَوْدَعٌ ؕ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ

پھر ایک ٹھہرنے کی جگہ ہے اور جائے امانت یقیناً ہم نے خوب تفصیل سے آیتیں بیان کر دی ہیں

لِقَوْمٍ يَّفْقَهُوْنَ ﴿٩٨﴾ وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ

ان لوگوں کے لئے جو سمجھ بُوجھ رکھتے ہیں۔ اور وہی ہے جس نے آسمان سے پانی نازل فرمایا

فَاَخْرَجْنَا بِهٖ نَبَاتَ كُلِّ شَيْءٍ فَاَخْرَجْنَا مِنْهُ خَضِرًا

پس ہم نے اس کے ذریعہ سے ہر قسم کی نباتات اُگائیں پھر ہم نے اس سے سبز کھیتی نکالی

نُّخْرِجُ مِنْهُ حَبًّا مُّتَرَاكِبًا ۚ وَمِنَ النَّخْلِ مِنْ طَلْعِهَا قِنْوَانٌ دَانِيَةٌ

جس سے ہم تہہ بہ تہہ دانے نکالتے ہیں اور کھجور کے شگوفوں میں سے لٹکتے ہوئے گچھے (نکالے)

وَّجَنّٰتٍ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّالزَّيْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُشْتَبِهًا وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ؕ

اور انگوروں اور زیتون اور انار کے باغ (نکالے جن کے پھل) ملتے جلتے بھی ہوتے ہیں اور الگ الگ بھی

اُنْظُرُوْٓا اِلٰى ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ وَيَنْعِهٖ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكُمْ لَاٰيٰتٍ

اس کے پھل کو دیکھو جب وہ پھلتا ہے اور (پھر) اس کے پکنے کو (دیکھو) بے شک اس میں نشانیاں ہیں

لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۹۹﴾ وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ الْجِنَّ وَخَلَقَهُمْ

ان لوگوں کے لئے جو ایمان لاتے ہیں۔ اور لوگوں نے جنّات کو اللہ کا شریک بنا دیا حالانکہ اسی (اللہ) نے انہیں پیدا فرمایا ہے

ع ۱۲ ۶ وَخَرَقُوْا لَهٗ بَنِيْنَ وَبَنٰتٍۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ ع

اور انہوں نے علم کے بغیر اس کے لئے بیٹے اور بیٹیاں گھڑلیں وہ پاک ہے اور بہت بلند ہے ان باتوں سے جو یہ بیان کرتے ہیں۔

بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اَنّٰى يَكُوْنُ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَمْ تَكُنْ لَّهٗ صَاحِبَةٌ ؕ

(اللہ) آسمانوں اور زمینوں کو ایجاد فرمانے والا ہے اس کا کوئی بیٹا کیسے ہوسکتا ہے جبکہ اس کی بیوی ہی نہیں

وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۱۰۱﴾ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ۚ

اور اسی نے ہر چیز کو پیدا فرمایا اور وہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔ یہی اللہ تمہارا رب ہے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ فَاعْبُدُوْهُ ۚ

اس کے سوا کوئی معبود نہیں (وہی) ہر چیز کا پیدا فرمانے والا ہے پس اسی کی عبادت کرو

وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ﴿۱۰۲﴾ لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ ۡ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ ۚ

اور وہ ہر چیز پر نگہبان ہے۔ نگاہیں اس کا احاطہ نہیں کر سکتیں اور وہ سب نگاہوں کا احاطہ کیے ہوئے ہے

وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ﴿۱۰۳﴾ قَدْ جَآءَكُمْ بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ

اور وہ باریک بین (ہر چیز سے) باخبر ہے۔ یقیناً تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے (روشن) دلیلیں پہنچ چکی ہیں

فَمَنْ اَبْصَرَ فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ عَمِيَ فَعَلَيْهَا ؕ

پس جس نے (حق کو آنکھیں کھول کر) دیکھ لیا تو یہ اس کے (بھلے) کے لئے ہے اور جو (حق سے) اندھا بن گیا تو اس نے اپنا نقصان کیا۔

وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيْظٍ ﴿۱۰۴﴾ وَكَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ

اور میں تم پر نگہبان نہیں ہوں۔ اور ہم اسی طرح آیات پھیر پھیر کر (وضاحت کے ساتھ) بیان کرتے ہیں (کہ حجت قائم ہو جائے)

وَلِيَقُوْلُوْا دَرَسْتَ وَلِنُبَيِّنَهٗ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۵﴾

اور تاکہ یہ (کافر) کہیں کہ آپ نے (کسی سے) پڑھ لیا ہے۔ اور اس لئے کہ ہم اس (قرآن) کو ان لوگوں کے لئے واضح کردیں جو علم رکھتے ہیں۔

اِتَّبِعْ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ

آپ اس کی پیروی کیجیے جو آپ کے رب کی جانب سے آپ کی طرف وحی فرمایا گیا ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں

وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۰۶﴾ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَآ اَشْرَكُوْا ؕ وَمَا جَعَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ۚ

اور آپ مشرکوں سے منہ پھیر لیجئے۔ اور اگر اللہ چاہتا تو وہ لوگ شرک نہ کرتے اور ہم نے آپ کو ان پر نگہبان نہیں بنایا

اہم نکات



وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ﴿١٠٧﴾ وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

اور آپ ان کے ذمہ دار نہیں ہیں۔ اور جنہیں وہ اللہ کے سوا پوجتے ہیں انہیں برا مت کہو

فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًاۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ كَذٰلِكَ زَيَّنَّا لِكُلِّ اُمَّةٍ عَمَلَهُمْ ۪

پس (ایسا نہ) کہ وہ بھی علم کے بغیر زیادتی کرتے ہوئے اللہ کو برا بھلا کہنے لگیں اسی طرح ہم نے ہر امت کے لئے اس کے عمل کو خوشنما بنا دیا

ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ مَّرْجِعُهُمْ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٠٨﴾

پھر (آخر کار) ان سب کو اپنے رب ہی کی طرف لوٹنا ہے تو وہ ان کو بتا دے گا جو کچھ وہ کیا کرتے تھے۔

وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ لَّيُؤْمِنُنَّ بِهَا ؕ

اور یہ اللہ کی سخت قسمیں کھاتے تھے کہ اگر ان کے پاس کوئی نشانی آجائے تو وہ ضرور اس پر ایمان لے آئیں گے

قُلْ اِنَّمَا الْاٰيٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ وَمَا يُشْعِرُكُمْ ۙ اَنَّهَآ اِذَا جَآءَتْ

آپ فرما دیجئے کہ نشانیاں تو صرف اللہ ہی کے پاس ہیں اور (اے مسلمانو!) تمہیں کیا معلوم کہ جب وہ نشانیاں آجائیں گی

لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿١٠٩﴾ وَنُقَلِّبُ اَفْئِدَتَهُمْ وَاَبْصَارَهُمْ

(تب بھی) وہ ایمان نہیں لائیں گے۔ اور ہم ان کے دلوں اور آنکھوں کو (ایسے ہی) پھیر دیں گے (کہ وہ ایمان نہیں لائیں گے)

ع ١٣ ١٠ كَمَا لَمْ يُؤْمِنُوْا بِهٖٓ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّنَذَرُهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿١١٠﴾ ع

جیسے کہ وہ پہلی بار اس (قرآن) پر ایمان نہیں لائے اور ہم ان کو ان کی سرکشی میں بھٹکتا ہوا چھوڑ دیں گے۔

وَلَوْ اَنَّنَا نَزَّلْنَآ اِلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةَ وَكَلَّمَهُمُ الْمَوْتٰى

اور اگر ہم ان کی طرف فرشتے نازل کردیتے اور مُردے ان سے باتیں کرنے لگتے

وَحَشَرْنَا عَلَيْهِمْ كُلَّ شَيْءٍ قُبُلًا مَّا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْٓا اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ

اور ہم ہر چیز ان کے سامنے جمع بھی کر دیتے (تب بھی) یہ لوگ ایمان نہ لاتے مگر یہ کہ اللہ چاہے

وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ يَجْهَلُوْنَ ﴿١١١﴾ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا

لیکن ان میں اکثر لوگ جہالت کی باتیں کرتے ہیں۔ اور اسی طرح ہم نے ہر نبی کے لئے دشمن بنا دیا

شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ يُوْحِيْ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًا ؕ

انسانوں اور جنات میں سے شیطانوں کو جو ایک دوسرے کو دھوکہ دینے کے لئے بناوٹی باتوں کی سرگوشی کرتے ہیں

وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ ﴿١١٢﴾ وَلِتَصْغٰٓى اِلَيْهِ

اور اگر آپ کا رب چاہتا تو وہ (ایسا) نہ کرتے پس چھوڑ دیجئے انہیں اور جو وہ جھوٹ گھڑتے ہیں۔ اور اس لئے کہ اس (دھوکہ) کی طرف مائل ہوں

اَفْئِدَةُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَلِيَرْضَوْهُ وَلِيَقْتَرِفُوْا

ان لوگوں کے دل جو آخرت پر یقین نہیں رکھتے اور تاکہ وہ اسے پسند کریں اور تاکہ وہ بھی وہی (برائیاں) کریں

مَا هُمْ مُّقْتَرِفُوْنَ ﴿١١٣﴾ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْتَغِيْ حَكَمًا

جو یہ کر رہے ہیں۔ (اے نبی آپ ﷺ فرمادیجیے) تو کیا میں اللہ کے سوا کسی اور فیصلہ کرنے والے کو تلاش کروں

وَّهُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ اِلَيْكُمُ الْكِتٰبَ مُفَصَّلًا ؕ وَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْلَمُوْنَ

حالانکہ وہی ہے جس نے آپ کی طرف واضح کتاب نازل فرمائی ہے اور جن لوگوں کو ہم نے کتاب عطا فرمائی ہے وہ جانتے ہیں

اَنَّهٗ مُنَزَّلٌ مِّنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ﴿١١٤﴾

کہ بے شک یہ (قرآن) برحق آپ کے رب کی طرف سے نازل فرمایا گیا ہے تو (اے مخاطب) تم ہرگز شک کرنے والوں میں سے نہ ہو جانا۔

وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَّعَدْلًا ؕ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ۚ

اور آپ کے رب کی بات سچائی اور انصاف کے اعتبار سے پوری ہوگئی اس کی باتوں کو کوئی بدلنے والا نہیں

وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿١١٥﴾ وَاِنْ تُطِعْ اَكْثَرَ مَنْ فِي الْاَرْضِ يُضِلُّوْكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ

اور وہ خوب سننے والا خوب جاننے والا ہے۔ اور اگر تم زمین میں (موجود) اکثر لوگوں کا کہنا مان لو (تو) وہ تمہیں اللہ کی راہ سے بھٹکا دیں گے

اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ﴿١١٦﴾ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ

یہ لوگ صرف گمان کی پیروی کرتے ہیں اور وہ صرف جھوٹا اندازہ لگاتے ہیں۔ بے شک تمہارا رب ہی خوب جاننے والا ہے

مَنْ يَّضِلُّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۚ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿١١٧﴾

اسے جو اس کے راستہ سے بھٹکا ہوا ہے اور وہ ان کو بھی خوب جانتا ہے جو ہدایت یافتہ ہیں۔

فَكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ بِاٰيٰتِهٖ مُؤْمِنِيْنَ ﴿١١٨﴾

پس جس (جانور) پر (ذبح کے وقت) اللہ کا نام لیا جائے اس میں سے کھاؤ اگر تم اس کی آیات پر ایمان رکھتے ہو۔

وَمَا لَكُمْ اَلَّا تَاْكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

اور تمہیں کیا ہوا ہے کہ تم نہیں کھاتے اس (جانور کے گوشت) میں سے جس پر (ذبح کے وقت) اللہ کا نام لیا گیا ہے

وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَّا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ اِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ اِلَيْهِ ؕ

حالانکہ اس نے تمہیں تفصیل بتا دی ہے جن (جانوروں) کو تم پر حرام کیا ہے سوائے اس کے کہ تم (حرام کھانے پر) مجبور ہو جاؤ

وَاِنَّ كَثِيْرًا لَّيُضِلُّوْنَ بِاَهْوَآئِهِمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِالْمُعْتَدِيْنَ ﴿١١٩﴾

اور یقیناً بہت سے (لوگ دوسروں کو) اپنی خواہشات کی بنا پر گمراہ کرتے ہیں علم کے بغیر بے شک آپ کا رب حد سے بڑھنے والوں کو خوب جانتا ہے۔

وَذَرُوْا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَبَاطِنَهٗ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْسِبُوْنَ الْاِثْمَ سَيُجْزَوْنَ بِمَا كَانُوْا يَقْتَرِفُوْنَ ﴿١٢٠﴾

اور تم ظاہری اور باطنی (دونوں قسم کے) گناہوں کو چھوڑو بے شک جو لوگ گناہ کرتے ہیں عنقریب انہیں ان کے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا۔

وَلَا تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَاِنَّهٗ لَفِسْقٌ ؕ

اور (ایسے جانوروں کا گوشت) مت کھاؤ جن پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو اور بے شک یہ (گوشت کھانا) گناہ ہے

وَاِنَّ الشَّيٰطِيْنَ لَيُوْحُوْنَ اِلٰٓى اَوْلِيٰٓـِٕهِمْ لِيُجَادِلُوْكُمْ ۚ

اور بے شک شیاطین اپنے دوستوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتے رہتے ہیں تاکہ وہ تم سے جھگڑا کریں

ع ١٤ ١١ وَاِنْ اَطَعْتُمُوْهُمْ اِنَّكُمْ لَمُشْرِكُوْنَ ﴿١٢١﴾ اَوَ مَنْ كَانَ مَيْتًا

اور اگر تم ان کا کہنا مانو گے تو بے شک تم بھی مشرک ہو جاؤ گے۔ بھلا ایک شخص جو مُردہ تھا

فَاَحْيَيْنٰهُ وَجَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا يَّمْشِيْ بِهٖ فِي النَّاسِ

پھر ہم نے اسے زندہ فرما دیا اور اس کے لئے (ایسی) روشنی بنا دی جس کی مدد سے وہ لوگوں میں چلتا پھرتا ہے

كَمَنْ مَّثَلُهٗ فِي الظُّلُمٰتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا ۭ كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِلْكٰفِرِيْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٢٢﴾

کیا وہ اس کے برابر ہو سکتا ہے جو اندھیروں میں پڑا ہو وہاں سے نکل نہیں سکتا اسی طرح کافروں کے لئے ان کے اعمال خوشنما بنا دیئے گئے ہیں۔

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا فِيْ كُلِّ قَرْيَةٍ اَكٰبِرَ مُجْرِمِيْهَا لِيَمْكُرُوْا فِيْهَا ۭ وَمَا يَمْكُرُوْنَ اِلَّا بِاَنْفُسِهِمْ

اور اسی طرح ہم نے ہر بستی میں وہاں کے مجرموں کو سردار بنا دیا تاکہ وہ اس میں مکر (وفریب) کریں اور وہ صرف اپنی ہی جانوں کے ساتھ مکر کرتے ہیں

وَمَا يَشْعُرُوْنَ ﴿١٢٣﴾ وَاِذَا جَاۗءَتْهُمْ اٰيَةٌ قَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ

اور وہ شعور نہیں رکھتے۔ اور جب ان کے پاس کوئی نشانی آتی ہے (تو) کہتے ہیں ہم ہرگز ایمان نہ لائیں گے

حَتّٰى نُؤْتٰى مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ رُسُلُ اللّٰهِ ؔ اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ ۭ

جب تک کہ ہمیں بھی ایسی ہی چیز نہ دی جائے جو اللہ کے رسولوں کو دی گئی اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ وہ اپنی رسالت کسے عطا فرمائے

سَيُصِيْبُ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا صَغَارٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَعَذَابٌ شَدِيْدٌۢ بِمَا كَانُوْا يَمْكُرُوْنَ ﴿١٢٤﴾

جن لوگوں نے جُرم کیئے عنقریب انہیں اللہ کے ہاں ذلت پہنچے گی اور سخت عذاب (بھی) اس وجہ سے کہ وہ مکاریاں کرتے تھے۔

فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهٗ يَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ ۚ وَمَنْ يُّرِدْ اَنْ يُّضِلَّهٗ

پس جس شخص کو اللہ ہدایت عطا فرمانا چاہتا ہے اس کا سینہ اسلام کے لئے کھول دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے کہ اسے گمراہ کرے

يَجْعَلْ صَدْرَهٗ ضَيِّقًا حَرَجًا كَاَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِي السَّمَاۗءِ ۭ كَذٰلِكَ يَجْعَلُ اللّٰهُ الرِّجْسَ عَلَي الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿١٢٥﴾

اس کا سینہ تنگ، نہایت گھٹا ہوا کر دیتا ہے گویا وہ آسمان پر چڑھ رہا ہے اسی طرح اللہ ان لوگوں پر عذاب بھیج دیتا ہے جو ایمان نہیں لاتے۔

وَهٰذَا صِرَاطُ رَبِّكَ مُسْتَقِيْمًا ۭ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ ﴿١٢٦﴾

اور یہی تمہارے رب کا سیدھا راستہ ہے بے شک ہم نے آیات خوب تفصیل سے بیان کر دی ہیں ان لوگوں کے لئے جو نصیحت حاصل کرتے ہیں۔

لَهُمْ دَارُ السَّلٰمِ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَهُوَ وَلِيُّهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٢٧﴾

ان کے لئے ان کے رب کے پاس سلامتی کا گھر ہے اور وہ ان کا مددگار ہے ان اعمال کی وجہ سے جو وہ کیا کرتے تھے۔

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ۚ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ قَدِ اسْتَكْثَرْتُمْ مِّنَ الْاِنْسِ ۚ

اور جس دن وہ (اللہ) ان سب کو جمع کرے گا (تو فرمائے گا) اے گروہ جنّات! تم نے بہت سے آدمیوں کو اپنا تابع بنا رکھا تھا

اہم نکات

وَقَالَ اَوْلِيٰٓؤُهُمْ مِّنَ الْاِنْسِ رَبَّنَا اسْتَمْتَعَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ
اور انسانوں میں سے ان کے دوست کہیں گے اے ہمارے رب! ہم نے ایک دوسرے سے فائدہ اٹھایا
وَّبَلَغْنَآ اَجَلَنَا الَّذِيْٓ اَجَّلْتَ لَنَا ؕ قَالَ النَّارُ مَثْوٰىكُمْ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ
اور ہم اپنے اس وقت کو پہنچ گئے جو تُو نے ہمارے لئے مقرر فرمایا تھا (اللہ) فرمائے گا (اب) تمہارا ٹھکانا آگ ہے جس میں ہمیشہ رہو گے
اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۲۸﴾ وَكَذٰلِكَ نُوَلِّيْ بَعْضَ الظّٰلِمِيْنَ بَعْضًا
مگر جسے اللہ (بچانا) چاہے بے شک آپ کا رب بڑی حکمت والا خوب جاننے والا ہے۔ اور اسی طرح ہم بعض ظالموں کو بعض کا دوست بنا دیتے ہیں
بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۱۲۹﴾ع يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ ع ۱۵ ۸
اس وجہ سے جو وہ اعمال کیا کرتے تھے۔ اے گروہِ جن وانس! کیا تمہارے پاس تم میں سے رسول نہیں آئے تھے
يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ وَيُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ؕ قَالُوْا شَهِدْنَا عَلٰٓى اَنْفُسِنَا
جو تمہیں میری آیتیں پڑھ پڑھ کر سناتے تھے اور تمہیں اس دن کی ملاقات سے ڈراتے تھے (تو) وہ کہیں گے ہم اپنی جانوں کے خلاف گواہی دیتے ہیں
وَغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَشَهِدُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ
اور انہیں دنیا کی زندگی نے دھوکہ میں ڈال رکھا تھا اور وہ اپنی جانوں کے خلاف اس (بات) کی گواہی دیں گے
اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ ﴿۱۳۰﴾ ذٰلِكَ اَنْ لَّمْ يَكُنْ رَّبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ
کہ بے شک وہ کافر تھے۔ یہ اس لئے کہ بے شک آپ کا رب کبھی بستیوں کو ظلم کی وجہ سے ہلاک نہیں کرتا
وَّاَهْلُهَا غٰفِلُوْنَ ﴿۱۳۱﴾ وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا ؕ
جب کہ اس کے رہنے والے بے خبر ہوں۔ اور ہر ایک کے لئے (مختلف) درجے ہیں ان (اعمال) کی وجہ سے جو انہوں نے کیئے
وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۳۲﴾ وَرَبُّكَ الْغَنِيُّ ذُو الرَّحْمَةِ ؕ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ
اور آپ کا رب بے خبر نہیں اُن کاموں سے جو وہ کرتے ہیں۔ اور تمہارا رب بے نیاز نہایت ہی رحمت والا ہے اگر وہ چاہے تو تمہیں لے جائے
وَيَسْتَخْلِفْ مِنْۢ بَعْدِكُمْ مَّا يَشَآءُ كَمَآ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ ذُرِّيَّةِ قَوْمٍ اٰخَرِيْنَ ﴿۱۳۳﴾ؕ
اور تمہارے بعد جس کو چاہے تمہاری جگہ آباد فرما دے جیسا کہ اس نے تمہیں دوسری قوم کی نسل سے پیدا فرمایا۔
اِنَّ مَا تُوْعَدُوْنَ لَاٰتٍ ۙ وَّمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿۱۳۴﴾ قُلْ
بے شک جس بات کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے وہ یقیناً آنے والی ہے اور تم (اللہ کو) عاجز کرنے والے نہیں ہو۔ آپ فرمادیجئے
يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّيْ عَامِلٌ ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ
اے میری قوم! تم اپنی جگہ پر عمل کرو بے شک میں (بھی) عمل کرنے والا ہوں تو عنقریب تم جان لو گے
مَنْ تَكُوْنُ لَهٗ عَاقِبَةُ الدَّارِ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۱۳۵﴾
کہ آخرت کا انجام کس کے لئے (بہتر) ہے بے شک ظالم لوگ فلاح نہیں پائیں گے۔
وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ مِمَّا ذَرَاَ مِنَ الْحَرْثِ وَالْاَنْعَامِ نَصِيْبًا
اور انہوں نے اللہ کے لئے مقرر کیا ہے ان کھیتی اور چوپایوں میں سے ایک حصّہ جو اس نے پیدا فرمائے ہیں

فَقَالُوْا هٰذَا لِلّٰهِ بِزَعْمِهِمْ وَهٰذَا لِشُرَكَآئِنَا ۚ فَمَا كَانَ لِشُرَكَآئِهِمْ فَلَا يَصِلُ اِلَى اللّٰهِ ۚ

پس وہ اپنے خیال سے کہتے ہیں کہ یہ (حصّہ) تو اللہ کا ہے اور یہ ہمارے شریکوں کا تو جو (حصّہ) ان کے شریکوں کا ہے وہ تو اللہ کی طرف نہیں پہنچتا

وَمَا كَانَ لِلّٰهِ فَهُوَ يَصِلُ اِلٰى شُرَكَآئِهِمْ ؕ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ﴿۱۳۶﴾ وَكَذٰلِكَ زَيَّنَ لِكَثِيْرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ

اور جو (حصّہ) اللہ کا ہے وہ ان کے شریکوں کو پہنچ جاتا ہے بُرا ہے جو وہ فیصلہ کرتے ہیں۔ اور اسی طرح بہت سے مشرکوں کے لئے خوشنما بنا دیا ہے

قَتْلَ اَوْلَادِهِمْ شُرَكَآؤُهُمْ لِيُرْدُوْهُمْ وَلِيَلْبِسُوْا عَلَيْهِمْ دِيْنَهُمْ ؕ

ان کے شریکوں نے ان کی اولاد کا قتل تاکہ انہیں ہلاکت میں ڈالیں اور ان پر ان کا دین مشتبہ کریں

وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ ﴿۱۳۷﴾ وَقَالُوْا هٰذِهٖۤ اَنْعَامٌ وَّحَرْثٌ حِجْرٌ ۖ

اور اگر اللہ چاہتا تو وہ ایسا نہ کرتے تو آپ ان کو چھوڑ دیجئے اور (اسے) جو وہ جھوٹ گھڑا کرتے ہیں۔ اور وہ کہتے ہیں یہ مویشی اور کھیتی ممنوع ہیں

لَّا يَطْعَمُهَاۤ اِلَّا مَنْ نَّشَآءُ بِزَعْمِهِمْ وَاَنْعَامٌ حُرِّمَتْ ظُهُوْرُهَا

اسے وہی کھا سکتا ہے جسے ہم اپنے خیال سے چاہیں اور کچھ جانور ہیں کہ ان کی پیٹھ (پر سواری) حرام ہے

وَّاَنْعَامٌ لَّا يَذْكُرُوْنَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا افْتِرَآءً عَلَيْهِ ؕ سَيَجْزِيْهِمْ

اور کچھ جانور ایسے ہیں کہ وہ (ذبح کرتے ہوئے) ان پر اللہ کا نام نہیں لیتے اس پر جھوٹ گھڑتے ہوئے عنقریب وہ (اللہ) انہیں اس کا بدلہ دے گا

بِمَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۱۳۸﴾ وَقَالُوْا مَا فِيْ بُطُوْنِ هٰذِهِ الْاَنْعَامِ

جو وہ جھوٹ گھڑا کرتے تھے۔ اور وہ کہتے ہیں کہ جو کچھ ان جانوروں کے پیٹوں میں ہے

خَالِصَةٌ لِّذُكُوْرِنَا وَمُحَرَّمٌ عَلٰۤى اَزْوَاجِنَا ۚ وَاِنْ يَّكُنْ مَّيْتَةً

وہ ہمارے مردوں کے لئے خاص ہے اور ہماری عورتوں پر حرام ہے اور اگر وہ مُردہ ہو

فَهُمْ فِيْهِ شُرَكَآءُ ؕ سَيَجْزِيْهِمْ وَصْفَهُمْ ؕ اِنَّهٗ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۳۹﴾

تو وہ سب (مرد اور عورتیں) اس میں شریک ہیں عنقریب (اللہ) انہیں ان کی ان باتوں کا بدلہ دے گا بے شک وہ بڑی حکمت والا خوب جاننے والا ہے۔

قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ قَتَلُوْۤا اَوْلَادَهُمْ سَفَهًاۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ

بے شک (وہ لوگ) نقصان میں پڑ گئے جنہوں نے اپنی اولاد کو قتل کیا بے وقوفی کرتے ہوئے لاعلمی کی بنا پر

وَّحَرَّمُوْا مَا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ افْتِرَآءً عَلَى اللّٰهِ ؕ قَدْ ضَلُّوْا وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ﴿۱۴۰﴾ ع ۱۶

اور اللہ نے انہیں جو رزق عطا فرمایا اللہ پر جھوٹ باندھتے ہوئے انہوں نے اسے حرام کر لیا یقیناً وہ گمراہ ہو گئے اور وہ ہدایت پانے والے نہ ہوئے۔

وَهُوَ الَّذِيْۤ اَنْشَاَ جَنّٰتٍ مَّعْرُوْشٰتٍ وَّغَيْرَ مَعْرُوْشٰتٍ وَّالنَّخْلَ

اور وہی (اللہ) ہے جس نے باغات پیدا فرمائے ہیں کچھ (بیل دار) سہاروں سے اوپر چڑھائے ہوئے اور کچھ نہ چڑھائے ہوئے اور کھجور کے درخت

وَالزَّرْعَ مُخْتَلِفًا اُكُلُهٗ وَالزَّيْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُتَشَابِهًا

اور کھیتی الگ الگ ہیں ان کے کھانے کی چیزیں اور زیتون اور انار آپس میں ملتے جلتے بھی ہیں

وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ؕ كُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖۤ اِذَاۤ اَثْمَرَ

اور ایک دوسرے سے مختلف بھی اس کے پھل میں سے کھاؤ جب وہ پھل لائے

وَاٰتُوْا حَقَّهٗ يَوْمَ حَصَادِهٖ ۖ وَلَا تُسْرِفُوْا ۭ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿١٤١﴾

اور اس کی کٹائی کے دن اس کا حق ادا کرو اور بے جا خرچ نہ کرو بے شک وہ بے جا خرچ کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔

وَمِنَ الْاَنْعَامِ حَمُوْلَةً وَّفَرْشًا ۭ كُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ

اور چوپاؤں میں سے کچھ بوجھ اٹھانے والے ہیں اور کچھ زمین سے لگے ہوئے ہیں اس میں سے کھاؤ جو اللہ نے تمہیں عطا فرمایا

وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ۭ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿١٤٢﴾ ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ ۚ

اور شیطان کے نقش قدم کی پیروی نہ کرو بے شک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔ (اللہ نے) آٹھ قسم کے جوڑے (پیدا فرمائے)

مِنَ الضَّاْنِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْمَعْزِ اثْنَيْنِ ۭ قُلْ ءٰۗالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ

دو (نر اور مادہ) بھیڑ میں سے اور دو بکری میں سے آپ فرما دیجئے کیا اس (اللہ) نے دونوں نر حرام کیئے ہیں یا دونوں مادہ؟

اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ ۭ نَبِّـُٔوْنِيْ بِعِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿١٤٣﴾ وَمِنَ الْاِبِلِ اثْنَيْنِ

یا اس (بچے) کو جس کو دونوں مادہ پیٹ میں لیئے ہوئے ہیں مجھے کسی علمی بنیاد پر بتاؤ اگر تم سچے ہو۔ اور (اسی طرح) دو (نر اور مادہ) اونٹ میں سے

وَمِنَ الْبَقَرِ اثْنَيْنِ ۭ قُلْ ءٰۗالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ ۭ

اور دو گائے میں سے آپ فرما دیجئے کیا اس (اللہ) نے دونوں نر حرام کیئے یا دونوں مادہ؟ یا اس (بچے) کو جس کو دونوں مادہ پیٹ میں لیئے ہوئے ہیں

اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَاۗءَ اِذْ وَصّٰىكُمُ اللّٰهُ بِھٰذَا ۚ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰي عَلَي اللّٰهِ كَذِبًا

کیا تم (اس وقت) موجود تھے جب اللہ نے تمہیں اس کا حکم دیا تھا پس اس سے بڑا ظالم کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹ باندھے

لِّيُضِلَّ النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٤٤﴾ ع

تاکہ وہ جہالت سے لوگوں کو گمراہ کرے بے شک اللہ ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا۔

قُلْ لَّآ اَجِدُ فِيْ مَآ اُوْحِيَ اِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلٰي طَاعِمٍ يَّطْعَمُهٗٓ

آپ فرما دیجئے جو میری طرف وحی کی گئی ہے میں اُس میں کوئی حرام چیز نہیں پاتا کھانے والے پر جو اُسے کھاتا ہے

اِلَّآ اَنْ يَّكُوْنَ مَيْتَةً اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا اَوْ لَحْمَ خِنْزِيْرٍ فَاِنَّهٗ رِجْسٌ اَوْ فِسْقًا

سوائے اِس کے کہ وہ مُردار ہو یا بہتا ہُوا خون ہو یا خنزیر کا گوشت ہو تو بے شک وہ ناپاک ہے یا جو نافرمانی (کا باعث) ہو

اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ

(یعنی وہ جانور جس پر ذبح کے وقت) اللہ کے سوا کسی اور کا نام پکارا جائے پھر جو مجبور ہو جائے (لیکن) نہ سرکش ہو اور نہ حد سے بڑھنے والا ہو

فَاِنَّ رَبَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٤٥﴾ وَعَلَي الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا كُلَّ ذِيْ ظُفُرٍ ۚ

تو بے شک آپ کا رب بڑا ہی بخشنے والا نہایت رحم فرمانے والا ہے۔ اور اُن لوگوں پر جو یہودی ہوئے ہم نے ہر ناخن والا جانور حرام کر دیا تھا

وَمِنَ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ شُحُوْمَهُمَآ اِلَّا مَا حَمَلَتْ ظُهُوْرُهُمَآ

اور گائے اور بکری میں سے ہم نے ان پر دونوں کی چربی حرام کر دی تھی سوائے اس (چربی) کے جو ان دونوں کی پیٹھ میں ہو

اَوِ الْحَوَايَآ اَوْ مَا اخْتَلَطَ بِعَظْمٍ ۭ ذٰلِكَ جَزَيْنٰهُمْ بِبَغْيِهِمْ ڮ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ﴿١٤٦﴾

یا آنتوں میں لگی ہو یا جو ہڈی کے ساتھ ملی ہو یہ سزا ہم نے اُنہیں اُن کی سرکشی کی وجہ سے دی اور بے شک ہم ضرور سچے ہیں۔

اہم نکات



فَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقُلْ رَّبُّكُمْ ذُوْ رَحْمَةٍ وَّاسِعَةٍ ۚ وَلَا يُرَدُّ بَاْسُهٗ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿١٤٧﴾

لہٰذا اگر وہ آپ کو جھٹلائیں تو آپ فرما دیجئے کہ تمہارا رب وسیع رحمت والا ہے اور مجرم قوم سے اُس کا عذاب نہیں ٹالا جا سکتا۔

سَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَآ اَشْرَكْنَا وَلَآ اٰبَآؤُنَا

وہ عنقریب کہیں گے جنہوں نے شرک کیا کہ اگر اللہ چاہتا تو نہ ہم شرک کرتے اور نہ ہمارے باپ دادا

وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ شَيْءٍ ۭ كَذٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ حَتّٰى ذَاقُوْا بَاْسَنَا ۭ

اور نہ ہم کسی چیز کو حرام ٹھہراتے اسی طرح ان لوگوں نے جھٹلایا تھا جو اِن سے پہلے تھے یہاں تک کہ اُنہوں نے ہمارا عذاب چکھا

قُلْ هَلْ عِنْدَكُمْ مِّنْ عِلْمٍ فَتُخْرِجُوْهُ لَنَا ۭ

آپ فرما دیجیے کیا تمہارے پاس کوئی علم ہے تو تم اسے ہمارے سامنے پیش کرو

اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَخْرُصُوْنَ ﴿١٤٨﴾ قُلْ فَلِلّٰهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ ۚ

تم تو صرف گمان کی پیروی کر رہے ہو اور تم تو صرف اندازوں سے باتیں کرتے ہو۔ آپ فرما دیجئے پس اللہ ہی کے لئے ہے کامل دلیل

فَلَوْ شَآءَ لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿١٤٩﴾ قُلْ هَلُمَّ شُهَدَآءَكُمُ الَّذِيْنَ يَشْهَدُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ هٰذَا ۚ

لہٰذا اگر اللہ چاہتا تو تم سب کو ہدایت عطا فرما دیتا۔ آپ فرما دیجیے لاؤ اپنے گواہوں کو جو گواہی دیں کہ اللہ نے ان (چیزوں) کو حرام کیا ہے

فَاِنْ شَهِدُوْا فَلَا تَشْهَدْ مَعَهُمْ ۚ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا

پھر اگر وہ (جھوٹی) گواہی دے بھی دیں تو آپ اُن کے ساتھ گواہی نہ دیجئے اور اُن کی خواہشات کی پیروی نہ کیجیے جنہوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا

وَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَهُمْ بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ ﴿١٥٠﴾ قُلْ تَعَالَوْا ع ١٨

اور جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے اور وہ (دوسروں کو) اپنے رب کے برابر ٹھہراتے ہیں۔ آپ فرما دیجیے آؤ

اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ اَلَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ۚ

میں پڑھ کر سناؤں جو کچھ تمہارے رب نے تم پر حرام کیا ہے (یہ) کہ اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرو

وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ ۭ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَاِيَّاهُمْ ۚ

اور اپنی اولاد کو تنگ دستی کے ڈر سے قتل نہ کرو ہم تمہیں بھی رزق دیتے ہیں اور اُنہیں بھی

وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ۚ

اور بے حیائی کی باتوں کے قریب مت جاؤ جو ان میں سے ظاہر ہیں اور جو پوشیدہ ہیں

وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ۭ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ

اور ناحق اُس جان کو قتل نہ کرو جسے (قتل کرنا) اللہ نے حرام ٹھہرایا ہے یہ ہیں (وہ باتیں) جن کی اللہ تمہیں وصیت فرماتا ہے

لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿١٥١﴾ وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ

تاکہ تم سمجھ سکو۔ اور قریب مت جاؤ یتیم کے مال کے مگر اُس طریقے سے جو بہت اچھا ہو

حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ ۚ وَ اَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ ۚ

یہاں تک کہ وہ اپنی جوانی کو پہنچ جائے اور انصاف کے ساتھ ناپ اور تول پورا کرو

لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ۚ وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا

ہم کسی شخص پر اس کی طاقت سے زیادہ ذمہ داری نہیں ڈالتے اور جب بھی بات کرو تو عدل کرو

وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ۚ وَبِعَهْدِ اللّٰهِ اَوْفُوْا ۭ ذٰلِكُمْ وَصّٰكُمْ بِهٖ

اگرچہ کوئی رشتہ دار ہی ہو اور اللہ سے کیئے ہوئے وعدے کو پورا کرو یہ ہیں (وہ باتیں) جن کی اللہ تمہیں وصیت فرماتا ہے

لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿۱۵۲﴾ وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ ۚ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ

تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔ اور بے شک یہ ہے میرا سیدھا راستہ پس اِس کی پیروی کرو اور دوسرے راستوں کی پیروی نہ کرو

فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۭ ذٰلِكُمْ وَصّٰكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۱۵۳﴾

ورنہ وہ تمہیں اس (اللہ) کے راستے سے الگ کر دیں گے یہ ہیں وہ باتیں جن کی وہ تمہیں وصیت فرماتا ہے تاکہ تم پرہیز گار بنو۔

ثُمَّ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ تَمَامًا عَلَى الَّذِيْٓ اَحْسَنَ وَتَفْصِيْلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً

پھر ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو کتاب عطا فرمائی تاکہ نعمت پوری کریں اس پر جو اچھا عمل کرے اور تاکہ ہر چیز کی تفصیل ہو جائے اور ہدایت اور رحمت ہو

لَّعَلَّهُمْ بِلِقَاۗءِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۵۴﴾ وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَاتَّقُوْا ع ۱۹/۴

تاکہ وہ اپنے رب سے ملاقات کرنے پر ایمان لائیں۔ اور یہ برکت والی کتاب ہے جسے ہم نے نازل فرمایا ہے پس اِس کی پیروی کرو اور ڈرتے رہو

لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۱۵۵﴾ اَنْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ اُنْزِلَ الْكِتٰبُ عَلٰي طَاۗىِٕفَتَيْنِ مِنْ قَبْلِنَا ۠

تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔ (کہیں) تم یہ نہ کہنے لگو کہ بے شک کتاب تو ہم سے پہلے دو گروہوں پر نازل کی گئی تھی

وَاِنْ كُنَّا عَنْ دِرَاسَتِهِمْ لَغٰفِلِيْنَ ﴿۱۵۶﴾ اَوْ تَقُوْلُوْا لَوْ اَنَّآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا الْكِتٰبُ

اور ہم تو اُن کے پڑھنے پڑھانے سے یقیناً بے خبر تھے۔ یا کہنے لگو کہ اگر ہم پر کتاب نازل ہوتی

لَكُنَّآ اَهْدٰى مِنْهُمْ ۚ فَقَدْ جَاۗءَكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ ۚ

تو ہم اُن سے یقیناً زیادہ ہدایت یافتہ ہوتے تو یقیناً تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے آچکی ہے واضح دلیل اور ہدایت اور رحمت

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَصَدَفَ عَنْهَا ۭ سَنَجْزِي الَّذِيْنَ يَصْدِفُوْنَ عَنْ اٰيٰتِنَا

تو اس سے بڑا ظالم کون ہے جس نے اللہ کی آیات کو جھٹلایا اور ان سے منہ موڑا ہم عنقریب اُن کو سزا دیں گے جو ہماری آیات سے منہ موڑتے ہیں

سُوْۗءَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا يَصْدِفُوْنَ ﴿۱۵۷﴾ هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمُ الْمَلٰۗىِٕكَةُ اَوْ يَاْتِيَ رَبُّكَ

بُرے عذاب کی (سزا) اِس وجہ سے کہ وہ منہ موڑا کرتے تھے۔ کیا یہ انتظار کر رہے ہیں کہ ان کے پاس فرشتے آئیں یا آپ کا رب آجائے

اَوْ يَاْتِيَ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ ۭ يَوْمَ يَاْتِيْ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا

یا آپ کے رب کی کوئی نشانی آئے جس دن آپ کے رب کی کوئی نشانی آئے گی (تو) کسی کو اُس کا ایمان لانا نفع نہ دے گا

لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِيْٓ اِيْمَانِهَا خَيْرًا ۭ

جو اِس سے پہلے ایمان نہیں لایا تھا یا اس نے اپنے ایمان کے ساتھ کوئی نیکی نہ کمائی تھی

قُلِ انْتَظِرُوْٓا اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ ﴿۱۵۸﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ

آپ فرما دیجیے کہ تم انتظار کرو بے شک ہم بھی انتظار کرنے والے ہیں۔ بے شک وہ لوگ جنہوں نے اپنے دین میں تفرقہ ڈالا

وَكَانُوْا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِيْ شَيْءٍ ۭ اِنَّمَآ اَمْرُهُمْ اِلَى اللّٰهِ

اور گروہ گروہ ہو گئے آپ کا ان سے کوئی تعلق نہیں ہے بے شک اُن کا معاملہ اللہ ہی کے حوالے ہے

ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿۱۵۹﴾ مَنْ جَاۗءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا ۚ وَمَنْ جَاۗءَ بِالسَّيِّئَةِ

پھر وہ اُنہیں بتائے گا جو کچھ وہ کیا کرتے تھے۔ جو کوئی ایک نیکی لائے گا تو اُس کے لئے اُس جیسی دس نیکیاں ہوں گی اور جو کوئی ایک بُرائی لائے گا

فَلَا يُجْزٰٓى اِلَّا مِثْلَهَا وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۱۶۰﴾ قُلْ اِنَّنِيْ هَدٰىنِيْ رَبِّيْٓ

تو اسے صرف اس کے برابر ہی سزا ملے گی اور اُن پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔ آپ فرما دیجیے بے شک مجھے میرے رب نے ہدایت فرمائی

اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ڬ دِيْنًا قِيَمًا مِّلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ۚ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۶۱﴾

سیدھے راستے مستحکم دین (یعنی) ملتِ ابراہیم کی طرف جو (ہر باطل سے جدا اللہ کے لئے) یکسو تھے اور وہ شرک کرنے والوں میں سے نہ تھے۔

قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۶۲﴾ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ۚ

آپ فرما دیجیے بے شک میری نماز اور میری قربانی اور میرا جینا اور میرا مرنا اللہ کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ اُس کا کوئی شریک نہیں ہے

وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۱۶۳﴾ قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْغِيْ رَبًّا

اور اِسی کا مجھے حکم دیا گیا ہے اور میں سب سے پہلا فرماں بردار ہوں۔ آپ فرما دیجیے کیا میں اللہ کے سوا کوئی اور رب تلاش کروں

وَّهُوَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ ۭ وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ اِلَّا عَلَيْهَا ۚ

حالانکہ وہ ہر چیز کا رب ہے اور ہر نفس جو کچھ کماتا ہے (اس کی ذمہ داری) اسی پر ہے

وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۚ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ

اور کوئی بوجھ اُٹھانے والا کسی دوسرے (کے گناہوں) کا بوجھ نہیں اُٹھائے گا پھر تمہیں اپنے رب ہی کی طرف واپس جانا ہے

فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۶۴﴾ وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَكُمْ خَلٰۗىِٕفَ الْاَرْضِ

پھر وہ تمہیں بتا دے گا اُن (باتوں کی حقیقت) کے متعلق جن میں تم اختلاف کرتے تھے۔ اور وہی ہے جس نے تمہیں زمین میں جانشین بنایا

وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَآ اٰتٰىكُمْ ۭ

اور تم میں سے بعض کو بعض پر درجوں میں بلند کیا تاکہ وہ اُس چیز میں تمہیں آزمائے جو اُس نے تمہیں عطا فرمائی ہے

ع ۲۰ ۱۱ اِنَّ رَبَّكَ سَرِيْعُ الْعِقَابِ ڮ وَاِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۶۵﴾ ع

بے شک آپ کا رب بہت جلد سزا دینے والا ہے اور بے شک وہ بڑا ہی بخشنے والا نہایت رحم فرمانے والا ہے۔

اہم نکات



علم و عمل کی باتیں

۱- قرآن حکیم ایک مبارک کتاب ہے۔ یہ اپنے سے پہلے نازل ہونے والی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے اور لوگوں کو برے انجام سے ڈراتی ہے۔ (سورۃ الانعام، آیت: ۹۲)

۲- قیامت کے دن تمام انسانوں کو میدانِ حشر میں جمع کیا جائے گا۔ (سورۃ الانعام، آیت: ۹۴)

۳- اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہر چیز کی باریکیوں سے بخوبی واقف ہے حتیٰ کہ ہم نے کہاں نگاہ ڈالی وہ اس سے بھی واقف ہے۔ (سورۃ الانعام، آیت: ۱۰۳)

۴- پہلی بار حق کو پہچاننے کے بعد نہ ماننے والوں سے ہدایت کی توفیق واپس لے لی جاتی ہے۔ (سورۃ الانعام، آیت: ۱۱۰)

۵- ہمیں اپنے تمام معاملات میں قرآن و سنت پر عمل کرنا چاہیئے نہ کہ ان کفار و مشرکین کی بات ماننی چاہیئے جن کی اکثریت محض وہم و گمان کی پیروی کرتی ہے۔ (سورۃ الانعام، آیت: ۱۱۶)

۶- ہمیں ظاہری اور باطنی دونوں طرح کے گناہوں سے بچنا چاہیئے۔ (سورۃ الانعام، آیات: ۱۲۰، ۱۵۱)

۷- مُردار، بہتا ہوا خون، سور کا گوشت اور جن جانوروں پر ذبح کرتے وقت غیر اللہ کا نام لیا جائے وہ سب حرام ہیں۔ (سورۃ الانعام، آیت: ۱۴۵)

۸- اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ہمیں شرک سے بچنے اور والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کا حکم فرمایا ہے۔ (سورۃ الانعام، آیت: ۱۵۱)

۹- اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ہمیں یتیم سے حسن سلوک، ناپ تول میں انصاف، عدل کی بات اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے عہد کو پورا کرنے کا حکم فرمایا ہے۔ (سورۃ الانعام، آیت: ۱۵۲)

۱۰- حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کرتے ہوئے ہماری نماز و قربانی اور ہمارا جینا و مرنا سب اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ہونا چاہیئے۔ (سورۃ الانعام، آیت: ۱۶۲)

سمجھیں اور حل کریں

سوال ۱ خالی جگہیں پُر کریں:

(۱) آیت: ۹۶ میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے سورج اور چاند کو تخلیق کرنے کی حکمت ------------------ بیان فرمائی ہے۔

(۲) آیت: ۱۰۱ میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی اولاد نہ ہونے کی عقلی دلیل یہ دی گئی ہے کہ ------------------------------

(۳) آیت: ۱۲۱ کے مطابق جس جانور پر ذبح کرتے ہوئے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا نام نہ لیا جائے تو اس جانور کا گوشت ------------ چاہیئے۔

(۴) آیت: ۱۵۵ میں قرآنِ حکیم کے بارے میں دو باتیں ------------------ اور ------------------ بیان ہوئی ہیں۔

(۵) آیت: ۱۶۰ میں قیامت کے دن ایک نیکی پر ------------------ ثواب دیئے جانے کی بشارت دی گئی ہے۔

سوال ۲ مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دیجیے:

۱- بارہویں رکوع کی روشنی میں اللہ ﷻ کی قدرت کی کوئی دس نشانیاں تحریر کریں۔

۲- تیرہویں رکوع کی روشنی میں جواب دیں کہ مسلمانوں کو اللہ ﷻ نے بتوں کو بُرا بھلا کہنے سے کیوں منع کیا ہے؟

۳- پندرہویں رکوع کی روشنی میں اس شخص کی کیفیت بتائیں جسے اللہ ﷻ اسلام کی ہدایت عطا فرمانا چاہتا ہے اور وہ شخص جسے اسلام کی ہدایت نہیں دینا چاہتا۔

۴- سولہویں اور سترہویں رکوع کی روشنی میں مشرکین کے گھڑے ہوئے عقیدوں اور جن چیزوں کو انہوں نے خود حلال و حرام ٹھہرالیا اس کی چند مثالیں تحریر کریں۔

۵- انیسویں رکوع کی روشنی میں اسلامی تعلیمات کے حوالے سے جن کاموں کے کرنے کی تلقین کی گئی ہے اور جن کاموں سے روکا گیا ہے اُن کی ایک فہرست بنائیں۔

____

____

____

____

سوال ۳ صراطِ مستقیم پر ایک نوٹ لکھیں۔

گھریلو سرگرمی

- روزمرہ زندگی میں پیش آنے والے ان مواقعوں کی فہرست بنائیں جہاں ہمیں صبر و تحمل کا مظاہرہ کرنا چاہیئے۔
- قرآن حکیم میں چار حرام چیزوں کا ذکر چار مقامات پر آیا ہے مندرجہ ذیل سورتوں میں ان مقامات کو تلاش کر کے ذیل میں دیئے گئے چارٹ کو مکمل کریں:

نمبر شمار	اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی طرف سے حرام کی گئی چیزوں کے نام
۱	
۲	
۳	
۴	

نمبر شمار	سورت کا نام	آیت نمبر
۱	سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ (سورۃ نمبر ۲)	
۲	سُوْرَۃُ الْمَآئِدَۃ (سورۃ نمبر ۵)	
۳	سُوْرَۃُ الْاَنْعَام (سورۃ نمبر ۶)	
۴	سُوْرَۃُ النَّحْل (سورۃ نمبر ۱۶)	

دستخط استاد: ______________ دستخط والدین / سرپرست: ______________

سبق:۳

سُوْرَةُ الْاَعْرَاف

سورۃ الاعراف ۷ (حصّہ اوّل) آیات:۱تا۱۰۲

شانِ نزول اور تعارف: کلمات کے لحاظ سے یہ سب سے بڑی مکی سورت ہے جو مکی دور کے آخر میں نازل ہوئی۔اس سورت میں تاریخ انسانی کا بیان ہے۔ سورت کے ابتدائی سات رکوعوں میں انسانیت کی ابتدا یعنی تخلیق آدم علیہ السلام اور انسانیت کی انتہا یعنی اہل جنت واہل جہنم کا بیان ہے۔مزید یہ کہ سورت کے تیسرے اور چوتھے رکوع میں اس بات کا بھی ذکر ہے کہ از خود اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی حلال کردہ پاکیزہ چیزوں کو حرام کرنے کا اختیار کسی کو نہیں۔ جو چیزیں حرام ہیں مثلاً فحاشی ،برائی،ہر قسم کا گناہ، ظلم ،شرک وغیرہ انہیں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے خود بیان فرمادیا ہے۔اس کے بعد انسانی تاریخ کے درمیانی حصے کو چھ انبیاء کرام علیہم السلام کے قصوں کی صورت میں ذکر کیا گیا ہے۔یعنی حضرت نوح علیہ السلام، حضرت ھود علیہ السلام، حضرت صالح علیہ السلام، حضرت لوط علیہ السلام، حضرت شعیب علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کے بعد کے دور کا بیان ہے۔اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تورات وانجیل میں مذکور صفات اوران خداداد اختیارات کا ذکر ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نیکی کا حکم فرمانے اور برائی سے روکنے کے ساتھ ساتھ پاکیزہ چیزوں کو حلال قرار دیتے ہیں اور ناپاک چیزوں کو حرام کرتے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اتباع کرنے والے امتیوں سے بوجھ اور ان پر پڑے ہوئے طوق اتارتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر ایمان لانا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ادب واحترام کے ساتھ تعظیم وتوقیر بجالانا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لائے ہوئے نظام زندگی وبندگی پر عمل پیرا ہونا ہی فلاح ونجات کا ذریعہ ہے۔اسی طرح میثاق ازل کا بیان ہے جس میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے تمام اولاد آدم سے اپنی ربوبیت کا اقرار کروایا اور سورت کے آخر میں قرآن حکیم کی تلاوت کے آداب وبرکات اور ذکر الٰہی میں میانہ روی اختیار کرنے کا ذکر ہے۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

الٓمّٓصٓ ۚ﴿۱﴾ كِتٰبٌ اُنْزِلَ اِلَيْكَ فَلَا يَكُنْ فِيْ صَدْرِكَ حَرَجٌ مِّنْهُ
الٓمّٓصٓ (یہ) کتاب ہے (جو) آپ کی طرف نازل فرمائی گئی ہے تو اِس کی وجہ سے آپ کے سینہ میں کوئی تنگی نہ ہو

لِتُنْذِرَ بِهٖ وَذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۲﴾ اِتَّبِعُوْا
(یہ اس لئے نازل کی گئی) تاکہ آپ اِس کے ذریعہ ڈرائیں اور (یہ) مومنوں کے لئے نصیحت ہے۔اس کی پیروی کرو

مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ
جو کچھ تمہاری طرف نازل کیا گیا ہے تمہارے رب کی طرف سے

وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۳﴾ وَكَمْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا
اور اس کو چھوڑ کر دوسرے حاکموں کی پیروی نہ کرو تم لوگ بہت ہی کم نصیحت حاصل کرتے ہو۔ اور کتنی ہی بستیاں تھیں ہم نے اُنہیں برباد کردیا

فَجَآءَهَا بَاْسُنَا بَيَاتًا اَوْ هُمْ قَآئِلُوْنَ ﴿۴﴾ فَمَا كَانَ دَعْوٰىهُمْ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَآ
تو رات کے وقت اُن پر ہمارا عذاب آیا یا جب وہ دوپہر کو آرام کر رہے تھے۔ تو جب اُن پر ہمارا عذاب آیا تو اُن کی یہی پکار تھی

اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿۵﴾ فَلَنَسْــَٔـلَنَّ الَّذِيْنَ اُرْسِلَ اِلَيْهِمْ
تو ہم اُن سے ضرور پوچھیں گے جن کی طرف رسول بھیجے گئے اور ہم رسولوں سے (بھی) ضرور پوچھیں گے۔

وَلَنَسْـَٔلَنَّ الْمُرْسَلِيْنَ ۙ﴿۶﴾ فَلَنَقُصَّنَّ عَلَيْهِمْ بِعِلْمٍ

کہ وہ کہنے لگے بے شک ہم ہی ظالم تھے۔ پھر ہم ضرور اپنے علم سے اُنہیں سب کچھ بیان کردیں گے

وَّمَا كُنَّا غَآئِبِيْنَ ﴿۷﴾ وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذِ ۨالْحَقُّ ۚ

اور ہم غائب نہیں تھے۔ اور (اعمال کا) تولنا اُس روز برحق ہے

فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۸﴾ وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ

لہٰذا جن کے (نیک اعمال کے) پلڑے بھاری ہوں گے تو وہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔ اور جن کے (نیک اعمال کے) پلڑے ہلکے ہوں گے

فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ بِمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَظْلِمُوْنَ ﴿۹﴾

تو یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے اپنے آپ کو خسارے میں ڈالا اِس وجہ سے کہ وہ ہماری آیات کے ساتھ ظلم کیا کرتے تھے۔

وَلَقَدْ مَكَّنّٰكُمْ فِى الْاَرْضِ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۰﴾ ع

اور یقیناً ہم نے ہی تمہیں زمین میں آباد کیا اور اِس میں ہم نے تمہارے لئے سامانِ زندگی فراہم کیا (مگر) تم کم ہی شکر کرتے ہو۔

سُوْرَةُ الْاَعْرَاف، آیات: ۲۸ تا ۵۸ (نوٹ: اِس سورت کی آیات: ۱۱ تا ۲۷ مطالعۂ قرآنِ حکیم حصّہ اوّل میں حضرت آدم علیہ السلام کے قصّہ میں دی گئی ہیں)

وَاِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً قَالُوْا وَجَدْنَا عَلَيْهَآ اٰبَآءَنَا وَاللّٰهُ اَمَرَنَا بِهَا ۭ قُلْ

اور جب وہ کوئی بے حیائی کا کام کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو ایسا ہی کرتے ہوئے پایا اور اللہ نے ہمیں اِس کا حکم دیا ہے آپ فرمادیجیے

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَاْمُرُ بِالْفَحْشَاۗءِ ۭ اَتَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۸﴾ قُلْ اَمَرَ رَبِّيْ بِالْقِسْطِ ۣ

بے شک اللہ بے حیائی کا حکم نہیں دیتا کیا تم اللہ کے بارے میں وہ باتیں کرتے ہو جو تم نہیں جانتے۔ آپ فرمادیجیے میرے رب نے عدل کا حکم دیا ہے

وَاَقِيْمُوْا وُجُوْهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۥ

اور یہ کہ ہر نماز کے وقت اپنا رُخ سیدھا (قبلہ کی طرف) کرو اور اسی کی عبادت کرو اس کے لئے دین کو خالص کرتے ہوئے

كَمَا بَدَاَكُمْ تَعُوْدُوْنَ ﴿۲۹﴾ فَرِيْقًا هَدٰى

جس طرح اس نے تمہیں پہلے پیدا فرمایا تھا ویسے ہی تم لوٹو گے۔ ایک گروہ کو (اللہ نے) ہدایت دے دی

وَفَرِيْقًا حَقَّ عَلَيْهِمُ الضَّلٰلَةُ ۭ اِنَّهُمُ اتَّخَذُوا الشَّيٰطِيْنَ اَوْلِيَاۗءَ

اور ایک گروہ ہے کہ اُن پر گمراہی لازم ہوگئی بے شک اُنہوں نے شیاطین کو مدد گار بنالیا

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۳۰﴾ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ

اللہ کو چھوڑکر اور وہ سمجھتے ہیں کہ وہ ہدایت پر ہیں۔ اے اولادِ آدم! ہر نماز کے وقت اپنی زینت اختیار کرو

وَّكُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿۳۱﴾ قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ ع

اور کھاؤ اور پیو اور حد سے نہ بڑھو بے شک اللہ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ آپ فرمادیجیے کس نے اللہ کی زینت کو حرام کیا

الَّتِيْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَالطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ ۭ

جو اُس نے اپنے بندوں کے لئے پیدا فرمائی اور کھانے کی پاکیزہ چیزیں (کس نے حرام کی ہیں؟)

اہم نکات

قُلْ هِيَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا
آپ فرما دیجئے یہ چیزیں اِس دنیا کی زندگی میں بھی مومنوں کے لئے ہیں
خَالِصَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ
روزِ قیامت تو خالص اُنہی کے لئے ہوں گی اسی طرح ہم کھول کھول کر آیتیں بیان فرماتے ہیں
لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝۳۲ قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ
ان لوگوں کے لئے جو جانتے ہیں۔ آپ فرما دیجئے بے شک میرے رب نے بے حیائی کی باتوں کو حرام کیا ہے
مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْاِثْمَ وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَاَنْ تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ
چاہے وہ ظاہر ہوں یا چھپی ہوئی اور (حرام کر دیا) گناہ کو اور ناحق زیادتی کو اور یہ کہ تم اللہ کے ساتھ (ایسی چیز کو) شریک ٹھہراؤ
مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝۳۳
جس کے لئے (اللہ نے) کوئی دلیل نہیں اتاری اور یہ کہ تم اللہ کے بارے میں ایسی باتیں کرو جو تم نہیں جانتے۔
وَلِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ ۚ فَاِذَا جَاۗءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ۝۳۴
اور ہر اُمت کے لئے ایک وقت مقرر ہے تو جب اُن کا مقررہ وقت آجائے گا تو نہ وہ ایک گھڑی پیچھے ہٹ سکتے ہیں اور نہ وہ آگے بڑھ سکتے ہیں۔
يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ ۙ فَمَنِ اتَّقٰى
اے اولادِ آدم! اگر تمہارے پاس تم ہی میں سے رسول آئیں تمہارے سامنے میری آیات بیان کریں تو جس نے پرہیزگاری اختیار کی
وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝۳۵ وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَآ
اور (اپنی) اصلاح کر لی تو ان کے لئے نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ اور جنہوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا اور اُن (کو ماننے) سے تکبر کیا
اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝۳۶ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ۭ
وہی آگ والے ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔ تو اس سے بڑا ظالم کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹ باندھے یا اس کی آیات کو جھٹلائے
اُولٰۗىِٕكَ يَنَالُهُمْ نَصِيْبُهُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ ۭ حَتّٰٓي اِذَا جَاۗءَتْهُمْ رُسُلُنَا
ایسے لوگوں کو اُن کے نصیب میں لکھا ہوا پہنچ کر رہے گا یہاں تک کہ جب اُن کے پاس ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے آئیں گے
يَتَوَفَّوْنَهُمْ ۙ قَالُوْٓا اَيْنَ مَا كُنْتُمْ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ
وہ اُن کی جانیں نکالیں گے (فرشتے) کہیں گے کہ اللہ کے سوا جن کی تم عبادت کرتے تھے وہ کہاں ہیں؟
قَالُوْا ضَلُّوْا عَنَّا وَشَهِدُوْا عَلٰٓي اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ ۝۳۷
وہ جواب دیں گے کہ وہ ہم سے گم ہوگئے اور وہ اپنے خلاف گواہی دیں گے کہ بے شک وہ کافر تھے۔
قَالَ ادْخُلُوْا فِيْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ
(اللہ) فرمائے گا اُن امتوں کے ساتھ داخل ہو جاؤ جو جنوں اور انسانوں میں سے تم سے پہلے گزر چکی ہیں
فِي النَّارِ ۭ كُلَّمَا دَخَلَتْ اُمَّةٌ لَّعَنَتْ اُخْتَهَا ۭ
آگ میں جب بھی کوئی اُمت داخل ہوگی تو وہ دوسری اُمت پر لعنت بھیجے گی

حَتّٰٓی اِذَا ادَّارَكُوْا فِيْهَا جَمِيْعًا ۙ قَالَتْ اُخْرٰىهُمْ لِاُوْلٰىهُمْ رَبَّنَا هٰٓؤُلَآءِ اَضَلُّوْنَا

یہاں تک کہ جب سب لوگ اُس میں اکٹھے ہو جائیں گے تو بعد والے پہلے والوں کے متعلق کہیں گے اے ہمارے رب! اِنہوں نے ہمیں گمراہ کیا تھا

فَاٰتِهِمْ عَذَابًا ضِعْفًا مِّنَ النَّارِ ؕ قَالَ لِكُلٍّ ضِعْفٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۸﴾

پس اِن کو آگ کا دگنا عذاب دے (اللہ) فرمائے گا ہر ایک کے لئے دُگنا عذاب ہے لیکن تم نہیں جانتے۔

ع ۴ ۸ وَقَالَتْ اُوْلٰىهُمْ لِاُخْرٰىهُمْ فَمَا كَانَ لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ﴿۳۹﴾

اور پہلے والے بعد والوں سے کہیں گے پس تمہیں ہم پر کوئی فضیلت نہیں ہے تو چکھو عذاب کا مزہ اُن اعمال کی وجہ سے جو تم کیا کرتے تھے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ

بے شک جنہوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا اور اُن (کو ماننے) سے تکبر کیا اُن کے لئے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جائیں گے

وَلَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۴۰﴾

اور نہ ہی وہ جنت میں داخل ہوں گے یہاں تک کہ اونٹ سوئی کے ناکہ میں داخل ہو جائے اور ہم مجرموں کو اِسی طرح بدلہ دیتے ہیں۔

لَهُمْ مِّنْ جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَّمِنْ فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۱﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

اُن کے لئے جہنم کا بچھونا ہو گا اور اُن کے اوپر (اُسی کا) اوڑھنا ہو گا اور ہم ظالموں کو اِسی طرح بدلہ دیتے ہیں۔ اور جو ایمان لائے

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَآ ۡ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۴۲﴾

اور اُنہوں نے نیک اعمال کیئے ہم کسی شخص پر اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتے یہی لوگ جنت والے ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔

وَنَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ ۚ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ

اور اُن کے سینوں میں جو رنجش تھی وہ ہم نکال لیں گے اُن (محلات) کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور وہ کہیں گے کہ تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں

الَّذِيْ هَدٰىنَا لِهٰذَا ۟ وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْ لَآ اَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُ ۚ

جس نے ہمیں اِس (جنت کے مقام) کی راہ دکھائی اور ہم راہ پانے والے نہ ہوتے اگر اللہ ہمیں ہدایت نہ عطا فرماتا

لَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ؕ وَنُوْدُوْٓا اَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ اُوْرِثْتُمُوْهَا

یقیناً ہمارے رب کے رسول حق کے ساتھ آئے تھے اور اُنہیں پکار کر کہا جائے گا کہ یہی وہ جنت ہے جس کے تم وارث بنائے گئے ہو

بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۴۳﴾ وَنَادٰٓى اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ اَصْحٰبَ النَّارِ اَنْ قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا

اُن اعمال کی وجہ سے جو تم کیا کرتے تھے۔ اور جنت والے آگ والوں کو پکاریں گے کہ یقیناً ہمارے رب نے ہم سے جو وعدہ کیا تھا ہم نے اُس کو سچا پایا

فَهَلْ وَجَدْتُّمْ مَّا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا ؕ قَالُوْا نَعَمْ ۚ فَاَذَّنَ مُؤَذِّنٌۢ بَيْنَهُمْ

تو کیا تم نے بھی اُس وعدہ کو سچا پایا جو تمہارے رب نے کیا تھا وہ کہیں گے ہاں! پھر اُن کے درمیان ایک اعلان کرنے والا اعلان کرے گا

اَنْ لَّعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۴﴾ ۙ الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۚ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ كٰفِرُوْنَ ﴿۴۵﴾

کہ ظالموں پر اللہ کی لعنت ہے۔ وہ جو اللہ کی راہ سے روکتے تھے اور اُس میں ٹیڑھ تلاش کرتے تھے اور وہ آخرت کا انکار کرنے والے تھے۔

وَبَيْنَهُمَا حِجَابٌ ۚ وَعَلَى الْاَعْرَافِ رِجَالٌ يَّعْرِفُوْنَ كُلًّۢا بِسِيْمٰىهُمْ ۚ

اور ان دونوں (جنتیوں اور جہنمیوں) کے درمیان پردہ ہو گا اور اعراف پر کچھ لوگ ہوں گے جو سب کو اُن کی صورتوں سے پہچانتے ہوں گے

وَنَادَوْا أَصْحٰبَ الْجَنَّةِ أَنْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ ۣ لَمْ يَدْخُلُوْهَا وَهُمْ يَطْمَعُوْنَ ۝٤٦

اور وہ جنت والوں کو پکاریں گے کہ تم پر سلامتی ہو وہ ابھی اس (جنت) میں داخل نہیں ہوئے ہوں گے اور وہ اُس کی امید رکھتے ہوں گے۔

ع ۵ ۸ وَإِذَا صُرِفَتْ أَبْصَارُهُمْ تِلْقَآءَ أَصْحٰبِ النَّارِ ۙ قَالُوْا رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝٤٧

اور جب اُن کی نگاہیں آگ والوں کی طرف پھیری جائیں گی (تو) وہ عرض کریں گے اے ہمارے رب! ہمیں ظالم قوم کے ساتھ شامل نہ فرما۔

وَنَادٰٓى أَصْحٰبُ الْأَعْرَافِ رِجَالًا يَّعْرِفُوْنَهُمْ بِسِيْمٰىهُمْ قَالُوْا مَآ أَغْنٰى عَنْكُمْ جَمْعُكُمْ

اور اعراف والے پکاریں گے اُن (جہنمیوں) کو جنہیں وہ ان کی نشانی سے پہچانتے ہوں گے وہ کہیں گے تمہیں تمہاری جماعت نے فائدہ نہ پہنچایا

وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ ۝٤٨ أَهٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ أَقْسَمْتُمْ

اور نہ اس (مال واسباب) نے جس پر تم تکبر کیا کرتے تھے۔ کیا یہ (جنتی) ہیں جن کے بارے میں تم قسمیں اُٹھاتے تھے

لَا يَنَالُهُمُ اللّٰهُ بِرَحْمَةٍ ۭ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمْ

کہ اللہ اُن پر اپنی رحمت نہیں کرے گا (اُنہیں یہ فرما دیا گیا) کہ جنت میں داخل ہو جاؤ تم پر نہ کوئی خوف ہے

وَلَآ أَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ ۝٤٩ وَنَادٰٓى أَصْحٰبُ النَّارِ أَصْحٰبَ الْجَنَّةِ أَنْ أَفِيْضُوْا عَلَيْنَا مِنَ الْمَآءِ

اور نہ تم غمگین ہوگے۔ اور آگ والے جنت والوں کو پکاریں گے کہ تھوڑا سا پانی ہم پر بہا دو

أَوْ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ۭ قَالُوْٓا إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَهُمَا عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۝٥٠

یا اُس رزق میں سے (کچھ دے دو) جو اللہ نے تمہیں دیا ہے (جنتی) کہیں گے کہ بے شک اللہ نے یہ دونوں چیزیں کافروں پر حرام کر دی ہیں۔

الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَهْوًا وَّلَعِبًا وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۚ فَالْيَوْمَ نَنْسٰىهُمْ

جنہوں نے اپنے دین کو کھیل اور تماشا بنا لیا تھا اور دنیا کی زندگی نے اُنہیں دھوکہ میں ڈال دیا تھا تو آج ہم اُنہیں (اسی طرح) نظر انداز کر دیں گے

كَمَا نَسُوْا لِقَآءَ يَوْمِهِمْ هٰذَا ۙ وَمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ۝٥١ وَلَقَدْ جِئْنٰهُمْ بِكِتٰبٍ

جیسے اُنہوں نے اِس دن کی ملاقات کو بھلا دیا تھا اور جس طرح وہ ہماری آیات کا انکار کیا کرتے تھے۔ اور یقیناً ہم اُن کے پاس ایک کتاب لائے تھے

فَصَّلْنٰهُ عَلٰى عِلْمٍ هُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝٥٢ هَلْ يَنْظُرُوْنَ إِلَّا تَأْوِيْلَهٗ ۭ

جسے ہم نے اپنے علم کی بنیاد پر واضح کر دیا تھا (وہ) ہدایت اور رحمت ہے مومنوں کے لئے۔ کیا وہ اس کے انجام کا انتظار کر رہے ہیں

يَوْمَ يَأْتِيْ تَأْوِيْلُهٗ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ نَسُوْهُ مِنْ قَبْلُ قَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ۚ

جس دن اس کا انجام سامنے آجائے گا جنہوں نے اِسے پہلے بھلا رکھا تھا وہ کہیں گے یقیناً ہمارے رب کے رسول حق لائے تھے

فَهَلْ لَّنَا مِنْ شُفَعَآءَ فَيَشْفَعُوْا لَنَآ أَوْ نُرَدُّ فَنَعْمَلَ غَيْرَ الَّذِيْ كُنَّا نَعْمَلُ ۭ

تو کیا (آج) ہمارے کوئی سفارشی ہیں جو ہمارے لئے سفارش کریں یا ہمیں واپس بھیج دیا جائے تاکہ ہم اُس کے برعکس عمل کریں جو ہم کیا کرتے تھے

ع ٦ ٦ قَدْ خَسِرُوْٓا أَنْفُسَهُمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝٥٣ إِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ

یقیناً اُنہوں نے اپنے آپ کو خسارے میں ڈال دیا اور ان سے گم ہو گئے جو وہ جھوٹ باندھا کرتے تھے۔ بے شک تمہارا رب اللہ ہے

الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ فِيْ سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۣ يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ

جس نے آسمانوں اور زمینوں کو چھ دنوں میں پیدا فرمایا پھر وہ عرش پر (اپنی شان کے لائق) جلوہ فرما ہوا وہ دن کو رات سے ڈھانپ لیتا ہے

اہم نکات



يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا ۙ وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍۭ بِاَمْرِهٖ ؕ

(دن) تیزی سے اُس کے پیچھے آتا ہے اور سورج اور چاند اور ستارے (پیدا فرمائے) جو اُس کے حکم کے تابع ہیں

اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ ؕ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٥٤﴾

آگاہ ہو جاؤ! پیدا فرمانا اور حکم فرمانا اسی کے لئے (خاص) ہے بہت بابرکت ہے اللہ جو تمام جہانوں کا رب ہے۔

اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ﴿٥٥﴾ ۚ

اپنے رب سے گڑگڑاتے ہوئے اور چپکے چپکے دعا مانگو بے شک اللہ حد سے گزرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا ؕ

اور زمین میں اُس کی اِصلاح کے بعد فساد نہ پھیلاؤ اور اس (اللہ) کو خوف اور امید سے پکارو

اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٥٦﴾ وَهُوَ الَّذِيْ يُرْسِلُ الرِّيٰحَ بُشْرًاۢ

بے شک اللہ کی رحمت نیک لوگوں سے قریب ہے۔ اور وہ (اللہ ہی ہے) جو ہواؤں کو خوشخبری بناکر بھیجتا ہے

بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ؕ حَتّٰٓى اِذَآ اَقَلَّتْ سَحَابًا ثِقَالًا سُقْنٰهُ لِبَلَدٍ مَّيِّتٍ

اپنی رحمت (بارش) سے پہلے یہاں تک کہ جب وہ بھاری بادل اُٹھا لاتی ہیں (تو) ہم اُس (بادل) کو مُردہ زمین کی طرف لے جاتے ہیں

فَاَنْزَلْنَا بِهِ الْمَآءَ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ؕ كَذٰلِكَ نُخْرِجُ الْمَوْتٰى لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿٥٧﴾

پھر ہم اُس سے پانی نازل فرماتے ہیں پھر ہم اُس کے ذریعہ ہر قسم کے پھل نکالتے ہیں اِسی طرح ہم مُردوں کو نکالیں گے تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔

وَالْبَلَدُ الطَّيِّبُ يَخْرُجُ نَبَاتُهٗ بِاِذْنِ رَبِّهٖ ۚ وَالَّذِيْ خَبُثَ لَا يَخْرُجُ اِلَّا نَكِدًا ؕ

اور عمدہ (زرخیز) زمین سے اُس کی کھیتی اُس کے رب کے حکم سے نکلتی ہے اور جو (زمین) خراب ہے اس کی پیداوار ناقص ہی ہوتی ہے

ع ٥ كَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّشْكُرُوْنَ ﴿٥٨﴾ ۧ

اِسی طرح ہم پھیر پھیر کر آیات بیان کرتے ہیں اُن کے لئے جو شکر کرتے ہیں۔

سُوْرَةُ الْاَعْرَاف، آیات: ٩٤ تا ١٠٢ (نوٹ: اس سورت کی آیات: ٥٩ تا ٩٣ مطالعۂ قرآنِ حکیم حصہ اوّل میں حضرت نوح علیہ السلام، حضرت ہود علیہ السلام، حضرت صالح علیہ السلام، حضرت لوط علیہ السلام اور حضرت شعیب علیہ السلام کے قصوں میں دی گئی ہیں)

وَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّبِيٍّ اِلَّآ اَخَذْنَآ اَهْلَهَا بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ يَضَّرَّعُوْنَ ﴿٩٤﴾

اور ہم نے جب بھی کسی بستی میں کوئی نبی بھیجا تو اس کے رہنے والوں کو ہم نے سختی اور تکلیف میں مبتلا کیا تاکہ وہ گڑگڑائیں۔

ثُمَّ بَدَّلْنَا مَكَانَ السَّيِّئَةِ الْحَسَنَةَ حَتّٰى عَفَوْا وَّقَالُوْا قَدْ مَسَّ اٰبَآءَنَا الضَّرَّآءُ وَالسَّرَّآءُ

پھر ہم نے ان کی بدحالی کو خوشحالی سے بدل دیا یہاں تک کہ وہ خوب پھلے پھولے اور کہنے لگے کہ یہ تکلیف اور راحت تو ہمارے باپ دادا کو بھی پہنچی ہے

فَاَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿٩٥﴾ وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰٓى اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا

پھر ہم نے انہیں اچانک پکڑ لیا اور انہیں خبر بھی نہ ہوئی۔ اور اگر بستیوں والے ایمان لے آتے اور پرہیزگاری اختیار کرتے

لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَلٰكِنْ كَذَّبُوْا

تو یقیناً ہم ان پر آسمان اور زمین کی برکتیں کھول دیتے لیکن انہوں نے جھٹلایا

فَاَخَذْنٰهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿٩٦﴾ اَفَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰٓى اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا بَيَاتًا

تو ہم نے ان کے اعمال کی وجہ سے انہیں پکڑ لیا۔ تو کیا بستیوں والے بےخوف ہوگئے کہ ان پر ہمارا عذاب رات کو آپہنچے

وَّهُمْ نَآئِمُوْنَ ﴿٩٧﴾ اَوَ اَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰٓى اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا ضُحًى

اس حال میں کہ وہ سوئے ہوئے ہوں؟ یا کیا بستیوں والے بےخوف ہوگئے کہ ان پر ہمارا عذاب دن چڑھے آجائے

وَّهُمْ يَلْعَبُوْنَ ﴿٩٨﴾ اَفَاَمِنُوْا مَكْرَ اللّٰهِ ۚ

اس حال میں کہ وہ کھیل رہے ہوں؟ تو کیا وہ اللہ کی تدبیر سے بےخوف ہوگئے ہیں

ع ١٢ ٦ فَلَا يَاْمَنُ مَكْرَ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿٩٩﴾ اَوَ لَمْ يَهْدِ لِلَّذِيْنَ

تو اللہ کی تدبیر سے وہی لوگ بے خوف ہوتے ہیں جو خسارہ پانے والے ہیں۔ کیا ان لوگوں کے لئے واضح نہیں ہوئی

يَرِثُوْنَ الْاَرْضَ مِنْ بَعْدِ اَهْلِهَآ اَنْ لَّوْ نَشَآءُ اَصَبْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ ۚ

جو وہاں کے لوگوں (کے ہلاک ہونے) کے بعد زمین کے وارث ہوئے (یہ بات) کہ اگر ہم چاہیں تو ان کو ان کے گناہوں پر پکڑ لیں

وَنَطْبَعُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ﴿١٠٠﴾ تِلْكَ الْقُرٰى نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَآئِهَا ۚ

اور ان کے دلوں پر مہر لگا دیں تو وہ سن ہی نہ سکیں۔ یہ (وہ) بستیاں ہیں جن کے حالات ہم آپ سے بیان کر رہے ہیں

وَلَقَدْ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ۚ فَمَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا بِمَا كَذَّبُوْا مِنْ قَبْلُ ۭ

اور یقیناً ان کے پاس ان کے رسول واضح نشانیاں لے کر آئے تو وہ اس پر ایمان لانے والے نہ تھے جس کو وہ پہلے جھٹلا چکے تھے

كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿١٠١﴾ وَمَا وَجَدْنَا لِاَكْثَرِهِمْ مِّنْ عَهْدٍ ۚ وَاِنْ وَّجَدْنَآ اَكْثَرَهُمْ لَفٰسِقِيْنَ ﴿١٠٢﴾

اسی طرح اللہ کافروں کے دلوں پر مہر لگا دیتا ہے۔ اور ہم نے ان کی اکثریت کو وعدہ کا پابند نہ پایا اور ہم نے ان میں سے اکثر کو نافرمان ہی پایا۔

علم و عمل کی باتیں

۱- اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو قرآنِ حکیم کے ذریعہ نصیحت فرمانے اور ہمیں قرآنِ حکیم کی پیروی کرنے کا حکم فرمایا ہے۔ (سورۃ الاعراف، آیات:۲،۳)

۲- ظالم قوموں پر اللہ تعالیٰ کا عذاب اچانک آ جاتا ہے اور انہیں سوائے اعترافِ جرم کے توبہ کا موقع نہیں ملتا ہے۔ (سورۃ الاعراف، آیات:۴،۵)

۳- لباس اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ایک نعمت ہے جو حیا کی حفاظت کا اہم ذریعہ ہے اور اس میں تقویٰ کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ (سورۃ الاعراف، آیت:۲۶)

۵- ہمیں تمام آداب اور بھرپور تیاری کے ساتھ نماز ادا کرنی چاہیے۔ (سورۃ الاعراف، آیت:۳۱)

۶- اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو ضرور استعمال کیا جائے مگر اُن کو ضائع کرنا اور بے جا استعمال کرنا منع ہے۔ (سورۃ الاعراف، آیت:۳۱)

۷- اللہ تعالیٰ نے بے حیائی، گناہ، حق سے سرکشی، شرک اور اللہ تعالیٰ پر بہتان باندھنے کو حرام قرار دیا ہے۔ (سورۃ الاعراف، آیت:۳۳)

۸- ہدایت اللہ تعالیٰ ہی کی توفیق سے ملتی ہے ہم جنت میں داخلے تک ہدایت کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے محتاج ہیں۔ (سورۃ الاعراف، آیت:۴۳)

۹- زمین میں فتنہ و فساد پھیلانا حرام ہے اس میں قتل و غارت، دھوکہ دہی، نجی یا قومی املاک کو نقصان پہنچانا اور ہر طرح کی فکری و عملی دہشت گردی یہ سب فساد فی الارض میں شامل ہیں ہمیں اپنے آپ کو ان سے بچانا اور دور رکھنا چاہیے۔ (سورۃ الاعراف، آیت:۵۶)

۱۰- اچھے انسان کی مثال زرخیز زمین کی سی ہے جس پر قرآنِ حکیم کی بارش سے بکثرت اچھے اخلاق و بلند کردار پیدا ہوتے ہیں جبکہ بُرے انسان کی مثال بنجر زمین کی سی ہے جس کی پیداوار بہت کم ہوتی ہے۔ (سورۃ الاعراف، آیت:۵۸)

۱۱- جو قومیں اللہ تعالیٰ سے ڈرتی ہیں اور تقویٰ اختیار کرتی ہیں تو اللہ تعالیٰ ان پر آسمان و زمین کی برکتیں کھول دیتا ہے۔ (سورۃ الاعراف، آیت:۹۶)

سمجھیں اور حل کریں

سوال ۱ خالی جگہیں پُر کریں:

(۱) آیت:۱۰ میں اللہ تعالیٰ کی نعمتِ ________________ کی یاد دلائی گئی ہے۔

(۲) آیت:۳۱ میں نماز کے حوالے سے ________________________ کی تلقین کی گئی ہے۔

(۳) آیت:۳۵ میں قیامت کے دن خوف اور غم سے محفوظ رہنے والوں کی صفات ________________________ اور ________________________ بیان کی گئی ہیں۔

(۴) اللہ تعالیٰ کی آیات کا انکار کرنے والے اور تکبر کرنے والے جنت میں نہیں جا سکتے اس کے لئے آیت:۴۰ میں ________________________________ کی مثال دی گئی ہے۔

(۵) آیت: نمبر ۵۱ کی روشنی میں روزِ قیامت اللہ تعالیٰ ________________________ لوگوں کو نظر انداز کر دے گا۔

سوال ۲ مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دیجیے:

۱- پہلے رکوع میں کن لوگوں سے سوال کیئے جانے کا ذکر ہے؟ ان لوگوں اور سوالات کی وضاحت کریں۔

۲- پانچویں رکوع کی روشنی میں جواب دیجیے کہ قیامت کے دن بالآخر اصحاب الاعراف کا کیا انجام ہو گا؟

۳- چھٹے رکوع میں اہل جہنم کی اہل جنت سے کس فریاد کا ذکر کیا گیا ہے نیز اہل جنت ان کی فریاد کا کیا جواب دیں گے؟

۴- ساتویں رکوع میں اللہ ﷻ سے دعا مانگنے کے کیا آداب سکھائے گئے ہیں؟

۵- بارہویں رکوع کی روشنی میں جواب دیجیے کہ اس میں ایمان اور تقویٰ کے کیا نتائج بیان کیئے گئے ہیں؟

سوال ۳ بے حیائی کی مذمت اور اس سے بچنے کے حوالے سے ایک نوٹ تحریر کریں۔

گھریلو سرگرمی

❁ مندرجہ ذیل نمونے کے مطابق ایک چارٹ بنا کر اصحابِ جنت، اصحابِ اعراف اور اصحابِ جہنم کے بارے میں اس سورت میں جو تفصیلات بیان ہوئی ہیں انہیں نکات کی صورت میں تحریر کریں۔

اصحابِ جنت	اصحابِ اعراف	اصحابِ جہنم
۱	۱	۱
۲	۲	۲
۳	۳	۳
۴	۴	۴
۵	۵	۵

❁ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں لباس کی نمایاں خصوصیات پر ایک جامع نوٹ لکھیں۔

دستخط استاد: ____________

دستخط والدین / سرپرست: ____________

اہم نکات



سبق:۴۰

قصّہ اصحابِ سبت

اصحابِ سبت کا تعارف

"یومُ السَّبْت" ہفتہ کے دن کو کہتے ہیں۔ اصحابِ سبت سے مراد "ہفتہ کے دن کی حرمت کو پامال کرنے والے لوگ" ہیں۔ ان کا تعلق بنی اسرائیل، (یہود) سے تھا۔ بنی اسرائیل حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد ہیں۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کا دور ۲۶۰۰ قبل مسیح ہے۔ یہود بھی بنی اسرائیل میں سے تھے ان کے لئے بھی جمعہ کا دن عبادت کے لئے مقرر کیا گیا تھا لیکن حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دور یعنی ۱۸۰۰ قبل مسیح ہی میں انہوں نے ہفتہ کے دن کو مُقدس قرار دیئے جانے کا اِصرار کیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان کو بہت سمجھایا کہ وہ اپنے غلط اصرار سے باز آ جائیں۔ لیکن جب ان کا یہ اصرار حد سے بڑھ گیا تو بالآخر ہفتہ کا دن خصوصی طور پر ان کی عبادت کے لئے مقرر کر دیا گیا۔ یہ دن آج بھی یہودیوں کے ہاں مُقدس مانا جاتا ہے۔

ہفتہ کا دن چونکہ صرف اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی عبادت کے لئے مخصوص تھا لہٰذا اِس روز بنی اسرائیل کوئی دنیاوی کام مثلاً ملازمت، کاروبار، خرید و فروخت اور شکار وغیرہ کرنے کی اجازت نہیں تھی۔ لیکن کچھ عرصہ بعد اُن کی ایک بستی کے بعض لوگوں نے ہفتہ کے دن کے اس قانون کی خلاف ورزی کی اور اس کی حرمت کو توڑا۔ جس پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے انہیں سزا دی اور سب لوگوں کے لئے نشانِ عبرت بنا دیا۔ یہ لوگ "اصحابِ سبت" کہلاتے ہیں۔ نیز حضرت داوٗد علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زبانی ان لوگوں پر لعنت کی گئی۔

اصحابِ سبت کا محل و مقام

یہ اصحابِ سبت بحیرہ احمر (Red Sea) کی مشرقی خلیج کے کنارے مَدْیَن اور طور پہاڑ کے درمیان ایک بستی "اِیْلَہ" میں آباد تھے۔ یہ بستی اسی مقام پر واقع تھی جہاں آج کل اسرائیل کی بندرگاہ "اِیلَات" ہے۔ اس کے قریب ہی اُردن کی مشہور بندرگاہ عَقَبَہ واقع ہے۔ موجودہ جغرافیہ میں اس مقام کو "عَقَبَہ" کے نام سے جانا جاتا ہے۔ بنی اسرائیل کے زمانۂ عُروج میں یہ بڑا اہم تجارتی مرکز تھا۔

اصحابِ سبت کی آزمائش

مچھیروں کی اس بستی کے رہنے والوں کی گزر اوقات مچھلی کے شکار پر ہوتی تھی۔ یہ لوگ چھ دن مچھلیاں پکڑتے اور ہفتہ کے دن اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی عبادت کرتے۔ ان کی بار بار کی نافرمانیوں کی وجہ سے اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے انہیں آزمایا۔ چنانچہ ہفتہ کے دن مچھلیاں بڑی کثرت سے دریا کے کنارے کے پاس آتیں اور پانی کی سطح پر چھلانگیں لگاتیں اور اُچھل کود کرتیں لیکن باقی چھ دن مچھلیاں ساحل سے دور گہرے پانی میں چلی جاتیں اور وہ انہیں پکڑ نہیں پاتے تھے کیونکہ اس زمانے میں ابھی ایسے جہاز اور آلات وغیرہ ایجاد نہیں ہوئے تھے کہ وہ لوگ گہرے پانی میں جا کر مچھلی کا شکار کر سکتے۔

اصحابِ سبت کی حیلہ سازی

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف سے یہ ان کا امتحان تھا کہ وہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی فرماں برداری کرتے ہیں یا اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی نافرمانی کرنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ کچھ عرصہ تو وہ برداشت کرتے رہے لیکن پھر انہوں نے ہفتہ کے روز ساحل کے کنارے بڑے بڑے گڑھے کھودنے شروع کر دیئے۔ پھر نالیاں کھود کر ان گڑھوں کو سمندر سے ملا دیا۔ اس طرح سمندر کا پانی ان گڑھوں میں بھر جاتا اور پانی کے ساتھ مچھلیاں بھی ان گڑھوں میں آ جاتیں اور پھر وہ لوگ ان مچھلیوں کی واپسی کا راستہ بند کر دیتے۔ پھر اگلے روز اتوار کو جا کر ان مچھلیوں کو آسانی سے پکڑ لیتے اور کہتے کہ ہم ہفتہ کے روز تو مچھلیوں کو ہاتھ تک نہیں لگاتے۔ اس طرح انہوں نے شریعت کے حکم کا مذاق اُڑاتے ہوئے اس کے ساتھ یہ حیلہ (بہانہ) اختیار کیا کہ اس حکم کی اصل روح کو بگاڑ دیا۔

اللہ ﷻ کے حکم کی اصل روح تو یہ تھی کہ چھ دن دنیا کے کام کرو اور ساتویں دن یعنی ہفتہ کو اللہ ﷻ کی عبادت کے لئے مخصوص رکھو جبکہ انہوں نے یہ دن بھی دنیاوی کاموں مثلاً گڑھے کھودنے، پانی کھولنے اور بند کرنے میں صرف کرنا شروع کر دیا۔ یہود نے جس طرح ہفتہ کے دن مچھلیوں کے پکڑنے کا حیلہ نکالا تھا اسی طرح مُردہ جانوروں کی چربی کی خرید فروخت (جو ان پر حرام تھی) کا یہ حیلہ نکالا کہ اس کا تیل بنا کر بیچنے لگے اور اس حیلہ کو حرام چیز کے حلال ٹھہرانے کا ذریعہ قرار دے دیا۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جس حیلہ کو حرام چیز کے حلال ٹھہرانے یا حلال چیز کے حرام ٹھہرانے کا ذریعہ بنالیا جائے وہ حیلہ جائز نہیں ہے۔

اصحابِ سبت کے تین گروہ

چنانچہ اس آبادی کے لوگ اس معاملے میں تین گروہوں میں تقسیم ہوگئے۔ پہلا گروہ "ظالمین" یعنی حد سے بڑھنے والے ان لوگوں پر مشتمل تھا جو براہ راست اس گھناؤنے کام (ہفتہ کے دن مچھلیاں پکڑنے) میں مُلوّث تھا۔ دوسرا گروہ "ساکتین" یعنی خاموش اور غیر جانب دار رہنے والے لوگوں پر مشتمل تھا۔ یہ لوگ اس گناہ میں ملوث تو نہیں تھے مگر گناہ کرنے والوں کو منع بھی نہیں کرتے تھے۔ تیسرا گروہ "واعظین" یعنی نصیحت کرنے والے ان لوگوں پر مشتمل تھا جو خود بھی اس گناہ سے بچتے رہے اور پہلے گروہ کے لوگوں یعنی ظالمین کو ان کی حد سے بڑھنے والی حرکتوں سے بھی منع کر کے "نہی عن المنکر" یعنی بُرائیوں سے منع کرنے کا فریضہ ادا کرتے رہے۔ حتیٰ کہ جب ظالمین نہ مانے تو واعظین نے بستی کے اندر دیوار قائم کر کے اپنے آپ کو ان ظالمین سے الگ کر لیا اور ان سے لاتعلق ہوگئے ساکتین یعنی خاموش رہنے والے لوگ نہی عن المنکر کا فریضہ ادا کرنے والے لوگوں سے کہتے تھے کہ یہ اللہ ﷻ کے نافرمان ظالمین تو تباہی سے دوچار ہونے والے ہیں انہیں سمجھانے اور نصیحتیں کرنے کا کیا فائدہ؟ لیکن واعظین نے کہا ہم ان کو اس لئے نصیحت کرتے ہیں ہم کل آخرت میں اللہ ﷻ کے سامنے معذرت پیش کر سکیں اور یہ بھی ممکن ہے کہ ہمارے سمجھانے سے یہ ظالمین شاید باز ہی آجائیں۔

اصحابِ سبت پر عبرت ناک عذابِ الٰہی

واعظین نے اپنے اور ظالمین کے درمیان بستی میں ایک دیوار قائم کر لی تھی جس سے بستی دو حصّوں میں تقسیم ہوگئی تھی۔ مگر واعظین نے اس درمیانی دیوار میں آمد و رفت کے لئے ایک دروازہ کھول لیا تھا جو رات کے وقت بند کر دیا جاتا تھا۔ جس رات کو ظالمین لوگ ذلیل و خوار بندر بنا دیئے گئے تو وہ دروازہ بند تھا۔ جب صبح ہوئی تو دوسری جانب سے کوئی آواز نہ آئی واعظین نے ایک شخص کو دیوار پر چڑھایا۔ اس نے دیکھا کہ ظالمین کے چہرے بگڑ گئے ہیں اور دُم دار بندر بنے ہوئے ہیں۔ پس جب واعظین اندر داخل ہوئے تو یہ لوگ تو اپنے کسی رشتہ دار کو نہیں پہچانتے تھے۔ مگر وہ بندر اپنے رشتہ داروں کو پہچان کر آتے اور ان کے کپڑے سونگھتے چیخیں مارتے اور روتے۔ یہ واعظین ان سے کہتے کہ کیا ہم نے تمہیں منع نہیں کیا تھا؟ تو وہ جواباً ہاں میں سر ہلاتے کہ یقیناً تم نے منع کیا تھا۔ بالآخر تین روز کے بعد سب ظالمین اسی ذلت کے ساتھ اللہ ﷻ کے عبرت ناک عذاب سے ہلاک ہوگئے۔

اللہ ﷻ نے واعظین کو عذاب سے بچالیا۔ البتہ ساکتین یعنی وہ لوگ جو خود تو نافرمانی سے بچتے تھے لیکن حیلہ کرنے والے ظالمین کو منع نہیں کرتے تھے، ان کے بارے میں قرآنِ حکیم خاموش ہے۔ بعض مفسرین کی رائے یہ ہے کہ ساکتین میں سے جو ہاتھ اور زبان سے ظالمین کو روکنے کی طاقت نہیں رکھتے تھے مگر دل میں اُن کے طرزِ عمل کو بُرا جانتے تھے وہ بچالئے گئے۔ جبکہ دیگر مُفسرین کی رائے یہ ہے کہ استطاعت رکھنے کے باوجود ظالمین کو نہ روکنے والے ساکتین کو بھی عذاب دیا گیا۔ (واللہ اعلم)۔

نبی کریم ﷺ کے دور کے یہود کو واقعہ سبت کی یاد دہانی کا مقصد

مدینہ طیبہ میں یہود کے تین قبائل آباد تھے۔ ان کی عبرت کے لئے "اصحابِ سبت" کا واقعہ بیان کیا گیا کہ کہیں یہ بھی اللہ ﷻ کی نافرمانیوں پر اصحابِ سبت جیسے انجام سے دوچار نہ ہو جائیں۔ دوسرا اُنہیں یہ بھی بتانا تھا کہ اس واقعہ کا علم نبی کریم ﷺ کو بھی ہے جو آپ ﷺ کی صداقت کی دلیل ہے۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ مدینہ کے یہودی جو نبی کریم ﷺ کی مخالفت کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہ دیتے تھے، انہوں نے قرآنِ حکیم کے اس بیان پر قطعاً کوئی اعتراض نہیں کیا۔

اصحابِ سبت کے قصّہ میں ہمارے لئے اسباق

اس قصّہ سے ہمیں معلوم ہوا کہ "اَمر بالمعروف" کی طرح "نہی عن المنکر" بھی ایک اہم فریضہ ہے اور یہ فریضہ ادا کرنے والے اللہ ﷻ کے عذاب سے بچے رہتے ہیں۔ جبکہ اللہ ﷻ کے نافرمانوں اور ظالموں کو اللہ ﷻ کے عذاب سے ڈرتے رہنا چاہیئے۔ حیلہ سازی اللہ ﷻ کے نزدیک قابل قبول نہیں ہے اس لئے ہمیں اللہ ﷻ کی نافرمانی اور اس کے احکامات کے حوالے سے غیر شرعی حیلہ سازی سے بچتے رہنا چاہیئے۔

اس قصہ سے یہ بھی سبق ملتا ہے کہ حق کی دعوت دینے والوں کو کبھی مایوس ہو کر بیٹھ نہیں جانا چاہیئے بلکہ اس اُمید کے ساتھ حق کا پیغام پہنچاتے رہنا چاہیئے کہ شاید کسی نہ کسی کے دل میں خدا خوفی کا جذبہ پیدا ہو جائے۔ جیسا کہ ایک حدیث مبارک میں نبی کریم ﷺ نے حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ سے فرمایا

"اگر اللہ ﷻ تمہارے ذریعہ ایک شخص کو بھی ہدایت عطا فرمائے تو یہ تمہارے لئے ساری کائنات سے بہتر ہے۔" (طبرانی)

اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے جنگ خیبر کے موقع پر بیان فرمایا کہ کل میں ایک ایسے شخص کو اسلامی عَلَم دوں گا جس کے ہاتھ پر اللہ ﷻ فتح عنایت فرمائے گا جو اللہ ﷻ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت رکھتا ہے اور اللہ ﷻ اور اس کے رسول ﷺ بھی اس سے محبت رکھتے ہیں، چنانچہ آپ ﷺ نے عَلَم حضرت علی رضی اللہ عنہ کو عنایت فرمایا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میں ان سے اتنا لڑوں گا کہ وہ ہمارے جیسے ہو جائیں (یعنی مسلمان بن جائیں) آپ ﷺ نے فرمایا: ابھی یوں ہی چلتے رہو، جب ان کے میدان میں اترو تو پہلے انہیں اسلام کی دعوت دو اور انہیں بتاؤ کہ اللہ ﷻ کے ان پر کیا حقوق واجب ہیں، اللہ کی قسم! اگر تمہارے ذریعہ اللہ ﷻ ایک شخص کو بھی ہدایت دیدے تو وہ تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔ (صحیح بخاری) نیز اسی مفہوم کی حدیث بحار الانوار میں بھی موجود ہے۔

سبق:۵

سُوْرَةُ الْاَعْرَاف

سورۃ الاعراف ۷ (حصّہ دوم) آیات:۱۰۳ تا ۲۰٦

(نوٹ:اس سورت کی آیات:۱۰۳ تا ۱۵۵ مطالعۂ قرآنِ حکیم حصّہ دوم میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قصہ میں دی گئی ہیں)

وَاكْتُبْ لَنَا فِي هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ اِنَّا هُدْنَآ اِلَيْكَ ؕ قَالَ

اور ہمارے لئے اس دنیا میں بھی بھلائی لکھ دیجئے اور آخرت میں بھی بے شک ہم نے تیری طرف رجوع کر لیا (اللہ نے) فرمایا

عَذَابِيْٓ اُصِيْبُ بِهٖ مَنْ اَشَآءُ ۚ وَرَحْمَتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ ؕ فَسَاَكْتُبُهَا

میں اپنا عذاب جسے چاہتا ہوں اسے پہنچاتا ہوں اور میری رحمت ہر شے پر چھائی ہوئی ہے تو عنقریب میں اس (رحمت) کو لکھ دوں گا

لِلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِنَا يُؤْمِنُوْنَ ۚ﴿۱۵٦﴾

ان لوگوں کے لئے جو پرہیزگاری اختیار کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور جو ہماری آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں۔

اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَ الْاِنْجِيْلِ ۡ

جو لوگ اس رسول کی پیروی کرتے ہیں جو نبی اُمّی ہیں جنہیں وہ اپنے پاس لکھا ہوا پاتے ہیں تورات و انجیل میں

يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهٰىهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ

وہ (نبی) انہیں اچھے کاموں کا حکم دیتے ہیں اور انہیں برائیوں سے روکتے ہیں

وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ

اور ان کے لئے پاکیزہ چیزوں کو حلال قرار دیتے ہیں اور ناپاک چیزوں کو ان پر حرام کرتے ہیں

وَيَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ ؕ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ

اور ان سے ان کے بوجھ اتارتے ہیں اور وہ طوق (بھی) جو ان پر پڑے ہوئے تھے پس جو لوگ ان پر ایمان لائے اور جنھوں نے ان کی تعظیم کی

وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ؑ﴿۱۵۷﴾ قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ ع ۱۹ ٦

اور ان کی مدد کی اور اس نور (یعنی قرآن) کی پیروی کی جو ان کے ساتھ اتارا گیا ہے یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔ آپ فرما دیجئے اے لوگو!

اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا ۨالَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ

بے شک میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں وہ (اللہ) جس کے لئے آسمانوں اور زمینوں کی بادشاہت ہے اس (اللہ) کے سوا کوئی معبود نہیں

يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۠ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الَّذِيْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَكَلِمٰتِهٖ

وہ زندگی اور موت دیتا ہے تو ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے رسول پر جو نبی اُمّی ہیں جو (خود بھی) اللہ اور اس کے کلمات پر ایمان رکھتے ہیں

وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۵۸﴾ وَمِنْ قَوْمِ مُوْسٰٓى اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ

اور ان کی پیروی کرو تاکہ تم ہدایت پاؤ۔ اور موسیٰ (علیہ السلام) کی قوم میں ایک گروہ (ایسا بھی) ہے وہ لوگ حق کے ساتھ رہنمائی کرتے ہیں

وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ ﴿١٥٩﴾ وَقَطَّعْنٰهُمُ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ اَسْبَاطًا اُمَمًا ؕ

اور اسی کے مطابق انصاف کرتے ہیں۔ اور ہم نے ان کو بارہ خاندانوں میں تقسیم کر کے الگ الگ جماعتیں بنا دیں

وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اِذِ اسْتَسْقٰىهُ قَوْمُهٗٓ اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ۚ

اور جب موسیٰ (علیہ السلام) سے ان کی قوم نے پانی مانگا تو ہم نے ان کی طرف وحی بھیجی کہ اپنا عصا پتھر پر ماریئے

فَانْۢبَجَسَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ؕ قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ؕ وَظَلَّلْنَا عَلَيْهِمُ الْغَمَامَ

تو اس میں سے بارہ چشمے پھوٹ پڑے ہر قبیلہ نے اپنے پانی پینے کی جگہ جان لی اور ہم نے ان پر بادلوں کا سایہ کیا

وَاَنْزَلْنَا عَلَيْهِمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ؕ كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ؕ وَمَا ظَلَمُوْنَا

اور ان پر مَن اور سلویٰ اُتارا (ان سے فرمایا کہ) تم ان پاکیزہ چیزوں میں سے کھاؤ جو ہم نے تمہیں عطا فرمائی ہیں اور انہوں نے ہمارا نقصان نہ کیا

وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿١٦٠﴾ وَاِذْ قِيْلَ لَهُمُ اسْكُنُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ وَكُلُوْا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ

لیکن وہ اپنے آپ ہی پر ظلم کرتے تھے۔ اور جب ان (بنی اسرائیل) سے کہا گیا کہ اس بستی میں آباد ہو جاؤ اور اس میں سے جہاں چاہو کھاؤ

وَقُوْلُوْا حِطَّةٌ وَّادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطِيْٓـٰٔتِكُمْ ؕ

اور کہتے جانا ہمیں بخش دے اور (شہر کے) دروازے میں سروں کو جھکاتے ہوئے داخل ہونا (تو) ہم تمہاری خطائیں بخش دیں گے

سَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿١٦١﴾ فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ قَوْلًا غَيْرَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُمْ

عنقریب ہم نیک لوگوں کو زیادہ دیں گے۔ پھر ان میں سے ظالموں نے اس بات کو بدل ڈالا دوسری بات سے جو ان سے کہی گئی تھی

فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ ﴿١٦٢﴾ وَسْـَٔلْهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ كَانَتْ حَاضِرَةَ الْبَحْرِ ۘ ع ٢٠ ٥

تو ہم نے ان پر آسمان سے عذاب بھیجا اس وجہ سے کہ وہ ظلم کرتے تھے۔ اور ان سے اس بستی کے بارے میں پوچھیے جو سمندر کے کنارے پر تھی

اِذْ يَعْدُوْنَ فِى السَّبْتِ اِذْ تَاْتِيْهِمْ حِيْتَانُهُمْ يَوْمَ سَبْتِهِمْ شُرَّعًا

جب وہ ہفتہ (کے حکم) کے بارے میں حد سے بڑھنے لگے جب ان کے ہفتہ کے دن اُبھر اُبھر کر مچھلیاں ان کے سامنے آتیں

وَّيَوْمَ لَا يَسْبِتُوْنَ ۙ لَا تَاْتِيْهِمْ ۛۚ كَذٰلِكَ ۛۚ نَبْلُوْهُمْ

اور جب ہفتہ کا دن نہ ہوتا تو نہ آتیں اس طرح ہم نے ان کو آزمایا

بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿١٦٣﴾ وَاِذْ قَالَتْ اُمَّةٌ مِّنْهُمْ لِمَ تَعِظُوْنَ قَوْمًا ۙ

اس وجہ سے کہ وہ نافرمانی کرتے تھے۔ اور جب ان میں سے ایک گروہ نے کہا کہ تم ایسے لوگوں کو کیوں نصیحت کرتے ہو

ۨاللّٰهُ مُهْلِكُهُمْ اَوْ مُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ؕ قَالُوْا مَعْذِرَةً اِلٰى رَبِّكُمْ

جن کو اللہ ہلاک کرنے والا ہے یا انہیں سخت عذاب دینے والا ہے (تو) انہوں نے کہا تمہارے رب کے سامنے معذرت پیش کرنے کے لئے

وَلَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿١٦٤﴾ فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖٓ اَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ يَنْهَوْنَ عَنِ السُّوْٓءِ

اور شاید وہ پرہیزگار بنیں۔ پھر جب وہ اس (بات) کو بھول گئے جس کی انہیں نصیحت کی گئی تھی تو ہم نے ان لوگوں کو بچا لیا جو بُرائی سے روکتے تھے

اہم نکات



وَ اَخَذْنَا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا بِعَذَابٍۭ بَئِيْسٍۭ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿۱۶۵﴾

اور ہم نے ان کو سخت عذاب میں پکڑ لیا جنہوں نے ظلم کیا تھا اس وجہ سے کہ وہ نافرمانی کرتے تھے۔

فَلَمَّا عَتَوْا عَنْ مَّا نُهُوْا عَنْهُ قُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِئِيْنَ ﴿۱۶۶﴾

پھر جب وہ اس میں حد سے بڑھ گئے جس سے انہیں منع کیا گیا تھا تو ہم نے ان سے کہہ دیا کہ ذلیل بندر بن جاؤ۔

وَ اِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكَ لَيَبْعَثَنَّ عَلَيْهِمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ

اور (یاد کیجیے) جب آپ کے رب نے اعلان فرمایا کہ وہ قیامت کے دن تک ان(یہود) پر ایسے لوگوں کو مسلط کرتا رہے گا

مَنْ يَّسُوْمُهُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ ؕ اِنَّ رَبَّكَ لَسَرِيْعُ الْعِقَابِ ۖۚ

جو انہیں برا عذاب چکھائیں گے بے شک آپ کا رب ضرور جلد سزا دینے والا ہے

وَ اِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۶۷﴾ وَ قَطَّعْنٰهُمْ فِي الْاَرْضِ اُمَمًا ۚ مِنْهُمُ الصّٰلِحُوْنَ

اور یقیناً وہ بڑا ہی بخشنے والا نہایت رحم فرمانے والا ہے۔اور ہم نے انہیں زمین میں مختلف گروہوں میں تقسیم کر دیا ان میں سے کچھ نیک تھے

وَ مِنْهُمْ دُوْنَ ذٰلِكَ ؗ وَ بَلَوْنٰهُمْ بِالْحَسَنٰتِ وَ السَّيِّاٰتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۱۶۸﴾

اور کچھ اس کے علاوہ تھے اور ہم نے اچھے اور برے حالات کے ساتھ ان کی آزمائش کی تاکہ وہ (اللہ کی طرف) رجوع کریں۔

فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ وَّرِثُوا الْكِتٰبَ يَاْخُذُوْنَ عَرَضَ هٰذَا الْاَدْنٰى وَ يَقُوْلُوْنَ سَيُغْفَرُ لَنَا ۚ

پھر ان کے بعد ایسے نالائق جانشین ہوئے جو کتاب کے وارث بنے وہ اس حقیر دنیا کا سامان ہی لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمیں ضرور بخش دیا جائے گا

وَ اِنْ يَّاْتِهِمْ عَرَضٌ مِّثْلُهٗ يَاْخُذُوْهُ ؕ اَلَمْ يُؤْخَذْ عَلَيْهِمْ مِّيْثَاقُ الْكِتٰبِ

اور اس کے بعد اگر ان کے پاس اس جیسا اور سامان آجائے تو اسے بھی لے لیں کیا ان سے تورات میں عہد نہیں لیا گیا تھا

اَنْ لَّا يَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ وَ دَرَسُوْا مَا فِيْهِ ؕ

کہ وہ اللہ کے بارے میں حق کے سوا کچھ اور نہ کہیں گے اور انہوں نے پڑھ لیا ہے جو کچھ اس میں ہے

وَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۶۹﴾

اور آخرت کا گھر ان لوگوں کے لئے بہتر ہے جو ڈرتے ہیں کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے

وَ الَّذِيْنَ يُمَسِّكُوْنَ بِالْكِتٰبِ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ ؕ اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ الْمُصْلِحِيْنَ ﴿۱۷۰﴾

اور جو لوگ (اللہ کی) کتاب کو مضبوطی سے پکڑتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں (تو) بے شک ہم اصلاح کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتے۔

وَ اِذْ نَتَقْنَا الْجَبَلَ فَوْقَهُمْ كَاَنَّهٗ ظُلَّةٌ وَّ ظَنُّوْٓا اَنَّهٗ وَاقِعٌۢ بِهِمْ ۚ

اور (یاد کیجیے) جب ہم نے پہاڑ کو ان کے اوپر اٹھایا گویا وہ ایک سائبان ہو اور انہوں نے خیال کیا کہ وہ ان پر گرنے والا ہے

خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّ اذْكُرُوْا مَا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۱۷۱﴾ ع ۲۱ ۹

(ہم نے کہا) جو ہم نے تمہیں (تورات) عطا فرمائی ہے اسے مضبوطی سے پکڑو اور جو کچھ اس میں ہے اسے یاد رکھو تاکہ تم بچ جاؤ۔

وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْۢ بَنِيْٓ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰٓي اَنْفُسِهِمْ

اور جب آپ کے رب نے بنی آدم کی پشتوں سے ان کی نسل کو نکالا اور انہیں خود ان کی جانوں پر گواہ بنایا

اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ۭ قَالُوْا بَلٰي ڔ شَهِدْنَا ڔ اَنْ تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

(اور پوچھا) کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ انہوں نے جواب دیا کیوں نہیں! ہم (اس واقعہ کے) گواہ ہیں (ایسا نہ ہو) کہ تم قیامت کے دن کہو

اِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غٰفِلِيْنَ ١٧٢ اَوْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ اَشْرَكَ اٰبَاۗؤُنَا مِنْ قَبْلُ

کہ بے شک ہم تو اس بات سے بالکل بے خبر تھے۔ یا (ایسا نہ ہو کہ) تم کہو کہ شرک تو ہم سے پہلے ہمارے باپ دادا ہی نے کیا تھا

وَكُنَّا ذُرِّيَّةً مِّنْۢ بَعْدِهِمْ ۚ اَفَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُوْنَ ١٧٣

اور ہم تو ان کے بعد (ان کی) اولاد تھے تو کیا تُو ہمیں اس (شرک کی) وجہ سے ہلاک کرے گا جو گمراہ لوگوں نے کیا۔

وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ وَلَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ١٧٤

اور اسی طرح ہم کھول کھول کر (اپنی) آیات بیان کرتے ہیں تاکہ وہ (اللہ کی طرف) رجوع کریں۔

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ الَّذِيْٓ اٰتَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا فَانْسَلَخَ مِنْهَا فَاَتْبَعَهُ الشَّيْطٰنُ

اور آپ ان کو اس شخص کا حال پڑھ کر سنائیے جسے ہم نے اپنی آیات عطا کیں تو وہ ان سے (صاف) نکل گیا پھر شیطان اس کے پیچھے لگ گیا

فَكَانَ مِنَ الْغٰوِيْنَ ١٧٥ وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنٰهُ بِهَا وَلٰكِنَّهٗٓ اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ

تو وہ گمراہوں میں سے ہوگیا۔ اور ہم چاہتے تو اسے ان (آیتوں) کی وجہ سے بلند کرتے لیکن وہ تو دنیا کی طرف مائل ہو گیا

وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ ۚ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْكَلْبِ ۚ اِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ

اور اپنی خواہش نفس کی پیروی کرنے لگا تو ایسے شخص کی مثال کتے کی سی ہے اگر تم اس پر حملہ کرو تو زبان نکالے ہانپتا ہے

اَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ ۭ ذٰلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ

یا اسے چھوڑ دو تو بھی زبان نکالے ہانپتا ہے یہ ان لوگوں کی مثال ہے جنہوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا

فَاقْصُصِ الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ١٧٦ سَاۗءَ مَثَلَاۨ الْقَوْمُ

تو آپ ان قصّوں کو بیان کریں تاکہ یہ غور و فکر کریں۔ کیا ہی بُری مثال ہے ان لوگوں کی

الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاَنْفُسَهُمْ كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ ١٧٧ مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ

جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور وہ اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے۔ جسے اللہ ہدایت عطا فرمائے

فَهُوَ الْمُهْتَدِيْ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ١٧٨

تو وہی ہدایت پانے والا ہے اور جسے وہ گمراہ کر دے تو وہی نقصان اٹھانے والے ہیں۔

وَلَقَدْ ذَرَاْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيْرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ښ لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ بِهَا ۡ وَلَهُمْ اَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُوْنَ بِهَا ۡ

اور یقیناً ہم نے بہت سے جنّات اور انسان جہنم کے لئے پیدا کیئے ان کے دل ہیں جن سے وہ سمجھتے نہیں اور ان کی آنکھیں ہیں جن سے وہ دیکھتے نہیں

وَلَهُمْ اٰذَانٌ لَّا يَسْمَعُوْنَ بِهَا ؕ اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ﴿۱۷۹﴾

اور ان کے کان ہیں جن سے وہ سنتے نہیں یہ لوگ چوپایوں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ گمراہ ہیں یہی لوگ غافل ہیں۔

وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا ۪ وَذَرُوا الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ اَسْمَآئِهٖ ؕ

اور اللہ ہی کے لئے تمام اچھے نام ہیں لہذا اسے ان (ناموں) کے ساتھ پکارو اور ان لوگوں کو چھوڑ دو جو اس کے ناموں میں ٹیڑھ اختیار کرتے ہیں

سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۸۰﴾ وَمِمَّنْ خَلَقْنَآ اُمَّةٌ

عنقریب انہیں اس کا بدلہ دیا جائے گا جو وہ کیا کرتے تھے۔ اور جو لوگ ہم نے پیدا کیئے ان میں سے ایک گروہ ایسا بھی ہے

يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ ﴿۱۸۱﴾ ع ۲۲ ۱۰

جو حق کے مطابق رہنمائی کرتا ہے اور اسی کے مطابق انصاف کرتا ہے۔

وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا سَنَسْتَدْرِجُهُمْ

اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا ہم آہستہ آہستہ انہیں (عذاب) کی طرف اس طرح لے جائیں گے

مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۲﴾ ۚ وَاُمْلِيْ لَهُمْ ؕ اِنَّ كَيْدِيْ مَتِيْنٌ ﴿۱۸۳﴾

کہ انہیں خبر بھی نہ ہوگی۔ اور میں انہیں مہلت دوں گا بے شک میری تدبیر بہت مضبوط ہے۔

اَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوْا ٚ مَا بِصَاحِبِهِمْ مِّنْ جِنَّةٍ ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۸۴﴾

کیا انہوں نے غور نہیں کیا کہ ان کے صاحب کو کوئی جنون نہیں ہے وہ تو واضح طور پر ڈرانے والے ہیں۔

اَوَلَمْ يَنْظُرُوْا فِيْ مَلَكُوْتِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ ۙ

کیا ان لوگوں نے غور نہیں کیا آسمانوں اور زمینوں کی بادشاہت میں اور جو شے بھی اللہ نے پیدا فرمائی ہے

وَّاَنْ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ قَدِ اقْتَرَبَ اَجَلُهُمْ ۚ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۸۵﴾

اور (نہ اس بات پر غور کیا) کہ ہو سکتا ہے کہ ان کا (مقررہ) وقت قریب آپہنچا ہو پھر اس (قرآن) کے بعد وہ کس بات پر ایمان لائیں گے؟

مَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ ؕ وَيَذَرُهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿۱۸۶﴾

جسے اللہ گمراہ کر دے تو اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں اور (اللہ) انہیں چھوڑ دیتا ہے تاکہ وہ اپنی سرکشی میں بھٹکتے رہیں۔

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰىهَا ؕ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّيْ ۚ

وہ آپ سے قیامت کے بارے سوال کرتے ہیں کہ وہ کب قائم ہوگی؟ آپ فرما دیجئے اس کا علم صرف میرے رب ہی کے پاس ہے

لَا يُجَلِّيْهَا لِوَقْتِهَآ اِلَّا هُوَ ؔۘ ثَقُلَتْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ لَا تَاْتِيْكُمْ اِلَّا بَغْتَةً ؕ

وہی اسے اس کے وقت پر ظاہر فرمائے گا وہ (قیامت) آسمانوں اور زمینوں میں ایک بھاری بات ہے وہ تم پر اچانک آجائے گی

يَسْـَٔلُوْنَكَ كَاَنَّكَ حَفِيٌّ عَنْهَا ؕ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۷﴾

وہ آپ سے (اس طرح) پوچھتے ہیں گویا آپ اس کی تلاش میں ہیں آپ فرما دیجئے اس کا علم تو اللہ ہی کے پاس ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

اہم نکات



قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِىْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ۭ

آپ فرما دیجئے میں اپنی جان کے لئے (ازخود) کسی نفع اور نقصان کا اختیار نہیں رکھتا مگر اتنا ہی جتنا اللہ نے چاہا

وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَيْبَ لَا سْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ ۚ

اور اگر میں (ازخود) غیب کی باتیں جانتا ہوتا تو بہت سی بھلائیاں جمع کرلیتا

ع ۲۳ وَمَا مَسَّنِىَ السُّوْۗءُ ۚ اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ وَّبَشِيْرٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۱۸۸

اور مجھے (کبھی) کوئی تکلیف نہ پہنچتی میں تو ایک ڈرانے والا اور خوشخبری سنانے والا ہوں ان لوگوں کو جو ایمان رکھتے ہیں۔

هُوَ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ اِلَيْهَا ۚ

وہی ہے جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا فرمایا اور اسی میں سے اس کا جوڑا بنایا تاکہ وہ اس سے سکون حاصل کرے

فَلَمَّا تَغَشّٰىهَا حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِيْفًا فَمَرَّتْ بِهٖ ۚ فَلَمَّآ اَثْقَلَتْ

پھر جب اس (شوہر) نے اس (بیوی) کو ڈھانپ لیا تو اسے ہلکا سا حمل ہوگیا وہ اس کے ساتھ چلتی پھرتی رہی پھر جب وہ بوجھل ہوگئی

دَّعَوَا اللّٰهَ رَبَّهُمَا لَئِنْ اٰتَيْتَنَا صَالِحًا

(تو) وہ (میاں بیوی) اللہ سے دعا مانگنے لگے جو ان کا رب ہے کہ اگر تو ہمیں تندرست (اولاد) عطا فرمائے

لَّنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ۱۸۹ فَلَمَّآ اٰتٰىهُمَا صَالِحًا

تو ہم ضرور شکر کرنے والوں میں سے ہوں گے۔ پھر جب (اللہ نے) ان دونوں کو بہترین (اولاد) عطا فرمائی

جَعَلَا لَهٗ شُرَكَاۗءَ فِيْمَآ اٰتٰىهُمَا ۚ

تو وہ (میاں بیوی) اس کا شریک ٹھہرانے لگے (اس) اولاد (میں) جو اس (اللہ) نے اُنہیں عطا فرمائی

فَتَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۱۹۰ اَيُشْرِكُوْنَ مَا لَا يَخْلُقُ شَيْـًٔا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ ۱۹۱

تو اللہ بہت بلند ہے اس شرک سے جو یہ لوگ کرتے ہیں۔ کیا وہ ان کو شریک بناتے ہیں جو کچھ بھی پیدا نہیں کرسکتے اور وہ خود پیدا کیئے جاتے ہیں۔

وَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ لَهُمْ نَصْرًا وَّلَآ اَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُوْنَ ۱۹۲ وَاِنْ تَدْعُوْهُمْ اِلَى الْهُدٰى لَا يَتَّبِعُوْكُمْ ۭ

اور نہ وہ ان کی کوئی مدد کرسکتے ہیں اور نہ ہی اپنی مدد کرسکتے ہیں۔ اور اگر آپ ان کو ہدایت کی طرف بُلائیں تو وہ آپ کی پیروی نہیں کریں گے

سَوَاۗءٌ عَلَيْكُمْ اَدَعَوْتُمُوْهُمْ اَمْ اَنْتُمْ صَامِتُوْنَ ۱۹۳ اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ عِبَادٌ اَمْثَالُكُمْ

آپ کے لئے برابر ہے کہ آپ انہیں بُلائیں یا آپ خاموش رہیں۔ بے شک جنہیں تم اللہ کے سوا پوجتے ہو وہ تمہارے جیسے بندے ہیں

فَادْعُوْهُمْ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۱۹۴ اَلَهُمْ اَرْجُلٌ يَّمْشُوْنَ بِهَآ ۡ

لہٰذا تم ان کو پکارو تو انہیں چاہیئے کہ وہ تمہیں جواب دیں اگر تم سچے ہو۔ کیا ان (بتوں) کے پاؤں ہیں کہ جن سے وہ چلتے ہوں

اَمْ لَهُمْ اَيْدٍ يَّبْطِشُوْنَ بِهَآ ۡ اَمْ لَهُمْ اَعْيُنٌ يُّبْصِرُوْنَ بِهَآ ۡ اَمْ لَهُمْ اٰذَانٌ يَّسْمَعُوْنَ بِهَا ۭ

کیا ان کے ہاتھ ہیں جن سے وہ پکڑتے ہوں کیا ان کی آنکھیں ہیں جن سے وہ دیکھتے ہوں کیا ان کے کان ہیں جن سے وہ سنتے ہوں

قُلِ ادْعُوْا شُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ كِيْدُوْنِ فَلَا تُنْظِرُوْنِ ﴿١٩٥﴾ اِنَّ وَلِيِّۦَ اللّٰهُ

آپ فرما دیجیے تم بلاؤ اپنے شریکوں کو پھر تم لوگ میرے خلاف تدبیریں کرو اور مجھے مہلت نہ دو۔ بے شک میرا مددگار اللہ ہے

الَّذِيْ نَزَّلَ الْكِتٰبَ ۖ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ ﴿١٩٦﴾ وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَكُمْ

جس نے (یہ) کتاب نازل فرمائی اور وہ نیک بندوں کی مدد فرماتا ہے۔ اور جنہیں تم اس کے سوا پوجتے ہو وہ نہ تمہاری مدد کر سکتے ہیں

وَلَآ اَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُوْنَ ﴿١٩٧﴾ وَاِنْ تَدْعُوْهُمْ اِلَى الْهُدٰى لَا يَسْمَعُوْا ۭ

اور نہ خود اپنی مدد کر سکتے ہیں۔ اور اگر آپ انہیں ہدایت کی طرف بلائیں تو وہ نہیں سنیں گے

وَتَرٰىهُمْ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ وَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ﴿١٩٨﴾

اور آپ ان کو دیکھتے ہیں کہ (گویا) وہ آپ کو دیکھ رہے ہیں حالانکہ وہ کچھ (بھی) نہیں دیکھتے۔

خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ ﴿١٩٩﴾

آپ درگزر کا رویّہ اپنائیں اور نیکی کا حکم دیں اور جاہلوں سے کنارہ کشی کرلیں

وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿٢٠٠﴾

اور (اے مخاطب!) اگر تمہیں شیطان کی طرف سے کوئی وسوسہ آنے لگے تو اللہ کی پناہ مانگ لیا کرو بے شک وہ خوب سننے والا خوب جاننے والا ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طٰۗىِٕفٌ مِّنَ الشَّيْطٰنِ

بے شک جو لوگ (اللہ سے) ڈرتے ہیں جب کبھی انہیں شیطان کی طرف سے کوئی (برا) خیال چھو جاتا ہے

تَذَكَّرُوْا فَاِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَ ﴿٢٠١﴾ ۚ وَاِخْوَانُهُمْ

تو وہ (اللہ کی) یاد میں لگ جاتے ہیں تو فوراً ان کی آنکھیں کھل جاتی ہیں۔ اور جو ان (شیطانوں) کے بھائی ہیں

يَمُدُّوْنَهُمْ فِي الْغَيِّ ثُمَّ لَا يُقْصِرُوْنَ ﴿٢٠٢﴾

وہ (شیاطین) انہیں گمراہی میں کھینچے چلے جاتے ہیں پھر (اس میں) کوئی کوتاہی نہیں کرتے ہیں۔

وَاِذَا لَمْ تَاْتِهِمْ بِاٰيَةٍ قَالُوْا لَوْلَا اجْتَبَيْتَهَا ۭ قُلْ

اور جب آپ ان کے پاس کوئی نشانی نہ لائیں تو کہتے ہیں آپ نے (خود) اس کو (نشانی) کیوں نہ بنالیا؟ آپ فرما دیجیے

اِنَّمَآ اَتَّبِعُ مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ مِنْ رَّبِّيْ ۚ هٰذَا بَصَاۗىِٕرُ مِنْ رَّبِّكُمْ

میں تو اسی کی پیروی کرتا ہوں جو میرے رب کی طرف سے میری طرف وحی کیا جاتا ہے یہ (قرآن) تمہارے رب کی طرف سے بصیرت کی باتیں ہیں

وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿٢٠٣﴾ وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ

اور ہدایت ہیں اور رحمت ہیں ان لوگوں کے لئے جو ایمان لاتے ہیں۔ اور جب قرآن پڑھا جائے تو توجہ سے سنا کرو

وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿٢٠٤﴾ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيْفَةً وَّدُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ

اور خاموش رہا کرو تاکہ تم پر رحم فرمایا جائے۔ اور اپنے دل میں اپنے رب کو یاد کرو عاجزی اور خوف کے ساتھ اور پست آواز سے بھی

بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ ﴿٢٠٥﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ

صبح اور شام اور غافلوں میں سے نہ ہو جاؤ۔ بے شک جو (فرشتے) آپ کے رب کے نزدیک ہیں وہ اس کی عبادت سے تکبر نہیں کرتے

وَيُسَبِّحُوْنَهٗ وَلَهٗ يَسْجُدُوْنَ ۩ ﴿٢٠٦﴾

اور اس کی تسبیح بیان کرتے ہیں اور اسی کو سجدہ کرتے ہیں۔

السجدة — ع ۲۴/۱۸



علم و عمل کی باتیں

۱- تقویٰ اختیار کرنے والے، زکوٰۃ ادا کرنے والے اور اللہ ﷻ کی آیات پر ایمان رکھنے والے اللہ ﷻ کی رحمت کے مستحق بن جاتے ہیں۔ (سورۃ الاعراف، آیت:۱۵۶)

۲- نبی کریم ﷺ پر ایمان، آپ ﷺ کا عزت و احترام سے ادب بجالانا، آپ ﷺ کے دین کی اشاعت اور احکام قرآن پر عمل وہ بنیادیں ہیں جن پر آپ ﷺ سے ہمارا تعلق قائم ہوتا ہے۔ (سورۃ الاعراف، آیت:۱۵۷)

۳- جس کے دل میں فکرِ آخرت، انسانی ہمدردی اور فرض کی ادائیگی کا احساس ہوگا وہی اخلاص کے ساتھ دین کی دعوت دے گا۔ (سورۃ الاعراف، آیت:۱۶۴)

۴- کتابِ الٰہی کے بُرے وارث دنیا پرست بن جاتے ہیں جبکہ کتابِ الٰہی کے اچھے وارث کتابِ الٰہی پر عمل کرتے ہیں نیز نماز قائم کرتے ہیں اور لوگوں کی اصلاح کرتے ہیں۔ (سورۃ الاعراف، آیات:۱۶۹، ۱۷۰)

۵- اللہ ﷻ نے جب عالم ارواح میں تمام اولاد آدم سے اپنے رب ہونے کا وعدہ لیا تھا تو ہم سب نے اللہ ﷻ کو اپنا رب تسلیم کیا تھا۔ (سورۃ الاعراف، آیت:۱۷۲)

۶- اللہ ﷻ کی آیات کو جھٹلانے والے لوگوں کی مثال اس کتے کی سی ہے جو لالچ کی وجہ سے زبان نکالے ہانپ رہا ہو۔ (سورۃ الاعراف، آیت:۱۷۶)

۷- جو لوگ اللہ ﷻ کی عطا کردہ صلاحیتوں کو حق کو سمجھنے، دیکھنے، سننے اور عمل کے لئے استعمال نہیں کرتے ہیں اُن کا ٹھکانا جہنم ہے۔ (سورۃ الاعراف، آیت:۱۷۹)

۸- درگزر، بھلائی کی تلقین، جاہلوں سے اعراض کرنا اور شیطانی وسوسوں پر اللہ ﷻ کی پناہ مانگنا تبلیغِ دین کے آداب ہیں۔ (سورۃ الاعراف، آیات:۱۹۹، ۲۰۰)

۹- جب قرآنِ حکیم پڑھا جائے تو اسے غور سے سننا اور خاموش رہنا قرآنِ حکیم کے سننے کے آداب ہیں۔ (سورۃ الاعراف، آیت:۲۰۴)

۱۰- دل ہی دل میں گڑگڑاتے ہوئے آہستہ آواز سے صبح و شام مسلسل اللہ ﷻ کو یاد کرنا ذکرِ الٰہی کے آداب ہیں۔ (سورۃ الاعراف، آیت:۲۰۵)

سمجھیں اور حل کریں

سوال ۱ خالی جگہیں پُر کریں:

(۱) آیت:۱۵۸ میں ہدایت کے حصول کے لئے ______________________ کی پیروی کا حکم دیا گیا ہے۔

(۲) آیت:۱۶۴ میں قصّہ "اصحابِ سبت" کے ذیل میں اصلاح کرنے والے لوگوں نے نافرمانوں کو سمجھانے کی وجوہات ______ ______________________________________ بیان کیں۔

(۳) آیت:۱۶۸ میں خوشحالی اور تکلیف میں مبتلا کیئے جانے کی حکمت ________________ بیان کی گئی ہے۔

(۴) آیت:۱۷۲ میں بندوں سے اللہ ﷻ کے ________________ ہونے کا اقرار لیا گیا ہے۔

(۵) آیت:۲۰۴ میں قرآنِ حکیم کے حوالے سے دو آداب __________ اور ________________ بیان کیئے گئے ہیں۔

سوال ۲ مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دیجیے:

۱- انیسویں رکوع میں نبی کریم ﷺ کی کیا عظیم صفات و بنیادی اختیارات بیان کیئے گئے ہیں؟

۲- بیسویں رکوع میں بنی اسرائیل پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی کن نعمتوں کے نزول کا ذکر کیا گیا ہے؟

۳- اکیسویں رکوع کی روشنی میں اصحابِ سبت پر عذاب آنے کی وجہ بیان کریں نیز یہ بتائیں کہ کن لوگوں کے بچ جانے کا ذکر ہے؟

۴- بائیسویں رکوع میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی آیات کو جھٹلانے والوں کے لئے کیا مثال اور انجام بیان کیا گیا ہے؟

۵- چوبیسویں رکوع میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے ساتھ خدائی میں شریک ٹھہرائے جانے والے باطل معبودوں کی بے بسی اور کمزوری کو کس طرح بیان کیا گیا ہے اور شیطانی حملے کے وقت اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے ڈرنے والوں کے کس طرزِ عمل کا ذکر ہے؟

سوال ۳ اسمائے الحسنیٰ کی اہمیت و فضیلت پر نوٹ لکھیں۔

گھریلو سرگرمی

- انسان کے ظاہری وجود یعنی جسم اور باطنی وجود یعنی روح کا موازنہ کیجئے اور بتایئے کہ دونوں کی ترقی اور نشو نما کے لئے ہمیں کیا کرنا چاہیئے۔ اس حوالہ سے کسی صاحب علم سے رہنمائی حاصل کیجیے۔
- صبح سے شام تک اپنی سرگرمیوں کا جائزہ لیں کہ آپ اپنے نظام الاوقات میں کتنا وقت دین کو سیکھنے اس کی دعوت دوسروں تک پہنچانے اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی فرماں برداری میں گزارتے ہیں۔

دستخط والدین / سرپرست: ____________ دستخط استاد: ____________

سبق:٦

سُوْرَۃُ یُوْنُس

سورۂ یونس ١٠ (حصّہ اوّل) آیات:١ تا ٥٣

شانِ نزول اور تعارف: سُوْرَۃُ یُوْنُس سے سُوْرَۃُ الْمُؤْمِنُوْن تک چودہ (١٤) مکی سورتیں ہیں۔ سُوْرَۃُ یُوْنُس میں تَذْکِیْرٌ بِاٰلَآءِ اللہ (اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی نعمتوں کے ذریعہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی یاددہانی) کا بیان ہے۔ توحیدِ باریٔ تعالیٰ پر عقلی دلائل ذکر کیئے گئے ہیں۔ قرآن حکیم کی حقانیت کو بیان کیا گیا ہے اور اس بات کی وضاحت کی گئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حقانیت اور صداقت کی سب سے بڑی دلیل آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیاتِ طیبہ ہے پھر اولیا اللہ کی شان بیان کی گئی کہ انہیں نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ کوئی غم بلکہ دنیا اور آخرت میں ان کے لئے اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے فضل و کرم کی بشارتیں ہیں۔ آٹھویں اور نویں رکوع میں قصص النبیین (رسولوں کی اپنی قوموں کو دعوت اور قوموں کا دعوت قبول کرنے سے انکار) کے انداز میں حضرت نوح علیہ السلام کا مختصراً اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا تفصیلاً ذکر کیا گیا ہے خاص کر فرعون کے عبرت ناک انجام کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس سورت میں حضرت یونس علیہ السلام کا بھی ذکر ہے جو عراق کی سرزمین موصل میں اہل نینویٰ کی طرف بھیجے گئے تھے۔ ان کی قوم نے عذاب الٰہی آنے سے پہلے توبہ کی تھی اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے ان پر سے آنے والا عذاب ٹال دیا تھا۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ
میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مَردود سے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

الٓرٰ قف تِلْكَ اٰیٰتُ الْکِتٰبِ الْحَکِیْمِ ١ اَکَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا اَنْ اَوْحَیْنَآ اِلٰی رَجُلٍ مِّنْهُمْ
الٓرٰ۔ یہ حکمت والی کتاب کی آیتیں ہیں۔ کیا لوگوں کو اس بات سے تعجب ہوا کہ ہم نے ان میں سے ایک شخص کی طرف وحی بھیجی

اَنْ اَنْذِرِ النَّاسَ وَبَشِّرِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا
کہ آپ لوگوں کو ڈرایئے اور انہیں خوشخبری دیجیے جو ایمان لائے

اَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ قَالَ الْکٰفِرُوْنَ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ مُّبِیْنٌ ٢
کہ بے شک ان کے لئے ان کے رب کے ہاں بہت اُونچا مرتبہ ہے کافروں نے کہا بے شک یہ تو کھلا جادو گر ہے۔

اِنَّ رَبَّکُمُ اللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ
بے شک تمہارا رب اللہ ہی ہے جس نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا فرمایا چھ دنوں میں پھر وہ عرش پر (اپنی شان کے لائق) جلوہ فرما ہوا

یُدَبِّرُ الْاَمْرَ ؕ مَا مِنْ شَفِیْعٍ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ اِذْنِهٖ ؕ ذٰلِکُمُ اللّٰهُ رَبُّکُمْ فَاعْبُدُوْهُ ؕ
وہی ہر کام کی تدبیر فرماتا ہے اس کی اجازت کے بغیر کوئی سفارش کرنے والا نہیں وہی اللہ تمہارا رب ہے لہذا اسی کی عبادت کرو

اَفَلَا تَذَکَّرُوْنَ ٣ اِلَیْهِ مَرْجِعُکُمْ جَمِیْعًا ؕ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ؕ اِنَّهٗ یَبْدَؤُا الْخَلْقَ
تو کیا تم نصیحت حاصل نہیں کرتے؟ تم سب کو اسی کی طرف واپس جانا ہے اللہ کا وعدہ سچا ہے بے شک وہی مخلوق کو پہلی بار پیدا فرماتا ہے

ثُمَّ یُعِیْدُهٗ لِیَجْزِیَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ بِالْقِسْطِ ؕ
پھر وہی اسے لوٹائے گا تاکہ جو لوگ ایمان لائیں اور نیک اعمال بجا لائیں انہیں انصاف کے ساتھ جزا دے

اہم نکات



وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِیْمٍ وَّعَذَابٌ اَلِیْمٌۢ بِمَا كَانُوْا یَكْفُرُوْنَ ۝٤

اور جن لوگوں نے کفر کیا ان کے لئے کھولتا ہوا پانی اور دردناک عذاب ہوگا اس وجہ سے کہ وہ کفر کرتے تھے۔

هُوَ الَّذِیْ جَعَلَ الشَّمْسَ ضِیَآءً وَّالْقَمَرَ نُوْرًا وَّقَدَّرَهٗ مَنَازِلَ لِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِیْنَ وَالْحِسَابَ ؕ

وہی ہے (اللہ) جس نے سورج کو روشن بنایا اور چاند کو منور کیا اور اس کے لئے منزلیں مقرر کیں تاکہ تم سالوں کی گنتی اور حساب معلوم کرو

مَا خَلَقَ اللّٰهُ ذٰلِكَ اِلَّا بِالْحَقِّ ۚ یُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ ۝٥

یہ چیزیں اللہ نے بامقصد ہی پیدا فرمائی ہیں وہ آیات کو کھول کھول کر بیان فرماتا ہے ان لوگوں کے لئے جو جانتے ہیں۔

اِنَّ فِی اخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

بے شک رات اور دن کے آنے جانے میں اور جو کچھ اللہ نے آسمانوں اور زمینوں میں پیدا فرمایا ہے

لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَّقُوْنَ ۝٦ اِنَّ الَّذِیْنَ لَا یَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا

(ان میں) یقیناً ان لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں جو ڈرتے ہیں۔ بے شک وہ لوگ جو ہم سے ملنے کی امید نہیں رکھتے

وَرَضُوْا بِالْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَاطْمَاَنُّوْا بِهَا وَالَّذِیْنَ هُمْ عَنْ اٰیٰتِنَا غٰفِلُوْنَ ۝٧ ۙ

اور دنیا کی زندگی پر راضی ہوگئے اور اس پر مطمئن ہوگئے اور وہ لوگ جو ہماری آیات سے غافل ہیں۔

اُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمُ النَّارُ بِمَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ۝٨ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

ایسے لوگوں کا ٹھکانا آگ ہے اس کے بدلے جو وہ کیا کرتے تھے۔ بے شک جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کیئے

یَهْدِیْهِمْ رَبُّهُمْ بِاِیْمَانِهِمْ ۚ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ فِیْ جَنّٰتِ النَّعِیْمِ ۝٩ دَعْوٰىهُمْ فِیْهَا

ان کا رب ان کے ایمان کی وجہ سے انہیں پہنچادے گا نعمتوں والے باغات میں جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی۔ وہاں ان کی دعا یہ ہوگی

سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَتَحِیَّتُهُمْ فِیْهَا سَلٰمٌ ۚ وَاٰخِرُ دَعْوٰىهُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ

کہ اے اللہ! تو پاک ہے اور وہاں ان کا استقبال سلام سے ہو گا اور ان کی دعا کا خاتمہ یہ ہو گا کہ تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں

ع رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝١٠ وَلَوْ یُعَجِّلُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ الشَّرَّ

جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ اور اگر اللہ (بھی) لوگوں کو نقصان پہنچانے میں (ایسے ہی) جلدی فرماتا

اسْتِعْجَالَهُمْ بِالْخَیْرِ لَقُضِیَ اِلَیْهِمْ اَجَلُهُمْ ؕ

(جیسے) وہ بھلائی کے لئے جلد بازی کرتے ہیں تو ان کی (عمر کی) میعاد ضرور پوری ہو چکی ہوتی

فَنَذَرُ الَّذِیْنَ لَا یَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا فِیْ طُغْیَانِهِمْ یَعْمَهُوْنَ ۝١١

لہٰذا ہم ان لوگوں کو چھوڑ دیتے ہیں جو ہم سے ملنے کی امید نہیں رکھتے تاکہ وہ اپنی سرکشی میں بھٹکتے رہیں۔

وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ الضُّرُّ دَعَانَا لِجَنْۢبِهٖۤ اَوْ قَاعِدًا اَوْ قَآئِمًا ۚ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُ ضُرَّهٗ

اور جب انسان کو تکلیف پہنچتی ہے (تو) وہ ہمیں اپنے پہلو پر لیٹے یا بیٹھے یا کھڑے پکارتا ہے پھر جب ہم اس سے اس کی تکلیف دور فرمادیتے ہیں

مَرَّ كَاَنْ لَّمْ يَدْعُنَآ اِلٰى ضُرٍّ مَّسَّهٗ ؕ كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِلْمُسْرِفِيْنَ

تو ایسے چل دیتا ہے جیسے اس نے تکلیف پہنچنے پر ہمیں پکارا ہی نہ تھا اس طرح حد سے بڑھ جانے والوں کے لئے خوشنما بنا دیا گیا

مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٢﴾ وَلَقَدْ اَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَمَّا ظَلَمُوْا ۙ

جو وہ کام کرتے تھے۔ اور یقیناً ہم نے تم سے پہلے کئی اہل زمانہ کو ہلاک کردیا جب اُنہوں نے ظلم کیا

وَجَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ وَمَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا ؕ

اور ان کے پاس ان کے رسول روشن نشانیاں لے کر آئے اور وہ ایسے نہ تھے کہ ایمان لاتے

كَذٰلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿١٣﴾ ثُمَّ جَعَلْنٰكُمْ خَلٰٓئِفَ فِي الْاَرْضِ مِنْ بَعْدِهِمْ

اسی طرح ہم مجرم قوم کو سزا دیتے ہیں۔ پھر ہم نے تمہیں زمین میں (ان کا) جانشین بنایا اُن کے بعد

لِنَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ ﴿١٤﴾ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيَاتُنَا بَيِّنٰتٍ ۙ

تاکہ ہم دیکھیں کہ تم کیسے عمل کرتے ہو۔ اور جب ان پر ہماری واضح آیات تلاوت کی جاتی ہیں

قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا ائْتِ بِقُرْاٰنٍ غَيْرِ هٰذَآ

(تو) وہ لوگ جو ہم سے ملنے کی امید نہیں رکھتے کہتے ہیں کہ اس (قرآن) کے سوا کوئی اور قرآن لے آیئے

اَوْ بَدِّلْهُ ؕ قُلْ مَا يَكُوْنُ لِيْٓ اَنْ اُبَدِّلَهٗ مِنْ تِلْقَآئِ نَفْسِيْ ۚ

یا اِسے بدل دیجئے آپ فرما دیجئے مجھے یہ حق نہیں کہ میں اِسے اپنی طرف سے بدل دوں

اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ ۚ اِنِّيْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ

میں تو اسی کی پیروی کرتا ہوں جو میری طرف وحی فرمائی جاتی ہے اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو بے شک مجھے خوف ہے

عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿١٥﴾ قُلْ لَّوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا تَلَوْتُهٗ عَلَيْكُمْ

ایک بڑے دن کے عذاب سے۔ آپ فرما دیجئے اگر اللہ چاہتا تو میں اس (قرآن) کو تم پر نہ تلاوت کرتا

وَلَآ اَدْرٰىكُمْ بِهٖ ۖ فَقَدْ لَبِثْتُ فِيْكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿١٦﴾

اور نہ ہی وہ تمہیں اِس سے آگاہ کرتا میں تو یقیناً اِس سے پہلے تمہارے درمیان ایک عمر گزار چکا ہوں کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے۔

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿١٧﴾

تو اس سے بڑا ظالم کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹ باندھے یا اس کی آیات کو جھٹلائے بے شک مجرم لوگ فلاح نہیں پائیں گے۔

وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَيَقُوْلُوْنَ

اور وہ اللہ کے سوا ان (چیزوں) کو پوجتے ہیں جو نہ انہیں نقصان پہنچا سکتی ہیں اور نہ انہیں فائدہ دے سکتی ہیں اور وہ کہتے ہیں

هٰٓؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ ؕ قُلْ اَتُنَبِّئُوْنَ اللّٰهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ ؕ

یہ تو اللہ کے ہاں ہمارے سفارشی ہیں آپ فرما دیجئے کیا تم اللہ کو ایسی (چیز کی) خبر دیتے ہو جسے وہ نہیں جانتا (نہ) آسمانوں میں اور نہ زمینوں میں؟

سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۱۸﴾ وَمَا كَانَ النَّاسُ اِلَّآ اُمَّةً وَّاحِدَةً فَاخْتَلَفُوْا ؕ

وہ پاک ہے اور وہ بہت بلند ہے اس سے جو وہ شرک کرتے ہیں۔ اور تمام لوگ ایک ہی امت تھے پھر اُنہوں نے اختلاف کیا

وَلَوْ لَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ

اگر ایک بات آپ کے رب کی طرف سے پہلے سے طے شدہ نہ ہوتی تو یقیناً اُن کے درمیان فیصلہ کر دیا جاتا

فِيْمَا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَيَقُوْلُوْنَ لَوْ لَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ۚ

اُس بارے میں جس میں وہ اختلاف کر رہے ہیں۔ اور وہ کہتے ہیں اُن پر اُن کے رب کی طرف سے کوئی نشانی کیوں نہ نازل کی گئی

فَقُلْ اِنَّمَا الْغَيْبُ لِلّٰهِ فَانْتَظِرُوْا ۚ اِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ﴿۲۰﴾ ع ۲ ۱۰

تو آپ فرما دیجیے غیب تو صرف اللہ کے لئے ہے لہٰذا تم انتظار کرو بے شک میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرنے والوں میں سے ہوں۔

وَاِذَآ اَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً مِّنْۢ بَعْدِ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُمْ

اور جب ہم لوگوں کو تکلیف پہنچنے کے بعد اپنی رحمت سے لذت آشنا کرتے ہیں۔ اُس تکلیف کے بعد جو اُنہیں پہنچی ہو

اِذَا لَهُمْ مَّكْرٌ فِيْٓ اٰيَاتِنَا ؕ قُلِ اللّٰهُ اَسْرَعُ مَكْرًا ؕ

تو فوراً وہ ہماری آیات میں چالیں چلنے لگتے ہیں آپ فرما دیجیے کہ اللہ (اپنی) تدبیر میں کہیں زیادہ تیز ہے

اِنَّ رُسُلَنَا يَكْتُبُوْنَ مَا تَمْكُرُوْنَ ﴿۲۱﴾

بے شک ہمارے بھیجے ہوئے (فرشتے) لکھ رہے ہیں جو چالیں تم چل رہے ہو

هُوَ الَّذِيْ يُسَيِّرُكُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ؕ حَتّٰٓى اِذَا كُنْتُمْ فِي الْفُلْكِ ۚ

وہ (اللہ) ہی ہے جو تمہیں خشکی اور سمندر میں چلاتا ہے یہاں تک کہ جب تم کشتیوں میں (سوار) ہوتے ہو

وَجَرَيْنَ بِهِمْ بِرِيْحٍ طَيِّبَةٍ وَّفَرِحُوْا بِهَا جَآءَتْهَا رِيْحٌ عَاصِفٌ

اور وہ (مسافروں کو) خوشگوار ہوا کے ساتھ لے کر چلتی ہیں اور وہ اُس (ہوا) سے خوش ہوتے ہیں (پھر) آجاتی ہے اُن (کشتیوں) پر سخت تیز ہوا

وَّجَآءَهُمُ الْمَوْجُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ اُحِيْطَ بِهِمْ ۙ

اور اُن پر ہر طرف سے موجیں آجاتی ہیں اور وہ سمجھ لیتے ہیں کہ یقیناً وہ ان (موجوں) سے گھیر لیے گئے ہیں

دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۚ

(تو اس وقت) وہ صرف اللہ ہی کو پکارتے ہیں اس کے لئے دین کو خالص کرتے ہوئے

لَئِنْ اَنْجَيْتَنَا مِنْ هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿۲۲﴾

کہ اگر تُونے ہمیں اِس (مصیبت) سے نجات عطا فرمائی تو ہم ضرور شکر گزاروں میں سے ہوں گے۔

فَلَمَّآ اَنْجٰىهُمْ اِذَا هُمْ يَبْغُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا بَغْيُكُمْ عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ ۙ

پھر جب وہ اُنہیں نجات عطا فرماتا ہے تو وہ زمین میں ناحق سرکشی کرنے لگتے ہیں اے لوگو! تمہاری سرکشی (کا نقصان) تمہاری جانوں پر ہے

اہم نکات



مَّتَاعَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ثُمَّ اِلَيْنَا مَرْجِعُكُمْ فَنُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٢٣﴾

دنیاوی زندگی کا (چند روزہ) فائدہ (اُٹھالو) پھر تمہیں ہماری طرف ہی واپس آنا ہے پھر ہم تمہیں بتادیں گے کہ جو کچھ تم کیا کرتے تھے۔

اِنَّمَا مَثَلُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ

دنیاوی زندگی کی مثال پانی کی طرح ہے جسے ہم نے آسمان سے نازل فرمایا تو اُس کے ساتھ مل کر زمین کا سبزہ نکل آیا

مِمَّا يَاْكُلُ النَّاسُ وَالْاَنْعَامُ ؕ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَخَذَتِ الْاَرْضُ زُخْرُفَهَا

جس میں سے انسان اور جانور کھاتے ہیں یہاں تک کہ جب زمین پوری رونق پر آگئی

وَازَّيَّنَتْ وَظَنَّ اَهْلُهَاۤ اَنَّهُمْ قٰدِرُوْنَ عَلَيْهَاۤ ۙ

اور خوب مُزیّن ہوگئی اور اُس کے مالک سمجھے کہ یقیناً وہ اُس پر قادر ہیں

اَتٰىهَاۤ اَمْرُنَا لَيْلًا اَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنٰهَا حَصِيْدًا كَاَنْ لَّمْ تَغْنَ بِالْاَمْسِ ؕ

(تو اچانک) اُس پر ہمارا حکم (یعنی عذاب) رات یا دن میں آپہنچا پھر ہم نے اس کو کٹا ہوا (ڈھیر) بنادیا گویا کل وہاں کچھ تھا ہی نہیں

كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿٢٤﴾ وَاللّٰهُ يَدْعُوْۤا اِلٰى دَارِ السَّلٰمِ ؕ

اسی طرح ہم کھول کھول کر آیتیں بیان فرماتے ہیں اُن کے لئے جو غور وفکر کرتے ہیں۔ اور اللہ سلامتی کے گھر (جنت) کی طرف بلاتا ہے

وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٢٥﴾ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ ؕ

اور وہ جس کو چاہتا ہے ہدایت عطا فرماتا ہے سیدھے راستے کی طرف۔ جنھوں نے نیک عمل کیئے اُن کے لئے بھلائی ہے اور مزید (اجر) بھی ہے

وَلَا يَرْهَقُ وُجُوْهَهُمْ قَتَرٌ وَّلَا ذِلَّةٌ ؕ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٢٦﴾

اور اُن کے چہروں پر نہ سیاہی چھائے گی اور نہ ذلت یہ لوگ جنت والے ہیں وہ اُس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ كَسَبُوا السَّيِّاٰتِ جَزَآءُ سَيِّئَةٍ بِمِثْلِهَا ۙ وَتَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ؕ

اور جن لوگوں نے بُرائیاں کمائیں (ان کو) بُرائی کا بدلہ اسی کے برابر ملے گا اور ان پر ذلت چھا جائے گی

مَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ ۚ كَاَنَّمَاۤ اُغْشِيَتْ وُجُوْهُهُمْ قِطَعًا مِّنَ الَّيْلِ مُظْلِمًا ؕ

اُنہیں اللہ (کے عذاب) سے بچانے والا کوئی نہ ہوگا (ایسا لگے گا کہ) گویا ان کے چہرے اندھیری رات کے ٹکڑوں سے ڈھانپ دیئے گئے ہیں

اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٢٧﴾ وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا

یہی لوگ آگ والے ہیں وہ اُس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔ اور جس دن ہم اُن سب کو جمع فرمائیں گے

ثُمَّ نَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا مَكَانَكُمْ اَنْتُمْ وَشُرَكَآؤُكُمْ ۚ

پھر ہم اُن سے کہیں گے جنھوں نے شرک کیا تھا کہ تم اور تمہارے شریک اپنی جگہ ٹھہرے رہو

فَزَيَّلْنَا بَيْنَهُمْ وَقَالَ شُرَكَآؤُهُمْ مَّا كُنْتُمْ اِيَّانَا تَعْبُدُوْنَ ﴿٢٨﴾

پھر ہم اُن کے درمیان پھوٹ ڈال دیں گے اور اُن کے شریک (معبود) کہیں گے کہ تم ہماری پوجا تو نہیں کرتے تھے۔

فَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًاۢ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اِنْ كُنَّا عَنْ عِبَادَتِكُمْ لَغٰفِلِيْنَ ﴿۲۹﴾

لہٰذا ہمارے اور تمہارے درمیان اللہ (بطور) گواہ کافی ہے بے شک ہم تمہاری پوجا سے بالکل بے خبر تھے۔

هُنَالِكَ تَبْلُوْا كُلُّ نَفْسٍ مَّآ اَسْلَفَتْ وَرُدُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ

اس موقع پر ہر جان اُس عمل کو جانچ لے گی جو اُس نے آگے بھیجا تھا اور وہ اللہ کی طرف لوٹائے جائیں گے جو اُن کا حقیقی مالک ہے

۳ ع ۱۰ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۳۰﴾ع قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ

اور ان سے گم ہوجائے گا جو وہ جھوٹ باندھا کرتے تھے۔ آپ فرما دیجیے تمہیں آسمان اور زمین سے کون رزق عطا فرماتا ہے؟

اَمَّنْ يَّمْلِكُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَمَنْ يُّخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَمَنْ يُّدَبِّرُ الْاَمْرَ ؕ

یا کون ہے جو کانوں اور آنکھوں کا مالک ہے؟ اور کون زندہ کو مُردہ سے نکالتا ہے اور کون مُردہ کو زندہ سے نکالتا ہے؟ اور کون ہر کام کی تدبیر فرماتا ہے

فَسَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُ ۚ فَقُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۳۱﴾ فَذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمُ الْحَقُّ ۚ فَمَا ذَا بَعْدَ الْحَقِّ اِلَّا الضَّلٰلُ ۖۚ

تو وہ ضرور کہیں گے اللہ تو آپ فرما دیجیے تو کیا تم نہیں ڈرتے؟ تو یہی اللہ تمہارا حقیقی رب ہے پھر حق (واضح ہونے) کے بعد گمراہی کے سوا کیا ہے

فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ ﴿۳۲﴾ كَذٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِيْنَ فَسَقُوْٓا

پھر تم کہاں پھیرے جاتے ہو؟ اِسی طرح آپ کے رب کی بات سچ ثابت ہوگئی اُن لوگوں پر جنہوں نے نافرمانی کی

اَنَّهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۳۳﴾ قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ؕ

کہ بے شک وہ ایمان نہیں لائیں گے۔ آپ فرما دیجیے کیا تمہارے شریکوں میں سے کوئی ہے جو مخلوق کو پہلی بار پیدا کرتا ہو پھر اسے لوٹائے ؟

قُلِ اللّٰهُ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ﴿۳۴﴾

آپ فرما دیجیے اللہ ہی مخلوق کو پہلی بار پیدا فرماتا ہے اور پھر وہی اس کو لوٹائے گا پھر تم کہاں بہکے چلے جا رہے ہو؟

قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ يَّهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ ؕ قُلِ اللّٰهُ يَهْدِيْ لِلْحَقِّ ؕ

آپ فرما دیجیے کیا تمہارے شریکوں میں سے کوئی ہے جو حق کی طرف رہنمائی کرتا ہو؟ آپ فرما دیجیے اللہ ہی حق کی ہدایت عطا فرماتا ہے

اَفَمَنْ يَّهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ اَحَقُّ اَنْ يُّتَّبَعَ

تو کیا جو حق کی طرف ہدایت فرماتا ہو وہ زیادہ حقدار ہے کہ اُس کی پیروی کی جائے

اَمَّنْ لَّا يَهِدِّيْٓ اِلَّآ اَنْ يُّهْدٰى ۚ فَمَا لَكُمْ ۟ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ﴿۳۵﴾

یا وہ جو ہدایت پا نہیں سکتا جب تک اُسے ہدایت دی نہ جائے تو تمہیں کیا ہوگیا ہے تم کیسے فیصلے کرتے ہو؟

وَمَا يَتَّبِعُ اَكْثَرُهُمْ اِلَّا ظَنًّا ؕ اِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِيْ مِنَ الْحَقِّ شَيْـًٔا ؕ

اور ان میں سے اکثر لوگ صرف گمان کی پیروی کرتے ہیں بے شک گمان انسان کو حق سے ذرہ برابر بے نیاز نہیں کرتا

اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ﴿۳۶﴾ وَمَا كَانَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ اَنْ يُّفْتَرٰى مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

بے شک اللہ اُسے خوب جانتا ہے جو وہ کر رہے ہیں۔ اور یہ قرآن ایسا نہیں ہے کہ اسے اللہ (کی وحی) کے بغیر گھڑ لیا گیا ہو

وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيْلَ الْكِتٰبِ

لیکن (یہ) ان (کتابوں) کی تصدیق (کرنے والا) ہے جو اس سے پہلے (نازل ہوچکی) ہیں اور کتاب (کے احکام) کی تفصیل ہے

لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٣٧﴾

اس میں کوئی شک نہیں (کہ یہ) تمام جہانوں کے رب کی طرف سے ہے۔

اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّثْلِهٖ

کیا وہ یہ کہتے ہیں کہ اس (نبی) نے اسے خودگھڑ لیا ہے آپ فرما دیجیے پھر تم اس جیسی ایک سورت لے آؤ

وَادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٣٨﴾ بَلْ كَذَّبُوْا بِمَا لَمْ يُحِيْطُوْا بِعِلْمِهٖ

اور اللہ کے سوا جسے بلاسکو بلا لو اگر تم سچے ہو۔ بلکہ انہوں نے (اسے) جھٹلا دیا جس کا وہ اپنے علم سے احاطہ نہ کر سکے

وَلَمَّا يَاْتِهِمْ تَاْوِيْلُهٗ ؕ كَذٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَانْظُرْ

اور ابھی تک اس کی حقیقت ان کے پاس نہیں آئی اسی طرح ان لوگوں نے جھٹلایا تھاجو اِن سے پہلے تھے تو دیکھیے

كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٣٩﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ يُّؤْمِنُ بِهٖ

ظالموں کا کیسا انجام ہوا؟ اور ان میں سے کچھ وہ ہیں جو اس (قرآن) پر ایمان لاتے ہیں

وَمِنْهُمْ مَّنْ لَّا يُؤْمِنُ بِهٖ ؕ وَرَبُّكَ اَعْلَمُ بِالْمُفْسِدِيْنَ ﴿٤٠﴾ ع

اور ان میں سے کچھ اس پر ایمان نہیں لاتے اور آپ کا رب خوب جانتا ہے فساد کرنے والوں کو۔

وَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقُلْ لِّيْ عَمَلِيْ وَلَكُمْ عَمَلُكُمْ ۚ اَنْتُمْ بَرِيْٓـُٔوْنَ مِمَّآ اَعْمَلُ

اور اگر وہ آپ کو جھٹلائیں تو آپ فرما دیجیے میرے لئے میرا عمل ہے اور تمہارے لئے تمہارا عمل تم بری ہو اُس سے جو میں کرتا ہوں

وَاَنَا بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿٤١﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُوْنَ اِلَيْكَ ؕ اَفَاَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ

اور میں بری ہوں اُس سے جو تم کرتے ہو۔ اور ان میں سے کچھ وہ ہیں جو (بظاہر) آپ کی طرف کان لگاتے ہیں تو کیا آپ بہروں کو سناتے ہیں

وَلَوْ كَانُوْا لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿٤٢﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْظُرُ اِلَيْكَ ؕ اَفَاَنْتَ تَهْدِي الْعُمْيَ

خواہ وہ کچھ نہ سمجھتے ہوں۔ اور اُن میں سے کچھ وہ ہیں جو (بظاہر) آپ کی طرف دیکھتے ہیں تو کیا آپ اندھوں کو (ہدایت کی) راہ دکھاتے ہیں

وَلَوْ كَانُوْا لَا يُبْصِرُوْنَ ﴿٤٣﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ النَّاسَ شَيْـًٔا وَّلٰكِنَّ النَّاسَ اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿٤٤﴾

خواہ وہ کچھ نہ دیکھتے ہوں۔ بے شک اللہ لوگوں پر کچھ بھی ظلم نہیں کرتا لیکن لوگ خود ہی اپنے جانوں پر ظلم کرتے ہیں۔

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ كَاَنْ لَّمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا سَاعَةً مِّنَ النَّهَارِ

اور جس دن وہ اُنہیں جمع فرمائے گا (تو انہیں ایسا محسوس ہوگا) گویا کہ وہ (دنیا میں) دن کی صرف ایک گھڑی ٹھہرے ہیں

يَتَعَارَفُوْنَ بَيْنَهُمْ ؕ قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِلِقَآءِ اللّٰهِ

وہ آپس میں ایک دوسرے کو پہچانتے ہوں گے یقیناً وہ خسارے میں رہے جنہوں نے اللہ کی ملاقات کو جھٹلایا

اہم نکات



وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ﴿۴۵﴾ وَاِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ

اور وہ ہدایت پانے والے نہ تھے۔ اور اگر ہم (عذاب کا) کچھ حصّہ آپ کو دکھا دیں

الَّذِيْ نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ اللّٰهُ شَهِيْدٌ عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ ﴿۴۶﴾

جس کا ہم ان سے وعدہ کرتے ہیں یا ہم آپ کو وفات دے دیں تو انہیں ہماری ہی طرف واپس آنا ہے پھر اللہ گواہ ہے اُس پر جو وہ کررہے ہیں۔

وَلِكُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلٌ ۚ فَاِذَا جَآءَ رَسُوْلُهُمْ قُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ

اور ہر امت کے لئے ایک رسول ہے لہٰذا جب ان کا رسول آجاتا ہے تو اُن کے درمیان انصاف کے ساتھ فیصلہ کردیا جاتا ہے

وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ

اور اُن پر ظلم نہیں کیا جاتا۔ اور وہ کہتے ہیں یہ (قیامت کا) وعدہ کب (پورا) ہوگا

اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۴۸﴾ قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا

اگر تم سچے ہو؟ آپ فرمادیجیے میں خود اپنے لئے اختیار نہیں رکھتا (نہ) کسی نقصان کا اور نہ ہی کسی نفع کا

اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ لِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ ؕ اِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ فَلَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً

مگر جو اللہ چاہے ہر امت کے لئے ایک وقت مقرر ہے جب ان کا مقرر وقت آجاتا ہے تو نہ وہ ایک گھڑی پیچھے ہٹ سکتے ہیں

وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿۴۹﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُهٗ بَيَاتًا اَوْ نَهَارًا

اور نہ وہ آگے بڑھ سکتے ہیں۔ آپ فرما دیجیے بھلاتم دیکھو اگر تم پر اُس (اللہ) کا عذاب رات یا دن کو آجائے

مَّا ذَا يَسْتَعْجِلُ مِنْهُ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۵۰﴾ اَثُمَّ اِذَا مَا وَقَعَ اٰمَنْتُمْ بِهٖ ؕ

(آخر) وہ کون سی چیز ہے جس کی مجرم جلدی کر رہے ہیں؟ کیا جب (عذاب) واقع ہو جائے گا تب تم اُس پر ایمان لاؤ گے

آٰلْئٰنَ وَقَدْ كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿۵۱﴾

(کہا جائے گا) کیا اب (مانتے ہو) حالانکہ تم تو اِس عذاب کے لئے بڑی جلدی مچا رہے تھے۔

ثُمَّ قِيْلَ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذُوْقُوْا عَذَابَ الْخُلْدِ ۚ

پھر اُن لوگوں سے کہا جائے گا جنہوں نے ظلم کیا ہمیشہ کا عذاب چکھو

هَلْ تُجْزَوْنَ اِلَّا بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ﴿۵۲﴾ وَيَسْتَنْۢبِـُٔوْنَكَ

(کہا جائے گا) کیا تمہیں تمہارے کیئے کے سوا کسی اور چیز کا بدلہ دیا جائے گا؟ اور وہ آپ سے پوچھتے ہیں

ع ۵ ۱۳ اَحَقٌّ هُوَ ؕ قُلْ اِيْ وَرَبِّيْٓ اِنَّهٗ لَحَقٌّ ؕ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿۵۳﴾ ع

کیا یہ حق ہے آپ فرما دیجیے ہاں! میرے رب کی قسم! یقیناً یہی حق ہے اور تم (اللہ کو) عاجز کرنے والے نہیں۔

علم و عمل کی باتیں

۱- اللہ تعالیٰ نے رسولوں کو ان کی قوموں کی طرف اس لئے بھیجا کہ وہ کافروں کو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرائیں اور اہل ایمان کو اللہ تعالیٰ کے ہاں بلند مقام و مرتبہ کی خوشخبری دیں۔ (سورۂ یونس، آیت:۲)

۲- اللہ تعالیٰ ہی نے پوری کائنات کو پیدا فرمایا اور وہی اسے چلا رہا ہے۔ اس کائنات میں کوئی کام اللہ تعالیٰ کی مشیت کے بغیر نہیں ہوتا۔ (سورۂ یونس، آیت:۳)

۳- آخرت کو فراموش کر دینا، دنیا میں مگن اور مطمئن ہو جانا اور اللہ تعالیٰ کی آیات سے غفلت برتنا جہنم میں لے جانے والے کام ہیں۔ (سورۂ یونس، آیات:۷،۸)

۴- تکلیف میں انسان اللہ تعالیٰ کو پکارتا ہے لیکن جب اللہ تعالیٰ اس کی تکلیف دور فرما دیتا ہے تو انسان اللہ تعالیٰ کو بھلا دیتا ہے حالانکہ اسے خوشحالی میں بھی اللہ تعالیٰ کو یاد رکھنا چاہیے۔ (سورۂ یونس، آیات:۱۲،۲۳)

۵- کئی نافرمان قوموں کو ہلاک کرنے کے بعد آج اللہ تعالیٰ نے ہمیں زمین پر آباد فرمایا ہے تاکہ اللہ تعالیٰ ہمارا امتحان لے کہ ہم کیسے اعمال کرتے ہیں۔ (سورۂ یونس، آیات:۱۳،۱۴)

۶- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیاتِ طیبہ کا ہر لمحہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت و رسالت کی صداقت اور قرآن کریم کی حقانیت کی سب سے بڑی دلیل ہے۔ (سورۂ یونس، آیت:۱۶)

۷- اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر جن باطل معبودوں کی پوجا کی جاتی ہے وہ نہ کسی کو نقصان پہنچا سکتے ہیں اور نہ کوئی فائدہ اور نہ ہی انہیں کسی قسم کی شفاعت کا اختیار ہے۔ (سورۂ یونس، آیت:۱۸)

۸- اسلام ہی سلامتی اور جنت کا راستہ ہے اس کے سوا باقی راستے بُرائی اور جہنم کے ہیں۔ (سورۂ یونس، آیات:۲۵ تا ۲۷)

۹- قیامت کے دن مشرکین کے باطل معبود جواب دے دیں گے اور ان کے کسی کام نہ آ سکیں گے۔ (سورۂ یونس، آیات:۲۸،۲۹)

۱۰- اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جو مخلوق کو پہلی مرتبہ پیدا کرے اور پھر انہیں دوبارہ قیامت کے دن زندہ کرے اور اللہ تعالیٰ ہی حق کی طرف ہدایت کی توفیق عطا فرماتا ہے۔ (سورۂ یونس، آیات:۳۴،۳۵)

۱۱- قرآنِ حکیم میں سابقہ تمام آسمانی کتابوں کی تصدیق اور تفصیل ہے۔ کوئی شخص قرآنِ حکیم کو نہیں گھڑ سکتا بلکہ یہ اللہ تعالیٰ ہی کا نازل کردہ کلام ہے۔ (سورۂ یونس، آیت:۳۷)

سمجھیں اور حل کریں

سوال ۱ خالی جگہیں پُر کریں:

(۱) آیت:۲ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تلقین کی گئی کہ اہل ایمان کو ان کے رب کے ہاں ____________________ کی خوشخبری دیں۔

(۲) آیت:۱۲ میں ناشکرا انسان تکلیف دور ہو جانے کے بعد ایسا ہو جاتا ہے گویا اس نے اللہ تعالیٰ کو ____________________ ہو۔

(۳) آیت:۱۷ میں سب سے بڑا ظالم ____________________ کو قرار دیا گیا ہے۔

(۴) آیت:۲۴ میں اللہ تعالیٰ نے انسان کی زندگی کے لئے ____________________ کی مثال بیان فرمائی ہے۔

(۵) آیت:۴۵ میں قیامت کے دن لوگوں کو آخرت کی زندگی کے مقابلہ میں دنیا کی زندگی ____________ محسوس ہوگی۔

سوال ۲ مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دیجیے:

۱- پہلے رکوع کی روشنی میں جنت میں اہل جنت کی دعائیں یا مناجات تحریر کریں۔

۲- دوسرے رکوع میں قرآن حکیم کے بارے میں مشرکینِ مکہ کا کیا مطالبہ بیان ہوا ہے اور اس مطالبہ کا انہیں کیا جواب دیا گیا ہے؟

۳- تیسرے رکوع کی روشنی میں جواب دیں کہ قیامت کے دن اہل جہنم اور اہل جنت کے چہرے کیسے ہوں گے؟

۴- چوتھے رکوع میں توحید باری تعالیٰ کے دلائل کا بیان ہے۔ آپ کم از کم پانچ دلائل تحریر کریں۔

۵- چوتھے رکوع کی روشنی میں جواب دیں کہ قرآن حکیم کی کیا شان بیان کی گئی ہے؟

سوال ۳ عظمتِ قرآن پر ایک جامع نوٹ لکھیں۔

گھریلو سرگرمی

- زندگی میں پیش آنے والا اپنا، گھر والوں یا دوستوں کا کوئی واقعہ تحریر کریں۔ جب انتہائی مشکل کا سامنا کرنا پڑا ہو تو اللہ ﷻ پر توکل کرتے ہوئے اپنے کسی ایسے عمل کا وسیلہ پیش کیا ہو جو خالصتاً اللہ کی رضا کے لئے کیا گیا ہو اور اللہ ﷻ نے اس مشکل سے نجات عطا فرمائی ہو۔
- نباتات کی زندگی کا انسان کی زندگی سے موازنہ کیجیے۔
- ہفتہ میں ایک دن کوئی ایسا وقت ضرور مقرر کریں کہ جس میں تمام گھر والے جمع ہو کر با وضو اپنے پیارے نبی حضرت سیدنا محمد مصطفی ﷺ پر درود پاک پڑھنے کا اہتمام کریں۔ نیز اپنی زندگی کا کوئی ایسا عملی واقعہ تحریر کریں جسے صرف اللہ ﷻ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت کی بنا پر کیا ہو۔

دستخط استاد: ____________ دستخط والدین / سرپرست: ____________

سبق:۷

سُوْرَۃُ یُوْنُس

سورۂ یونس ۱۰ (حصّہ دوم) آیات:۵۴تا۱۰۹

وَلَوْ اَنَّ لِكُلِّ نَفْسٍ ظَلَمَتْ مَا فِي الْاَرْضِ لَافْتَدَتْ بِهٖ ؕ
اور اگر ہر اُس شخص کے لئے جس نے ظلم کیا (وہ سب کچھ ہو) جو زمین میں ہے (تو) وہ (عذاب سے بچنے کے لئے) اسے ضرور فدیے میں دے دے
وَاَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ ۚ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ
اور وہ ندامت کو چھپائیں گے جب وہ عذاب دیکھ لیں گے اور ان کے درمیان انصاف کے ساتھ فیصلہ کیا جائے گا
وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝ اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اَلَآ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ
اور اُن پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔ آگاہ ہو جاؤ! بے شک اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں ہے آگاہ ہو جاؤ! بے شک اللہ کا وعدہ سچا ہے
وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ
لیکن ان میں سے اکثر لوگ نہیں جانتے۔ وہی زندگی عطا فرماتا ہے اور موت دیتا ہے اور اُسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔اے لوگو!
قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ ۙ
یقیناً تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نصیحت آچکی ہے اور اُن (بیماریوں) کی شفا جو سینوں میں ہیں
وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۝ قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ
اور مومنوں کے لئے ہدایت اور رحمت ہے۔ آپ فرما دیجئے یہ (سب کچھ) اللہ کے فضل اور اس کی رحمت سے ہے
فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا ؕ هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ۝ قُلْ اَرَءَيْتُمْ
لہٰذا انہیں اس پر خوش ہونا چاہیے یہ ان تمام چیزوں سے بہتر ہے جو وہ جمع کر رہے ہیں۔ آپ فرما دیجئے بھلا تم دیکھو
مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ لَكُمْ مِّنْ رِّزْقٍ فَجَعَلْتُمْ مِّنْهُ حَرَامًا وَّحَلٰلًا ؕ قُلْ آٰللّٰهُ اَذِنَ لَكُمْ
جو اللہ نے تمہارے لئے رزق نازل فرمایا ہے تو تم نے اُس میں سے کچھ حرام اور کچھ حلال ٹھہرا لیا ہے آپ فرما دیجئے کیا اللہ نے تمہیں اجازت دی ہے
اَمْ عَلَى اللّٰهِ تَفْتَرُوْنَ ۝ وَمَا ظَنُّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ
یا تم اللہ پر جھوٹ باندھ رہے ہو۔ اور ان لوگوں کا کیا گمان ہے جو اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں قیامت کے بارے میں؟
اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُوْنَ ۝ وَمَا تَكُوْنُ فِيْ شَاْنٍ ع
یقیناً اللہ لوگوں پر فضل فرمانے والا ہے لیکن ان میں سے اکثر شکر ادا نہیں کرتے۔ اور (اے نبی ﷺ) آپ جس حال میں بھی ہوتے ہیں
وَّمَا تَتْلُوْا مِنْهُ مِنْ قُرْاٰنٍ وَّلَا تَعْمَلُوْنَ مِنْ عَمَلٍ
اور آپ اُس کی طرف سے (نازل شدہ) قرآن میں سے جو بھی تلاوت کرتے ہیں اور تم لوگ جو بھی عمل کرتے ہو
اِلَّا كُنَّا عَلَيْكُمْ شُهُوْدًا اِذْ تُفِيْضُوْنَ فِيْهِ ؕ وَمَا يَعْزُبُ عَنْ رَّبِّكَ مِنْ مِّثْقَالِ ذَرَّةٍ
ہم تم پر گواہ ہوتے ہیں جب تم اُس میں مشغول ہوتے ہو اور آپ کے رب سے ذرّہ برابر بھی کوئی چیز نہیں چھپتی
فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ وَلَآ اَصْغَرَ مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْبَرَ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ۝
زمین میں اور نہ آسمان میں اور نہ اس (ذرہ) سے کوئی چھوٹی (چیز) اور نہ بڑی مگر واضح کتاب (لوحِ محفوظ) میں (درج) ہے۔

أَلَآ إِنَّ أَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۶۲﴾ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ﴿۶۳﴾

آگاہ ہو جاؤ! بے شک جو اللہ کے دوست ہیں اُن پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ جو ایمان لائے اور ڈرتے رہے۔

لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ۚ لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ۚ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۶۴﴾

اُن کے لئے خوشخبری ہے دنیا کی زندگی میں (بھی) اور آخرت میں (بھی) اللہ کی باتوں میں کوئی تبدیلی نہیں ہوسکتی یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔

وَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ ۘ إِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ۚ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۶۵﴾

لہٰذا ان کی باتیں آپ ﷺ کو غمگین نہ کریں بے شک ساری عزت اللہ ہی کے لئے ہے وہ خوب سننے والا خوب جاننے والا ہے۔

أَلَآ إِنَّ لِلّٰهِ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ ۗ

آگاہ ہو جاؤ! بے شک اللہ ہی کے لئے ہے جو کوئی آسمانوں میں ہے اور جو کوئی زمینوں میں ہے

وَمَا يَتَّبِعُ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ شُرَكَآءَ ۗ

اور جو لوگ اللہ کے سوا شریکوں کو پکارتے ہیں (درحقیقت) وہ کسی کی پیروی نہیں کر رہے

إِنْ يَّتَّبِعُوْنَ إِلَّا الظَّنَّ وَإِنْ هُمْ إِلَّا يَخْرُصُوْنَ ﴿۶۶﴾ هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ

وہ تو صرف گمان کی پیروی کرتے ہیں اور وہ صرف جھوٹا اندازہ لگاتے ہیں۔ وہی (اللہ) ہے جس نے تمہارے لئے رات بنائی

لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ۗ إِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ ﴿۶۷﴾

تاکہ تم اُس میں آرام کرو اور دن کو روشن بنایا بے شک اس میں نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لئے جو (غور سے) سنتے ہیں۔

قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ ۖ هُوَ الْغَنِيُّ ۖ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ

وہ کہتے ہیں اللہ نے بیٹا بنا لیا ہے وہ پاک ہے وہ بے نیاز ہے اُسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمینوں میں ہے

إِنْ عِنْدَكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍۢ بِهٰذَا ۚ أَتَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۶۸﴾ قُلْ إِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ

تمہارے پاس اس کی کوئی دلیل نہیں کیا تم اللہ کے بارے وہ بات کہتے ہو جو تم نہیں جانتے۔ آپ فرما دیجئے بے شک جو لوگ اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں

لَا يُفْلِحُوْنَ ﴿۶۹﴾ مَتَاعٌ فِي الدُّنْيَا ثُمَّ إِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ نُذِيْقُهُمُ الْعَذَابَ الشَّدِيْدَ

وہ کامیاب نہیں ہوں گے۔ (ان کے لئے) کچھ فائدہ ہے دنیا میں پھر انہیں ہماری ہی طرف واپس آنا ہے پھر ہم انہیں سخت عذاب چکھائیں گے

بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ﴿۷۰﴾ وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ نُوْحٍ ۘ إِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ إِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكُمْ ع

اِس وجہ سے کہ وہ کفر کیا کرتے تھے۔ اور آپ انہیں نوح (علیہ السلام) کی خبر پڑھ کر سنائیں جب اُنھوں نے اپنی قوم سے فرمایا اے میری قوم! اگر تم پر گراں گزرتا ہے

مَّقَامِيْ وَتَذْكِيْرِيْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَعَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ

تمہارے درمیان میرا رہنا اور اللہ کی آیات کے ساتھ میرا نصیحت کرنا تو میں نے اللہ ہی پر بھروسہ کرلیا ہے

فَاَجْمِعُوْٓا اَمْرَكُمْ وَشُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُنْ اَمْرُكُمْ عَلَيْكُمْ غُمَّةً

پھر تم سب مل کر اپنے شرکاء کے ساتھ اپنی تدبیر کرلو پھر تمہاری تدبیر (کا کوئی پہلو) تم پر پوشیدہ نہ رہے

ثُمَّ اقْضُوْٓا اِلَيَّ وَلَا تُنْظِرُوْنِ ﴿۷۱﴾ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ

تو جو فیصلہ میرے بارے میں کرنا ہے کر گزرو اور مجھے مہلت نہ دو۔ پھر اگر تم منہ پھیرو گے

فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَمَا سَاَلْتُكُمْ مِّنْ اَجْرٍ ؕ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ ۙ وَاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿٧٢﴾

تو میں نے تم سے کوئی اَجر نہیں مانگا میرا اَجر تو صرف اللہ (کے ذمہ کرم) پر ہے اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں فرماں برداروں میں سے ہو جاؤں۔

فَكَذَّبُوْهُ فَنَجَّيْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهٗ فِي الْفُلْكِ

تو لوگوں نے ان (نوح علیہ السلام) کو جھٹلایا تو ہم نے اُنہیں نجات عطا فرمائی اور ان کو بھی جو اُن کے ساتھ کشتی میں تھے

وَجَعَلْنٰهُمْ خَلٰٓئِفَ وَاَغْرَقْنَا الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ

اور ہم نے اُنہیں (زمین میں ان کا) جانشین بنا دیا اور ہم نے اُن کو غرق کردیا جنھوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا

فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿٧٣﴾ ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ رُسُلًا اِلٰى قَوْمِهِمْ

تو دیکھ لو (عذاب سے) ڈرائے گئے لوگوں کا کیسا انجام ہوا۔ پھر ہم نے ان (نوح علیہ السلام) کے بعد کئی رسول بھیجے اُن (رسولوں) کی قوموں کی طرف

فَجَآءُوْهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَمَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا بِمَا كَذَّبُوْا بِهٖ مِنْ قَبْلُ ؕ كَذٰلِكَ نَطْبَعُ

تو وہ ان کے پاس روشن نشانیاں لے کر آئے تو وہ ایسے نہ تھے کہ ایمان لاتے اُس پر جسے وہ پہلے جھٹلا چکے تھے اِسی طرح ہم مہر لگا دیتے ہیں

عَلٰى قُلُوْبِ الْمُعْتَدِيْنَ ﴿٧٤﴾ ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ مُّوْسٰى وَهٰرُوْنَ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ بِاٰيٰتِنَا

حد سے گزرنے والوں کے دلوں پر۔ پھر ہم نے اُن (رسولوں) کے بعد بھیجا موسیٰ (علیہ السلام) اور ہارون (علیہ السلام) کو فرعون اور اُس کے سرداروں کی طرف اپنی نشانیوں کے ساتھ

فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ﴿٧٥﴾ فَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوْٓا اِنَّ هٰذَا لَسِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿٧٦﴾

تو اُن لوگوں نے تکبر کیا اور وہ مجرم لوگ تھے۔ پھر جب اُن کے پاس ہماری طرف سے حق آیا تو اُنہوں نے کہا یقیناً یہ تو ضرور کُھلا جادو ہے۔

قَالَ مُوْسٰٓى اَتَقُوْلُوْنَ لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَكُمْ ؕ اَسِحْرٌ هٰذَا ؕ وَلَا يُفْلِحُ السّٰحِرُوْنَ ﴿٧٧﴾

موسیٰ نے فرمایا کیا تم حق کے بارے میں (ایسی بات) کہتے ہو جب وہ تمہارے پاس آیا کیا یہ جادو ہے؟ حالانکہ جادوگر کامیاب نہیں ہوا کرتے۔

قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا لِتَلْفِتَنَا عَمَّا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا

اُنھوں نے کہا (اے موسیٰ!) کیا تم ہمارے پاس (اس لئے) آئے ہو کہ ہمیں (اس راہ سے) پھیر دو جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا ہے

وَتَكُوْنَ لَكُمَا الْكِبْرِيَآءُ فِي الْاَرْضِ ؕ وَمَا نَحْنُ لَكُمَا بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿٧٨﴾ وَقَالَ فِرْعَوْنُ ائْتُوْنِيْ

اور تم دونوں (بھائیوں) کے لئے زمین میں بڑائی ہو جائے اور ہم تم دونوں (کی بات) کو ماننے والے نہیں ہیں۔ اور فرعون نے کہا میرے پاس لے آؤ

بِكُلِّ سٰحِرٍ عَلِيْمٍ ﴿٧٩﴾ فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰٓى اَلْقُوْا مَآ اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ ﴿٨٠﴾ فَلَمَّآ اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰى

تمام ماہر جادوگر۔ پھر جب جادوگر آگئے تو موسیٰ (علیہ السلام) نے اُنہیں فرمایا ڈالو جو کچھ تم ڈالنے والے ہو۔ پھر جب اُنہوں نے ڈالا (تو موسیٰ (علیہ السلام) نے فرمایا

مَا جِئْتُمْ بِهِ ۙ السِّحْرُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿٨١﴾

جو کچھ تم لائے ہو (وہ) جادو ہے بے شک عنقریب اللہ اسے باطل کر دے گا بے شک اللہ فساد کرنے والوں کا کام درست نہیں کرتا۔

وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿٨٢﴾ ع ٨/١٢

اور اللہ اپنے کلمات سے حق کا حق ہونا ثابت فرما دیتا ہے خواہ مجرموں کو کتنا ہی ناگوار ہو۔

اہم نکات



فَمَآ اٰمَنَ لِمُوْسٰۤى اِلَّا ذُرِّيَّةٌ مِّنْ قَوْمِهٖ عَلٰى خَوْفٍ مِّنْ فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهِمْ

تو(ابتداً) موسیٰ (علیہ السلام) کی ان کی قوم کے چند نوجوانوں کے سوا کسی نے بات نہ مانی فرعون اور اس (کی قوم) کے سرداروں سے ڈرتے ہوئے

اَنْ يَّفْتِنَهُمْ ؕ وَاِنَّ فِرْعَوْنَ لَعَالٍ فِى الْاَرْضِ ۚ وَاِنَّهٗ لَمِنَ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿۸۳﴾

کہ وہ انہیں (کسی) مصیبت میں نہ مبتلا کر دیں اور یقیناً فرعون زمین میں زور آور تھا اور یقیناً وہ حد سے گزرنے والوں میں سے تھا۔

وَقَالَ مُوْسٰى يٰقَوْمِ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ فَعَلَيْهِ تَوَكَّلُوْۤا اِنْ كُنْتُمْ مُّسْلِمِيْنَ ﴿۸۴﴾

اور موسیٰ (علیہ السلام) نے فرمایا اے میری قوم! اگر تم اللہ پر ایمان لائے ہو تو اُسی پر بھروسہ کرو اگر تم فرماں بردار ہو۔

فَقَالُوْا عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا ۚ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۸۵﴾ وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ

تو انہوں نے کہا ہم نے اللہ ہی پر بھروسہ کیا اے ہمارے رب! ہمیں ظالم قوم کے لئے (ذریعہ) آزمائش نہ بنا۔ اور اپنی رحمت سے ہمیں نجات عطا فرما

مِنَ الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۸۶﴾ وَاَوْحَيْنَاۤ اِلٰى مُوْسٰى وَاَخِيْهِ اَنْ تَبَوَّاٰ لِقَوْمِكُمَا بِمِصْرَ بُيُوْتًا

کافر قوم سے۔ اور ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) اور اُن کے بھائی کی طرف وحی فرمائی کہ تم دونوں اپنی قوم کے لئے مصر میں کچھ گھر بناؤ

وَّاجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ قِبْلَةً وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ؕ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۸۷﴾

اور اپنے گھروں کو قبلہ رُخ بناؤ اور نماز قائم کرو اور ایمان والوں کو خوشخبری دو۔

وَقَالَ مُوْسٰى رَبَّنَاۤ اِنَّكَ اٰتَيْتَ فِرْعَوْنَ وَمَلَاَهٗ

اور موسیٰ (علیہ السلام) نے عرض کیا اے ہمارے رب! بے شک تُو نے فرعون اور اس کے سرداروں کو دیئے ہیں

زِيْنَةً وَّاَمْوَالًا فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ رَبَّنَا لِيُضِلُّوْا عَنْ سَبِيْلِكَ ۚ

بہت سے (اسباب) زینت اور اموال دنیا کی زندگی میں اے ہمارے رب! تاکہ وہ لوگوں کو تیری راہ سے گمراہ کرتے رہیں

رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰۤى اَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْا حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ﴿۸۸﴾

اے ہمارے رب! اُن کے مال برباد کردے اور اُن کے دل سخت کردے پھر وہ ایمان نہ لائیں جب تک دردناک عذاب دیکھ نہ لیں۔

قَالَ قَدْ اُجِيْبَتْ دَّعْوَتُكُمَا فَاسْتَقِيْمَا وَلَا تَتَّبِعٰٓنِّ سَبِيْلَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۸۹﴾

(اللہ نے) فرمایا یقیناً تم دونوں کی دعا قبول کرلی گئی لہٰذا تم دونوں ثابت قدم رہو اور ہرگز اُن لوگوں کے راستہ کی پیروی نہ کرنا جو جانتے نہیں۔

وَجٰوَزْنَا بِبَنِىْۤ اِسْرَآءِيْلَ الْبَحْرَ فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ وَجُنُوْدُهٗ بَغْيًا وَّعَدْوًا ؕ

اور ہم نے بنی اسرائیل کو سمندر سے پار اُتارا پھر فرعون اور اُس کے لشکر نے اُن کا پیچھا کیا ظلم اور زیادتی کرتے ہوئے

حَتّٰۤى اِذَاۤ اَدْرَكَهُ الْغَرَقُ ۙ قَالَ اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا الَّذِىْۤ اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْۤا اِسْرَآءِيْلَ

یہاں تک کہ جب (فرعون) ڈوبنے لگا (تو) کہنے لگا میں اس پر ایمان لایا کہ اُس کے سوا کوئی معبود نہیں جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں

وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۹۰﴾ آٰلْـٰٔنَ وَقَدْ عَصَيْتَ قَبْلُ

اور میں فرماں برداروں میں سے ہوں۔ (اس سے کہا گیا) کیا اب (ایمان لاتا ہے)؟ حالانکہ تو اِس سے پہلے نافرمانی کرتا رہا

وَكُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۹۱﴾ فَالْيَوْمَ نُنَجِّيْكَ بِبَدَنِكَ لِتَكُوْنَ لِمَنْ خَلْفَكَ اٰيَةً ؕ

اور تو فساد کرنے والوں میں سے تھا۔ تو آج ہم تیرے بدن کو بچالیں گے تاکہ تُو اپنے بعد آنے والوں کے لئے (عبرت کی) ایک نشانی ہو

وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ عَنْ اٰيٰتِنَا لَغٰفِلُوْنَ ﴿٩٢﴾ وَلَقَدْ بَوَّاْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ مُبَوَّاَ صِدْقٍ ع ١٠ ٩

اور بے شک بہت سے لوگ ہماری نشانیوں سے یقیناً غافل ہیں۔ اور یقیناً ہم نے بنی اسرائیل کو اچھا ٹھکانا عطا فرمایا

وَّرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ۚ فَمَا اخْتَلَفُوْا حَتّٰى جَآءَهُمُ الْعِلْمُ ۭ

اور اُنہیں پاکیزہ چیزوں میں سے رزق عطا فرمایا پھر انہوں نے اختلاف نہیں کیا یہاں تک کہ ان کے پاس علم آگیا

اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿٩٣﴾

بے شک آپ کا رب ان کے درمیان فیصلہ فرما دے گا قیامت کے دن جن باتوں میں وہ اختلاف کیا کرتے تھے۔

فَاِنْ كُنْتَ فِيْ شَكٍّ مِّمَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ

تو (اے مخاطب!) اگر تجھے اُس (کتاب) کے بارے میں شک ہے جو ہم نے (نبی کریم ﷺ پر) تمہارے لئے نازل فرمائی

فَسْـَٔـلِ الَّذِيْنَ يَقْرَءُوْنَ الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ لَقَدْ جَآءَكَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ﴿٩٤﴾

تو اُن سے پوچھ لو جو تم سے پہلے کتاب پڑھتے ہیں یقیناً تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے حق آچکا ہے لہٰذا تم ہرگز شک کرنے والوں میں سے نہ ہو۔

وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَتَكُوْنَ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿٩٥﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ

اور اُن لوگوں میں سے ہرگز نہ ہو جنہوں نے اللہ کی آیات کو جھٹلایا ورنہ تم نقصان اُٹھانے والوں میں سے ہو جاؤ گے۔ بے شک وہ لوگ

حَقَّتْ عَلَيْهِمْ كَلِمَتُ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٩٦﴾ وَلَوْ جَآءَتْهُمْ كُلُّ اٰيَةٍ حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ﴿٩٧﴾

جن پر آپ کے رب کی بات ثابت ہو چکی وہ ایمان نہیں لائیں گے۔ خواہ اُن کے پاس ہر نشانی آجائے یہاں تک کہ وہ دردناک عذاب دیکھ لیں۔

فَلَوْلَا كَانَتْ قَرْيَةٌ اٰمَنَتْ فَنَفَعَهَآ اِيْمَانُهَآ اِلَّا قَوْمَ يُوْنُسَ ۭ لَمَّآ اٰمَنُوْا

تو کوئی بستی ایسی کیوں نہ ہوئی کہ (بر وقت) ایمان لاتی تو اُسے (بھی) اُس کا ایمان نفع دیتا سوائے یونس کی قوم کے جب وہ ایمان لے آئے

كَشَفْنَا عَنْهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰى حِيْنٍ ﴿٩٨﴾ وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ

تو ہم نے اُن سے رسوائی کا عذاب ہٹا دیا دنیا کی زندگی میں اور ہم نے انہیں ایک وقت تک (دنیاوی سامان سے) فائدہ پہنچایا۔ اور اگر آپ کا رب چاہتا

لَاٰمَنَ مَنْ فِي الْاَرْضِ كُلُّهُمْ جَمِيْعًا ۭ اَفَاَنْتَ تُكْرِهُ النَّاسَ حَتّٰى يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ﴿٩٩﴾

تو وہ لوگ جو زمین میں ہیں سب ضرور ایمان لے آتے تو کیا آپ لوگوں کو مجبور کریں گے یہاں تک کہ وہ ایمان والے ہو جائیں؟

وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تُؤْمِنَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَيَجْعَلُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِيْنَ

اور کسی شخص کے لئے ممکن نہیں کہ اللہ کے حکم کے بغیر ایمان لے آئے اور (اللہ) ان لوگوں پر (کفر و شرک کی) نجاست ڈال دیتا ہے

لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿١٠٠﴾ قُلِ انْظُرُوْا مَاذَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَمَا تُغْنِي الْاٰيٰتُ وَالنُّذُرُ عَنْ قَوْمٍ

جو نہیں سمجھتے۔ آپ فرما دیجئے دیکھو آسمانوں اور زمینوں میں کیا کچھ ہے اور نشانیاں اور ڈرانے والی چیزیں ان لوگوں کے کام نہیں آتیں

لَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿١٠١﴾ فَهَلْ يَنْتَظِرُوْنَ اِلَّا مِثْلَ اَيَّامِ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ قُلْ فَانْتَظِرُوْٓا

جو ایمان نہیں لاتے۔ تو کیا یہ لوگ ان جیسے (عذاب کے) دنوں کا انتظار کر رہے ہیں جو ان لوگوں پر آئے جو ان سے پہلے تھے آپ فرمادیجئے تو انتظار کرو

اِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ﴿١٠٢﴾ ثُمَّ نُنَجِّيْ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

بے شک میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرنے والوں سے ہوں۔ پھر ہم بچا لیتے ہیں اپنے رسولوں کو اور اُن لوگوں کو جو ایمان لائے

١٠ع١١ كَذٰلِكَ ۚ حَقًّا عَلَيْنَا نُنْجِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٠٣﴾ ع قُلْ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ

اِسی طرح ہمارے ذمہ (کرم پر) ہے کہ ہم ایمان والوں کو بچالیں۔ آپ فرما دیجیے اے لوگو!

اِنْ كُنْتُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْ دِيْنِيْ فَلَاۤ اَعْبُدُ الَّذِيْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

اگر تم میرے دین کے بارے میں شک میں ہو تو میں عبادت نہیں کرتا اُن کی جن کو تم اللہ کے سوا پوجتے ہو

وَلٰكِنْ اَعْبُدُ اللّٰهَ الَّذِيْ يَتَوَفّٰىكُمْ ۖۚ وَاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٠٤﴾ لا

لیکن میں اللہ کی عبادت کرتا ہوں جو تمہیں وفات دیتا ہے اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں مومنوں میں سے ہو جاؤں۔

وَاَنْ اَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا ۚ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿١٠٥﴾ وَلَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

اور یہ کہ آپ اپنا رُخ یکسوئی کے ساتھ دین پر قائم رکھیں اور ہرگز شرک کرنے والوں میں سے نہ ہونا۔ اور اللہ کے سوا اُن کو نہ پوجو

مَا لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ ۚ فَاِنْ فَعَلْتَ فَاِنَّكَ اِذًا مِّنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٠٦﴾ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ

جو نہ تمہیں نفع دے سکتے ہیں اور نہ تمہیں نقصان پہنچا سکتے ہیں تو اگر تم نے ایسا کیا تو بے شک تم ظالموں میں سے ہو جاؤ گے۔ اور اگر اللہ تمہیں کوئی تکلیف پہنچائے

فَلَا كَاشِفَ لَهٗۤ اِلَّا هُوَ ۚ وَاِنْ يُّرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ ؕ

تو اس کے سوا کوئی اسے دور فرمانے والا نہیں اور اگر وہ تمہارے ساتھ خیر کا ارادہ فرمائے تو اس کے فضل کو کوئی ہٹانے والا نہیں

يُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿١٠٧﴾ قُلْ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ

وہ اِس (فضل) کو پہنچاتا ہے جسے وہ چاہتا ہے اپنے بندوں میں سے اور وہ بہت بخشنے والا نہایت رحم فرمانے والا ہے۔ آپ فرما دیجیے اے لوگو!

قَدْ جَآءَكُمُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ۚ

یقیناً تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے حق آ گیا ہے تو جس شخص نے ہدایت قبول کی تو اس نے اپنے ہی فائدہ کے لئے ہدایت قبول کی

وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۚ وَمَاۤ اَنَا عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ ﴿١٠٨﴾ ؕ وَاتَّبِعْ مَا يُوْحٰۤى اِلَيْكَ

اور جو گمراہ ہوا تو اس کی گمراہی کی ذمہ داری اسی پر ہے اور میں تمہارا ذمہ دار نہیں ہوں۔ اور آپ اُس کی پیروی کیجیے جو آپ کی طرف وحی فرمائی جاتی ہے

١١ع١١ وَاصْبِرْ حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ ۖۚ وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿١٠٩﴾ ع

اور صبر کیجیے یہاں تک کہ اللہ فیصلہ فرمادے اور وہ بہترین فیصلہ فرمانے والا ہے۔

اہم نکات



علم و عمل کی باتیں

۱- ظالم قیامت کے دن انتہائی شرمندہ ہوں گے اور جہنم سے بچنے کے لئے اپنا سب مال و اسباب دینا چاہیں گے مگر ان کے لئے نجات ممکن نہ ہوگی۔ (سورۂ یونس، آیت:۵۴)

۲- قرآن حکیم اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف سے نصیحت، ظاہری و باطنی بیماریوں کی شفا، ہدایت اور رحمت ہے۔ (سورۂ یونس، آیت:۵۷)

۳- قرآن حکیم اور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا کی ہر دولت سے کہیں بڑھ کر ہیں ہمیں سب سے زیادہ ان سے اپنا تعلق مضبوط رکھنا چاہیئے۔ (سورۂ یونس، آیت:۵۸)

۴- کوئی بھی عمل خواہ ذرہ برابر ہی کیوں نہ ہو چاہے زمین میں ہو یا آسمان میں وہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے علم میں ہے۔ (سورۂ یونس، آیت:۶۱)

۵- اللہ سبحانہ وتعالیٰ اپنے اولیاء سے خوف اور غم کو دور کر دیتا ہے۔ (سورۂ یونس، آیت:۶۲)

۶- حق کے مخالفین کے مقابلہ میں مومنوں کا بھروسہ صرف اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہی پر ہونا چاہیئے کیوں کہ حقیقتاً اور مستقلاً مددگار اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہی ہے۔ (سورۂ یونس، آیت:۷۱)

۷- مشکلات میں اہل ایمان کا سب سے بڑا ہتھیار اور سہارا اللہ سبحانہ وتعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہوئے اس سے دعا مانگنا اور نماز قائم کرنا ہے۔ (سورۂ یونس، آیات:۸۵ تا ۸۷)

۸- موت کے وقت یا عذاب آجانے کے بعد ایمان لانا اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے ہاں قابل قبول نہیں۔ (سورۂ یونس، آیات:۹۰، ۹۱)

۹- کوئی قوم اگر اجتماعی طور پر سچی توبہ کرلے تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ اُس سے آنے والے عذاب کو ٹال دیتا ہے۔ (سورۂ یونس، آیت:۹۸)

۱۰- جو ہدایت اختیار کرتا ہے تو اپنے فائدے کے لئے اور جو گمراہی اختیار کرتا ہے تو اس کا نقصان اُسی کو ہوگا۔ (سورۂ یونس، آیت:۱۰۸)

سمجھیں اور حل کریں

سوال ۱ خالی جگہیں پُر کریں:

(۱) آیت:۶۱ میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے بارے میں ذکر ہے کہ وہ لوگوں کے اعمال سے خوب واقف ہے۔ اعمال میں خاص طور پر ________________________ کا ذکر ہے۔

(۲) آیت:۸۳ میں ذکر ہے کہ موسیٰ علیہ السلام کا ساتھ دینے والے ________________ تھے۔

(۳) آیت:۹۲ میں ذکر ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ____________ کو بعد میں آنے والوں کے لئے ____________ بنا دیا۔

(۴) آیت:۱۰۰ میں ذکر ہے کہ کسی کے لئے ممکن نہیں کہ وہ ______________ کے بغیر ایمان لے آئے۔

(۵) آیت:۱۰۱ کی روشنی میں بتائیں کہ یونس کی قوم کا یہ انجام ہوا کہ ________________________________

سوال ۲ مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دیجیے:

۱- چھٹے رکوع میں قرآن حکیم اور رسول اللہ ﷺ کی کیا صفات بیان کی گئی ہیں اور ہمیں کیا حکم دیا گیا ہے؟

۲- ساتویں رکوع کی روشنی میں اولیاء اللہ کی صفات اور ان کے لئے دی گئی بشارت تحریر کریں۔

۳- آٹھویں رکوع میں کتنے انبیاء کرام علیہم السلام کا ذکر کیا گیا ہے؟ ان میں سے کسی ایک کی دعوت کے بارے میں تین باتیں لکھیں۔

۴- نویں رکوع میں مشکلات میں گھری قوم کے لئے بیان کی گئی دعاؤں کا ترجمہ تحریر کریں؟

۵- گیارہویں رکوع میں آپ ﷺ کو دس باتوں کا حکم فرمایا گیا ہے۔ آپ ان میں سے کوئی پانچ باتیں لکھیں۔

سوال ۳ "قرآنِ حکیم ہمارے لئے نصیحت، شفا، ہدایت اور رحمت کیسے ہے" ایک نوٹ تحریر کریں۔

گھریلو سرگرمی

- آپ نے قرآنِ حکیم جیسی عظیم دولت کو جمع کرنے کا کیا انتظام کیا ہے؟ اپنے ہم جماعت دوستوں سے آیت :۵۸ کی روشنی میں تبادلۂ خیال کر کے ایک مکالمے کی صورت میں تحریر کریں۔
- مظاہرِ فطرت سے انسانوں، جانوروں، اشیاء، جگہوں اور واقعات کے بارے میں دوستوں سے کم از کم پانچ سوالات کیجیے جن سے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی قدرت اور ان کی اہمیت واضح ہو۔

دستخط استاد: ____________

دستخط والدین / سرپرست: ____________

سبق:۸

سُوْرَةُ هُوْد

سورۂ هود ۱۱ — آیات: ۱ تا ۱۲۳

شانِ نزول اور تعارف: ایک حدیثِ مبارک کے مطابق نبی کریم ﷺ پر بوڑھاپے کے آثار دیکھ کر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کی اس کیفیت کے بارے میں سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا ”مجھے سُوْرَةُ هُوْد، سُوْرَةُ الْوَاقِعَه، سُوْرَةُ النَّبَا اور سُوْرَةُ التَّكْوِيْر نے بوڑھا کر دیا۔“ (جامع ترمذی) کیونکہ ان سورتوں میں عذابِ الٰہی کی وعیدیں آئی ہیں۔ اس سورت کا موضوع توحید ورسالت کی اہمیت کو بیان کرنا ہے۔ اس سورت کے شروع میں قرآن حکیم کی عظمت، شرک سے بچتے ہوئے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی بندگی بجالانے اور توبہ واستغفار کرنے کا ذکر ہے پھر کفار کو اس پر چیلنج دیا گیا کہ (معاذاللہ) اگر قرآن حکیم کسی بشر کا کلام ہے تو اس جیسی دس سورتیں ہی لے آؤ۔ اس سورت میں کئی انبیاء کرام علیہم السلام یعنی حضرت نوح علیہ السلام، حضرت هود علیہ السلام، حضرت صالح علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت لوط علیہ السلام، حضرت شعیب علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے واقعات کا بیان ہے کہ جن لوگوں نے انبیاء کرام علیہم السلام کی اطاعت کی وہ عذاب الٰہی سے محفوظ رہے اور جنہوں نے اپنے انبیاء کرام علیہم السلام کو جھٹلایا اور ان کی اطاعت سے انکار کیا وہ تباہ وبرباد کر دئے گئے اور ان احوال وواقعات کو اس لئے بیان کیا گیا تا کہ انبیاء ومرسلین علیہم السلام کے پاکیزہ تذکروں سے ہمارے دلوں کو مشکلات میں تقویت اور استقامت حاصل ہو۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے — اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

الٓرٰ كِتٰبٌ اُحْكِمَتْ اٰيٰتُهٗ ثُمَّ فُصِّلَتْ

الٓر یہ وہ کتاب ہے جس کی آیات (دلائل سے) پختہ کی گئی ہیں پھر تفصیل سے بیان کی گئی ہیں

مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ خَبِيْرٍ ۙ١ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ؕ

ایک بڑی حکمت والے (اور) بڑے باخبر کی طرف سے۔ کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو

اِنَّنِيْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ وَّبَشِيْرٌ ۙ٢ وَّاَنِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ

بے شک میں تمہارے لئے اُس کی طرف سے ڈرانے والا اور خوشخبری دینے والا ہوں۔ اور یہ کہ تم اپنے رب سے مغفرت مانگو

ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ يُمَتِّعْكُمْ مَّتَاعًا حَسَنًا اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّيُؤْتِ كُلَّ ذِيْ فَضْلٍ فَضْلَهٗ ؕ

پھر تم اُس کے حضور توبہ کرو وہ تمہیں اچھا سامانِ (زندگی) عطا فرمائے گا ایک وقت مقررہ تک اور ہر فضل والے کو اس کا فضل عطا فرمائے گا

وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ كَبِيْرٍ ٣ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ ۚ

اور اگر تم (حق سے) پھر گئے تو بے شک میں تمہارے بارے میں ڈرتا ہوں ایک بڑے دن کے عذاب سے۔ اللہ (ہی) کی طرف تمہیں واپس جانا ہے

وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ٤ اَلَآ اِنَّهُمْ يَثْنُوْنَ صُدُوْرَهُمْ لِيَسْتَخْفُوْا مِنْهُ ؕ

اور وہ ہر چیز پر بڑی قدرت رکھنے والا ہے۔ آگاہ ہوجاؤ بے شک وہ اپنے سینوں کو موڑتے ہیں تاکہ وہ (اللہ سے) چھپے رہیں

اَلَا حِيْنَ يَسْتَغْشُوْنَ ثِيَابَهُمْ ۙ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ۚ

آگاہ ہو جاؤ جب وہ اپنے کپڑے اوڑھ لیتے ہیں وہ جانتا ہے جو وہ چھپاتے اور جو ظاہر کرتے ہیں

اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝٥ وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا

بے شک وہ سینوں کے رازوں کو بھی خوب جاننے والا ہے۔ اور زمین پر چلنے پھرنے والا جو جاندار ہے اس کا رزق اللہ (کے ذمہ کرم) پر ہے

وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا ۭ كُلٌّ فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ۝٦

وہ جانتا ہے اُس کے رہنے کی جگہ کو اور اُس کے امانت رکھے جانے کی جگہ کو یہ سب کچھ واضح کتاب میں (لکھا ہوا) ہے۔

وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ وَّكَانَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَآءِ

اور وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا فرمایا چھ دنوں میں اور اُس کا عرش پانی پر تھا

لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ۭ وَلَئِنْ قُلْتَ

تاکہ وہ تمہیں آزمائے کہ تم میں سے کون اچھا ہے عمل کے اعتبار سے اور اگر آپ ﷺ فرمائیں

اِنَّكُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ مِنْۢ بَعْدِ الْمَوْتِ لَيَقُوْلَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا

کہ بے شک تم موت کے بعد اٹھائے جاؤ گے تو وہ لوگ ضرور کہیں گے جنہوں نے کفر کیا

اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝٧ وَلَئِنْ اَخَّرْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ اِلٰٓى اُمَّةٍ مَّعْدُوْدَةٍ لَّيَقُوْلُنَّ

کہ یہ تو کھلا جادو ہے۔ اور اگر ہم اُن سے عذاب مؤخر کردیں ایک خاص مدت تک تو وہ ضرور کہیں گے

مَا يَحْبِسُهٗ ۭ اَلَا يَوْمَ يَاْتِيْهِمْ لَيْسَ مَصْرُوْفًا عَنْهُمْ

کیا چیز اُس (عذاب) کو روک رہی ہے آگاہ رہو! جس دن وہ اُن پر آئے گا ان سے پھیرا نہ جائے گا

ع ١ ٨ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝٨ۧ وَلَئِنْ اَذَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً

اور وہ (عذاب) انہیں گھیر لے گا جس کا وہ مذاق اُڑایا کرتے تھے۔اور اگر ہم انسان کو اپنی طرف سے رحمت کا ذائقہ چکھائیں

ثُمَّ نَزَعْنٰهَا مِنْهُ ۚ اِنَّهٗ لَيَـُٔوْسٌ كَفُوْرٌ ۝٩ وَلَئِنْ اَذَقْنٰهُ نَعْمَآءَ

پھر ہم اُس (رحمت) کو اُس سے واپس لے لیں تو وہ یقیناً نہایت مایوس بڑا ناشکرا ہوجاتا ہے۔ اور اگر ہم اُسے کوئی نعمت چکھاتے ہیں

بَعْدَ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُ لَيَقُوْلَنَّ ذَهَبَ السَّيِّاٰتُ عَنِّيْ ۭ

اُس تکلیف کے بعد جو اُسے پہنچی تھی تو وہ ضرور کہے گا مجھ سے ساری بُرائیاں دُور ہوگئیں

اِنَّهٗ لَفَرِحٌ فَخُوْرٌ ۝١٠ۙ اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا

یقیناً وہ خوب خوش ہونے (اور) بہت فخر کرنے والا ہے۔ سوائے اُن لوگوں کے جنہوں نے صبر کیا

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ ۝١١ فَلَعَلَّكَ تَارِكٌۢ بَعْضَ

اور انہوں نے نیک اعمال کیئے انہی لوگوں کے لئے مغفرت اور بڑا اجر ہے۔ بھلا کیا یہ ممکن ہے کہ آپ اُس کا کچھ حصّہ چھوڑدیں

اہم نکات

مَا يُوْحٰٓى اِلَيْكَ وَضَآئِقٌۢ بِهٖ صَدْرُكَ اَنْ يَّقُوْلُوْا لَوْ لَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ كَنْزٌ

جو آپ کی طرف وحی کیا جاتا ہے اور اِس کی وجہ سے آپ کا سینہ تنگ ہو رہا ہے کہ یہ (کافر) کہیں گے کہ اُن پر خزانہ کیوں نہ اتارا گیا

اَوْ جَآءَ مَعَهٗ مَلَكٌ ؕ اِنَّمَآ اَنْتَ نَذِيْرٌ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ؕ ﴿۱۲﴾

یا اُن کے ساتھ کوئی فرشتہ کیوں نہ آیا آپ تو صرف (عذاب سے) ڈرانے والے ہیں اور اللہ ہر چیز پر نگران ہے۔

اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ فَاْتُوْا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهٖ مُفْتَرَيٰتٍ

کیا وہ یہ کہتے ہیں کہ اس نے اسے خود گھڑ لیا ہے؟ آپ فرما دیجیے اِس جیسی گھڑی ہوئی دس سورتیں لے آؤ

وَّادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۳﴾ فَاِلَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ

اور بلالو اللہ کے سوا جن کو تم بلا سکتے ہو اگر تم سچے ہو۔ تو اگر وہ تمہاری بات قبول نہ کریں

فَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اُنْزِلَ بِعِلْمِ اللّٰهِ وَاَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۱۴﴾

تو جان لو کہ (قرآن) اللہ کے علم سے نازل فرمایا گیا ہے اور یہ کہ اُس کے سوا کوئی معبود نہیں تو کیا تم فرماں برداری کرتے ہو؟

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا نُوَفِّ اِلَيْهِمْ اَعْمَالَهُمْ فِيْهَا

جو کوئی چاہتا ہے دنیاوی زندگی اور اُس کی زینت ہم اِس (دنیا) میں اُنہیں اُن کے اعمال کا پورا پورا بدلہ دے دیتے ہیں

وَهُمْ فِيْهَا لَا يُبْخَسُوْنَ ﴿۱۵﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا النَّارُ ۖ

اور اس (دنیا) میں ان سے کوئی کمی نہیں کی جاتی۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے آخرت میں آگ کے سوا کچھ نہیں

وَحَبِطَ مَا صَنَعُوْا فِيْهَا وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۶﴾

اور جو کچھ اُنہوں نے اِس دنیا میں کیا وہ سب برباد ہو گیا اور ضائع ہو گیا جو کچھ وہ کرتے رہے تھے۔

اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ وَيَتْلُوْهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ وَمِنْ قَبْلِهٖ

تو کیا وہ شخص (ایسی بات گھڑ سکتا ہے) جو اپنے رب کی طرف سے واضح دلیل پر ہو اور اُس کے پیچھے اللہ کی طرف سے ایک گواہ آیا ہو اور اِس سے پہلے

كِتٰبُ مُوْسٰٓى اِمَامًا وَّرَحْمَةً ؕ اُولٰٓئِكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ؕ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ مِنَ الْاَحْزَابِ

موسیٰ (علیہ السلام) کی کتاب (تورات بطورِ) رہنما اور رحمت آچکی ہو یہی لوگ اِس (قرآن) پر ایمان لاتے ہیں اور سب گروہوں میں سے جو اس کا انکار کرے

فَالنَّارُ مَوْعِدُهٗ ۚ فَلَا تَكُ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْهُ ۗ اِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ

تو آگ ہی اُن کے وعدے کی جگہ ہے لہذا تم اس کی طرف سے کسی شک میں نہ پڑو یقیناً وہ (قرآن) تمہارے رب کی طرف سے حق ہے

وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ؕ

لیکن اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے۔ اور اس سے بڑا ظالم کون ہو گا جو اللہ پر جھوٹ باندھے

اُولٰٓئِكَ يُعْرَضُوْنَ عَلٰى رَبِّهِمْ وَيَقُوْلُ الْاَشْهَادُ هٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ ۚ

یہ لوگ اپنے رب کے سامنے پیش کیئے جائیں گے اور گواہ کہیں گے یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے رب پر جھوٹ بولا تھا

اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۸﴾ الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۭ

آگاہ ہو جاؤ! ظالموں پر اللہ کی لعنت ہے۔ جو اللہ کی راہ سے روکتے ہیں اور اُس میں ٹیڑھ تلاش کرتے ہیں

وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۱۹﴾ اُولٰٓئِكَ لَمْ يَكُوْنُوْا مُعْجِزِيْنَ فِى الْاَرْضِ

اور وہ آخرت کا انکار کرنے والے ہیں۔ یہ لوگ زمین میں (اللہ کو) عاجز کرنے والے نہیں

وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَآءَ ۘ يُضٰعَفُ لَهُمُ الْعَذَابُ ۭ مَا كَانُوْا يَسْتَطِيْعُوْنَ السَّمْعَ

اور اُن کے لئے اللہ کے سوا کوئی مددگار نہ تھا ان کو دوگنا عذاب دیا جائے گا (کیونکہ) نہ وہ سن سکتے تھے

وَمَا كَانُوْا يُبْصِرُوْنَ ﴿۲۰﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ

اور نہ وہ دیکھ سکتے تھے۔ یہ وہ ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو نقصان میں ڈالا اور ان سے کھو گیا

مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۲۱﴾ لَا جَرَمَ اَنَّهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ ﴿۲۲﴾

جو وہ جھوٹ باندھا کرتے تھے۔ (اس میں) کوئی شک نہیں کہ آخرت میں یہی سب سے زیادہ نقصان اٹھانے والے ہیں۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَخْبَتُوْٓا اِلٰى رَبِّهِمْ ۙ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ

بے شک جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کیئے اور انہوں نے اپنے رب کے سامنے عاجزی کی وہی جنت والے ہیں

هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۳﴾ مَثَلُ الْفَرِيْقَيْنِ كَالْاَعْمٰى وَالْاَصَمِّ

وہ جنت میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔ دونوں فریقوں کی مثال ایسے ہے جیسے ایک اندھا اور بہرا

وَالْبَصِيْرِ وَالسَّمِيْعِ ۭ هَلْ يَسْتَوِيٰنِ مَثَلًا ۭ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۴﴾ ع ۲ ۱۲

اور (دوسرا) دیکھنے اور سننے والا کیا یہ دونوں مثال میں برابر ہیں تو کیا تم نصیحت حاصل نہیں کرتے؟

سُوْرَةُ هُوْد، آیات: ۶۹ تا ۷۶ (نوٹ: اس سورت کی آیات: ۲۵ تا ۶۸ مطالعہ قرآنِ حکیم حصّہ اوّل میں حضرت نوح علیہ السلام، حضرت ہود علیہ السلام اور حضرت صالح علیہ السلام کے قصّوں میں دی گئی ہیں)

وَلَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُنَآ اِبْرٰهِيْمَ بِالْبُشْرٰى قَالُوْا سَلٰمًا ۭ

اور یقیناً ہمارے بھیجے ہوئے (فرشتے) آئے ابراہیم (علیہ السلام) کے پاس خوشخبری لے کر اُنہوں نے سلام کہا

قَالَ سَلٰمٌ فَمَا لَبِثَ اَنْ جَآءَ بِعِجْلٍ حَنِيْذٍ ﴿۶۹﴾

(ابراہیم علیہ السلام نے بھی) سلام فرمایا پھر کچھ دیر نہ گزری تھی کہ (ابراہیم علیہ السلام) بھنے ہوئے بچھڑے (کے گوشت) کو لے آئے۔

فَلَمَّا رَآ اَيْدِيَهُمْ لَا تَصِلُ اِلَيْهِ نَكِرَهُمْ

پھر جب (ابراہیم علیہ السلام نے) دیکھا کہ اُن کے ہاتھ اس (کھانے) کی طرف نہیں بڑھ رہے تو اُنہیں اجنبی سمجھا

وَاَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيْفَةً ۭ قَالُوْا لَا تَخَفْ اِنَّآ اُرْسِلْنَآ اِلٰى قَوْمِ لُوْطٍ ۝٧٠

اور دل میں اُن سے خوف محسوس کیا (فرشتوں نے) کہا ڈریئے نہیں بے شک ہمیں لوط (علیہ السلام) کی قوم کی طرف بھیجا گیا ہے۔

وَامْرَاَتُهٗ قَاۗىِٕمَةٌ فَضَحِكَتْ فَبَشَّرْنٰهَا بِاِسْحٰقَ ۙ

اور ان کی بیوی (جو پاس) کھڑی تھیں تو وہ ہنس پڑیں تو پھر ہم نے اُن (کی زوجہ) کو اسحاق (علیہ السلام) کی خوشخبری دی

وَمِنْ وَّرَاۗءِ اِسْحٰقَ يَعْقُوْبَ ۝٧١ قَالَتْ يٰوَيْلَتٰٓى ءَاَلِدُ وَاَنَا عَجُوْزٌ

اور اسحاق (علیہ السلام) کے بعد یعقوب (علیہ السلام) کی۔ اُنہوں نے کہا ہائے تعجب ہے! کیا میرے ہاں اولاد ہوگی حالانکہ میں بوڑھی ہوں

وَّهٰذَا بَعْلِيْ شَيْخًا ۭ اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ عَجِيْبٌ ۝٧٢ قَالُوْٓا اَتَعْجَبِيْنَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ

اور یہ میرے شوہر بھی بوڑھے ہیں یقیناً یہ ایک بڑی عجیب بات ہے۔ (فرشتے) کہنے لگے کیا آپ اللہ کے حکم پر تعجب کرتی ہیں؟

رَحْمَتُ اللّٰهِ وَبَرَكٰتُهٗ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ ۭ اِنَّهٗ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝٧٣

آپ پر اللہ کی رحمت اور اُس کی برکتیں ہوں اے (ابراہیم کے) گھر والو! بے شک وہ بہت تعریفوں والا بڑی شان والا ہے۔

فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْ اِبْرٰهِيْمَ الرَّوْعُ وَجَاۗءَتْهُ الْبُشْرٰى يُجَادِلُنَا فِيْ قَوْمِ لُوْطٍ ۝٧٤

پھر جب ابراہیم (علیہ السلام) سے خوف دُور ہوگیا اور اُن کے پاس خوشخبری آگئی وہ ہم سے لوط (علیہ السلام) کی قوم کے بارے میں بحث کرنے لگے۔

اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ لَحَلِيْمٌ اَوَّاهٌ مُّنِيْبٌ ۝٧٥ يٰٓاِبْرٰهِيْمُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا ۚ

یقیناً ابراہیم (علیہ السلام) تحمل والے بڑے ہی نرم دل (اللہ کی طرف) رجوع کرنے والے تھے۔ اے ابراہیم! اِس بات کو رہنے دیجیے

اِنَّهٗ قَدْ جَاۗءَ اَمْرُ رَبِّكَ ۚ وَاِنَّهُمْ اٰتِيْهِمْ عَذَابٌ غَيْرُ مَرْدُوْدٍ ۝٧٦

یقیناً آپ کے رب کا حکم آگیا ہے اور بے شک اُن پر وہ عذاب آنے والا ہے جو ٹلنے والا نہیں۔

سُوْرَةُ هُوْد، آیات: ۹۶ تا ۱۲۳ (نوٹ: اس سورت کی آیات: ۷۷ تا ۹۵ مطالعۂ قرآنِ حکیم حصّہ اوّل میں حضرت لوط علیہ السلام اور حضرت شعیب علیہ السلام کے قصّوں میں دی گئی ہیں)

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۝٩٦ۙ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ىِٕهٖ

اور یقیناً ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو بھیجا اپنی نشانیوں کے ساتھ اور واضح دلیل کے ساتھ۔ فرعون اور اُس کے سرداروں کی طرف

فَاتَّبَعُوْٓا اَمْرَ فِرْعَوْنَ ۚ وَمَآ اَمْرُ فِرْعَوْنَ بِرَشِيْدٍ ۝٩٧

تو وہ (سردار) فرعون کے حکم پر چلتے رہے حالانکہ فرعون کا حکم درست نہ تھا۔

يَقْدُمُ قَوْمَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَاَوْرَدَهُمُ النَّارَ ۭ وَبِئْسَ الْوِرْدُ الْمَوْرُوْدُ ۝٩٨

وہ قیامت کے دن اپنی قوم کے آگے آگے ہوگا پھر اُنہیں آگ میں پہنچا دے گا اور کتنی بُری ہے پہنچنے کی جگہ جہاں وہ پہنچائے گئے۔

اہم نکات



وَاُتْبِعُوْا فِيْ هٰذِهٖ لَعْنَةً وَّيَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ بِئْسَ الرِّفْدُ الْمَرْفُوْدُ ﴿۹۹﴾

اور اِس (دنیا) میں اُن کے پیچھے لعنت لگا دی گئی اور قیامت کے دن بھی (لگی رہے گی) کتنا ہی بُرا انعام ہے جو اُنہیں دیا گیا۔

ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْقُرٰى نَقُصُّهٗ عَلَيْكَ مِنْهَا قَآئِمٌ وَّحَصِيْدٌ ﴿۱۰۰﴾

یہ بستیوں کی چند خبریں ہیں جو ہم آپ سے بیان کرتے ہیں اُن (بستیوں) میں سے کچھ قائم ہیں اور کچھ مٹ چکی ہیں۔

وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَمَآ اَغْنَتْ عَنْهُمْ اٰلِهَتُهُمُ الَّتِيْ

اور ہم نے اُن پر ظلم نہیں کیا لیکن انہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا پھر اُن کے وہ معبود اُن کے کام نہ آئے

يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ لَّمَّا جَآءَ اَمْرُ رَبِّكَ ؕ

جنہیں وہ اللہ کے سوا پوجتے تھے کچھ بھی جب آپ کے رب کا حکم (عذاب) آ گیا

وَمَا زَادُوْهُمْ غَيْرَ تَتْبِيْبٍ ﴿۱۰۱﴾ وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ

اور وہ (جھوٹے معبود) صرف ان کی بربادی ہی میں اضافہ کر سکے۔ اور آپ کے رب کی پکڑ اسی طرح ہوتی ہے

اِذَآ اَخَذَ الْقُرٰى وَهِيَ ظَالِمَةٌ ؕ اِنَّ اَخْذَهٗٓ اَلِيْمٌ شَدِيْدٌ ﴿۱۰۲﴾

جب وہ بستیوں کو پکڑتا ہے اس حال میں کہ وہ ظالم ہوتی ہیں بے شک اُس کی پکڑ بڑی دردناک بہت سخت ہے۔

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّمَنْ خَافَ عَذَابَ الْاٰخِرَةِ ؕ ذٰلِكَ يَوْمٌ

بے شک اس میں یقیناً نشانی ہے اُس کے لئے جو آخرت کے عذاب سے ڈرتا ہے (یہ) وہ دن ہے

مَّجْمُوْعٌ ۙ لَّهُ النَّاسُ وَذٰلِكَ يَوْمٌ مَّشْهُوْدٌ ﴿۱۰۳﴾ وَمَا نُؤَخِّرُهٗٓ

جس میں سب لوگ جمع کیئے جائیں گے اور (یہ) وہ دن ہے جس میں سب حاضر کیئے جائیں گے۔ اور ہم اسے مؤخر کر رہے ہیں

اِلَّا لِاَجَلٍ مَّعْدُوْدٍ ﴿۱۰۴﴾ ؕ يَوْمَ يَاْتِ لَا تَكَلَّمُ نَفْسٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۚ

صرف ایک مقررہ مدت تک۔ جب وہ دن آئے گا تو کوئی شخص اس (اللہ) کی اجازت کے بغیر بات نہیں کر سکے گا

فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَّسَعِيْدٌ ﴿۱۰۵﴾ فَاَمَّا الَّذِيْنَ شَقُوْا فَفِي النَّارِ

پھر اُن میں سے کچھ بد نصیب ہوں گے اور کچھ خوش نصیب۔ لہٰذا جو بد نصیب ہیں تو وہ آگ میں ہوں گے

لَهُمْ فِيْهَا زَفِيْرٌ وَّشَهِيْقٌ ﴿۱۰۶﴾ ۙ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ ؕ

اُن کے لئے وہاں چیخنا اور چلانا ہو گا۔ اُس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں جب تک آسمان اور زمین قائم ہیں مگر آپ کا رب جو چاہے

اِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ﴿۱۰۷﴾ وَاَمَّا الَّذِيْنَ سُعِدُوْا فَفِي الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا

بے شک آپ کا رب کرنے والا ہے جو وہ چاہتا ہے۔ اور جو خوش نصیب ہوں گے تو وہ جنت میں ہوں گے اُس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں

مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ ؕ عَطَآءً غَيْرَ مَجْذُوْذٍ ﴿۱۰۸﴾

جب تک آسمان اور زمین قائم ہیں مگر آپ کا رب جو چاہے (یہ وہ) عطا ہے جو ختم نہیں ہوگی۔

فَلَا تَكُ فِيْ مِرْيَةٍ مِّمَّا يَعْبُدُ هٰٓؤُلَآءِ ؕ مَا يَعْبُدُوْنَ

لہٰذا اے مخاطب! تو کسی شک میں نہ پڑنا ان کے بارے میں جن کی یہ پوجا کر رہے ہیں یہ اسی طرح پوجا کر رہے ہیں

اِلَّا كَمَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُهُمْ مِّنْ قَبْلُ ؕ وَاِنَّا لَمُوَفُّوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ

جس طرح ان سے پہلے ان کے باپ دادا پوجا کرتے تھے اور ہم یقیناً اِن کا پورا پورا حصّہ اِنہیں دیں گے

ع ٩ ١٤ غَيْرَ مَنْقُوْصٍ ﴿١٠٩﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ

جس میں کوئی کمی نہیں کی جائے گی۔ اور یقیناً ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو کتاب عطا فرمائی

فَاخْتُلِفَ فِيْهِ ؕ وَلَوْ لَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ

پھر اُس میں اختلاف کیا گیا اور اگر آپ کے رب کی طرف سے (عذاب کے مقررہ وقت کی) ایک بات پہلے ہی سے طے شدہ نہ ہوتی

لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ؕ وَاِنَّهُمْ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ ﴿١١٠﴾

تو ان کا فیصلہ (یہیں دنیا میں) ہوچکا ہوتا اور وہ یقیناً اِس (قرآن) کے حوالے سے بے چین کرنے والے شک میں ہیں۔

وَاِنَّ كُلًّا لَّمَّا لَيُوَفِّيَنَّهُمْ رَبُّكَ اَعْمَالَهُمْ ؕ اِنَّهٗ بِمَا يَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿١١١﴾

اور ان سب کو یقیناً آپ کا رب ان کے کاموں کا ضرور پورا پورا بدلہ دے گا بے شک وہ بڑا باخبر ہے اُس سے جو کچھ وہ کررہے ہیں۔

فَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ وَمَنْ تَابَ مَعَكَ وَلَا تَطْغَوْا ؕ

تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ثابت قدم رہیئے جیسا کہ آپ کو حکم دیا گیا ہے اور وہ بھی جنھوں نے آپ کے ساتھ (اللہ کی طرف) رجوع کیا اور (اے لوگو!) حد سے نہ بڑھو

اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿١١٢﴾ وَلَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ ۙ

بے شک وہ خوب دیکھنے والا ہے جو تم کررہے ہو۔ اور اُن کی طرف نہ جھکو جنھوں نے ظلم کیا ورنہ (جہنم کی) آگ تمہیں چھوئے گی

وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَآءَ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ﴿١١٣﴾ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ

اور تمہارے لئے اللہ کے سوا کوئی مددگار نہیں ہوگا پھر تمہاری مدد (بھی) نہیں کی جائے گی۔ اور نماز قائم کیجیے دن کے دونوں کناروں (صبح و شام)

وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ ؕ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ؕ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ ﴿١١٤﴾ ج وَاصْبِرْ

اور رات کے کچھ حصّوں میں بھی بے شک نیکیاں بُرائیوں کو مٹادیتی ہیں یہ نصیحت ہے یاد رکھنے والوں کے لئے۔ اور آپ صبر کیجیے

فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿١١٥﴾ فَلَوْ لَا كَانَ مِنَ الْقُرُوْنِ مِنْ قَبْلِكُمْ

تو بے شک اللہ نیک لوگوں کا اجر ضائع نہیں فرماتا۔ تو ایسا کیوں نہ ہوا کہ اُن امتوں میں جو تم سے پہلے گزری ہیں

اُولُوْا بَقِيَّةٍ يَّنْهَوْنَ عَنِ الْفَسَادِ فِي الْاَرْضِ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّنْ اَنْجَيْنَا مِنْهُمْ ج

کچھ سمجھدار لوگ ہوتے جو زمین میں فساد کرنے سے روکتے مگر تھوڑے ہی تھے جنہیں ہم نے اُن میں سے نجات دی

وَاتَّبَعَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَآ اُتْرِفُوْا فِيْهِ وَكَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ﴿١١٦﴾

اور جنھوں نے ظلم کیا تھا وہ اس (عیش و عشرت) کے پیچھے پڑے رہے جس میں وہ تھے اور وہ مجرم تھے۔

وَمَا كَانَ رَبُّكَ لِيُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّ اَهْلُهَا مُصْلِحُوْنَ ﴿١١٧﴾

اور آپ کے رب کی یہ شان نہیں کہ بستیوں کو ظلم سے ہلاک کر دے جب کہ اُس کے رہنے والے اصلاح کرنے والے ہوں۔

وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ النَّاسَ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلَا يَزَالُوْنَ مُخْتَلِفِيْنَ ﴿١١٨﴾ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ رَبُّكَ ؕ

اور اگر آپ کا رب چاہتا تو یقیناً سب لوگوں کو ایک ہی امت بنا دیتا لیکن وہ ہمیشہ اختلاف کرتے رہیں گے۔ مگر جس پر آپ کا رب رحم فرمائے

وَلِذٰلِكَ خَلَقَهُمْ ؕ وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ﴿١١٩﴾

اور (اللہ نے) اُنہیں اسی لئے پیدا فرمایا ہے اور آپ کے رب کی بات پوری ہوگئی کہ یقیناً میں جہنم کو ضرور جنات اور انسانوں سب سے بھر دونگا۔

وَكُلًّا نَّقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهٖ فُؤَادَكَ ۚ

اور ہم رسولوں کی تمام خبریں آپ سے اس لئے بیان کرتے ہیں تاکہ اس کے ذریعہ آپ کے دل کو مضبوط فرما دیں

وَجَآءَكَ فِيْ هٰذِهِ الْحَقُّ وَمَوْعِظَةٌ وَّذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٢٠﴾

اور آپ کے پاس ان (قصوں) میں حق آیا ہے اور مومنوں کے لئے نصیحت اور یاددہانی ہے۔

وَقُلْ لِّلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ ؕ اِنَّا عٰمِلُوْنَ ﴿١٢١﴾ وَانْتَظِرُوْا ۚ

اور اُن سے فرمادیجئے جو ایمان نہیں لاتے کہ تم اپنی جگہ پر عمل کرتے رہو بے شک ہم بھی عمل کرنے والے ہیں۔ اور انتظار کرو

اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ ﴿١٢٢﴾ وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاِلَيْهِ يُرْجَعُ الْاَمْرُ كُلُّهٗ

بے شک ہم بھی انتظار کرنے والے ہیں۔ اور اللہ ہی کے لئے ہے آسمانوں اور زمینوں کا غیب اور سب کام اُسی کی طرف لوٹائے جاتے ہیں

ع ١٠ فَاعْبُدْهُ وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ ؕ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿١٢٣﴾ ع

لہٰذا آپ اُسی کی عبادت کیجیے اور اُسی پر بھروسہ کیجیے اور تمہارا رب بے خبر نہیں اُن کاموں سے جو تم لوگ کرتے ہو۔



علم و عمل کی باتیں

۱- ہر جاندار کا رزق اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے ذمۂ کرم پر ہے اس معاملہ میں ہمیں پریشان نہیں ہونا چاہیے۔ (سورۂ ھود، آیت:۶)

۲- محض دنیا کے طلب گاروں کو ان کے اچھے اعمال کا بدلہ دنیا میں دے دیا جاتا ہے آخرت میں ان کے لئے صرف آگ کا عذاب ہوگا۔ (سورۂ ھود، آیات:۱۵،۱۶)

۳- قرآنِ حکیم اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی سچی کتاب ہے اور اس کا انکار کرنے والے جہنم میں ہوں گے۔ (سورۂ ھود، آیت:۱۷)

۴- ایمان لانا، نیک اعمال کرنا اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی جناب میں عاجزی کرنا جنت میں جانے والوں کی صفات ہیں۔ (سورۂ ھود، آیت:۲۳)

۵- ہمیں ملاقات کرتے ہوئے ایک دوسرے کو سلام کرنا چاہیے اور اپنے مہمانوں کا اکرام کرنا چاہیے۔ (سورۂ ھود، آیت:۶۹)

۶- تحمل مزاجی، نرم دلی اور ہر حال میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف رجوع کرنا نیک بندوں کی صفات ہیں۔ (سورۂ ھود، آیت:۷۵)

۷- دین کا محدود تصور یہ ہے کہ نماز میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی بڑائی و کبریائی کو تو تسلیم کرلیا جائے جب کہ کاروبار میں اپنی مرضی چلائی جائے حالانکہ نماز کی طرح کاروبار اور باقی تمام معاملات میں بھی اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہی کا حکم ماننا چاہیے۔ (سورۂ ھود، آیت:۸۷)

۸- خوش نصیب صالحین لوگ جنت میں ہمیشہ رہیں گے اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی ان پر بے شمار رحمت ہوگی۔ (سورۂ ھود، آیت: ۱۰۸)

۹- دین پر قائم رہنا، توبہ کرتے رہنا، حد سے نہ بڑھنا، ظالموں کی طرف نہ جھکنا، نماز قائم کرنا اور مشکل حالات میں صبر کرنا اہل ایمان کے عمدہ اعمال ہیں۔ (سورۂ ھود، آیات:۱۱۲ تا ۱۱۵)

۱۰- خود نیکی پر قائم رہتے ہوئے دوسروں کو بُرائی سے منع کرنے والے ہی اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے عذاب سے نجات پاتے ہیں۔ (سورۂ ھود، آیت:۱۱۶)

۱۱- انبیاو رسل علیہم السلام کا پاکیزہ تذکرہ مشکلات میں ثابت قدمی اور دلوں کی مضبوطی کا موثر ذریعہ ہے۔ (سورۂ ھود، آیت ۱۲۰)

سمجھیں اور حل کریں

سوال ۱ خالی جگہیں پُر کریں:

(۱) آیت:۱ میں قرآنی آیات کے بارے میں ذکر ہے کہ پہلے انہیں ---------- کیا گیا اور پھر ان کی -------- بیان کی گئی۔

(۲) آیت:۲۴ میں کافروں کی -- اور مومنوں کی ---------------------------- کی مثال بیان کی گئی ہے۔

(۳) آیت:۱۱۱ کی روشنی میں بتائیں کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ لوگوں کے ------------ سے واقف ہے اور ان کا پورا پورا ------------ روزِ قیامت عطا فرمائے گا۔

(۴) آیت:۱۱۴ میں ذکر ہے کہ نیکیاں ---------------- کو دور کر دیتی ہیں۔

(۵) آیت:۱۱۶ میں ذکر ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ---------------------- کو عذاب سے نجات عطا فرمائی۔

سوال ۲ مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دیجیے:

۱- پہلے رکوع کی روشنی میں قرآن حکیم کی عظمت اور اللہ ﷻ کی بندگی و قدرت کے حوالے سے کوئی پانچ باتیں تحریر کریں۔

۲- دوسرے رکوع کی روشنی میں بتائیں کہ جو لوگ صرف دنیا ہی کے طلب گار ہیں اُن کا کیا انجام ہو گا؟

۳- دوسرے رکوع کی روشنی میں اہل جنت کی تین صفات بیان کیجیے۔

۴- ساتویں رکوع کی روشنی میں بتائیں کہ ابراہیم علیہ السلام کے گھر آنے والے مہمانوں نے آپ علیہ السلام کو کیا خوشخبری دی؟ نیز ابراہیم علیہ السلام کی تین صفات تحریر کریں۔

۵- نویں رکوع میں لوگوں کی کون سی دو قسمیں بیان کی گئی ہیں اور ان کا کیا انجام بیان کیا گیا ہے؟

سوال ۳ توبہ واستغفار کے موضوع پر نوٹ لکھیں۔

گھریلو سرگرمی

- مہمان نوازی انبیاء کرام علیہم السلام کی سنت ہے۔اپنے دوستوں کو کسی دن دعوت پر بلایئے ان کے اکرام اور دعوت کے انتظامات میں اپنے گھر والوں کی مدد کیجیے۔
- کم از کم اُن دس نیکیوں کی ایک فہرست بنائیں جو اسکول میں رہتے ہوئے ایک طالب علم کر سکتا ہے۔

دستخط استاد: ____________ دستخط والدین / سرپرست: ____________

سبق:۹

سُوْرَةُ الرَّعْد

سورة الرعد ۱۳ — آیات: ۱ تا ۴۳

شانِ نزول اور تعارف: سُوْرَةُ الرَّعْد مکی سورت ہے۔ سورت کے اِبتدا میں عقیدۂ توحید کو عقلی دلائل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ پھر صلہ رحمی اور حقوق العباد کی اہمیت و عظمت اور قطع رحمی اور زمین میں فساد کرنے والے افراد کے عبرت ناک انجام کو بیان کر کے حق و باطل کے فرق پر دلائل دیئے گئے ہیں اور ذکرِ الٰہی کی اہمیت بیان کی گئی کہ دلوں کو اطمینان صرف اللہ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰی کے ذکر سے نصیب ہوتا ہے۔ آخر میں انبیاء کرام علیہم السلام کو جھٹلانے والوں کے عبرت ناک انجام اور متقی لوگوں کے لئے بہترین مقام کے ذکر کے ساتھ ساتھ نبوت و رسالت پر مشرکین کے اعتراضات کا بھرپور جواب دیا گیا ہے۔

اَعُوْذُ	بِاللّٰهِ	مِنَ	الشَّيْطٰنِ	الرَّجِيْمِ	بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مَردود سے					اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے			

الٓمّٓرٰ ۚ	تِلْكَ	اٰيٰتُ	الْكِتٰبِ ؕ	وَالَّذِيْٓ	اُنْزِلَ	اِلَيْكَ	مِنْ	رَّبِّكَ الْحَقُّ
الٓمّٓرٰ یہ (اس) کتاب (قرآن) کی آیات ہیں اور جو آپ کی طرف آپ کے رب کی جانب سے نازل فرمایا گیا ہے وہ حق ہے								
وَلٰكِنَّ	اَكْثَرَ	النَّاسِ	لَا	يُؤْمِنُوْنَ ۝١	اَللّٰهُ	الَّذِيْ	رَفَعَ	السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ
لیکن اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے۔ اللہ وہ ہے جس نے آسمانوں کو بغیر ستونوں کے بلند فرمایا								
تَرَوْنَهَا	ثُمَّ	اسْتَوٰى	عَلَى	الْعَرْشِ	وَسَخَّرَ	الشَّمْسَ	وَالْقَمَرَ ؕ	
جنہیں تم دیکھ سکو پھر وہ عرش پر (اپنی شان کے لائق) جلوہ فرما ہوا اور اُس نے سورج اور چاند کو کام میں لگا دیا								
كُلٌّ	يَّجْرِيْ	لِاَجَلٍ	مُّسَمًّى ؕ	يُدَبِّرُ	الْاَمْرَ	يُفَصِّلُ	الْاٰيٰتِ	
ہر ایک وقتِ مقرر تک چل رہا ہے وہ ہر کام کی تدبیر فرماتا ہے وہ کھول کھول کر آیات بیان فرماتا ہے								
لَعَلَّكُمْ	بِلِقَآءِ	رَبِّكُمْ	تُوْقِنُوْنَ ۝٢	وَهُوَ الَّذِيْ	مَدَّ	الْاَرْضَ	وَجَعَلَ فِيْهَا	رَوَاسِيَ وَاَنْهٰرًا ؕ
تاکہ تم اپنے رب کی ملاقات کا یقین کرو۔ اور وہی ہے جس نے زمین کو پھیلایا اور اُس میں پہاڑ اور نہریں بنائیں								
وَمِنْ	كُلِّ	الثَّمَرٰتِ	جَعَلَ	فِيْهَا	زَوْجَيْنِ	اثْنَيْنِ	يُغْشِي	الَّيْلَ النَّهَارَ ؕ
اور (زمین میں) ہر قسم کے پھل دو دو قسم کے بنائے وہ رات سے دن کو ڈھانپ دیتا ہے								
اِنَّ	فِيْ	ذٰلِكَ	لَاٰيٰتٍ	لِّقَوْمٍ	يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝٣	وَفِي الْاَرْضِ	قِطَعٌ	مُّتَجٰوِرٰتٌ
یقیناً اس میں ان لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں جو غور و فکر کرتے ہیں۔ اور زمین میں ایک دوسرے سے ملے ہوئے ٹکڑے ہیں								
وَّجَنّٰتٌ	مِّنْ	اَعْنَابٍ	وَّزَرْعٌ	وَّنَخِيْلٌ	صِنْوَانٌ	وَّغَيْرُ	صِنْوَانٍ	
اور انگوروں کے باغات ہیں اور کھیتیاں ہیں اور کھجوریں ہیں بعض کی بہت سی شاخیں ہوتی ہیں اور بعض کی اتنی نہیں ہوتیں								

اہم نکات

يُّسْقٰى بِمَآءٍ وَّاحِدٍ قف وَنُفَضِّلُ بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ فِى الْاُكُلِ ط

(باوجود یہ کہ) اُنہیں ایک پانی سے سیراب کیا جاتا ہے اور ہم اُن میں سے بعض کو بعض پر ذائقے میں فضیلت دیتے ہیں

اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝٤ وَاِنْ تَعْجَبْ

عقل سے کام لینے والوں کے لئے ان چیزوں میں یقیناً نشانیاں ہیں۔ اور اگر آپ (کسی بات پر) تعجب کریں

فَعَجَبٌ قَوْلُهُمْ ءَاِذَا كُنَّا تُرٰبًا ءَاِنَّا لَفِىْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ط

تو اِن کی یہ بات عجیب ہے (کہ) کیا جب ہم مٹی ہو جائیں گے (تو) کیا ہم نئے سِرے سے پیدا کیئے جائیں گے

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ ج وَاُولٰٓئِكَ الْاَغْلٰلُ فِىْٓ اَعْنَاقِهِمْ ج

یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے اپنے رب کا انکار کیا اور یہی لوگ ہیں کہ اِن کی گردنوں میں طوق ہوں گے

وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ج هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝٥ وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالسَّيِّئَةِ

اور یہی آگ والے ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔ اور وہ آپ سے بُرائی کو جلدی طلب کرتے ہیں

قَبْلَ الْحَسَنَةِ وَقَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمُ الْمَثُلٰتُ ط

بھلائی سے پہلے حالانکہ یقیناً اُن سے پہلے کئی (عبرت) ناک مثالیں گزر چکی ہیں

وَاِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ لِّلنَّاسِ عَلٰى ظُلْمِهِمْ ج وَاِنَّ رَبَّكَ لَشَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝٦

اور یقیناً آپ کا رب لوگوں کے لئے بہت مغفرت فرمانے والا ہے اُن کے ظلم کے باوجود اور یقیناً آپ کا رب بہت سخت سزا دینے والا ہے۔

وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ط

اور وہ لوگ کہتے ہیں جنھوں نے کفر کیا ان پر ان کے رب کی طرف سے کوئی نشانی کیوں نہیں اُتاری گئی

ع ۷ اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرٌ وَّلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ ۝٧ ع اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰى

بے شک آپ تو (عذاب سے) ڈرانے والے ہیں اور ہر قوم کے لئے ایک ہدایت پہنچانے والا ہوا ہے۔ اللہ جانتا ہے جو ہر مادہ اٹھائے ہوئے ہے

وَمَا تَغِيْضُ الْاَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ ط وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ ۝٨

اور اس کو بھی جو کچھ رحموں میں کمی اور بیشی ہوتی رہتی ہے اور اس کے ہاں ہر چیز کا اندازہ مقرر ہے۔

عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيْرُ الْمُتَعَالِ ۝٩ سَوَآءٌ

(اللہ) پوشیدہ اور ظاہر کا جاننے والا وہ بہت بڑا نہایت بلند ہے۔ (اللہ) کے لئے برابر ہے

مِّنْكُمْ مَّنْ اَسَرَّ الْقَوْلَ وَمَنْ جَهَرَ بِهٖ وَمَنْ هُوَ مُسْتَخْفٍۢ بِالَّيْلِ وَسَارِبٌۢ بِالنَّهَارِ ۝١٠

تم میں سے جو شخص آہستہ بات کرے اور جو بلند آواز سے کرے اور وہ جو رات کو چھپنے والا ہو اور جو دن کو چلنے پھرنے والا ہو۔

لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ يَحْفَظُوْنَهٗ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ ط

اس کے پہرے دار (مقرر) ہیں اس (انسان) کے آگے بھی اور پیچھے بھی وہ اللہ کے حکم سے اُس کی حفاظت کرتے ہیں

إِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ؕ

کیونکہ اللہ کسی قوم سے اپنی نعمت کو نہیں بدلتا جب تک کہ وہ خود اس کی ناشکری نہیں کرتے

وَاِذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ سُوْٓءًا فَلَا مَرَدَّ لَهٗ ۚ وَمَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّالٍ ﴿۱۱﴾

اور جب اللہ کسی قوم کو تکلیف پہنچانے کا ارادہ کرتا ہے تو پھر اسے کوئی ٹال نہیں سکتا اور نہ ہی اُن کے لئے اللہ کے سوا کوئی مددگار ہوتا ہے۔

هُوَ الَّذِىْ يُرِيْكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّيُنْشِئُ السَّحَابَ الثِّقَالَ ﴿۱۲﴾

اور وہی (اللہ) ہے جو تمہیں بجلی دکھاتا ہے ڈرانے اور اُمید دلانے کے لئے اور وہی بھاری بادل اٹھاتا ہے۔

وَيُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَالْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ خِيْفَتِهٖ ۚ وَيُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ

اور (بادل کی) گرج اُس کی حمد کے ساتھ تسبیح بیان کرتی ہے اور فرشتے بھی اُس کے خوف سے اور وہ کڑکتی بجلیاں بھیجتا ہے

فَيُصِيْبُ بِهَا مَنْ يَّشَآءُ وَهُمْ يُجَادِلُوْنَ فِى اللّٰهِ ۚ وَهُوَ شَدِيْدُ الْمِحَالِ ﴿۱۳﴾

پھر وہ اُن کو جس پر چاہتا ہے گرا دیتا ہے جب کہ وہ اللہ کے بارے میں جھگڑ رہے ہوتے ہیں اور وہ سخت پکڑ کرنے والا ہے۔

لَهٗ دَعْوَةُ الْحَقِّ ؕ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَجِيْبُوْنَ لَهُمْ بِشَىْءٍ

اسی کو پکارنا حق ہے اور جو لوگ اللہ کے علاوہ دوسروں کو (معبود سمجھ کر) پکارتے ہیں وہ اُنہیں کچھ بھی جواب نہیں دے سکتے

اِلَّا كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ اِلَى الْمَآءِ لِيَبْلُغَ فَاهُ

(اُنہیں پکارنا تو ایسا ہے) جیسے کوئی شخص پانی کی طرف اپنے ہاتھ پھیلائے تاکہ (پانی) اُس کے منہ تک پہنچ جائے

وَمَا هُوَ بِبَالِغِهٖ ؕ وَمَا دُعَآءُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِىْ ضَلٰلٍ ﴿۱۴﴾

حالانکہ وہ (اُس کے منہ تک) پہنچنے والا نہیں اور کافروں کی جتنی پکار ہے سب بے کار ہے۔

وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا

اور اللہ ہی کے لئے سجدہ کرتا ہے ہر (کوئی) جو آسمانوں اور زمینوں میں ہے خوشی سے اور ناخوشی سے

السجدۃ

وَّظِلٰلُهُمْ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ﴿۱۵﴾ السجدة قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ قُلِ اللّٰهُ ؕ

اور اُن کے سائے بھی صبح اور شام (اُسی کو سجدہ کرتے ہیں)۔ آپ فرما دیجئے آسمانوں اور زمینوں کا رب کون ہے؟ آپ فرما دیجئے اللہ

قُلْ اَفَاتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ لَا يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ نَفْعًا

آپ فرما دیجئے تو کیا تم نے اُس کے سوا کچھ اور مددگار بنا رکھے ہیں جو اپنے لئے نہ کسی فائدے کا اختیار رکھتے ہیں

وَّلَا ضَرًّا ؕ قُلْ هَلْ يَسْتَوِى الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ۙ

اور نہ ہی نقصان کا آپ فرما دیجئے کیا اندھا اور دیکھنے والا برابر ہوسکتا ہے؟

اَمْ هَلْ تَسْتَوِى الظُّلُمٰتُ وَالنُّوْرُ ۚ اَمْ جَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ

یا کیا اندھیرے اور روشنی برابر ہوسکتے ہیں؟ کیا اُنہوں نے اللہ کے لئے (ایسے) شریک بنا رکھے ہیں

خَلَقُوْا كَخَلْقِهٖ فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ عَلَيْهِمْ ؕ قُلِ اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَیْءٍ

جنہوں نے اس کے پیدا کرنے کی طرح (کچھ) پیدا کیا ہے پھر ان کی نظر میں مخلوق مُشتبہ ہوگئی آپ فرما دیجئے اللہ ہی ہر چیز کا پیدا فرمانے والا ہے

وَّهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿۱۶﴾ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَالَتْ اَوْدِيَةٌۢ بِقَدَرِهَا

اور وہ اکیلا نہایت زبردست ہے۔ اس نے آسمان سے پانی نازل فرمایا تو اپنی اپنی وُسعت کے مطابق وادیاں بہنے لگیں

فَاحْتَمَلَ السَّيْلُ زَبَدًا رَّابِيًا ؕ وَمِمَّا يُوْقِدُوْنَ عَلَيْهِ فِی النَّارِ ابْتِغَآءَ

پھر سیلاب اُبھرے ہوئے جھاگ کو اوپر لے آیا اور جن چیزوں کو وہ آگ میں تپاتے ہیں بنانے کے لئے

حِلْيَةٍ اَوْ مَتَاعٍ زَبَدٌ مِّثْلُهٗ ؕ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْحَقَّ وَالْبَاطِلَ ؕ

زیور یا دیگر سامان (ان سے بھی) ویسا ہی جھاگ اُٹھتا ہے اسی طرح اللہ حق اور باطل کی مثال بیان فرماتا ہے

فَاَمَّا الزَّبَدُ فَيَذْهَبُ جُفَآءً ۚ وَاَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِی الْاَرْضِ ؕ

پس جو جھاگ ہے وہ تو بےکار چلا جاتا ہے اور وہ چیز جو لوگوں کو نفع دیتی ہے تو وہ زمین میں ٹھہر جاتی ہے

كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ ﴿۱۷﴾ لِلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمُ الْحُسْنٰى ؕ وَالَّذِيْنَ لَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهٗ

اِسی طرح اللہ مثالیں بیان فرماتا ہے۔جن لوگوں نے اپنے رب کا حکم مان لیا ان کے لئے بھلائی ہے اور جنہوں نے اس کا حکم نہ مانا

لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَّا فِی الْاَرْضِ جَمِيْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ لَافْتَدَوْا بِهٖ ؕ

اگر ان کے لئے وہ سب کچھ ہو جو زمین میں ہے اور اس کے ساتھ اس جیسا اور بھی ہو تو وہ ضرور (عذاب سے بچنے کے لئے) اسے فدیہ میں دے دیں

ع ۲ ۱۱ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ سُوْٓءُ الْحِسَابِ ۙ وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿۱۸﴾

یہ لوگ ہیں جن کے لئے بُرا حساب ہے اور اُن کا ٹھکانا جہنم ہے اور وہ بہت بُری جگہ ہے۔

اَفَمَنْ يَّعْلَمُ اَنَّمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ

تو بھلا وہ شخص جو (یہ) جانتا ہو کہ جو کچھ آپ کی طرف آپ کے رب کی جانب سے نازل فرمایا گیا ہے وہی حق ہے

كَمَنْ هُوَ اَعْمٰى ؕ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۱۹﴾

اُس شخص کی طرح ہو سکتا ہے جو اندھا ہے بے شک نصیحت تو وہی حاصل کرتے ہیں جو عقل مند ہیں۔

الَّذِيْنَ يُوْفُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَلَا يَنْقُضُوْنَ الْمِيْثَاقَ ﴿۲۰﴾

وہ لوگ جو اللہ کے عہد کو پورا کرتے ہیں اور جو پختہ عہد کو نہیں توڑتے۔

وَالَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖۤ اَنْ يُّوْصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ

اور وہ لوگ ان (رشتوں) کو جوڑتے ہیں جس کے متعلق اللہ نے حکم فرمایا ہے کہ اُسے جوڑا جائے اور وہ اپنے رب سے ڈرتے ہیں

وَيَخَافُوْنَ سُوْٓءَ الْحِسَابِ ﴿۲۱﴾ وَالَّذِيْنَ صَبَرُوا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ

اور بُرے حساب کا خوف رکھتے ہیں۔ اور وہ جو اپنے رب کی رضا حاصل کرنے کے لئے صبر کرتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں

اہم نکات



وَ اَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً

اور اُس میں سے خرچ کرتے ہیں جو ہم نے اُنہیں عطا فرمایا ہے پوشیدہ طور پر بھی اور علانیہ بھی

وَّيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ ﴿۲۲﴾ جَنّٰتُ عَدْنٍ

اور وہ بُرائی کو بھلائی کے ساتھ دور کرتے ہیں وہی ہیں جن کے لئے آخرت کا گھر ہے۔ (یعنی) ہمیشہ رہنے کے باغات

يَّدْخُلُوْنَهَا وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَ اَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ

جن میں وہ داخل ہوں گے اور وہ بھی جو نیک ہوں گے ان کے باپ دادا اور بیویوں اور اولاد میں سے

وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍ ﴿۲۳﴾ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ

اور جنت کے ہر دروازے سے فرشتے ان کے پاس آئیں گے۔ (کہیں گے) تم پر سلام ہو اِس وجہ سے کہ تم نے صبر کیا

فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ﴿۲۴﴾ وَالَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ

تو آخرت کا گھر کیا ہی اچھا ہے۔ اور وہ جو اللہ سے کیئے ہوئے عہد کو توڑ دیتے ہیں اسے پختہ کرنے کے بعد

وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ

اور (اُن رشتوں کو) کاٹ ڈالتے ہیں جنہیں اللہ نے جوڑنے کا حکم دیا ہے اور زمین میں فساد کرتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جن پر لعنت ہے

وَلَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ ﴿۲۵﴾ اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ

اور اُن کے لئے بُرا گھر ہے۔ اللہ جس کے لئے چاہتا ہے رزق کشادہ فرماتا ہے اور (جس کے لئے چاہتا ہے) نپا تُلا کر دیتا ہے

ع ٣ ٨ وَفَرِحُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا مَتَاعٌ ﴿۲۶﴾

اور وہ (کافر) دنیوی زندگی پر بڑے خوش ہیں حالانکہ دنیاوی زندگی آخرت کے مقابلہ میں (حقیر) سامان کے سوا کچھ بھی نہیں۔

وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ

اور جنہوں نے کفر کیا وہ کہتے ہیں اُن پر کوئی نشانی کیوں نہ نازل کی گئی اُن کے رب کی طرف سے

قُلْ اِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ اَنَابَ ﴿۲۷﴾

آپ فرما دیجیئے بے شک اللہ گمراہ کر دیتا ہے جسے چاہتا ہے اور وہ اسے ہدایت عطا فرماتا ہے جو اس کی طرف رجوع کرتا ہے۔

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ﴿۲۸﴾

(یہ وہ لوگ ہیں) جو ایمان لائے اور ان کے دل اللہ کی یاد سے مطمئن ہوتے ہیں آگاہ ہو جاؤ! اللہ کی یاد ہی سے دل مطمئن ہوتے ہیں۔

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ طُوْبٰى لَهُمْ وَحُسْنُ مَاٰبٍ ﴿۲۹﴾

وہ لوگ جو ایمان لائے اور اُنہوں نے نیک اعمال کیئے اُن کے لئے خوشحالی ہے اور اچھا ٹھکانا ہے۔

كَذٰلِكَ اَرْسَلْنٰكَ فِيْٓ اُمَّةٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهَآ اُمَمٌ لِّتَتْلُوَا عَلَيْهِمُ

اِسی طرح ہم نے آپ کو ایک ایسی اُمت میں (رسول بنا کر) بھیجا جس سے پہلے یقیناً کئی اُمتیں گزر چکی ہیں تاکہ آپ انہیں وہ (کتاب) پڑھ کر سنائیں

الَّذِیْٓ اَوْحَیْنَآ اِلَیْكَ وَهُمْ یَكْفُرُوْنَ بِالرَّحْمٰنِ ؕ قُلْ هُوَ رَبِّیْ

جو ہم نے آپ کی طرف وحی فرمائی ہے اور وہ رحمان کا انکار کر رہے ہیں آپ فرما دیجئے وہی میرا رب ہے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَیْهِ مَتَابِ ﴿۳۰﴾

اس کے سوا کوئی معبود نہیں اُسی پر میں نے بھروسہ کیا اور اسی کی طرف میں رجوع کرتا ہوں۔

وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُیِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ اَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْاَرْضُ

اور اگر کوئی ایسا قرآنِ حکیم ہوتا کہ جس سے پہاڑ چلنے لگتے یا اس کے ذریعہ زمین کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے جاتے

اَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتٰی ؕ بَلْ لِّلّٰهِ الْاَمْرُ جَمِیْعًا ؕ

یا اِس کے ذریعہ مُردوں سے بات کی جاسکتی (تو پھر بھی کافر نہ مانتے) بلکہ سب کام اللہ ہی کے اختیار میں ہے

اَفَلَمْ یَایْـَٔسِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ لَّوْ یَشَآءُ اللّٰهُ لَهَدَی النَّاسَ جَمِیْعًا ؕ

تو کیا جو ایمان لائے ہیں انہیں اطمینان نہ ہوا کہ اگر اللہ چاہتا (تو) یقیناً سب لوگوں کو ہدایت عطا فرما دیتا

وَلَا یَزَالُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا تُصِیْبُهُمْ بِمَا صَنَعُوْا قَارِعَةٌ اَوْ تَحُلُّ قَرِیْبًا مِّنْ دَارِهِمْ

اور کافروں کو پہنچتی رہے گی ان کے کرتوتوں کی وجہ سے کوئی سخت آفت یا ان کے گھر کے قریب (کوئی مصیبت) اُترتی رہے گی

حَتّٰی یَاْتِیَ وَعْدُ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ﴿۳۱﴾ ع ٤ ٥

یہاں تک کہ اللہ کا وعدہ (عذاب) آجائے گا بے شک اللہ وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔

وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَاَمْلَیْتُ لِلَّذِیْنَ كَفَرُوْا

اور یقیناً آپ سے پہلے بھی رسولوں کا مذاق اُڑایا گیا تو جنھوں نے کفر کیا میں نے اُن کو مہلت دی

ثُمَّ اَخَذْتُهُمْ ۫ فَكَیْفَ كَانَ عِقَابِ ﴿۳۲﴾ اَفَمَنْ هُوَ قَآئِمٌ عَلٰی كُلِّ نَفْسٍ

پھر میں نے اُنہیں پکڑ لیا پھر (دیکھ لو کہ) میرا عذاب کیسا تھا؟ بھلا وہ ذات جو ہر جان کی نگران ہے

بِمَا كَسَبَتْ ۚ وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ ؕ

اُس پر جو اُس نے کمایا (کیا اُس کے برابر کوئی ہوسکتا ہے؟) اور اُنہوں نے اللہ کے لئے شریک بنالیئے ہیں

قُلْ سَمُّوْهُمْ ؕ اَمْ تُنَبِّـُٔوْنَهٗ بِمَا لَا یَعْلَمُ فِی الْاَرْضِ

آپ فرما دیجئے اُن کے نام تو بتاؤ کیا تم اس (اللہ) کو اُس (چیز) کی خبر دیتے ہو جو وہ زمین میں نہیں جانتا

اَمْ بِظَاهِرٍ مِّنَ الْقَوْلِ ؕ بَلْ زُیِّنَ لِلَّذِیْنَ كَفَرُوْا مَكْرُهُمْ

یا یونہی (بے معنیٰ) باتیں بناتے ہو؟ بلکہ کافروں کے لئے اُن کا فریب خُوشنما کر دیا گیا ہے

وَصُدُّوْا عَنِ السَّبِیْلِ ؕ وَمَنْ یُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ﴿۳۳﴾

اور وہ (سیدھی) راہ سے روک دیئے گئے اور جسے اللہ گمراہ کردے تو اُسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں۔

لَهُمْ عَذَابٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَشَقُّ ج

اُن کے لئے دنیا کی زندگی میں (بھی) عذاب ہے اور یقیناً آخرت کا عذاب بہت سخت ہے

وَمَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ وَّاقٍ ۝٣٤ مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ط

اور انہیں اللہ سے کوئی بچانے والا نہیں۔ اُس جنت کی مثال جس کا پرہیزگاروں سے وعدہ کیا گیا ہے ایسی ہے

تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ط اُكُلُهَا دَآئِمٌ وَّظِلُّهَا ط

کہ اُس کے نیچے سے نہریں بہتی ہیں اس کا پھل بھی ہمیشہ رہنے والا ہے اور اس کا سایہ (بھی)

تِلْكَ عُقْبَى الَّذِيْنَ اتَّقَوْا ۖ وَّعُقْبَى الْكٰفِرِيْنَ النَّارُ ۝٣٥

یہ اُن کا انجام ہے جنہوں نے پرہیزگاری اختیار کی اور کافروں کا انجام آگ ہے۔

وَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَفْرَحُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ

اور جنہیں ہم نے کتاب عطا فرمائی ہے وہ اُس (کتاب) پر خوش ہوتے ہیں جو آپ کی طرف نازل کی گئی ہے

وَمِنَ الْاَحْزَابِ مَنْ يُّنْكِرُ بَعْضَهٗ ط

اور (کفار کے) گروہوں میں سے ایسے بھی ہیں جو اِس کے بعض حصّے کا انکار کرتے ہیں

قُلْ اِنَّمَآ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ وَلَآ اُشْرِكَ بِهٖ ط

آپ فرما دیجئے مجھے تو صرف یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں اللہ کی عبادت کروں اور اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤں

اِلَيْهِ اَدْعُوْا وَاِلَيْهِ مَاٰبِ ۝٣٦ وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ حُكْمًا عَرَبِيًّا ط

اُسی کی طرف میں بلاتا ہوں اور اُسی کی طرف میرا لوٹنا ہے۔ اور اِسی طرح ہم نے اِسے عربی فرمان بناکر اُتارا ہے

وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ بَعْدَ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ لا

اور اگر تم نے اُن کی خواہشات کی پیروی کی اِس کے بعد کہ تمہارے پاس اصل علم آچکا ہے

۵ ع ۶ مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا وَاقٍ ۝٣٧ ع وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ

(تو پھر) تمہارے لئے اللہ کے مقابلہ میں نہ کوئی دوست ہوگا اور نہ کوئی بچانے والا۔ اور یقیناً ہم نے آپ سے پہلے رسول بھیجے

وَجَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا وَّذُرِّيَّةً ط وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ط

اور ہم نے ان کے لئے بیویاں بنائیں اور اولاد (بھی) اور کسی رسول کے لئے ممکن نہیں تھا کہ وہ اللہ کے حکم کے بغیر کوئی نشانی لے آئیں

لِكُلِّ اَجَلٍ كِتَابٌ ۝٣٨ يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَآءُ وَيُثْبِتُ ۖ وَعِنْدَهٗٓ اُمُّ الْكِتٰبِ ۝٣٩

ہر چیز کا مقررہ وقت لکھا ہوا ہے۔ اللہ جو چاہتا ہے مٹادیتا ہے اور ثابت رکھتا ہے (جو چاہتا ہے) اور اُسی کے پاس اصل کتاب ہے۔

وَاِنْ مَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِيْ نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ

اور اگر ہم آپ کو اس (عذاب) میں سے کچھ دکھادیں جس کا ہم ان سے وعدہ کرتے ہیں یا ہم آپ کو وفات دے دیں

فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ وَعَلَيْنَا الْحِسَابُ ﴿٤٠﴾ اَوَ لَمْ يَرَوْا

تو بے شک آپ کے ذمّہ تو صرف پہنچا دینا ہے اور حساب لینا ہمارے ذمّہ ہے۔ اور کیا اُنھوں نے نہیں دیکھا کہ

اَنَّا نَاْتِي الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا ؕ وَاللّٰهُ يَحْكُمُ

ہم (ان کی آبادی کی) زمین کو اس کے کناروں سے گھٹاتے چلے آرہے ہیں۔ اور اللہ ہی حکم فرماتا ہے

لَا مُعَقِّبَ لِحُكْمِهٖ ؕ وَهُوَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿٤١﴾ وَقَدْ مَكَرَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ

اُس کے حکم کو کوئی ٹالنے والا نہیں اور وہ جلد حساب لینے والا ہے۔ اور یقیناً ان سے پہلے کے لوگوں نے بھی بڑی چالیں چلی تھیں

فَلِلّٰهِ الْمَكْرُ جَمِيْعًا ؕ يَعْلَمُ مَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ ؕ

تو تمام تدبیریں اللہ کے اختیار میں ہیں وہ (اللہ) جانتا ہے جو کچھ ہر شخص کما رہا ہے

وَسَيَعْلَمُ الْكُفّٰرُ لِمَنْ عُقْبَى الدَّارِ ﴿٤٢﴾ وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

اور عنقریب کفار بھی جان لیں گے کہ کس کے لئے آخرت کا گھر ہے۔ اور وہ لوگ جنھوں نے کفر کیا کہتے ہیں

لَسْتَ مُرْسَلًا ؕ قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًاۢ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ۙ

کہ آپ (ﷺ) رسول نہیں ہیں آپ فرما دیجئے میرے اور تمہارے درمیان اللہ بطور گواہ کافی ہے

٦ ع ٦ وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتٰبِ ﴿٤٣﴾ ع

اور وہ شخص بھی جس کے پاس کتاب کا علم ہے۔



علم و عمل کی باتیں

۱- پوری کائنات اور اس میں موجود تمام اشیاء کا خالق اللہ سبحانہ وتعالیٰ اس بات پر قادر ہے کہ وہ ہمیں موت کے بعد قیامت کے دن دوبارہ زندہ فرمادے۔ (سورۃ الرعد، آیت:۲)

۲- موت کے بعد کی زندگی کا اِنکار درحقیقت اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا اِنکار ہے ایسے لوگ ہمیشہ جہنم میں رہنے والے ہیں۔ (سورۃ الرعد، آیت:۵)

۳- قوموں کے لئے اجتماعی فیصلے ان کے اجتماعی اعمال کی بنیاد پر ہوتے ہیں جو قوم خود کو نااہل ثابت کرے اُسے زَوال سے کوئی نہیں بچاسکتا کیوں کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کسی قوم سے اپنی نعمت کو نہیں بدلتا جب تک وہ خود اس کی ناشکری نہیں کرتے۔ (سورۃ الرعد، آیت:۱۱)

۴- باطل پانی کے جھاگ کی طرح غالب دکھائی دیتا ہے مگر آخر کار باطل جھاگ ہی کی طرح اُڑ جاتا ہے اور حق غالب آتا ہے۔ (سورۃ الرعد، آیت:۱۷)

۵- اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے عہد کو پورا کرنا، رحمی رشتوں کو جوڑے رکھنا اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا خوف رکھنا حق والوں کی صفات ہیں۔ (سورۃ الرعد، آیات:۲۰، ۲۱)

۶- اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی خاطر صبر کرنا، نماز قائم کرنا، اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا اور بُرائیوں کا جواب بھلائی سے دینا جنت میں جانے والوں کی صفات ہیں۔ (سورۃ الرعد، آیت:۲۲)

۷- دنیا کی زندگی آخرت کے مقابلہ میں بہت حقیر ہے۔ ہمیں دنیا کی عارضی خوشیوں پر اِترانے کے بجائے آخرت کی ہمیشہ کی زندگی کی فکر کرنی چاہیئے۔ (سورۃ الرعد، آیت:۲۶)

۸- سُکون اور اِطمینانِ قلب کا اصل ذریعہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی یاد ہے۔ (سورۃ الرعد، آیت:۲۸)

۹- جنت کا وعدہ متقیوں کے لئے ہے۔ جنت کی نعمتیں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ہوں گی۔ (سورۃ الرعد، آیت:۳۵)

۱۰- رسولوں کی ذمّہ داری لوگوں تک حق پہنچانے کی ہے اور حساب لینا اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا کام ہے۔ (سورۃ الرعد، آیت:۴۰)

سمجھیں اور حل کریں

سوال ۱ خالی جگہیں پُر کریں:

(۱) آیت:۵ میں ذکر کیا گیا ہے کہ آخرت کا انکار کرنے والوں کی گردنوں میں ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ہوں گے۔

(۲) آیت:۱۱ میں بتایا گیا ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کسی ۔۔۔۔۔۔۔ سے اپنی نعمت کو نہیں بدلتا جب تک کہ وہ خود اس کی ۔۔۔۔۔۔۔ نہیں کرتے۔

(۳) آیت:۲۸ میں بتایا گیا ہے کہ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کو اطمینان ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ سے حاصل ہوتا ہے۔

(۴) آیت:۳۶ میں ذکر ہے کہ اہل کتاب میں سے نیک لوگوں کا قرآنِ حکیم کے بارے میں یہ طرزِ عمل ہوتا ہے کہ وہ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ہیں۔

(۵) آیت:۴۲ میں ذکر ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہر ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کو جانتا ہے۔

سوال ۲ مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دیجیے:

۱۔ پہلے رکوع میں غور و فکر کرنے والوں کے لئے اللہ ﷻ کی قدرت کے کیا مظاہر بیان کیئے گئے ہیں؟

۲۔ دوسرے رکوع میں بتوں کو معبود سمجھ کر پکارنے والوں کی کیا مثال بیان کی گئی ہے؟

۳۔ دوسرے رکوع میں حق اور باطل کے حوالہ سے کون سی دو مثالیں بیان کی گئی ہیں؟

۴۔ تیسرے رکوع کی روشنی میں اہلِ حق کی صفات اور ان کا انجام بیان کریں۔

۵۔ پانچویں رکوع کی روشنی میں جنت کی صفات کو بیان کریں۔

سوال ۳ ذکرِ باری تعالیٰ کی اہمیت اور فضیلت پر نوٹ لکھیں۔

گھریلو سرگرمی

- رزق کی قدر اور احترام کے حوالے سے روزمرہ زندگی سے دس مثالیں لکھیں۔
- "اور وہ اُن (رشتوں) کو جوڑے رکھتے ہیں جسے اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے جوڑنے کا حکم دیا ہے" کی ہدایت کے حوالے سے بتائیں کہ کسی ناراض رشتہ دار یا دوست کو راضی کرنے کے لئے کیا کیا کرنا چاہیے۔

دستخط استاد: __________

دستخط والدین / سرپرست: __________

سبق:۱۰

سُوْرَةُ اِبْرٰهِيْم

سورۂ ابراہیم ۱۴ | آیات: ۱ تا ۵۲

شانِ نزول اور تعارف : سُوْرَةُ اِبْرٰهِيْم مکی سورت ہے۔اس کے آغاز میں ایام اللہ یعنی انبیاء کرام علیہم السلام اور ایمان والوں پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے خاص فضل وکرم کے ظہور اور منکرین کی تباہی وبربادی کے دنوں کو یاد دلانے کی تلقین کی گئی ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور سابقہ رسولوں کی اپنی قوموں کے ساتھ کشمکش کا بیان ہے۔پھر انبیاء کرام علیہم السلام کو جھٹلانے والوں کے لئے عذاب جہنم اور دنیا داروں کو رہنما بنانے اور شیطان کے جھوٹے وعدوں اور تسلیوں پر یقین رکھنے والوں کا حال بیان کیا گیا ہے۔اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی بے شمار نعمتوں کے ذکر کے ذریعے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی یاد دلائی گئی ہے۔مکہ مکرمہ کی حرمت،اس کے مکینوں کے لئے وافر رزق کی دستیابی، اپنی بندگی پر استقامت، اولاد کی نعمت کے حصول پر شکر، والدین اور تمام ایمان والوں کی مغفرت سے متعلق حضرت ابراہیم علیہ السلام کی عظیم دعاؤں کا ذکر ہے۔سورت کے آخر میں قیامت کا ہیبت ناک حال بیان کیا گیا ہے۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مَردود سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

الٓرٰ ۚ كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۙ بِاِذْنِ رَبِّهِمْ

الٓرٰ یہ ایک کتاب ہے جسے ہم نے آپ کی طرف نازل فرمایا ہے تاکہ آپ لوگوں کو اندھیروں سے روشنی کی طرف نکال لائیں اُن کے رب کے حکم سے

اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ۙ﴿۱﴾ اللّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ

(اُس رب کے) راستہ کی طرف جو بہت غالب بہت تعریفوں والا ہے۔ وہ اللہ ہے جس کے لئے وہ سب کچھ ہے جو آسمانوں میں ہے

وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَوَيْلٌ لِّلْكٰفِرِيْنَ مِنْ عَذَابٍ شَدِيْدِ ۙ﴿۲﴾ اِۨلَّذِيْنَ يَسْتَحِبُّوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا

اور جو زمینوں میں ہے اور کافروں کے لئے سخت عذاب (کی وجہ) سے ہلاکت ہے۔ وہ لوگ جو دنیا کی زندگی کو پسند کرتے ہیں

عَلَى الْاٰخِرَةِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ؕ اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍۢ بَعِيْدٍ ﴿۳﴾

آخرت کے مقابلہ میں اور اللہ کی راہ سے روکتے ہیں اور وہ اُس (راستہ) میں ٹیڑھ تلاش کرتے ہیں یہ لوگ دُور کی گمراہی میں ہیں۔

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ ؕ

اور ہم نے جو بھی رسول بھیجے ان کی قوم کی زبان ہی میں (پیغام دے کر بھیجے) تاکہ وہ ان کے لئے (احکامِ الٰہی) خوب واضح کر دیں

فَيُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۴﴾

تو اللہ گمراہ کرتا ہے جسے چاہتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت عطا فرماتا ہے اور وہ بہت غالب بڑی حکمت والا ہے۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اَنْ اَخْرِجْ قَوْمَكَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۙ

اور یقیناً ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو اپنی نشانیوں کے ساتھ بھیجا کہ اپنی قوم کو اندھیروں سے روشنی کی طرف نکال لاؤ

وَذَكِّرْهُمْ بِاَيّٰىمِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ۝٥

اور انہیں اللہ کے دن یاد دلاؤ یقیناً اس (یاددہانی) میں نشانیاں ہیں ہر صبر شکر کرنے والے کے لئے۔

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ اَنْجٰىكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ

اور جب موسیٰ (علیہ السلام) نے فرمایا اپنی قوم سے کہ تم یاد کرو اپنے اوپر اللہ کی نعمت کو جب اُس نے تمہیں آلِ فرعون سے نجات عطا فرمائی

يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْۗءَ الْعَذَابِ وَيُذَبِّحُوْنَ اَبْنَاۗءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَاۗءَكُمْ ۭ

وہ تمہیں بدترین عذاب پہنچاتے تھے اور وہ تمہارے بیٹوں کو ذبح کرتے تھے اور تمہاری عورتوں کو زندہ چھوڑ دیتے تھے

ع وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَاۗءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ۝٦ وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكُمْ

اور اس میں تمہارے رب کی طرف سے بہت بڑی آزمائش تھی۔ اور (یاد کرو) جب تمہارے رب نے آگاہ فرمایا

لَىِٕنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ وَلَىِٕنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ ۝٧

کہ اگر تم شکر کرو گے تو یقیناً میں تمہیں اور زیادہ عطا فرماؤں گا اور اگر تم ناشکری کرو گے (تو) یقیناً میرا عذاب بہت ہی سخت ہے۔

وَقَالَ مُوْسٰٓى اِنْ تَكْفُرُوْٓا اَنْتُمْ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ حَمِيْدٌ ۝٨

اور موسیٰ (علیہ السلام) نے فرمایا اگر تم اور وہ سب لوگ جو زمین میں ہیں ناشکری کرو تو یقیناً اللہ بے نیاز بہت تعریفوں والا ہے۔

اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَبَؤُا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ ڛ

کیا تمہارے پاس اُن لوگوں کی خبر نہیں آئی جو تم سے پہلے تھے (یعنی) قوم نوح (علیہ السلام) اور عاد اور ثمود کی

وَالَّذِيْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ڔ لَا يَعْلَمُهُمْ اِلَّا اللّٰهُ ۭ جَاۗءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ

اور اُن لوگوں کی جو اُن کے بعد تھے انہیں اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا ان کے پاس ان کے رسول واضح نشانیاں لے کر آئے تھے

فَرَدُّوْٓا اَيْدِيَهُمْ فِيْٓ اَفْوَاهِهِمْ وَقَالُوْٓا اِنَّا كَفَرْنَا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ

تو اُنہوں نے اپنے ہاتھ اپنے مونہوں پر رکھ دیئے (کہ خاموش رہو) اور کہنے لگے بے شک ہم (اُس کا) انکار کرتے ہیں جس کے ساتھ تم بھیجے گئے ہو

وَاِنَّا لَفِيْ شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُوْنَنَآ اِلَيْهِ مُرِيْبٍ ۝٩

اور یقیناً ہم (ایسے) شک میں ہیں اس سے جس کی طرف تم ہمیں بلاتے ہو جو بے چین کرنے والا ہے۔

قَالَتْ رُسُلُهُمْ اَفِي اللّٰهِ شَكٌّ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ

اُن کے رسولوں نے فرمایا کیا اللہ کے بارے میں شک ہے؟ جو آسمانوں اور زمینوں کا پیدا فرمانے والا ہے

يَدْعُوْكُمْ لِيَغْفِرَ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُؤَخِّرَكُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ

وہ تمہیں بلاتا ہے تاکہ تمہاری خاطر تمہارے گناہ بخش دے اور تمہیں مقررہ وقت تک مہلت دے

قَالُوْٓا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۭ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَصُدُّوْنَا عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَاۗؤُنَا

انہوں نے کہا تم تو ہمارے ہی جیسے انسان ہو تم چاہتے ہو کہ ہمیں (اُس سے) روک دو جن کی پوجا ہمارے باپ دادا کرتے تھے

اہم نکات



فَاْتُوْنَا بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۝١٠ قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ اِنْ نَّحْنُ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ

تو ہمارے پاس کوئی واضح دلیل لے آؤ۔ اُن سے اُن کے رسولوں نے فرمایا (آدم علیہ السلام کی نسل ہونے میں) ہم تمہارے جیسے بشر ہیں

وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَمُنُّ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَمَا كَانَ لَنَآ

لیکن اللہ جس پر چاہتا ہے احسان فرماتا ہے اپنے بندوں میں سے اور ہمارا کام نہیں

اَنْ نَّاْتِيَكُمْ بِسُلْطٰنٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝١١

کہ ہم اللہ کے حکم کے بغیر تمہارے پاس کوئی دلیل لے آئیں اور ایمان والوں کو اللہ ہی پر بھروسہ کرنا چاہیے۔

وَمَا لَنَآ اَلَّا نَتَوَكَّلَ عَلَى اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰىنَا سُبُلَنَا ؕ

اورہمیں کیا ہوا کہ ہم اللہ پر بھروسہ نہ کریں حالانکہ اُس نے ہمیں ہماری (کامیابی کی) راہیں دکھائی ہیں

ع ٢ وَلَنَصْبِرَنَّ عَلٰى مَآ اٰذَيْتُمُوْنَا ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ۝١٢ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

اور ہم تمہاری ایذاؤں پر ضرور صبر کریں گے اور بھروسہ کرنے والوں کو اللہ ہی پر بھروسہ کرنا چاہیے۔ اور اُن لوگوں نے کہا جنھوں نے کفر کیا

لِرُسُلِهِمْ لَنُخْرِجَنَّكُمْ مِّنْ اَرْضِنَآ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِيْ مِلَّتِنَا ؕ

اپنے رسولوں سے ہم تمہیں اپنی زمین سے ضرور نکال دیں گے یا تم ہمارے طریقہ پر واپس آجاؤ

فَاَوْحٰٓى اِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ لَنُهْلِكَنَّ الظّٰلِمِيْنَ ۝١٣

تو ان (رسولوں) پر ان کے رب نے وحی بھیجی کہ ہم ظالموں کو ضرور ہلاک کردیں گے۔

وَلَنُسْكِنَنَّكُمُ الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِيْ

اور اُن کے بعد ہم تمہیں (اسی) زمین میں ضرور آباد فرمائیں گے یہ (وعدہ) ہر اس شخص کے لئے ہے جو میرے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرتا ہو

وَخَافَ وَعِيْدِ ۝١٤ وَاسْتَفْتَحُوْا وَخَابَ كُلُّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ ۝١٥

اور میرے (عذاب کے) وعدہ سے ڈرتا ہو۔ اور اُنہوں نے فیصلہ مانگا اور ہر سرکش ضدی نامُراد ہوا

مِّنْ وَّرَآئِهٖ جَهَنَّمُ وَيُسْقٰى مِنْ مَّآءٍ صَدِيْدٍ ۝١٦ يَّتَجَرَّعُهٗ

اس کے پیچھے جہنم ہے اور پینے کو اسے پیپ کا پانی دیا جائے گا۔ وہ اُسے گھونٹ گھونٹ کر کے پیئے گا

وَلَا يَكَادُ يُسِيْغُهٗ وَيَاْتِيْهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّمَا هُوَ بِمَيِّتٍ ؕ

اور اُسے حلق سے (نیچے) نہ اتار سکے گا اور اسے ہر طرف سے موت آگھیرے گی اور وہ مرے گا نہیں

وَمِنْ وَّرَآئِهٖ عَذَابٌ غَلِيْظٌ ۝١٧ مَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ اَعْمَالُهُمْ كَرَمَادِ

اور اس کے پیچھے ایک (اور) سخت عذاب ہوگا۔ جن لوگوں نے اپنے رب کا انکار کیا ان کے اعمال کی مثال ایسی ہے جیسے راکھ ہو

اِشْتَدَّتْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ يَوْمٍ عَاصِفٍ ؕ لَا يَقْدِرُوْنَ مِمَّا كَسَبُوْا عَلٰى شَيْءٍ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ ۝١٨

جسے تیز آندھی کے دن ہَوا تیزی کے ساتھ اُڑا لے جائے جو کچھ انہوں نے کمایا اس میں سے کچھ بھی ان کے ہاتھ نہ آئے گا یہی تو دُور کی گمراہی ہے۔

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ؕ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ

کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے آسمانوں اور زمینوں کو برحق پیدا فرمایا اگر وہ چاہے تو تمہیں لے جائے

وَيَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِيْدٍ ۙ﴿۱۹﴾ وَّمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ ﴿۲۰﴾ وَبَرَزُوْا لِلّٰهِ جَمِيْعًا

اور نئی مخلوق لے آئے۔ اور یہ (بات) اللہ پر کچھ مشکل نہیں ہے۔ اور (قیامت کے دن) سب لوگ اللہ کے سامنے پیش ہوں گے

فَقَالَ الضُّعَفٰٓؤُا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ عَنَّا

تو کمزور لوگ کہیں گے ان سے جنہوں نے تکبر کیا بے شک ہم تمہارے تابع تھے تو کیا تم ہم سے دُور کر سکتے ہو

مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ؕ قَالُوْا لَوْ هَدٰىنَا اللّٰهُ لَهَدَيْنٰكُمْ ؕ

اللہ کے عذاب میں سے کچھ بھی؟ وہ کہیں گے اگر اللہ ہمیں ہدایت دیتا تو ہم ضرور تمہاری رہنمائی کرتے

سَوَآءٌ عَلَيْنَآ اَجَزِعْنَآ اَمْ صَبَرْنَا مَا لَنَا مِنْ مَّحِيْصٍ ﴿۲۱﴾ ۳ ع ۹

ہمارے لئے برابر ہے خواہ ہم چیخ پکار کریں یا صبر کریں ہمارے لئے بچنے کی کوئی صورت نہیں۔

وَقَالَ الشَّيْطٰنُ لَمَّا قُضِيَ الْاَمْرُ اِنَّ اللّٰهَ وَعَدَكُمْ

اور جب (تمام معاملات کا) فیصلہ کردیا جائے گا تو شیطان کہے گا بے شک اللہ نے تم سے وعدہ کیا تھا

وَعْدَ الْحَقِّ وَوَعَدْتُّكُمْ فَاَخْلَفْتُكُمْ ؕ وَمَا كَانَ لِيَ عَلَيْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ

(وہ) سچا وعدہ (تھا) اور میں نے بھی تم سے وعدہ کیا تھا تو میں نے تم سے وعدہ خلافی کی اور میرا تم پر کچھ زور نہ تھا

اِلَّآ اَنْ دَعَوْتُكُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ لِيْ ۚ فَلَا تَلُوْمُوْنِيْ وَلُوْمُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ؕ

مگر یہ کہ میں نے تمہیں دعوت دی تو تم نے میری بات مان لی لہٰذا اب تم مجھے ملامت نہ کرو بلکہ اپنے آپ کو ملامت کرو

مَآ اَنَا بِمُصْرِخِكُمْ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُصْرِخِيَّ ؕ اِنِّيْ كَفَرْتُ

(آج) نہ میں تمہاری فریاد رَسی کر سکتا ہوں اور نہ تم میری فریاد رَسی کر سکتے ہو بے شک میں انکار کرتا ہوں

بِمَآ اَشْرَكْتُمُوْنِ مِنْ قَبْلُ ؕ اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۲۲﴾

جو تم نے مجھے اس سے پہلے شریک ٹھہرایا تھا بے شک ظالموں کے لئے دردناک عذاب ہے۔

وَاُدْخِلَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کیے وہ داخل کیے جائیں گے (ایسی) جنتوں میں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ؕ تَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلٰمٌ ﴿۲۳﴾ اَلَمْ تَرَ

اور وہ اپنے رب کے حکم سے اُن میں ہمیشہ رہنے والے ہیں وہاں ان کی (ملاقات کی) دعا سلام ہو گی۔ کیا آپ نے نہیں دیکھا

كَيْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ ۙ﴿۲۴﴾

کہ اللہ نے پاکیزہ کلمے کی کیسی مثال بیان فرمائی وہ پاکیزہ درخت کی طرح ہے اُس کی جڑ مضبوط ہے اور اُس کی شاخیں آسمان میں ہیں۔

تُؤْتِيْٓ اُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍۢ بِاِذْنِ رَبِّهَا ۗ وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ

وہ اپنے رب کے حکم سے ہر وقت اپنا پھل دیتا ہے اور اللہ لوگوں کے لئے مثالیں بیان فرماتا ہے

لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۝٢٥ وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيْثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيْثَةِ

تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں۔ اور ناپاک کلمہ کی مثال ایسی ہے جیسے ناپاک درخت ہو

اِجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْاَرْضِ مَا لَهَا مِنْ قَرَارٍ ۝٢٦ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

جسے زمین کے اُوپر سے اُکھاڑ لیا جائے اُس کے لئے کوئی قرار نہیں ہے۔ اللہ اُن لوگوں کو ثابت قدم رکھتا ہے جو ایمان لائے

بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَيُضِلُّ اللّٰهُ الظّٰلِمِيْنَ ۙ وَيَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ ۝٢٧ ع

مضبوط بات کے ذریعہ سے دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں (بھی) اور اللہ ظالموں کو گمراہ کرتا ہے اور اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ كُفْرًا وَّاَحَلُّوْا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ ۝٢٨

کیا آپ نے اُن لوگوں کی طرف نہیں دیکھا (جنہوں نے) اللہ کی نعمت کو ناشکری سے بدل دیا اور اپنی قوم کو تباہی کے گھر میں پہنچا دیا۔

جَهَنَّمَ ۚ يَصْلَوْنَهَا ۭ وَبِئْسَ الْقَرَارُ ۝٢٩ وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا

(یعنی) جہنم (میں) جس میں وہ داخل ہوں گے اور (وہ) بہت برا ٹھکانا ہے۔ اور اُنہوں نے اللہ کے لئے (کچھ) شریک بنالیے

لِّيُضِلُّوْا عَنْ سَبِيْلِهٖ ۭ قُلْ تَمَتَّعُوْا فَاِنَّ مَصِيْرَكُمْ اِلَى النَّارِ ۝٣٠

تاکہ وہ اُس کے راستہ سے گمراہ کریں آپ فرما دیجیے تم (چند روزہ) فائدہ اٹھالو پھر یقیناً تمہارا لوٹنا آگ کی طرف ہے۔

قُلْ لِّعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ

آپ فرما دیجیے میرے اُن بندوں سے جو ایمان لائے کہ وہ نماز قائم کریں اور اُس میں سے خرچ کریں جو ہم نے اُنہیں عطا فرمایا ہے

سِرًّا وَّعَلَانِيَةً مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خِلٰلٌ ۝٣١

پوشیدہ اور علانیہ طور پر اِس سے پہلے کہ وہ دن آجائے جس میں نہ خرید و فروخت ہوگی اور نہ دوستی (کام آئے گی)۔

اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۚ

اللہ ہی ہے جس نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا فرمایا اور آسمان سے پانی نازل فرمایا پھر اس (پانی) کے ذریعہ پھلوں میں سے تمہارے لئے رزق نکالا

وَسَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ لِتَجْرِيَ فِي الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْاَنْهٰرَ ۝٣٢

اور اُس نے تمہارے لئے کشتیوں کو کام میں لگادیا تاکہ وہ اُس کے حکم سے سمندر میں چلیں اور اس نے تمہارے لئے نہروں کو (بھی) کام میں لگادیا۔

وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَآئِبَيْنِ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۝٣٣

اور اس نے سورج کو اور چاند کو تمہارے لئے کام میں لگا دیا دونوں لگاتار گردش کر رہے ہیں اور رات اور دن کو تمہارے لئے کام میں لگا دیا۔

وَاٰتٰىكُمْ مِّنْ كُلِّ مَا سَاَلْتُمُوْهُ ۭ وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ۭ

اور اس نے تمہیں ہر وہ چیز عطا فرمائی جو تم نے اس سے مانگی اور اگر تم اللہ کی نعمتوں کو شمار کرنا چاہو تو اُنہیں شمار نہیں کرسکو گے

اہم نکات



ع ٥ إِنَّ الْإِنْسَانَ لَظَلُومٌ كَفَّارٌ ۝٣٤ وَإِذْ قَالَ إِبْرٰهِيمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا

یقیناً انسان بڑا ظالم بہت ناشکرا ہے۔ اور (یاد کرو) جب ابراہیم (علیہ السلام) نے عرض کیا اے میرے رب! اس شہر کو امن والا بنادیجئے

وَّاجْنُبْنِي وَبَنِيَّ أَنْ نَّعْبُدَ الْأَصْنَامَ ۝٣٥ رَبِّ

اور مجھے اور میری اولاد کو دُور رکھیئے اس (بات) سے کہ ہم بتوں کی پُوجا کریں۔ اے میرے رب!

إِنَّهُنَّ أَضْلَلْنَ كَثِيرًا مِّنَ النَّاسِ ۚ فَمَنْ تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي ۚ

بے شک اُنہوں (یعنی بتوں) نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کردیا ہے لہٰذا جس نے میری پیروی کی تو بے شک وہ مجھ سے ہے

وَمَنْ عَصَانِي فَإِنَّكَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝٣٦ رَبَّنَا

اور جس نے میری نافرمانی کی تو بے شک تو بڑا ہی بخشنے والا نہایت رحم فرمانے والا ہے۔ اے ہمارے رب!

إِنِّيْ أَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِي بِوَادٍ غَيْرِ ذِي زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ ۙ

بے شک میں نے اپنی کچھ اولاد کو ایک ایسی وادی میں بسایا ہے جو بنجر تھی تیرے حرمت والے گھر کے پاس

رَبَّنَا لِيُقِيمُوا الصَّلٰوةَ فَاجْعَلْ أَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِيْ إِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ

اے ہمارے رب! تاکہ وہ نماز قائم کریں پس تو لوگوں کے دل ان کی طرف مائل فرما دے اور انہیں پھلوں میں سے رزق عطا فرما

لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُوْنَ ۝٣٧ رَبَّنَا إِنَّكَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِي وَمَا نُعْلِنُ ۗ

تاکہ وہ شکر ادا کریں۔ اے ہمارے رب! بے شک تو جانتا ہے جو (کچھ) ہم چھپاتے اور جو ہم ظاہر کرتے ہیں

وَمَا يَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ ۝٣٨ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ

اور اللہ سے کوئی چیز بھی چھپی ہوئی نہیں زمین میں اور نہ آسمان میں۔ تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں

الَّذِيْ وَهَبَ لِيْ عَلَى الْكِبَرِ إِسْمٰعِيلَ وَإِسْحٰقَ ۚ إِنَّ رَبِّيْ لَسَمِيعُ الدُّعَاءِ ۝٣٩

جس نے مجھے بڑھاپے میں اسماعیل (علیہ السلام) اور اسحاق (علیہ السلام) عطا فرمائے یقیناً میرا رب دعائیں ضرور سننے والا ہے۔

رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ ۚ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاءِ ۝٤٠

اے میرے رب! مجھے نماز قائم کرنے والا بنادیجئے اور میری اولاد میں سے بھی اے ہمارے رب! اور میری دعا قبول فرما۔

ع ٦ رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ ۝٤١

اے ہمارے رب! مجھے اور میرے والدین کو بخش دیجئے اور سب ایمان والوں کو بھی جس دن حساب قائم ہوگا۔

وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ ۚ إِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ

اور تم اللہ کو ہرگز بے خبر خیال نہ کرنا اُن (اعمال) سے جو ظالم کر رہے ہیں بے شک وہ تو اُنہیں اُس دن کے لئے مہلت دے رہا ہے

تَشْخَصُ فِيْهِ الْأَبْصَارُ ۝٤٢ مُهْطِعِيْنَ مُقْنِعِيْ رُءُوْسِهِمْ

جس دن آنکھیں (خوف کی وجہ سے) پھٹی کی پھٹی رہ جائیں گی۔ وہ اپنے سر اوپر اٹھائے ہوئے دوڑ رہے ہوں گے

لَا يَرْتَدُّ اِلَيْهِمْ طَرْفُهُمْ ۚ وَاَفْـِٕدَتُهُمْ هَوَآءٌ ﴿۴۳﴾

ان کی نگاہیں ان کی طرف واپس نہ آسکیں گی اور اُن کے دل (خوف کی وجہ سے) بدحواس ہوں گے۔

وَاَنْذِرِ النَّاسَ يَوْمَ يَاْتِيْهِمُ الْعَذَابُ فَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا

اور آپ لوگوں کو اُس دن سے ڈرائیے جب اُن پر عذاب آئے گا تو جنہوں نے ظلم کیا وہ کہیں گے

رَبَّنَآ اَخِّرْنَآ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ۙ نُّجِبْ دَعْوَتَكَ

اے ہمارے رب! ہمیں تھوڑی مدت کے لئے مہلت دے دے ہم تیری دعوت قبول کریں گے

وَنَتَّبِعِ الرُّسُلَ ؕ اَوَلَمْ تَكُوْنُوْٓا اَقْسَمْتُمْ مِّنْ قَبْلُ مَا لَكُمْ مِّنْ زَوَالٍ ﴿۴۴﴾

اور رسولوں کی پیروی کریں گے (کہا جائے گا) کیا تم اِس سے پہلے قسمیں نہیں کھاتے تھے کہ تمہارے لئے کوئی زوال نہیں ہے؟

وَّسَكَنْتُمْ فِيْ مَسٰكِنِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَتَبَيَّنَ لَكُمْ كَيْفَ فَعَلْنَا بِهِمْ

اور تم اُن لوگوں کی بستیوں میں آباد تھے جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور تم پر (اچھی طرح) واضح ہو گیا تھا کہ ہم نے ان کے ساتھ کیا سلوک کیا

وَضَرَبْنَا لَكُمُ الْاَمْثَالَ ﴿۴۵﴾ وَقَدْ مَكَرُوْا مَكْرَهُمْ وَعِنْدَ اللّٰهِ مَكْرُهُمْ ؕ

اور ہم نے تمہارے لئے مثالیں بھی بیان فرما دی تھیں۔ اور یقیناً اُنہوں نے اپنی چالیں چلی تھیں اور اللہ کے پاس اُن کی ہر چال (کا توڑ) ہے

وَاِنْ كَانَ مَكْرُهُمْ لِتَزُوْلَ مِنْهُ الْجِبَالُ ﴿۴۶﴾ فَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ مُخْلِفَ وَعْدِهٖ رُسُلَهٗ ؕ

اور یقیناً اُن کی چالیں ایسی تھیں کہ اُن سے پہاڑ ٹل جائیں۔ پس تم ہرگز نہ خیال کرو کہ اللہ اپنے رسولوں سے وعدہ خلافی کرنے والا ہے

اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ﴿۴۷﴾ يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ

بے شک اللہ بہت غالب انتقام لینے والا ہے۔ جس دن (یہ) زمین دوسری زمین سے بدل دی جائے گی

وَالسَّمٰوٰتُ وَبَرَزُوْا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ﴿۴۸﴾

اور آسمان (بھی) اور سب لوگ اللہ کے سامنے پیش ہوں گے جو اکیلا ہے سب پر غالب ہے۔

وَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ يَوْمَئِذٍ مُّقَرَّنِيْنَ فِي الْاَصْفَادِ ﴿۴۹﴾ ۚ سَرَابِيْلُهُمْ مِّنْ قَطِرَانٍ

اور آپ اُس دن مجرموں کو دیکھیں گے کہ وہ آپس میں زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہوں گے۔ اُن کے کُرتے گندھک کے ہوں گے

وَّتَغْشٰى وُجُوْهَهُمُ النَّارُ ﴿۵۰﴾ لِيَجْزِيَ اللّٰهُ كُلَّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۵۱﴾

اور اُن کے چہروں کو آگ ڈھانپ رہی ہو گی۔ تاکہ اللہ ہر شخص کو اُس (عمل) کا بدلہ دے جو اُس نے کمایا بے شک اللہ بہت جلد حساب لینے والا ہے۔

هٰذَا بَلٰغٌ لِّلنَّاسِ وَلِيُنْذَرُوْا بِهٖ وَلِيَعْلَمُوْٓا اَنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ

یہ (قرآن) انسانوں کے لئے (اللہ کا) پیغام ہے اور تاکہ اُنہیں اِس کے ذریعہ ڈرایا جائے اور تاکہ وہ جان لیں کہ بے شک وہی (اللہ) اکیلا معبود ہے

ع ۱۱ وَّلِيَذَّكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۵۲﴾

اور تاکہ عقل مند لوگ (اس سے) نصیحت حاصل کریں۔

علم و عمل کی باتیں

۱- اللہ ﷻ نے قرآنِ حکیم اس لئے نازل فرمایا کہ نبی کریم ﷺ لوگوں کو کفر کے اندھیروں سے توحید کے نور کی طرف لے آئیں۔ (سورۃ ابراہیم، آیت:۱)

۲- آخرت کے مقابلہ میں دنیا کو محبوب رکھنا، دوسروں کو اللہ ﷻ کی راہ سے روکنا اور دین میں ٹیڑھ تلاش کرنا گمراہ لوگوں کی علامات ہیں۔ (سورۃ ابراہیم، آیت:۳)

۳- شُکر گزاروں کی نعمتوں میں اللہ ﷻ اضافہ فرماتا ہے اور ناشکرے لوگ اللہ ﷻ کے عذاب کے مستحق بن جاتے ہیں۔ (سورۃ ابراہیم، آیت:۷)

۴- ایمان لانا، اللہ ﷻ پر بھروسہ کرنا اور کفار کی تکلیفوں پر صبر کرنا بہت عمدہ صفات ہیں۔ (سورۃ ابراہیم، آیت:۱۲)

۵- اِخلاص سے خالی نیک اعمال قیامت کے دن راکھ کے ڈھیر کی مانند ہوں گے جسے تیز ہوا اُڑا کر بکھیر دیتی ہے۔ (سورۃ ابراہیم، آیت:۱۸)

۶- شیطان کی باتیں اور وعدے جھوٹے ہیں۔ روزِ قیامت گناہ گاروں سے وہ صاف کہہ دے گا کہ اپنے آپ کو بُرا کہو مجھے ملامت نہ کرو۔ (سورۃ ابراہیم، آیت:۲۲)

۷- جن لوگوں نے اللہ ﷻ کی نعمتوں کی ناشکری کی خاص کر رسول اللہ ﷺ جو کہ نعمت عظمیٰ ہیں پر ایمان لانے کی بجائے آپ ﷺ کو جھٹلایا اور انکار کیا انہوں نے اپنی قوم کو بھی ہلاکت کے گڑھے میں اتارا، ان سب کا برا ٹھکانا جہنم ہی ہے۔ (سورۃ ابراہیم، آیات: ۲۸، ۲۹)

۸- اللہ ﷻ مخلوق کی تمام حاجات کو پورا فرماتا ہے اس کی نعمتیں اس قدر ہیں کہ ان کا شمار بھی ممکن نہیں۔ (سورۃ ابراہیم، آیت:۳۴)

۹- اپنے لئے، اپنے والدین کے لئے اور تمام مومنوں کے لئے مغفرت کی دعا کرنا انبیاء کرام علیہم السلام کا طریقہ ہے جس پر ہمیں بھی عمل کرنا چاہیئے۔ (سورۃ ابراہیم، آیات:۴۰، ۴۱)

۱۰- اللہ ﷻ ظالموں کے بُرے اعمال سے خوب باخبر ہے وہ جلد ان ظالموں کو سخت سزا دے گا۔ (سورۃ ابراہیم، آیات:۴۲ تا ۴۴)

۱۱- یقیناً اللہ ﷻ بہت جلد حساب لینے والا ہے۔ روزِ قیامت ہر شخص کو اس کے اعمال کا بدلہ ضرور مل کر رہے گا۔ (سورۃ ابراہیم، آیت:۵۱)

سمجھیں اور حل کریں

سوال ۱ خالی جگہیں پُر کریں:

(۱) آیت:۷ کے مطابق شکرادا کرنے کا نتیجہ ---------------------------- ہے۔

(۲) آیت: ۱۸ کے مطابق قیامت کے دن کفار کی نیکیاں ---------------------- کی مانند ہوں گی۔

(۳) آیت: ۲۲ میں ذکر ہے کہ قیامت کے دن ---------- اہل جہنم سے کہے گا کہ اپنے آپ کو -------------- کرو۔

(۴) آیت:۳۴ کے مطابق -------------------- کو شمار کرنا ممکن نہیں۔

(۵) آیت: ۳۶ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ---------------------------- کو اپنا قرار دیا۔

سوال ۲ مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دیجیے:

۱- پہلے رکوع میں مذکور " وَذَكِّرْهُمْ بِاَيّٰمِ اللّٰهِ " میں ایام اللہ سے کیا کیا مراد ہے؟

۲- تیسرے رکوع میں اہل جہنم کا کیا انجام بیان ہوا ہے؟

۳- چوتھے رکوع میں اللہ ﷻ نے "کلمہ طیبہ" یعنی توحید ورسالت پر ایمان اور "کلمہ خبیثہ" یعنی کفر وشرک کے لئے کیا مثال بیان فرمائی؟

۴- چھٹے رکوع کی روشنی میں ایک فہرست بنائیے کہ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے کن کن باتوں کی دعا مانگی؟

۵- ساتویں رکوع کی روشنی میں جواب دیجیے کہ قیامت کے دن ظالموں اور مجرموں کا کیا حال ہوگا؟

۶- ساتویں رکوع کی روشنی میں قرآنِ حکیم کے نُزول کے مقاصد بیان کریں؟

سوال ۳ انبیاءِ کرام علیہم السلام کو جب کفار نے اپنے جیسا بشر کہا تو انبیاءِ کرام علیہم السلام نے کیا جواب دیا۔

گھریلو سرگرمی

- سورۃ ابراہیم کے علاوہ قرآنِ حکیم سے دو اور مقامات تلاش کریں جہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعاؤں کا ذکر ہے۔ وہ دعائیں ترجمہ کے ساتھ تحریر کریں اور زبانی یاد کریں۔
- روزمرہ زندگی کی ایسی دس نعمتیں لکھیں جن پر ہم عموماً اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا شکر ادا نہیں کرتے ہیں۔

دستخط استاد: ____________

دستخط والدین / سرپرست: ____________

سبق:١١

سُوْرَةُالْحِجْر

سورۃ الحجر ١٥ — آیات:١تا٩٩

شانِ نزول اور تعارف: سُوْرَةُ الْحِجْر مکی دور کے آغاز میں سنہ ۴ نبوی میں نازل ہوئی۔ اس سورت میں ذکر ہے کہ قرآن حکیم میں کسی قسم کی کمی بیشی ممکن نہیں کیونکہ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے ہی اسے نازل فرمایا ہے اور قیامت تک وہ خود ہی اس کی حفاظت فرمائے گا اور دعوت دین کے بعد قوموں کو عذاب سے پہلے مہلت دینا اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی سنت ہے۔اس سورت میں حضرت آدم علیہ السلام کو مٹی سے تخلیق فرمانے، اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کا ان میں اپنی طرف سے خاص روح پھونکنے اور آپ کو مسجود ملائک بنائے جانے کا قدرے تفصیل سے ذکر ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ نہ کرنے کی وجہ سے ابلیس لعین کے ابدی لعنتی ہونے، جنت سے نکالے جانے اور تمام اولاد آدم کو گمراہ کرنے کے لئے مہلت و قوت ملنے کے باوجود اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے منتخب اور چنے ہوئے بندوں کے شیطانی بالادستی سے محفوظ و مامون ہونے کا بیان ہے۔جب کہ شیطان کی پیروی کرنے والوں کے لئے عذابِ جہنم کا ذکر ہے۔اس کے علاوہ حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت لوط علیہ السلام، حضرت شعیب علیہ السلام، حضرت صالح علیہ السلام اور ان کی قوموں کے واقعات عبرت و نصیحت کے لئے بیان ہوئے ہیں۔اس سورت کے آخر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تسلی دلائی گئی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مخالفین کی ایذارسانیوں سے غم زدہ نہ ہوں بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے رب کے احکام لوگوں تک پہنچانے میں کسی کی پرواہ نہ کریں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے جواب دینے اور ان سے بدلہ لینے کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سچا معبود کافی ہے وہ خود ہی آپ کی حفاظت فرمائے گا اور آپ کے دشمنوں کا کام جلد تمام کر دے گا۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے — اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

الٓرٰ ۚ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ وَقُرْاٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿١﴾ رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ كَانُوْا مُسْلِمِيْنَ ﴿٢﴾ ذَرْهُمْ

الٓرٰ یہ (اللہ کی) کتاب اور واضح قرآن کی آیات ہیں۔ ایک وقت آئے گا جب کافر آرزو کریں گے کہ کاش وہ مسلمان ہوتے۔ آپ انہیں چھوڑ دیجیے

يَاْكُلُوْا وَيَتَمَتَّعُوْا وَيُلْهِهِمُ الْاَمَلُ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿٣﴾

کہ وہ کھائیں (پئیں) اور فائدے اُٹھاتے رہیں اور (جھوٹی) امیدیں انہیں غفلت میں ڈالے رکھیں تو عنقریب وہ جان لیں گے۔

وَمَآ اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ اِلَّا وَلَهَا كِتَابٌ مَّعْلُوْمٌ ﴿٤﴾ مَا تَسْبِقُ مِنْ اُمَّةٍ اَجَلَهَا

اور جتنی بھی بستیوں کو ہم نے ہلاک کیا ان سب کے لئے ایک مقرر وقت لکھا ہوا تھا۔ کوئی قوم نہ تو اپنے (مقرر) وقت سے آگے بڑھ سکتی ہے

وَمَا يَسْتَاْخِرُوْنَ ﴿٥﴾ وَقَالُوْا يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْ نُزِّلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ

اور نہ پیچھے رہ سکتی ہے۔ اور (کفار رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے) کہتے ہیں اے وہ شخص جس پر ذکر (قرآن) نازل کیا گیا

اِنَّكَ لَمَجْنُوْنٌ ﴿٦﴾ لَوْ مَا تَاْتِيْنَا بِالْمَلٰٓئِكَةِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿٧﴾

بے شک تم ضرور مجنون ہو۔ تم ہمارے پاس فرشتے کیوں نہیں لے آتے اگر تم سچوں میں سے ہو۔

مَا نُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ اِلَّا بِالْحَقِّ وَمَا كَانُوْٓا اِذًا مُّنْظَرِيْنَ ﴿٨﴾

ہم فرشتوں کو حق کے (فیصلہ کے) ساتھ ہی نازل فرماتے ہیں اور اس وقت انہیں مہلت نہیں دی جاتی۔

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝۹

بے شک ہم ہی نے (اس) ذکر (قرآن) کو نازل فرمایا ہے اور بے شک ہم ہی اِس کی ضرور حفاظت فرمانے والے ہیں۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِيْ شِيَعِ الْاَوَّلِيْنَ ۝۱۰

اور یقیناً ہم نے آپ سے پہلے بھی رسول بھیجے تھے پہلی اُمتوں میں۔

وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝۱۱ كَذٰلِكَ نَسْلُكُهٗ

اور ان کے پاس جو بھی رسول آتے وہ اُن کا مذاق ہی اڑاتے تھے۔ اسی طرح ہم اس مذاق اڑانے کو بٹھا دیتے ہیں

فِيْ قُلُوْبِ الْمُجْرِمِيْنَ ۝۱۲ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَقَدْ خَلَتْ سُنَّةُ الْاَوَّلِيْنَ ۝۱۳

(ان) مجرمین کے دلوں میں۔ کہ وہ اس پر ایمان نہیں لاتے اور یقیناً پہلے لوگوں کا بھی یہی طریقہ چلا آیا ہے۔

وَلَوْ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا مِّنَ السَّمَآءِ فَظَلُّوْا فِيْهِ يَعْرُجُوْنَ ۝۱۴

اور اگر ہم اُن پر آسمان سے کوئی دروازہ کھول دیں۔ پھر وہ (سارا دن) اس میں سے اوپر چڑھتے رہیں۔

ع ۱ ۱۵ لَقَالُوْٓا اِنَّمَا سُكِّرَتْ اَبْصَارُنَا بَلْ نَحْنُ قَوْمٌ مَّسْحُوْرُوْنَ ۝۱۵ ع

یقیناً (تب بھی) وہ یہی کہیں گے بے شک ہماری تو نظر بندی کردی گئی ہے بلکہ ہم لوگوں پر جادو کر دیا گیا ہے۔

وَلَقَدْ جَعَلْنَا فِي السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّزَيَّنّٰهَا لِلنّٰظِرِيْنَ ۝۱۶ وَحَفِظْنٰهَا

اوریقیناً ہم نے آسمان میں ستارے بنائے اور اُسے دیکھنے والوں کے لئے سجا دیا۔ اور ہم نے اُسے محفوظ فرما دیا

مِنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ ۝۱۷ اِلَّا مَنِ اسْتَرَقَ السَّمْعَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ مُّبِيْنٌ ۝۱۸

ہر شیطان مردود سے۔ مگر جو چوری چھپے سننے کی کوشش کرے تواس کے پیچھے ایک روشن شعلہ لگ جاتا ہے۔

وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَاَلْقَيْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ وَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مَّوْزُوْنٍ ۝۱۹

اور ہم نے زمین کو پھیلایا اور اس میں پہاڑ جمادیئے اورہم نے اِس میں ہر چیز ٹھیک اندازے سے اُگائی۔

وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ وَمَنْ لَّسْتُمْ لَهٗ بِرٰزِقِيْنَ ۝۲۰

اور ہم نے اِس میں تمہارے لئے روزی کے سامان پیدا فرمائے اور ان (مخلوقات) کے لئے بھی جنہیں تم روزی دینے والے نہیں ہو۔

وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا عِنْدَنَا خَزَآئِنُهٗ وَمَا نُنَزِّلُهٗٓ اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ۝۲۱

اور کوئی چیز ایسی نہیں ہے جس کے ہمارے پاس خزانے نہ ہوں اور ہم اسے معیّن مقدار کے مطابق ہی نازل فرماتے ہیں۔

وَاَرْسَلْنَا الرِّيٰحَ لَوَاقِحَ فَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَسْقَيْنٰكُمُوْهُ ۚ

اور ہم (پانی سے) بھری ہوئی ہوائیں بھیجتے ہیں پھر ہم آسمان سے پانی نازل فرماتے ہیں پھر ہم ہی تمہیں وہ (پانی) پلاتے ہیں

وَمَآ اَنْتُمْ لَهٗ بِخٰزِنِيْنَ ۝۲۲ وَاِنَّا لَنَحْنُ نُحْيٖ وَنُمِيْتُ وَنَحْنُ الْوٰرِثُوْنَ ۝۲۳

اور تم اُس کا ذخیرہ کرنے والے نہیں ہو۔ اور یقیناً ہم ہی زندہ فرماتے ہیں اور ہم ہی موت دیتے ہیں اور ہم ہی (سب کے) وارث ہیں۔

اہم نکات



وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنْكُمْ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَاْخِرِيْنَ ﴿۲۴﴾

اور یقیناً ہم تم میں سے آگے بڑھنے والوں کو بھی جانتے ہیں اور یقیناً ہم پیچھے رہنے والوں کو بھی جانتے ہیں۔

ع ۲ وَاِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَحْشُرُهُمْ ط اِنَّهٗ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۵﴾ع وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ

اور بے شک آپ کا رب ہی اُنہیں جمع فرمائے گا بے شک وہ بڑی حکمت والا خوب جاننے والا ہے۔ اور یقیناً ہم نے انسان کو پیدا فرمایا

مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ﴿۲۶﴾ وَالْجَآنَّ خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ مِنْ نَّارِ السَّمُوْمِ ﴿۲۷﴾

سڑے ہوئے گارے کی بجنے والی مٹی سے۔ اور جنّ کو ہم نے اس سے پہلے پیدا فرمایا بغیر دھوئیں کی آگ سے۔

وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ﴿۲۸﴾

اور (یاد کیجیے) جب آپ کے رب نے فرشتوں سے فرمایا بے شک میں ایک بشر کو پیدا فرمانے والا ہوں سڑے ہوئے گارے کی بجنے والی مٹی سے۔

فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِيْنَ ﴿۲۹﴾

تو جب میں اسے پوری طرح بنا دوں اور اس میں اپنی روح میں سے پھونک دوں تو تم اسے سجدہ کرتے ہوئے گر جانا۔

فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ ﴿۳۰﴾ اِلَّآ اِبْلِيْسَ ط اَبٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ مَعَ السّٰجِدِيْنَ ﴿۳۱﴾

تو سب کے سب فرشتوں نے اکٹھے سجدہ کیا۔ سوائے ابلیس کے اس نے سجدہ کرنے والوں میں شامل ہونے سے انکار کر دیا۔

قَالَ يٰٓاِبْلِيْسُ مَا لَكَ اَلَّا تَكُوْنَ مَعَ السّٰجِدِيْنَ ﴿۳۲﴾ قَالَ لَمْ اَكُنْ

(اللہ نے) فرمایا اے ابلیس! تجھے کیا ہوا کہ تُو سجدہ کرنے والوں میں شامل نہیں ہوا؟ (ابلیس نے) کہا میں ایسا نہیں ہوں

لِّاَسْجُدَ لِبَشَرٍ خَلَقْتَهٗ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ﴿۳۳﴾

کہ ایسے بشر کو سجدہ کروں جسے تُو نے سڑے ہوئے گارے کی بجنے والی مٹی سے پیدا کیا ہے۔

قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ رَجِيْمٌ ﴿۳۴﴾ وَّاِنَّ عَلَيْكَ اللَّعْنَةَ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ﴿۳۵﴾

(اللہ نے) فرمایا تُو یہاں سے نکل جا بے شک تو مردود ہے۔ اور بے شک تجھ پر لعنت رہے گی بدلہ کے دن تک۔

قَالَ رَبِّ فَاَنْظِرْنِيْٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿۳۶﴾ قَالَ

(ابلیس نے) کہا اے میرے رب! پس تُو مجھے مہلت دے اس دن تک کے لئے (کہ جب) وہ اٹھائے جائیں گے۔ (اللہ نے) فرمایا

فَاِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ﴿۳۷﴾ اِلٰى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ ﴿۳۸﴾

تو بے شک تُو مہلت دیئے جانے والوں میں سے ہے۔ اس دن تک جس کا وقت مقرر ہے۔

قَالَ رَبِّ بِمَآ اَغْوَيْتَنِيْ لَاُزَيِّنَنَّ لَهُمْ فِي الْاَرْضِ

(ابلیس نے) کہا اے میرے رب! چونکہ تُو نے مجھے گمراہ کیا میں ضرور اُن کے لئے زمین میں (گناہوں کو) مُزیّن کروں گا

وَلَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۳۹﴾ اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۴۰﴾

اور میں ان سب لوگوں کو ضرور گمراہ کروں گا۔ سوائے ان کے جو تیرے چُنے ہوئے بندے ہیں۔

قَالَ هٰذَا صِرَاطٌ عَلَيَّ مُسْتَقِيْمٌ ﴿٤١﴾ اِنَّ عِبَادِيْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ

(اللہ نے) فرمایا یہ (وہ) راستہ ہے جو سیدھا مجھ تک پہنچتا ہے۔ بے شک جو میرے بندے ہیں اُن پر تیرا کوئی زور نہیں چلے گا

اِلَّا مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْغٰوِيْنَ ﴿٤٢﴾ وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿٤٣﴾ لَهَا سَبْعَةُ اَبْوَابٍ

سوائے ان گمراہوں کے جو تیری پیروی کریں گے۔ اور یقیناً اُن سب کے لئے وعدہ کی جگہ جہنم ہے۔ اُس کے سات دروازے ہیں

لِكُلِّ بَابٍ مِّنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُوْمٌ ﴿٤٤﴾ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿٤٥﴾ ع ۳ ۱۹

ہر دروازے (میں داخلے) کے لئے اُن (دوزخیوں) کا ایک حصّہ مخصوص ہوگا۔ بے شک پرہیزگار جنتوں اور چشموں میں ہوں گے۔

اُدْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ اٰمِنِيْنَ ﴿٤٦﴾ وَنَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ

(کہا جائے گا) اس (جنت) میں سلامتی کے ساتھ بے خوف ہو کر داخل ہو جاؤ۔ اوران کے سینوں میں جو کچھ رنجش ہو گی وہ ہم نکال دیں گے

اِخْوَانًا عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ﴿٤٧﴾ لَا يَمَسُّهُمْ فِيْهَا نَصَبٌ وَّمَا هُمْ مِّنْهَا بِمُخْرَجِيْنَ ﴿٤٨﴾

بھائی بھائی بن کر (عزت و کرامت کے) تختوں پر آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے۔ نہ اُنہیں اس میں کوئی تکلیف پہنچے گی اور نہ وہ اُس سے نکالے جائیں گے۔

نَبِّئْ عِبَادِيْٓ اَنِّيْٓ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿٤٩﴾

آپ میرے بندوں کو بتا دیجیے کہ بے شک میں بڑا ہی بخشنے والا نہایت رحم فرمانے والا ہوں۔

وَاَنَّ عَذَابِيْ هُوَ الْعَذَابُ الْاَلِيْمُ ﴿٥٠﴾ وَنَبِّئْهُمْ عَنْ ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ ﴿٥١﴾

اور (یہ بھی بتا دیجیے) کہ بے شک میرا عذاب ہی دردناک عذاب ہے۔ اور انہیں ابراہیم (علیہ السلام) کے مہمانوں کے بارے میں بتا دیجیے۔

اِذْ دَخَلُوْا عَلَيْهِ فَقَالُوْا سَلٰمًا ۭ قَالَ اِنَّا مِنْكُمْ وَجِلُوْنَ ﴿٥٢﴾

جب وہ ان کے پاس آئے تو انہوں نے سلام کہا (ابراہیم علیہ السلام نے) فرمایا ہمیں تم سے ڈر محسوس ہو رہا ہے۔

قَالُوْا لَا تَوْجَلْ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمٍ عَلِيْمٍ ﴿٥٣﴾

(مہمانوں نے) کہا کہ آپ ڈریئے نہیں بے شک ہم آپ کو ایک علم والے لڑکے کی خوشخبری دیتے ہیں۔

قَالَ اَبَشَّرْتُمُوْنِيْ عَلٰٓي اَنْ مَّسَّنِيَ الْكِبَرُ فَبِمَ تُبَشِّرُوْنَ ﴿٥٤﴾

(ابراہیم علیہ السلام نے) فرمایا کیا تم مجھے (اولاد کی) خوشخبری دیتے ہو حالانکہ مجھے بڑھاپا آپہنچا تو تم کس بات کی خوشخبری دیتے ہو؟

قَالُوْا بَشَّرْنٰكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُنْ مِّنَ الْقٰنِطِيْنَ ﴿٥٥﴾ قَالَ

(مہمانوں نے) کہا ہم نے آپ کو سچی خوشخبری دی ہے تو آپ ناامیدوں میں سے نہ ہوجائیں۔(ابراہیم علیہ السلام نے) فرمایا

وَمَنْ يَّقْنَطُ مِنْ رَّحْمَةِ رَبِّهٖٓ اِلَّا الضَّاۗلُّوْنَ ﴿٥٦﴾ قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ

اپنے رب کی رحمت سے گمراہوں کے سوا اور کون ناامید ہو سکتا ہے؟ (ابراہیم علیہ السلام نے) فرمایا تمہارا (اور) کیا مقصد ہے؟

اَيُّهَا الْمُرْسَلُوْنَ ﴿٥٧﴾ قَالُوْٓا اِنَّآ اُرْسِلْنَآ اِلٰى قَوْمٍ مُّجْرِمِيْنَ ﴿٥٨﴾

اے فرشتو! (فرشتوں نے) کہا بے شک ہم (لوط علیہ السلام) (کی) مجرم قوم کی طرف بھیجے گئے ہیں۔

اِلَّآ اٰلَ لُوْطٍ ؕ اِنَّا لَمُنَجُّوْهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۙ﴿۵۹﴾ اِلَّا امْرَاَتَهٗ

سوائے لوط(علیہ السلام) کے گھر والوں کے یقیناً ہم ان سب کو ضرور بچا لیں گے۔ سوائے ان کی بیوی کے

ع ۴/۱۶ قَدَّرْنَآ ۙ اِنَّهَا لَمِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿۶۰﴾ فَلَمَّا جَآءَ اٰلَ لُوْطِ ِۨالْمُرْسَلُوْنَ ۙ﴿۶۱﴾

جسے یقیناً ہم نے پیچھے رہ جانے والوں میں طے کر دیا تھا۔ پھر جب بھیجے ہوئے (فرشتے) لوط (علیہ السلام) کے گھروالوں کے پاس آئے۔

قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ ﴿۶۲﴾ قَالُوْا بَلْ جِئْنٰكَ بِمَا

(لوط علیہ السلام نے) فرمایا بے شک تم اجنبی لوگ (معلوم ہوتے) ہو۔ (فرشتوں نے) کہا بلکہ ہم آپ کے پاس وہ (عذاب) لے کر آئے ہیں

كَانُوْا فِيْهِ يَمْتَرُوْنَ ﴿۶۳﴾ وَ اَتَيْنٰكَ بِالْحَقِّ وَ اِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ﴿۶۴﴾

جس میں (آپ کی قوم کے) لوگ شک کیا کرتے تھے۔ اور ہم آپ کے پاس حق (کا فیصلہ) لے کر آئے ہیں اور یقیناً ہم سچے ہیں۔

فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ الَّيْلِ وَاتَّبِعْ اَدْبَارَهُمْ وَلَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ اَحَدٌ

تو آپ رات کے ایک حصّہ میں اپنے گھر والوں کو لے کر چلے جائیے اور آپ خود ان کے پیچھے پیچھے چلیے اور تم میں سے کوئی پیچھے مڑ کر نہ دیکھے

وَّامْضُوْا حَيْثُ تُؤْمَرُوْنَ ﴿۶۵﴾ وَقَضَيْنَآ اِلَيْهِ ذٰلِكَ الْاَمْرَ

اور چلے جائیے جہاں (جانے کا) آپ کو حکم دیا گیا ہے۔ اور ہم نے ان (لوط علیہ السلام) کی طرف یہ فیصلہ بھیج دیا

اَنَّ دَابِرَ هٰٓؤُلَآءِ مَقْطُوْعٌ مُّصْبِحِيْنَ ﴿۶۶﴾ وَجَآءَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ يَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿۶۷﴾

کہ صبح ہوتے ہی ان لوگوں کی جڑ کاٹ دی جائے گی۔ اور شہر والے خوشی مناتے ہوئے (لوط علیہ السلام کے پاس) آپہنچے

قَالَ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ ضَيْفِيْ فَلَا تَفْضَحُوْنِ ۙ﴿۶۸﴾ وَاتَّقُوا اللّٰهَ

(لوط علیہ السلام نے) فرمایا بے شک یہ میرے مہمان ہیں تو (ان کے بارے میں) مجھے شرمندہ نہ کرو۔ اور تم اللہ سے ڈرو

وَلَا تُخْزُوْنِ ﴿۶۹﴾ قَالُوْٓا اَوَ لَمْ نَنْهَكَ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۷۰﴾

اور مجھے رسوا نہ کرو۔ ان لوگوں نے کہا کیا ہم نے آپ کو تمام جہان والوں (کو مہمان بنانے) سے منع نہیں کیا تھا۔

قَالَ هٰٓؤُلَآءِ بَنٰتِيْٓ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ؕ﴿۷۱﴾ لَعَمْرُكَ

(لوط علیہ السلام نے) فرمایا یہ میری (قوم کی) بیٹیاں ہیں اگر تم کچھ کرنا چاہتے ہو (تو ان سے نکاح کر لو)۔ (اے نبی! صلی اللہ علیہ وسلم) آپ کی جان کی قسم!

اِنَّهُمْ لَفِيْ سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿۷۲﴾ فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُشْرِقِيْنَ ۙ﴿۷۳﴾

یقیناً وہ اپنی بدمستی میں بالکل اندھے تھے۔ تو سورج نکلتے ہی اُنہیں سخت چیخ (کے عذاب) نے آپکڑا۔

فَجَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ ؕ﴿۷۴﴾

پھر ہم نے اُس (بستی) کو (اُلٹ کر) اُوپر نیچے کردیا اور ہم نے اس (بستی) پر برسائے پکی ہوئی مٹی کے پتھر۔

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِيْنَ ﴿۷۵﴾ وَاِنَّهَا لَبِسَبِيْلٍ مُّقِيْمٍ ﴿۷۶﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ؕ﴿۷۷﴾

یقیناً اِس میں غور وفکر کرنے والوں کے لئے نشانیاں ہیں۔ اور یقیناً یہ بستی ایک آباد راستہ پر واقع ہے۔ یقیناً اِس میں مومنوں کے لئے نشانی ہے۔

اہم نکات



ع ٥ ١٩ وَاِنْ كَانَ اَصْحٰبُ الْاَيْكَةِ لَظٰلِمِيْنَ ﴿٧٨﴾ فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ ۘ وَاِنَّهُمَا لَبِاِمَامٍ مُّبِيْنٍ ﴿٧٩﴾ ع

اور یقیناً ایکہ (کی بستی) والے ظالم تھے۔ تو ہم نے اُن سے انتقام لیا اور یقیناً یہ دونوں بستیاں کھلی شاہراہ پر (واقع) ہیں۔

وَلَقَدْ كَذَّبَ اَصْحٰبُ الْحِجْرِ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٨٠﴾ وَاٰتَيْنٰهُمْ اٰيٰتِنَا فَكَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ ﴿٨١﴾

اور یقیناً حجر والوں نے رسولوں کو جھٹلایا۔ اور ہم نے اُنہیں اپنی نشانیاں دی تھیں تو وہ ان سے منہ موڑے رہے۔

وَكَانُوْا يَنْحِتُوْنَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا اٰمِنِيْنَ ﴿٨٢﴾ فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُصْبِحِيْنَ ﴿٨٣﴾ فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ

اوروہ بے خوف ہوکر پہاڑوں کو تراش کر گھر بناتے تھے۔ تو صبح ہوتے ہی اُنہیں سخت چیخ (کے عذاب) نے آپکڑا۔ تو اُن کے کام نہ آیا

مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿٨٤﴾ وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ ۭ وَاِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ

جو کچھ وہ کیا کرتے تھے۔ اور ہم نے پیدا فرمایا آسمانوں اور زمینوں کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے حق کے ساتھ اور یقیناً قیامت آنے والی ہے

فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِيْلَ ﴿٨٥﴾ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ ﴿٨٦﴾

تو آپ (ان سے) حسن و خوبی کے ساتھ درگزر فرمائیے۔ بے شک آپ کا رب ہی بہترین پیدا فرمانے والا خوب جاننے والا ہے۔

وَلَقَدْ اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ ﴿٨٧﴾ لَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ

اور یقیناً ہم نے آپ کو عطا فرمائی ہیں بار بار دہرائی جانے والی سات آیات اور عظمت والا قرآن۔ اور آپ ہرگز اپنی نگاہ بھی نہ اٹھائیں

اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖٓ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ

ان چیزوں کی طرف جو ہم نے ان میں سے مختلف قسم کے لوگوں کو دے رکھی ہیں اور آپ ان پر غم نہ کریں

وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٨٨﴾ وَقُلْ اِنِّيْٓ اَنَا النَّذِيْرُ الْمُبِيْنُ ﴿٨٩﴾ ج

اور اپنا (شفقت کا) بازو جھکائیں ایمان لانے والوں کے لئے۔ اور آپ (ﷺ) فرما دیجیے بے شک میں تو واضح طور پر ڈرانے والا ہوں۔

كَمَآ اَنْزَلْنَا عَلَى الْمُقْتَسِمِيْنَ ﴿٩٠﴾ الَّذِيْنَ جَعَلُوا الْقُرْاٰنَ عِضِيْنَ ﴿٩١﴾

جیسے ہم نے تقسیم کرنے والوں پر (عذاب) نازل کیا ہے۔ جنہوں نے قرآن کو (کچھ مان کر اور کچھ نہ مان کر) ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔

فَوَرَبِّكَ لَنَسْـَٔلَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿٩٢﴾ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٩٣﴾

تو آپ کے رب کی قسم! ہم اُن سب سے ضرور پوچھیں گے۔ اُن (اعمال) کے بارے میں جو وہ کیا کرتے تھے۔

فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿٩٤﴾

تو آپ کو جس بات کا حکم دیا گیا ہے اسے صاف صاف سنا دیجیے اور مشرکوں سے منہ پھیر لیجیے۔

اِنَّا كَفَيْنٰكَ الْمُسْتَهْزِءِيْنَ ﴿٩٥﴾ الَّذِيْنَ يَجْعَلُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰـهًا اٰخَرَ ۚ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿٩٦﴾

بے شک ہم آپ کی طرف سے مذاق اُڑانے والوں کے لئے کافی ہیں۔ جو اللہ کے ساتھ دوسرا معبود بناتے ہیں تو وہ عنقریب جان لیں گے۔

وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّكَ يَضِيْقُ صَدْرُكَ بِمَا يَقُوْلُوْنَ ﴿٩٧﴾ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ

اور یقیناً ہم جانتے ہیں کہ آپ کا سینہ تنگ ہوتا ہے ان باتوں سے جو وہ کہتے ہیں۔ تو آپ ﷺ اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کیجیے

ع ٦ ٢٠ وَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ﴿٩٨﴾ وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ ﴿٩٩﴾ ع

اور سجدہ کرنے والوں میں شامل رہیے۔ اور اپنے رب کی عبادت کیجیے یہاں تک کہ آپ کے پاس یقینی بات (یعنی وقتِ وصال) آجائے۔

علم و عمل کی باتیں

۱- اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہی نے قرآنِ حکیم نازل فرمایا اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہی قرآنِ حکیم کی حفاظت فرمانے والا ہے۔(سورۃ الحجر، آیت:۹)

۲- اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے پاس ہر چیز کے خزانے ہیں لیکن وہ ہر شے کو ایک اندازہ کے مطابق نازل فرماتا ہے۔(سورۃ الحجر، آیت:۲۱)

۳- شیطان ہمیشہ سے انسان کا دشمن ہے اور شیطان کی بات ماننے والے جہنم میں ہوں گے۔(سورۃ الحجر، آیات:۳۹،۴۳)

۴- شیطان ہمیشہ گھات میں لگا رہتا ہے کہ انسان کو گمراہ کرے مگر جو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے مُخْلَصِین،یعنی برگزیدہ،چنے ہوئے بندے ہیں وہ اس کے حملوں سے بچا لیئے جاتے ہیں۔(سورۃ الحجر، آیت:۴۰)

۵- ایک مومن کی کیفیت اُمید اور خوف کے درمیان ہوتی ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ ایک طرف اللہ سبحانہ وتعالیٰ بہت معاف فرمانے والا اور رحم فرمانے والا ہے تو دوسری طرف وہ دردناک عذاب دینے والا بھی ہے۔(سورۃ الحجر، آیت:۵۰)

۶- اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی رحمت سے مایوس ہو جانا گمراہی کی بات ہے۔(سورۃ الحجر، آیت:۵۶)

۷- جو قومیں اللہ سبحانہ وتعالیٰ اور رسول کی نافرمانی کرتی ہیں وہ ضرور عذاب سے دوچار ہوتی ہیں۔(سورۃ الحجر، آیات:۷۳،۷۴،۷۹،۸۳)

۸- سُوْرَةُ الْفَاتِحَہ کی سات آیات نمازوں میں دہرائی جاتی ہیں ان آیات کو "سبع مثانی" کہا جاتا ہے۔(سورۃ الحجر، آیت:۸۷)

۹- حق اور ہدایت کے مقابلہ میں دنیا کا سب مال و اسباب ہیچ اور کم تر ہے۔اس پر نظر رکھنے کی بجائے ہمیں بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع کرتے ہوئے دوسروں سے شفقت اور حسنِ سلوک کرنا چاہیئے۔(سورۃ الحجر، آیت:۸۸)

۱۰- ہمیں اپنی موت تک اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی حمد و تسبیح اور عبادت مسلسل کرتے رہنا چاہیئے۔(سورۃ الحجر، آیات:۹۸،۹۹)

سمجھیں اور حل کریں

سوال ۱ خالی جگہیں پُر کریں:

(۱) آیت:۲ میں ذکر ہے کہ قیامت کے دن کفار حسرت کریں گے کہ کاش۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

(۲) آیت:۲۱ میں ذکر ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے پاس ہر چیز کے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہیں اور وہ انہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میں اتارتا ہے۔

(۳) آیت:۴۰ میں بتایا گیا ہے کہ شیطان کے حملوں سے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔محفوظ رہیں گے۔

(۴) آیت:۴۴ کے مطابق جہنم کے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔دروازے ہیں۔

(۵) آیت:۸۷ میں سات دہرائی جانے والی آیات اور قرآنِ عظیم۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کو قرار دیا گیا ہے۔

سوال ۲ مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دیجیے:

۱- پہلے رکوع کی روشنی میں جواب دیں کہ قرآنِ حکیم کی حفاظت کے حوالے سے کیا بات بیان ہوئی ہے؟

۲- دوسرے رکوع میں ستاروں کی تخلیق کی کیا حکمتیں بیان کی گئی ہیں؟

۳- تیسرے رکوع کی روشنی میں بتایئے کہ شیطان نے انسانوں کے خلاف اپنے کن عزائم کا اظہار کیا؟

۴- چوتھے رکوع کی روشنی میں بتائیں کہ اہل جنت کے لئے کن انعامات کا ذکر کیا گیا ہے؟

۵- چھٹے رکوع کی روشنی میں بتائیں کہ اللہ ﷻ نے آپ ﷺ کو کن دس امور کی تلقین فرمائی؟

سوال ۳ سورۃ الفاتحہ کی عظمت و اہمیت پر نوٹ لکھیں۔

گھریلو سرگرمی

❁ قرآن میں آیتوں، سورتوں اور منزلوں کی تقسیم نبی کریم ﷺ کے دور میں موجود تھی جبکہ رکوع اور پاروں کی تقسیم بعد کے دور میں ہوئی۔ ذیل میں دیئے گئے چارٹ میں قرآنِ حکیم کے متعلقہ اجزا کی تعداد لکھ کر مکمل کریں:

نمبر شمار	قرآنِ حکیم کے اجزا	تعداد
۱	آیات	
۲	رکوع	
۳	سورتیں	
۴	پارے	
۵	منزلیں	
۶	سجدے	

❁ شیطان کے بارے میں اپنے گھر والوں یا ہم جماعت دوست سے ایک مکالمہ کریں۔ جس میں شیطان کی دشمنی، اس کے حملوں پر بات کریں اور اس حوالے سے بچنے کی تدابیر پر گفتگو کر کے تحریر کریں۔

دستخط استاد: ____________ دستخط والدین / سرپرست: ____________

سبق:۱۲

سُوۡرَۃُ النَّحۡل

سورۃ النحل ۱۶ — (حصہ اوّل) آیات: ۱ تا ۶۵

شانِ نزول اور تعارف: سُوۡرَۃُ النَّحۡل مکی دور کے بالکل آخر میں نازل ہوئی۔ نَحۡل عربی میں شہد کی مکھی کو کہتے ہیں۔ چونکہ اس سورت میں شہد کی مکھی کا ذکر ہے اس مناسبت سے سورت کا نام "النَّحۡل" ہے۔ سورت کے آغاز میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی وحدانیت و قدرت کو دلائل سے ثابت کیا گیا اور معبودانِ باطلہ کی بے بسی بیان کی گئی ہے۔ چوتھے رکوع میں قیامت کے دن کفار و مشرکین کی رسوائی کا منظر جب کہ ایمان والوں کی اس عظمت کا ذکر ہے کہ "سَلٰمٌ عَلَیۡکُم" کہتے ہوئے فرشتے ان کا استقبال کریں گے۔ اس سورت میں دو مرتبہ ہجرت مدینہ کی طرف بھی اشارہ آیا ہے۔ اس سورت میں کثرت سے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی نعمتوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ خاص کر دودھ، شہد، پوتے، نواسے، پاکیزہ رزق، گرمی، سردی اور قتال و جہاد کے وقت حفاظت کے اسباب اور دفاعی ساز و سامان کی دستیابی یہ سب اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی ہمارے لئے خصوصی عطائیں ہیں تاکہ ہم صرف اسی کی بندگی اختیار کریں۔ بارہویں اور تیرہویں رکوع میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام لوگوں پر گواہ بنا کر لائے جانے اور نیک عمل کرنے والے مومن مردوں و عورتوں سب کو پاکیزہ حیات اور صبر کرنے پر بہترین جزا عطا کئے جانے کا ذکر ہے۔

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

اَتٰۤى اَمْرُ اللّٰهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْهُ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَ تَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ①
اللہ کا حکم آ گیا ہے تو اُس کے لئے جلدی نہ کرو وہ (اللہ) پاک ہے اور بہت بلند ہے اس سے جو وہ شریک ٹھہراتے ہیں۔

يُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ بِالرُّوْحِ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖۤ اَنْ اَنْذِرُوْۤا اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنَا فَاتَّقُوْنِ ②
وہ فرشتوں کو وحی کے ساتھ نازل فرماتا ہے اپنے حکم سے اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے کہ (لوگوں کو) ڈراؤ کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں ہے لہٰذا تم سب مجھ سے ڈرو۔

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ بِالْحَقِّ ؕ تَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ③
اُس نے آسمانوں اور زمینوں کو برحق پیدا فرمایا وہ بہت بلند ہے اس سے جو وہ شریک ٹھہراتے ہیں۔

خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ ④ وَ الْاَنْعَامَ خَلَقَهَا ۚ لَكُمْ فِيْهَا دِفْءٌ
اُس نے انسان کو ایک نطفہ سے پیدا فرمایا پھر وہ کھلم کھلا جھگڑالو بن گیا۔ اور اسی نے چوپائے پیدا فرمائے اُن میں تمہارے لئے گرم لباس ہے

وَّ مَنَافِعُ وَ مِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ⑤ وَ لَكُمْ فِيْهَا جَمَالٌ
اور بھی بہت سے فائدے ہیں اور ان میں سے بعض (کے گوشت) کو تم کھاتے (بھی) ہو۔ اور تمہارے لئے اُن میں ایک رونق بھی ہے

حِيْنَ تُرِيْحُوْنَ وَ حِيْنَ تَسْرَحُوْنَ ⑥ وَ تَحْمِلُ اَثْقَالَكُمْ اِلٰى بَلَدٍ
جب تم شام کو (چرا کر) لاتے ہو اور جب صبح چرانے لے جاتے ہو۔ اور وہ تمہارے بوجھ اٹھا کر ایسے شہروں تک لے جاتے ہیں

لَّمْ تَكُوْنُوْا بٰلِغِيْهِ اِلَّا بِشِقِّ الْاَنْفُسِ ؕ اِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ⑦
جہاں تم سخت جسمانی مشقت کے بغیر پہنچ نہیں سکتے یقیناً آپ کا رب بہت شفقت فرمانے والا نہایت رحم فرمانے والا ہے۔

اہم نکات

وَّالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيْرَ لِتَرْكَبُوْهَا وَزِيْنَةً ؕ

اور گھوڑے اور خچر اور گدھے (اللہ نے پیدا فرمائے) تاکہ تم اُن پر سواری کرو اور (وہ تمہارے لئے) زینت (بھی ہیں)

وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ (٨) وَعَلَى اللّٰهِ قَصْدُ السَّبِيْلِ وَمِنْهَا جَآئِرٌ ؕ

اور وہ (چیزیں) پیدا فرمائے گا جنہیں تم نہیں جانتے۔ اور سیدھا راستہ دکھانے کی ذمّہ داری اللہ کی ہے اور بعض راستے ٹیڑھے بھی ہیں

ع ۹ ١ وَلَوْ شَآءَ لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِيْنَ (٩) هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً لَّكُمْ مِّنْهُ شَرَابٌ

اگر وہ چاہتا تو تم سب ہی کو ہدایت عطا فرماتا۔ وہی ہے جس نے آسمان سے پانی نازل فرمایا تمہارے لئے اُس میں سے کچھ پینے کے لئے ہے

وَّمِنْهُ شَجَرٌ فِيْهِ تُسِيْمُوْنَ (١٠) يُنْۢبِتُ لَكُمْ بِهِ

اور اسی سے درخت (اُگتے ہیں) جن میں تم (جانور) چَراتے ہو۔ وہ اسی کے ذریعہ تمہارے لئے اگاتا ہے

الزَّرْعَ وَالزَّيْتُوْنَ وَالنَّخِيْلَ وَالْاَعْنَابَ وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً

کھیتی اور زیتون اور کھجور اور انگور اور ہر قسم کے پھل یقیناً اِس میں نشانی ہے

لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ (١١) وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۙ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؕ

اُن کے لئے جو غور و فکر کرتے ہیں۔ اور اس نے تمہارے لئے کام میں لگادیا رات اور دن کو اور سورج اور چاند کو

وَالنُّجُوْمُ مُسَخَّرٰتٌۢ بِاَمْرِهٖ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ (١٢)

اور اسی کے حکم سے ستارے بھی کام میں لگے ہوئے ہیں یقیناً اِس میں نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لئے جو عقل رکھتے ہیں۔

وَمَا ذَرَاَ لَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً

اور جو کچھ اس (اللہ) نے تمہارے لئے زمین میں پھیلا دیا ان کے رنگ مختلف ہیں یقیناً اِس میں نشانی ہے

لِّقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ (١٣) وَهُوَ الَّذِيْ سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَاْكُلُوْا مِنْهُ لَحْمًا طَرِيًّا

ان لوگوں کے لئے جو نصیحت حاصل کرتے ہیں۔ اور وہی ہے جس نے سمندر کو کام میں لگادیا تاکہ تم اِس میں سے تازہ گوشت کھاؤ

وَّتَسْتَخْرِجُوْا مِنْهُ حِلْيَةً تَلْبَسُوْنَهَا ۚ وَتَرَى الْفُلْكَ مَوَاخِرَ فِيْهِ

اور اِس سے تم زیور نکالتے ہو جسے تم پہنتے ہو اور تم کشتیوں کو دیکھتے ہو کہ اِن (سمندروں) میں پانی کو پھاڑتی ہوئی چلتی ہیں

وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ (١٤) وَاَلْقٰى فِي الْاَرْضِ رَوَاسِيَ

تاکہ تم اس کے فضل (رزق) میں سے تلاش کرو اور تاکہ تم شکر کرو۔ اور اس نے زمین میں پہاڑ جما دیئے

اَنْ تَمِيْدَ بِكُمْ وَاَنْهٰرًا وَّسُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ (١٥) ۙ وَعَلٰمٰتٍ ؕ

تاکہ تمہیں لے کر جھک نہ جائے اور نہریں اور راستے (بنا دیئے) تاکہ تم راہ پا سکو۔ اور (راستوں کی پہچان کی) علامتیں (بنائیں)

وَبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُوْنَ (١٦) اَفَمَنْ يَّخْلُقُ كَمَنْ لَّا يَخْلُقُ ؕ

اور ستاروں سے وہ لوگ راستہ معلوم کرتے ہیں۔ بھلا وہ جو پیدا فرماتا ہے اُس کی طرح ہو سکتا ہے جو پیدا نہیں کرتا؟

اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا

تو کیا تم نصیحت حاصل نہیں کرتے؟ اور اگر تم اللہ کی نعمتوں کو شمار کرنا چاہو تو اُنہیں شمار نہیں کر سکو گے

اِنَّ اللّٰهَ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۸﴾ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ﴿۱۹﴾

یقیناً اللہ بڑا ہی بخشنے والا نہایت رحم فرمانے والا ہے۔ اور اللہ جانتا ہے جو تم چھپاتے ہو اور جو تم ظاہر کرتے ہو۔

وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَخْلُقُوْنَ شَيْـًٔا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ ﴿۲۰﴾

اور وہ (معبود) جنہیں وہ اللہ کے سوا پوجتے ہیں وہ کوئی چیز پیدا نہیں کرسکتے بلکہ وہ تو خود پیدا کیئے گئے ہیں۔

اَمْوَاتٌ غَيْرُ اَحْيَآءٍ وَمَا يَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ﴿۲۱﴾ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ع ۲/۱۲

(وہ) مُردے ہیں زندہ نہیں اور انہیں خبر نہیں کہ کب اُٹھائے جائیں گے۔ تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے

فَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ قُلُوْبُهُمْ مُّنْكِرَةٌ وَّهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۲۲﴾

تو وہ لوگ جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے اُن کے دل منکر ہیں اور وہ تکبر کرنے والے ہیں۔

لَا جَرَمَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِيْنَ ﴿۲۳﴾

(اِس میں) کوئی شک نہیں کہ اللہ جانتا ہے جو وہ چھپاتے ہیں اور جو وہ ظاہر کرتے ہیں بے شک وہ تکبر کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ مَّا ذَآ اَنْزَلَ رَبُّكُمْ قَالُوْٓا اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۲۴﴾

اور جب ان لوگوں سے پوچھا جاتا ہے کہ تمہارے رب نے کیا نازل فرمایا ہے؟ تو کہتے ہیں پہلے لوگوں کی کہانیاں۔

لِيَحْمِلُوْٓا اَوْزَارَهُمْ كَامِلَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمِنْ اَوْزَارِ الَّذِيْنَ يُضِلُّوْنَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ

تاکہ وہ قیامت کے دن اپنے پورے بوجھ اٹھائیں اور کچھ بوجھ ان لوگوں کے بھی (اٹھائیں) جنہیں وہ علم کے بغیر گمراہ کرتے رہے

اَلَا سَآءَ مَا يَزِرُوْنَ ﴿۲۵﴾ قَدْ مَكَرَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ع ۳/۱۳

آگاہ ہو جاؤ! بُرا ہے وہ بوجھ جو وہ اٹھا رہے ہیں۔ یقیناً ان سے پہلے کے لوگوں نے بھی چالیں چلی تھیں

فَاَتَى اللّٰهُ بُنْيَانَهُمْ مِّنَ الْقَوَاعِدِ فَخَرَّ عَلَيْهِمُ السَّقْفُ مِنْ فَوْقِهِمْ

اللہ نے ان (کے مکرو فریب) کی عمارتوں کو بنیادوں سے اکھاڑ دیا۔ پھر ان کے اوپر سے چھت بھی ان پر آگری

وَاَتٰىهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۲۶﴾ ثُمَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُخْزِيْهِمْ

اور اُن پر (وہاں سے) عذاب آیا جہاں سے انہیں خیال تک نہ تھا۔ پھر قیامت کے دن وہ انہیں رسوا کرے گا

وَيَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تُشَآقُّوْنَ فِيْهِمْ قَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ

اور فرمائے گا میرے وہ شریک کہاں ہیں؟ جن کے بارے میں تم جھگڑا کیا کرتے تھے جنہیں علم دیا گیا وہ کہیں گے

اِنَّ الْخِزْيَ الْيَوْمَ وَالسُّوْٓءَ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۷﴾ الَّذِيْنَ تَتَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ

بے شک آج کے دن کافروں کے لئے رسوائی اور بُرائی ہے۔ جن کی روحیں فرشتے قبض کرتے ہیں

ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ ۠ فَاَلْقَوُا السَّلَمَ

اِس حال میں کہ وہ اپنی جانوں پر ظلم کرنے والے ہوتے ہیں تو (اس وقت) وہ فرماں برداری (کا پیغام) پیش کرتے ہیں

مَا كُنَّا نَعْمَلُ مِنْ سُوْٓءٍ ۭ بَلٰٓى اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٢٨﴾

کہ ہم کوئی بُرائی نہیں کیا کرتے تھے کیوں نہیں! بے شک اللہ خوب جانتا ہے اُس کو جو تم کیا کرتے تھے۔

فَادْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ فَلَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ﴿٢٩﴾

تو جہنم کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ اس میں ہمیشہ رہنے والے ہو تو یقیناً تکبر کرنے والوں کا بہت بُرا ٹھکانا ہے۔

وَقِيْلَ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا مَا ذَآ اَنْزَلَ رَبُّكُمْ ۭ قَالُوْا خَيْرًا ۭ

اور جب اُن سے پوچھا جاتا ہے جو (اللہ سے) ڈرتے ہیں کہ تمہارے رب نے کیا نازل فرمایا ہے؟ وہ کہتے ہیں بہترین بات

لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ۭ وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ ۭ

ان لوگوں کے لئے جنہوں نے نیکی کی اِس دنیا میں (بھی) بھلائی ہے اور یقیناً آخرت کا گھر (تو کہیں) بہتر ہے

وَلَنِعْمَ دَارُ الْمُتَّقِيْنَ ﴿٣٠﴾ جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

اور پرہیزگاروں کا کیا ہی اچھا گھر ہے۔ وہ ہمیشہ رہنے والے باغات میں داخل ہوں گے جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی

لَهُمْ فِيْهَا مَا يَشَاۗءُوْنَ ۭ كَذٰلِكَ يَجْزِي اللّٰهُ الْمُتَّقِيْنَ ﴿٣١﴾ الَّذِيْنَ تَتَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰۗىِٕكَةُ

وہاں ان کے لئے (وہ سب کچھ) ہوگا جو وہ چاہیں گے اِسی طرح اللہ پرہیزگاروں کو بدلہ عطا فرماتا ہے۔ جن کی روحیں فرشتے قبض کرتے ہیں

طَيِّبِيْنَ ۙ يَقُوْلُوْنَ سَلٰمٌ عَلَيْكُمُ ۙ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ

اِس حال میں کہ وہ پاکیزہ ہوتے ہیں (فرشتے انہیں) کہتے ہیں تم پر سلام ہو (اب) تم جنت میں داخل ہو جاؤ

بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٣٢﴾ هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمُ الْمَلٰۗىِٕكَةُ اَوْ يَاْتِيَ اَمْرُ رَبِّكَ ۭ

ان (اعمال) کے بدلہ جو تم کیا کرتے تھے۔ کیا یہ اسی بات کا انتظار کر رہے ہیں کہ ان کے پاس فرشتے آجائیں یا آپ کے رب کا حکم آجائے

كَذٰلِكَ فَعَلَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿٣٣﴾

اِسی طرح کیا تھا اُنہوں نے جو اِن سے پہلے تھے اور اللہ نے اُن پر (کوئی) ظلم نہیں کیا لیکن وہ اپنی جانوں پر خود ہی ظلم کیا کرتے تھے۔

ع ٤/٩ فَاَصَابَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا عَمِلُوْا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿٣٤﴾

تو ان کے پاس ان کے اعمال کے بُرے نتائج آپہنچے اور انہیں اس (عذاب) نے گھیر لیا جس کا وہ مذاق اُڑایا کرتے تھے۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا لَوْ شَاۗءَ اللّٰهُ مَا عَبَدْنَا مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَيْءٍ نَّحْنُ وَلَآ اٰبَاۗؤُنَا

اور جن لوگوں نے شرک کیا وہ کہتے ہیں اگر اللہ چاہتا تو ہم اُس کے سوا کسی چیز کی پوجا نہ کرتے (نہ) ہم اور نہ ہمارے باپ دادا

وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَيْءٍ ۭ كَذٰلِكَ فَعَلَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ

اور نہ ہم کسی چیز کو اُس کے (حکم کے) بغیر حرام ٹھہراتے اِسی طرح کیا تھا اُنہوں نے جو اِن سے پہلے تھے

اہم نکات



فَهَلْ عَلَى الرُّسُلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿٣٥﴾ وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا

تو رسولوں کے ذمّہ تو واضح طور پر پیغام پہنچا دینا ہی ہے۔ یقیناً ہم نے ہر اُمت میں ایک رسول بھیجا

اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ هَدَى اللّٰهُ

(اس پیغام کے ساتھ) کہ اللہ کی عبادت کرو اور طاغوت سے بچو تو اُن میں سے کچھ وہ تھے جنہیں اللہ نے ہدایت عطا فرمائی

وَمِنْهُمْ مَّنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ الضَّلٰلَةُ ۭ فَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا

اور اُن میں سے کچھ وہ تھے کہ اُن پر گمراہی ثابت ہوگئی تو زمین میں چلو پھرو پھر تم دیکھو

كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿٣٦﴾ اِنْ تَحْرِصْ عَلٰى هُدٰىهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ يُّضِلُّ

کیسا انجام ہوا جھٹلانے والوں کا۔ اگر آپ اُن کی ہدایت کی خواہش کریں تو بے شک اللہ ہدایت نہیں دیتا جنہیں وہ گمراہ کر دے

وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿٣٧﴾ وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ ۙ لَا يَبْعَثُ اللّٰهُ مَنْ يَّمُوْتُ ۭ بَلٰى

اور ان کا کوئی (بھی) مددگار نہ ہوگا۔ اور یہ اللہ کی سخت قسمیں کھاتے تھے کہ جو مر جاتا ہے اللہ اسے دوبارہ زندہ نہیں کرے گا کیوں نہیں!

وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٣٨﴾ لِيُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِيْ يَخْتَلِفُوْنَ فِيْهِ

(یہ) اُس کے ذمّہ (کرم پر) سچا وعدہ ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ تاکہ اُن پر (وہ بات) واضح کر دے جس میں وہ اختلاف کیا کرتے تھے

وَلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰذِبِيْنَ ﴿٣٩﴾ اِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَيْءٍ اِذَآ اَرَدْنٰهُ

اور تاکہ جنہوں نے کفر کیا وہ جان لیں کہ بے شک وہی جھوٹے تھے۔ بے شک کسی چیز کے لئے ہمارا اتنا ہی کہنا (کافی) ہے جب ہم اس کا ارادہ فرما لیتے ہیں

ع اَنْ نَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿٤٠﴾ وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِي اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا

کہ ہم اسے فرماتے ہیں کہ ہو جا تو وہ ہو جاتی ہے۔ اور جنہوں نے اللہ کی راہ میں ہجرت کی اس کے بعد کہ ان پر ظلم کیے گئے

لَنُبَوِّئَنَّهُمْ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً ۭ وَلَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ

ہم ضرور اُنہیں دنیا میں (بھی) اچھا ٹھکانا عطا فرمائیں گے اور یقیناً آخرت کا اجر تو سب سے بڑا ہے

لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿٤١﴾ الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿٤٢﴾

کاش کہ وہ لوگ جانتے۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے صبر کیا اور اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں۔

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ

اور ہم نے آپ سے پہلے بھی مردوں ہی کو (رسول بنا کر) بھیجا تھا جن کی طرف ہم وحی بھیجتے تھے

فَسْـَٔلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٤٣﴾ بِالْبَيِّنٰتِ وَالزُّبُرِ ۭ

تو علم والوں سے پوچھ لو اگر تم نہیں جانتے ہو۔ (انہیں بھی) واضح دلائل اور کتابوں کے ساتھ (بھیجا تھا)

وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ

اور ہم نے آپ کی طرف ذکر (قرآن) نازل فرمایا تاکہ آپ لوگوں کے لئے واضح کر دیں

مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ﴿٤٤﴾ اَفَاَمِنَ الَّذِيْنَ السَّيِّاٰتِ السَّيِّاٰتِ

جو اُن کی طرف نازل کیا گیا ہے اور تاکہ وہ غور و فکر کریں۔ تو کیا جو لوگ بُری چالیں چل رہے ہیں وہ بے خوف ہوگئے ہیں

اَنْ يَّخْسِفَ اللّٰهُ بِهِمُ الْاَرْضَ اَوْ يَاْتِيَهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿٤٥﴾

کہ اللہ اُن کو زمین میں دھنسا دے یا اُن پر (وہاں سے) عذاب آجائے جہاں سے اُنہیں خبر تک نہ ہو۔

اَوْ يَاْخُذَهُمْ فِيْ تَقَلُّبِهِمْ فَمَا هُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿٤٦﴾

یا اُن کے چلنے پھرنے کے دوران ہی اُنہیں پکڑ لے تو وہ (اللہ کو) عاجز کرنے والے نہیں ہیں۔

اَوْ يَاْخُذَهُمْ عَلٰى تَخَوُّفٍ فَاِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿٤٧﴾

یا (اللہ) انہیں خوف میں رکھ کر گرفت میں لے لے تو یقیناً تمہارا رب بہت شفقت فرمانے والا نہایت رحم فرمانے والا ہے۔

اَوَلَمْ يَرَوْا اِلٰى مَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ يَّتَفَيَّؤُا ظِلٰلُهٗ عَنِ الْيَمِيْنِ وَالشَّمَآئِلِ

کیا اُنہوں نے اس طرف نہیں دیکھا کہ جو چیز بھی اللہ نے پیدافرمائی ہے اس کا سایہ دائیں اور بائیں اطراف سے جھکتا ہے

سُجَّدًا لِّلّٰهِ وَهُمْ دٰخِرُوْنَ ﴿٤٨﴾ وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ

اللہ کو سجدہ کرتے ہوئے اِس حال میں کہ وہ عاجز ہیں۔ اور اللہ ہی کو سجدہ کرتی ہے ہر چیز جو آسمانوں میں ہے اور جو زمینوں میں ہے

مِنْ دَآبَّةٍ وَّالْمَلٰٓئِكَةُ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿٤٩﴾ يَخَافُوْنَ رَبَّهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ

(تمام) جاندار اور (خصوصاً) فرشتے اور وہ (فرشتے) تکبر نہیں کرتے۔ وہ اپنے رب (کے عذاب) سے ڈرتے ہیں جو اُن پر بالادست ہے

السجدۃ

وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ﴿٥٠﴾ وَقَالَ اللّٰهُ لَا تَتَّخِذُوْٓا اِلٰهَيْنِ اثْنَيْنِ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ

ع ١٠ ٦

اور وہ وہی کرتے ہیں جس کا اُنہیں حکم دیا جاتا ہے۔ اور اللہ نے فرمایا دو معبود مت بناؤ بے شک وہی ایک معبود ہے

فَاِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ ﴿٥١﴾ وَلَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَهُ الدِّيْنُ وَاصِبًا

تو مجھ ہی سے ڈرو۔ اور اُسی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں ہے اور ہمیشہ اُسی کی اطاعت ہے

اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَتَّقُوْنَ ﴿٥٢﴾ وَمَا بِكُمْ مِّنْ نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ثُمَّ اِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ

تو کیا تم اللہ کے سوا کسی اور سے ڈرتے ہو؟ اور تمہارے پاس جو بھی نعمت ہے تو (وہ) اللہ کی طرف سے ہے پھر جب تمہیں کوئی تکلیف پہنچتی ہے

فَاِلَيْهِ تَجْـَٔرُوْنَ ﴿٥٣﴾ ثُمَّ اِذَا كَشَفَ الضُّرَّ عَنْكُمْ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْكُمْ بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُوْنَ ﴿٥٤﴾

تو تم اُسی کی طرف فریاد کرتے ہو۔ پھر جب وہ تم سے تکلیف دور فرما دیتا ہے تو تم میں سے ایک گروہ اپنے رب کے ساتھ شرک کرنے لگتا ہے۔

لِيَكْفُرُوْا بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ فَتَمَتَّعُوْا فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿٥٥﴾

کہ جو (نعمت) ہم نے انہیں عطا فرمائی ہے اس کی ناشکری کریں لہٰذا تم (چند روز) فائدہ اٹھالو تو عنقریب تم (ناشکری کا انجام) جان لوگے۔

وَيَجْعَلُوْنَ لِمَا لَا يَعْلَمُوْنَ نَصِيْبًا مِّمَّا رَزَقْنٰهُمْ

اوروہ اُن (معبودوں) کے لئے ایک حصّہ مقرر کرتے ہیں جنہیں وہ جانتے بھی نہیں اس (رزق) میں سے جو ہم نے انھیں عطافرمایا ہے

تَاللّٰهِ لَتُسْـَٔلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَفْتَرُوْنَ ﴿۵۶﴾

اللہ کی قسم! تم سے ضرور پوچھا جائے گا ان (جھوٹی باتوں) کے بارے میں جو تم گھڑا کرتے تھے۔

وَيَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ الْبَنٰتِ سُبْحٰنَهٗ ۙ وَلَهُمْ مَّا يَشْتَهُوْنَ ﴿۵۷﴾

اور وہ اللہ کے لئے بیٹیاں ٹھہراتے ہیں وہ پاک ہے اور اُن کے لئے وہ (بیٹے) ہیں جنہیں وہ پسند کرتے ہیں۔

وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِالْاُنْثٰى ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِيْمٌ ﴿۵۸﴾ ج

حالانکہ جب ان میں سے کسی کو بیٹی کی خوشخبری دی جاتی ہے تو اس کا منہ سیاہ ہو جاتا ہے اور وہ غم (اور غصے) سے بھر جاتا ہے۔

يَتَوَارٰى مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوْٓءِ مَا بُشِّرَ بِهٖ ؕ اَيُمْسِكُهٗ عَلٰى هُوْنٍ

وہ لوگوں سے چھپتا پھرتا ہے اس بری خبر کی وجہ سے جس کی اسے خوشخبری دی گئی وہ (سوچتا ہے) آیا اُس (بیٹی) کو ذلت کے ساتھ رکھے

اَمْ يَدُسُّهٗ فِي التُّرَابِ ؕ اَلَا سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ﴿۵۹﴾ لِلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ مَثَلُ السَّوْءِ ۚ

یا اُسے مٹی میں دبا دے آگاہ رہو! بُرا ہے وہ فیصلہ جو وہ کر رہے ہیں۔ جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے اُن کا بُرا حال ہے

ع۱۰ وَلِلّٰهِ الْمَثَلُ الْاَعْلٰى ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۶۰﴾ ع وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِظُلْمِهِمْ

اور اللہ کی شان سب سے بلند ہے اور وہ بہت غالب بڑی حکمت والا ہے۔ اور اگر اللہ لوگوں کو اُن کے ظلم کی وجہ سے پکڑنے لگتا

مَّا تَرَكَ عَلَيْهَا مِنْ دَآبَّةٍ وَّلٰكِنْ يُّؤَخِّرُهُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ

تو اس (زمین) پر کوئی جاندار نہ چھوڑتا لیکن وہ اُنہیں مہلت دیتا ہے ایک مقررہ وقت تک تو جب ان کا مقررہ وقت آجائے گا

لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿۶۱﴾ وَيَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ

تو نہ ایک گھڑی پیچھے رہ سکیں گے اور نہ آگے بڑھ سکیں گے۔ اور وہ اللہ کے لئے (ایسی باتیں) ٹھہراتے ہیں

مَا يَكْرَهُوْنَ وَتَصِفُ اَلْسِنَتُهُمُ الْكَذِبَ اَنَّ لَهُمُ الْحُسْنٰى ؕ لَا جَرَمَ اَنَّ لَهُمُ النَّارَ

جسے وہ (خود) ناپسند کرتے ہیں اور اُن کی زبانیں جھوٹ بیان کرتی ہیں کہ اُن کے لئے بھلائی ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ ان کے لئے آگ ہے

وَاَنَّهُمْ مُّفْرَطُوْنَ ﴿۶۲﴾ تَاللّٰهِ لَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰٓى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ

اور بے شک وہ (آگ میں) سب سے پہلے بھیجے جائیں گے۔ اللہ کی قسم! یقیناً ہم نے آپ سے پہلے (بھی) اُمتوں کی طرف رسول بھیجے

فَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَهُوَ وَلِيُّهُمُ الْيَوْمَ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۶۳﴾

تو شیطان نے ان کے اعمال کو ان کے لئے خوشنما بنا دیا تو وہی آج اُن کا دوست ہے اور اُن کے لئے دردناک عذاب ہے۔

وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ اِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِي اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ۙ

اور ہم نے آپ پر کتاب اس لئے نازل فرمائی ہے تاکہ آپ اُن کے لئے واضح فرما دیں وہ بات جس میں وہ اختلاف کرتے ہیں

وَهُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۶۴﴾ وَاللّٰهُ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً

اور (یہ کتاب) ہدایت اور رحمت ہے ان لوگوں کے لئے جو ایمان رکھتے ہیں۔ اور اللہ نے آسمان سے پانی نازل فرمایا

فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَاؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ ﴿٦٥﴾ۧ ع ٨/٥

پھر اس سے زمین کو اس کے مُردہ ہو جانے کے بعد زندہ فرمایا یقیناً اِس میں نشانی ہے اُن لوگوں کے لئے جو سنتے ہیں۔

اہم نکات



علم و عمل کی باتیں

۱- ہم پر اللہ ﷻ کے بے شُمار احسانات ہیں۔ اگر ہم اللہ ﷻ کی نعمتوں کو شمار کرنا چاہیں تو شمار نہیں کر سکتے۔ (سورۃ النحل، آیت:۱۸)
۲- منکرین آخرت قیامت کے دن اپنے گناہوں کے ساتھ ان لوگوں کے گناہوں کا بوجھ بھی اُٹھائیں گے جنھیں انہوں نے گمراہ کیا ہو گا۔ (سورۃ النحل، آیت:۲۵)
۳- تکبر کرنے والوں کا ٹھکانا جہنم میں ہو گا۔ (سورۃ النحل، آیت:۲۹)
۴- اللہ ﷻ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو اللہ ﷻ دنیا میں اچھا ٹھکانا اور آخرت میں بہت بڑا اجر عطا فرمائے گا۔ (سورۃ النحل، آیت:۴۱)
۵- جو باتیں ہم نہیں جانتے وہ ہمیں اہلِ علم سے پُوچھ لینی چاہئیں۔ (سورۃ النحل، آیت:۴۳)
۶- قرآنِ حکیم کی وضاحت نبی کریم ﷺ کی ذمّہ داری تھی۔ قرآنِ حکیم کو سمجھنے کے لئے سنّت اور حدیث نبوی ﷺ سے رہنمائی لینا ضروری ہے۔ (سورۃ النحل، آیت:۴۴)
۷- اللہ ﷻ ہی معبود برحق ہے۔ اُس کے حکم کے مقابلہ میں کسی شے کو ترجیح نہیں دینی چاہیئے نہ خاندان کو، نہ مال کو، نہ دُکان کو، نہ پیشہ (career) کو۔ (سورۃ النحل، آیت:۵۱)
۸- بیٹیوں کی پیدائش کو ناپسند کرنا اور انہیں بوجھ سمجھنا مشرکین کا طریقہ ہے اور اللہ ﷻ کی ناشکری ہے۔ (سورۃ النحل، آیات:۵۸، ۵۹)
۹- ہر انسان کی موت کا وقت مقرر ہے موت نہ ایک لمحہ پہلے آسکتی ہے اور نہ ہی اس میں ایک لمحہ کی تاخیر ممکن ہے۔ (سورۃ النحل، آیت:۶۱)
۱۰- قرآنِ حکیم اہلِ ایمان کے لئے اللہ ﷻ کے احکام کی وضاحت، ہدایت اور رحمت کا ذریعہ ہے۔ (سورۃ النحل، آیت:۶۴)

سمجھیں اور حل کریں

سوال ۱ خالی جگہیں پُر کریں:

(۱) آیت:۱۴ میں ذکر ہے کہ اللہ ﷻ کے ______________ میں سے تلاش کرو اور اس کا ______________ کرو۔
(۲) آیت:۲۹ کے مطابق جہنم ______________ کے لئے بہت بُرا ٹھکانا ہے۔
(۳) آیت:۳۲ میں ذکر ہے کہ موت کے وقت متقین کو فرشتے ______________ کرتے ہیں اور انہیں ______________ کی خوشخبری دیتے ہیں۔
(۴) آیت:۳۶ کے مطابق تمام رسولوں نے ______________ اور ______________ کی دعوت دی۔
(۵) آیت:۶۳ کے مطابق ______________ نافرمانوں کو اُن کے ______________ مُزیّن کر کے دکھاتا ہے۔

سوال ۲ مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دیجیے:

۱- پہلے رکوع میں چوپایوں سے حاصل ہونے والے کن فوائد کا ذکر کیا گیا ہے؟

۲- دوسرے رکوع کی روشنی میں جواب دیجیے کہ اللہ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَىٰ کی بے شمار نعمتیں کس طرح اللہ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَىٰ کو پہچاننے کا ذریعہ ہیں؟

۳- تیسرے رکوع کی روشنی میں بتائیں آخرت کا انکار کرنے والوں کا کیا انجام بیان ہوا ہے؟

۴- چھٹے رکوع کی روشنی میں بتائیں کہ قرآنِ حکیم کے حوالے سے نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی کیا ذمّہ داری بیان کی گئی ہے؟

۵- ساتویں رکوع میں بیٹیوں کی پیدائش پر مشرکینِ مکہ کا کیا طرزِ عمل بیان کیا گیا ہے؟

سوال ۳ حدیثِ رسول ﷺ کی ضرورت و اہمیت پر نوٹ لکھیں۔

گھریلو سرگرمی

- تحقیق کیجیے کہ اسلام نے بیٹیوں کے کیا حقوق مقرر کیئے ہیں؟ اور ان کی اچھی پرورش کرنے پر کیا اجر و ثواب بیان کیا گیا ہے؟
- ذیل میں دیئے گئے نمونے کے مطابق ایک چارٹ بنا کر سورۃ النحل میں اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی جن نعمتوں کا ذکر ہے ان کی ایک فہرست بنائیں۔

حیواناتی نعمتیں	نباتاتی نعمتیں	آسمانی نعمتیں	سمندری نعمتیں

دستخط استاد:

دستخط والدین / سرپرست:

سُوْرَةُ النَّحل

سبق:١٣٠

سورۃ النحل ١٦ (حصّہ دوم) آیات: ٦٦ تا ١٢٨

وَاِنَّ لَكُمْ فِي الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً ؕ نُسْقِيْكُمْ مِّمَّا فِيْ بُطُوْنِهٖ
اور یقیناً تمہارے لئے چوپایوں میں عبرت (کا سامان) ہے ہم تمہیں اُس (چیز) میں سے پلاتے ہیں جو اُن کے پیٹوں میں ہے
مِنْۢ بَيْنِ فَرْثٍ وَّدَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا سَآئِغًا لِّلشّٰرِبِيْنَ ﴿٦٦﴾ وَمِنْ ثَمَرٰتِ النَّخِيْلِ وَالْاَعْنَابِ
(یعنی) گوبر اور خون کے درمیان سے خالص دودھ جو پینے والوں کے لئے خوشگوار ہوتا ہے۔ اور کھجور اور انگور کے کچھ پھل
تَتَّخِذُوْنَ مِنْهُ سَكَرًا وَّرِزْقًا حَسَنًا ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿٦٧﴾
جن سے تم نشہ آور چیزیں بناتے ہو اور اچھا رزق بھی یقیناً اِس میں نشانی ہے ان لوگوں کے لئے جو عقل رکھتے ہیں۔
وَاَوْحٰى رَبُّكَ اِلَى النَّحْلِ اَنِ اتَّخِذِيْ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا وَّمِنَ الشَّجَرِ
اور آپ کے رب نے شہد کی مکھی کے دل میں یہ بات ڈال دی کہ تو پہاڑوں میں گھر بنا اور درختوں میں
وَمِمَّا يَعْرِشُوْنَ ﴿٦٨﴾ ۙ ثُمَّ كُلِيْ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ
اور اُن (بیل دار چھپروں) میں جنہیں لوگ (سہاروں سے) اوپر چڑھاتے ہیں۔ پھر ہر قسم کے پھلوں سے خوراک حاصل کر
فَاسْلُكِيْ سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًا ؕ يَخْرُجُ مِنْۢ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ
پھر ان راستوں پر چل جو تیرے رب نے آسان بنا دیئے اُن (شہد کی مکھیوں) کے پیٹوں سے مشروب نکلتا ہے
مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِيْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً
جس کے رنگ مختلف ہیں اُس میں لوگوں کے لئے شِفا ہے یقیناً اِس میں نشانی ہے
لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿٦٩﴾ وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ ثُمَّ يَتَوَفّٰىكُمْ ۣۙ
اُن لوگوں کے لئے جو غوروفکر کرتے ہیں۔ اور اللہ نے تمہیں پیدا فرمایا پھر وہی تمہیں وفات دیتا ہے
وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرَدُّ اِلٰٓى اَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْ لَا يَعْلَمَ بَعْدَ عِلْمٍ شَيْـًٔا ؕ
اور تم میں سے کوئی ایسا بھی ہے جو ناکارہ عمر (زیادہ بڑھاپے) تک پہنچا دیا جاتا ہے تاکہ بہت کچھ جاننے کے بعد کچھ بھی نہ جانے
ع ۹ ۵ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ ﴿٧٠﴾ ع وَاللّٰهُ فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ
بے شک اللہ خوب جاننے والا بڑی قدرت رکھنے والا ہے۔ اور اللہ نے تم میں سے بعض لوگوں کو بعض پر فضیلت دی ہے
فِي الرِّزْقِ ۚ فَمَا الَّذِيْنَ فُضِّلُوْا بِرَآدِّيْ رِزْقِهِمْ عَلٰى مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ
رزق (کے معاملہ) میں تو جنہیں فضیلت دی گئی ہے وہ ایسے نہیں ہیں کہ وہ اپنا رزق اپنے غلاموں کو دے دیں
فَهُمْ فِيْهِ سَوَآءٌ ؕ اَفَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ﴿٧١﴾
تاکہ وہ اس میں برابر ہو جائیں گے تو کیا وہ اللہ کی نعمت کا انکار کرتے ہیں؟

وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ بَنِيْنَ وَحَفَدَةً

اور اللہ نے تمہارے لئے تم ہی میں تمہاری بیویاں بنائیں اور اُس نے تمہارے لئے تمہاری بیویوں سے بیٹے اور پوتے (نواسے) بنائے

وَّرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ؕ اَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُوْنَ وَبِنِعْمَتِ اللّٰهِ هُمْ يَكْفُرُوْنَ ۙ﴿۷۲﴾

اور تمہیں پاکیزہ چیزوں سے رزق عطا فرمایا تو کیا وہ باطل پر ایمان لاتے ہیں اور وہ اللہ کی نعمت کی ناشکری کرتے ہیں؟

وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَهُمْ رِزْقًا مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ شَيْـًٔا وَّلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ﴿۷۳﴾ ج

اور وہ اللہ کے سوا ان (چیزوں) کو پوجتے ہیں جو اُن کے لئے آسمان وزمین سے رزق دینے کا نہ کچھ اختیار رکھتے ہیں اور نہ ہی وہ استطاعت رکھتے ہیں۔

فَلَا تَضْرِبُوْا لِلّٰهِ الْاَمْثَالَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۷۴﴾ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا عَبْدًا مَّمْلُوْكًا

تو اللہ کے لئے مثالیں بیان نہ کرو بے شک اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔ اللہ نے ایک مثال بیان فرمائی ہے ایک ایسے غلام کی جو کسی کی ملکیت ہے

لَّا يَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ وَّمَنْ رَّزَقْنٰهُ مِنَّا رِزْقًا حَسَنًا

وہ کسی چیز پر اختیار نہیں رکھتا اور (دوسرا وہ شخص ہے) جسے ہم نے اپنی طرف سے اچھا رزق عطا فرمایا ہے

فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ سِرًّا وَّجَهْرًا ؕ هَلْ يَسْتَوٗنَ ؕ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ؕ

تو وہ اُس میں سے پوشیدہ اور ظاہر خرچ کرتا ہے کیا وہ برابر ہو سکتے ہیں؟ تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں

بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۷۵﴾ وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلَيْنِ اَحَدُهُمَآ اَبْكَمُ

لیکن اُن میں سے اکثر نہیں جانتے۔ اور اللہ نے دو آدمیوں کی مثال بیان فرمائی اُن میں سے ایک گونگا ہے

لَا يَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ وَّهُوَ كَلٌّ عَلٰى مَوْلٰىهُ ۙ اَيْنَمَا يُوَجِّهْهُّ لَا يَاْتِ بِخَيْرٍ ؕ

وہ کسی چیز پر اختیار نہیں رکھتا اور وہ اپنے مالک پر بوجھ ہے وہ (مالک) اُسے جہاں کہیں بھیجتا ہے وہ کوئی بھلائی لے کر نہیں آتا

ع هَلْ يَسْتَوِيْ هُوَ ۙ وَمَنْ يَّاْمُرُ بِالْعَدْلِ ۙ وَهُوَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۷۶﴾ ع وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ

کیا یہ اور وہ شخص برابر ہو سکتے ہیں (جو) عدل کا حکم دیتا ہے اور وہ سیدھے راستہ پر ہے۔ اور آسمانوں اور زمینوں کا غیب اللہ ہی کے لئے ہے

وَمَآ اَمْرُ السَّاعَةِ اِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ اَوْ هُوَ اَقْرَبُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۷۷﴾ وَاللّٰهُ اَخْرَجَكُمْ

اور قیامت کا معاملہ تو ایسا ہے جیسے آنکھ کا جھپکنا یا وہ اُس سے بھی زیادہ قریب ہے بے شک اللہ ہر چیز پر بڑی قدرت رکھنے والا ہے۔ اور اللہ نے تمہیں نکالا

مِّنْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ شَيْـًٔا ۙ وَّجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ۙ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۷۸﴾

تمہاری ماؤں کے بطن سے جبکہ تم کچھ بھی نہیں جانتے تھے اور تمہیں کان اور آنکھیں اور دل عطا فرمائے تاکہ تم شکر کرو۔

اَلَمْ يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ مُسَخَّرٰتٍ فِيْ جَوِّ السَّمَآءِ ؕ مَا يُمْسِكُهُنَّ اِلَّا اللّٰهُ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ

کیا اُنہوں نے پرندوں کو نہیں دیکھا جو آسمان کی فضا میں (حکم کے) پابند ہیں اُنہیں اللہ ہی تھامے ہوئے ہے یقیناً اس میں نشانیاں ہیں

لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۷۹﴾ وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ بُيُوْتِكُمْ سَكَنًا

ان لوگوں کے لئے جو ایمان لاتے ہیں۔ اور اللہ نے تمہارے گھروں کو تمہارے لئے سکون کی جگہ بنایا

اہم نکات

وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنْ جُلُوْدِ الْاَنْعَامِ بُيُوْتًا تَسْتَخِفُّوْنَهَا

اور تمہارے لئے چوپایوں کی کھالوں سے ایسے گھر بنائے جنہیں تم ہلکا پھلکا پاتے ہو

يَوْمَ ظَعْنِكُمْ وَيَوْمَ اِقَامَتِكُمْ ۙ وَمِنْ اَصْوَافِهَا وَاَوْبَارِهَا

اپنے سفر کے دن اور اپنے قیام کے دن اور ان (بھیڑوں) کی اُون اور ان (اُونٹوں) کی روؤں

وَاَشْعَارِهَآ اَثَاثًا وَّمَتَاعًا اِلٰى حِيْنٍ ﴿۸۰﴾

اور ان (بکریوں) کے بالوں سے گھریلو سامان اور ایسی چیزیں (پیدا کیں) جو ایک مدت کے لئے فائدہ پہنچاتی ہیں۔

وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّمَّا خَلَقَ ظِلٰلًا وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الْجِبَالِ اَكْنَانًا

اور اللہ نے تمہارے لئے سائے بنائے ان چیزوں سے جو اس نے پیدا فرمائیں اور اُس نے تمہارے لئے پہاڑوں میں پناہ گاہیں بنائیں

وَّجَعَلَ لَكُمْ سَرَابِيْلَ تَقِيْكُمُ الْحَرَّ

اور اُس نے تمہارے لئے ایسے لباس بنائے جو تمہیں گرمی سے بچاتے ہیں

وَسَرَابِيْلَ تَقِيْكُمْ بَاْسَكُمْ ۭ كَذٰلِكَ يُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْلِمُوْنَ ﴿۸۱﴾

اور وہ لباس جو جنگ کے وقت بچاتے ہیں اسی طرح وہ تم پر اپنی نعمتیں پوری فرماتا ہے تاکہ تم فرماں بردار بن جاؤ۔

فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۸۲﴾

پھر اگر یہ منہ پھیر لیں تو بے شک آپ کے ذمہ تو صرف واضح طور پر (پیغام) پہنچانا ہے۔

ع ۱۱/۱۱ يَعْرِفُوْنَ نِعْمَتَ اللّٰهِ ثُمَّ يُنْكِرُوْنَهَا وَاَكْثَرُهُمُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۸۳﴾ ع

وہ اللہ کی نعمت کو پہچانتے ہیں پھر (بھی) وہ اس کا انکار کرتے ہیں اور اُن میں سے اکثر ناشکرے ہیں۔

وَيَوْمَ نَبْعَثُ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا ثُمَّ لَا يُؤْذَنُ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا

اور جس دن ہم ہر امت میں سے ایک گواہ اٹھائیں گے پھر جن لوگوں نے کفر کیا اُنہیں نہ (بولنے کی) اجازت دی جائے گی

وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿۸۴﴾ وَاِذَا رَاَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الْعَذَابَ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ

اور نہ ہی ان سے توبہ کا مطالبہ کیا جائے گا۔ اور وہ لوگ جنہوں نے ظلم کیا جب وہ عذاب کو دیکھیں گے تو نہ ہی ان سے وہ ہلکا کیا جائے گا

وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿۸۵﴾ وَاِذَا رَاَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا شُرَكَآءَهُمْ قَالُوْا رَبَّنَا

اور نہ ہی انہیں مہلت دی جائے گی۔ اور وہ لوگ جنہوں نے شرک کیا جب وہ اپنے بنائے ہوئے شریکوں کو دیکھیں گے تو وہ کہیں گے اے ہمارے رب!

هٰٓؤُلَآءِ شُرَكَآؤُنَا الَّذِيْنَ كُنَّا نَدْعُوْا مِنْ دُوْنِكَ ۚ فَاَلْقَوْا اِلَيْهِمُ الْقَوْلَ اِنَّكُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۸۶﴾ ۚ

یہ ہیں ہمارے وہ شریک جن کی ہم تیرے سوا پوجا کرتے تھے تو وہ اُنہیں جواب دیں گے کہ یقیناً تم ضرور جھوٹے ہو۔

وَاَلْقَوْا اِلَى اللّٰهِ يَوْمَئِذِ ِالسَّلَمَ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۸۷﴾ اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا

اور وہ اس دن اللہ کے سامنے فرماں برداری کی بات پیش کریں گے اور ان سے گم ہو جائیں گے جو وہ جھوٹ باندھا کرتے تھے۔ وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا

وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ زِدْنٰهُمْ عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا يُفْسِدُوْنَ ﴿٨٨﴾

اور اللہ کے راستہ سے روکا ہم ان کے عذاب پر عذاب کا اضافہ کریں گے اِس وجہ سے کہ وہ فساد کرتے تھے۔

وَيَوْمَ نَبْعَثُ فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا عَلَيْهِمْ مِّنْ اَنْفُسِهِمْ وَجِئْنَا بِكَ شَهِيْدًا عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ ۭ

اور جس دن ہر امت میں ان پر ایک گواہ انہی میں سے ہم اٹھائیں گے اور ہم آپ (ﷺ) کو ان سب پر گواہ بنا کر لائیں گے

وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً وَّبُشْرٰى

اور ہم نے آپ (ﷺ) پر ایسی کتاب نازل فرمائی ہے جس میں ہر چیز کا واضح بیان ہے اور ہدایت اور رحمت اور خوشخبری ہے

لِلْمُسْلِمِيْنَ ﴿٨٩﴾ ع اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآئِ ذِي الْقُرْبٰى ع ١٢ ٦

مسلمانوں کے لئے۔ بےشک اللہ حکم فرماتا ہے عدل کا اور احسان کا اور رشتہ داروں کو (حقوق) دینے کا

وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ ۚ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿٩٠﴾

اور وہ منع فرماتا ہے بے حیائی سے اور بُرائی اور ظلم (وسرکشی) سے وہ تمہیں نصیحت فرماتا ہے تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔

وَاَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ اِذَا عٰهَدْتُّمْ وَلَا تَنْقُضُوا الْاَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيْدِهَا

اور اللہ کے عہد کو پورا کرو جب تم آپس میں عہد کرو اور قسموں کو پختہ کرنے کے بعد انہیں نہ توڑو

وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللّٰهَ عَلَيْكُمْ كَفِيْلًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ﴿٩١﴾ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّتِيْ

حالانکہ تم اللہ کو اپنے اوپر ضامن ٹھہرا چکے ہو بےشک اللہ جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو۔ اور اس عورت کی طرح نہ ہو جاؤ

نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ اَنْكَاثًا ۭ تَتَّخِذُوْنَ اَيْمَانَكُمْ دَخَلًۢا بَيْنَكُمْ

جس نے اپنا سُوت مضبوط کاتنے کے بعد ٹکڑے ٹکڑے کر دیا تم اپنی قسموں کو آپس میں دھوکہ دینے کا ذریعہ بناتے ہو

اَنْ تَكُوْنَ اُمَّةٌ هِيَ اَرْبٰى مِنْ اُمَّةٍ ۭ اِنَّمَا يَبْلُوْكُمُ اللّٰهُ بِهٖ ۭ

تاکہ ایک گروہ دوسرے گروہ پر غالب آجائے بےشک اللہ تمہیں اِس (عہد) کے ذریعہ آزماتا ہے

وَلَيُبَيِّنَنَّ لَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿٩٢﴾

اور وہ تمہارے لئے قیامت کے دن (ان باتوں کو) ضرور واضح فرمادے گا جن میں تم اختلاف کیا کرتے تھے۔

وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ يُّضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ۭ

اور اگر اللہ چاہتا تو یقیناً تمہیں ایک ہی امت بنا دیتا لیکن وہ جسے چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت عطا فرماتا ہے

وَلَتُسْـَٔلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٩٣﴾ وَلَا تَتَّخِذُوْٓا اَيْمَانَكُمْ دَخَلًۢا بَيْنَكُمْ

اور تم سے ضرور پوچھا جائے گا اُن کاموں کے بارے جو تم کیا کرتے تھے۔ اور اپنی قسموں کو آپس میں فساد کا ذریعہ نہ بناؤ

فَتَزِلَّ قَدَمٌۢ بَعْدَ ثُبُوْتِهَا وَتَذُوْقُوا السُّوْۗءَ بِمَا صَدَدْتُّمْ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ

(ایسا نہ ہو) کہ (تمہارا) کوئی قدم اپنے جمنے کے بعد پھسل جائے اور تم بُرائی کا مزہ چکھو اس وجہ سے کہ تم نے اللہ کی راہ سے روکا

وَلَكُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿٩٤﴾ وَلَا تَشْتَرُوا بِعَهْدِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيلًا ۚ إِنَّمَا عِنْدَ اللّٰهِ

اور (ایسی صورت میں) تمہارے لئے بہت بڑا عذاب ہوگا۔ اور اللہ کے عہد کو (دنیا کی) تھوڑی سی قیمت میں نہ بیچ ڈالو بے شک جو اللہ کے پاس ہے

هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿٩٥﴾ مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ ۗ

وہی تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو۔ جو کچھ تمہارے پاس ہے وہ ختم ہوجائے گا اور جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ باقی رہنے والا ہے

وَلَنَجْزِيَنَّ الَّذِينَ صَبَرُوا أَجْرَهُمْ بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٩٦﴾

اور ہم ان لوگوں کو جنہوں نے صبر کیا ضرور ان کا اجر عطا فرمائیں گے اُن کے بہترین اعمال کے بدلہ جو وہ کیا کرتے تھے۔

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهُ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ

جو شخص بھی نیک عمل کرے (خواہ) مرد ہو یا عورت اور وہ مومن ہو تو ضرور ہم اسے زندہ رکھیں گے پاکیزہ زندگی کے ساتھ

وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَجْرَهُمْ بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٩٧﴾ فَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْاٰنَ

اور ضرور انہیں ان کا اجر عطا فرمائیں گے ان کے بہترین اعمال کے مطابق جو وہ کیا کرتے تھے۔ تو جب آپ قرآن پڑھنے لگیں

فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ ﴿٩٨﴾ إِنَّهُ لَيْسَ لَهُ سُلْطٰنٌ عَلَى الَّذِينَ اٰمَنُوا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ﴿٩٩﴾

تو اللہ کی پناہ لیں شیطان مردود سے۔ بے شک اس کا کوئی زور نہیں چلتا ان لوگوں پر جو ایمان لائے اور وہ اپنے رب پر بھروسہ رکھتے ہیں۔

ع ۱۳ ۱۱ إِنَّمَا سُلْطٰنُهُ عَلَى الَّذِينَ يَتَوَلَّوْنَهُ وَالَّذِينَ هُمْ بِهِ مُشْرِكُونَ ﴿١٠٠﴾ ع

بے شک اُس کا زور تو صرف ان ہی لوگوں پر چلتا ہے جو اُسے اپنا دوست بناتے ہیں اور جو اُس (کے وسوسے) کی وجہ سے شرک کرتے ہیں۔

وَإِذَا بَدَّلْنَا اٰيَةً مَّكَانَ اٰيَةٍ ۙ وَّاللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَا يُنَزِّلُ

اور جب ہم ایک آیت کو دوسری آیت سے بدل دیتے ہیں اور اللہ اُس کو خوب جاننے والا ہے جو (کچھ) وہ نازل فرماتا ہے

قَالُوا إِنَّمَا أَنْتَ مُفْتَرٍ ۚ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿١٠١﴾ قُلْ نَزَّلَهُ رُوحُ الْقُدُسِ

تو وہ کہتے ہیں کہ آپ خود ہی (اسے) گھڑنے والے ہیں بلکہ ان میں سے اکثر کچھ نہیں جانتے۔ آپ فرمادیجئے اس (قرآن) کو روح القدس نے نازل کیا ہے

مِنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ لِيُثَبِّتَ الَّذِينَ اٰمَنُوا

آپ کے رب کی طرف سے حق کے ساتھ تاکہ ان لوگوں کو ثابت قدم رکھے جو ایمان لائے

وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِينَ ﴿١٠٢﴾ وَلَقَدْ نَعْلَمُ أَنَّهُمْ يَقُولُونَ إِنَّمَا يُعَلِّمُهُ بَشَرٌ ۗ

اور (قرآن) ہدایت اور خوشخبری ہے مسلمانوں کے لئے۔ اور یقیناً ہم جانتے ہیں کہ بے شک وہ کہتے ہیں (یہ قرآن) تو اِسے کوئی آدمی ہی سکھاتا ہے

لِسَانُ الَّذِي يُلْحِدُونَ إِلَيْهِ أَعْجَمِيٌّ وَّهٰذَا لِسَانٌ عَرَبِيٌّ مُّبِينٌ ﴿١٠٣﴾

(حالانکہ) جس شخص کی طرف اس کی نسبت کرتے ہیں اس کی زبان تو عجمی ہے اور یہ (قرآن) تو واضح عربی زبان ہے۔

إِنَّ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۙ لَا يَهْدِيهِمُ اللّٰهُ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿١٠٤﴾

بے شک وہ لوگ جو اللہ کی آیات پر ایمان نہیں لاتے اللہ اُنہیں ہدایت نہیں دیتا اور اُن کے لئے دردناک عذاب ہے۔

اہم نکات

إِنَّمَا يَفْتَرِي الْكَذِبَ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْكَاذِبُونَ ﴿١٠٥﴾

جھوٹ صرف وہی لوگ گھڑتے ہیں جو اللہ کی آیات پر ایمان نہیں رکھتے اور یہی لوگ جھوٹے ہیں۔

مَنْ كَفَرَ بِاللَّهِ مِنْ بَعْدِ إِيمَانِهِ إِلَّا مَنْ أُكْرِهَ

جس شخص نے ایمان لانے کے بعد اللہ کے ساتھ کفر کیا (اس کے لئے سخت عذاب ہے) سوائے اُس کے جسے مجبور کیا گیا ہو

وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيمَانِ وَلَٰكِنْ مَنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا

مگر اس کا دل ایمان پر مطمئن ہو (تو اس سے مواخذہ نہیں) لیکن وہ جو کفر کے لئے اپنا سینہ کھول دے

فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِنَ اللَّهِ ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿١٠٦﴾

تو ایسے لوگوں پر اللہ کی طرف سے غضب ہوگا اور اُن کے لئے بڑا عذاب ہے۔

ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمُ اسْتَحَبُّوا الْحَيَاةَ الدُّنْيَا عَلَى الْآخِرَةِ وَأَنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ ﴿١٠٧﴾ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ

یہ اس لئے کہ انہوں نے دنیا کی زندگی کو آخرت کے مقابلہ میں پسند کر لیا اور بے شک اللہ کافر قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔ یہ وہ لوگ ہیں

طَبَعَ اللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ وَسَمْعِهِمْ وَأَبْصَارِهِمْ ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْغَافِلُونَ ﴿١٠٨﴾ لَا جَرَمَ

جن کے دلوں اور کانوں اور آنکھوں پر اللہ نے مہر لگا دی ہے اور وہی لوگ غافل ہیں۔ (اس میں) کوئی شک نہیں

أَنَّهُمْ فِي الْآخِرَةِ هُمُ الْخَاسِرُونَ ﴿١٠٩﴾ ثُمَّ إِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِينَ هَاجَرُوا مِنْ بَعْدِ مَا فُتِنُوا

کہ وہی آخرت میں خسارہ اٹھانے والے ہیں۔ پھر بے شک آپ کا رب اُن کے لئے جنہوں نے ہجرت کی اس کے بعد کہ وہ آزمائے گئے

ع ١٤ ثُمَّ جَاهَدُوا وَصَبَرُوا إِنَّ رَبَّكَ مِنْ بَعْدِهَا لَغَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿١١٠﴾

پھر اُنہوں نے جہاد کیا اور صبر کیا یقیناً آپ کا رب اِس کے بعد بڑا ہی بخشنے والا نہایت رحم فرمانے والا ہے۔

يَوْمَ تَأْتِي كُلُّ نَفْسٍ تُجَادِلُ عَنْ نَفْسِهَا وَتُوَفَّىٰ كُلُّ نَفْسٍ مَا عَمِلَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ﴿١١١﴾

جس دن ہر شخص اپنے ہی لئے بحث کرتا ہوا آئے گا اور ہر شخص کو پورا پورا بدلہ دیا جائے گا اُس عمل کا جو اُس نے کیا اور ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔

وَضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ آمِنَةً مُطْمَئِنَّةً يَأْتِيهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِنْ كُلِّ مَكَانٍ

اور اللہ نے ایک ایسی بستی کی مثال بیان فرمائی ہے جو امن و اطمینان سے (آباد) تھی اُس کے پاس اُس کا رزق ہر جگہ سے بکثرت آتا تھا

فَكَفَرَتْ بِأَنْعُمِ اللَّهِ فَأَذَاقَهَا اللَّهُ لِبَاسَ الْجُوعِ وَالْخَوْفِ

تو اُس (بستی والوں) نے اللہ کی نعمتوں کی ناشکری کی تو اللہ نے اسے (عذاب کا) مزہ چکھایا کہ بھوک اور خوف کا لباس (پہنادیا)

بِمَا كَانُوا يَصْنَعُونَ ﴿١١٢﴾ وَلَقَدْ جَاءَهُمْ رَسُولٌ مِنْهُمْ فَكَذَّبُوهُ

ان (اعمال) کی وجہ سے جو وہ کرتے تھے۔ اور یقیناً اُن کے پاس اُن میں سے ایک رسول آئے تو اُنہوں نے ان (رسول) کو جھٹلایا

فَأَخَذَهُمُ الْعَذَابُ وَهُمْ ظَالِمُونَ ﴿١١٣﴾ فَكُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ حَلَالًا طَيِّبًا

تو عذاب نے اُنہیں اس حال میں آ پکڑا کہ وہ ظالم تھے۔ پس اُس میں سے کھاؤ جو اللہ نے تمہیں حلال (اور) پاکیزہ رزق عطا فرمایا ہے

وَّاشْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ﴿١١٤﴾ اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ

اور اللہ کی نعمت کا شکر ادا کرو اگر تم اسی کی عبادت کرتے ہو۔ بے شک اُس نے تم پر حرام کیا ہے مُردار اور خون

وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ

اور خنزیر کا گوشت اور جس پر (ذبح کے وقت) اللہ کے سوا کسی اور کا نام پکارا جائے لہذا جو (بھوک سے) مجبور ہو جائے

غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١١٥﴾

اس حال میں کہ نہ وہ سرکش ہو اور نہ حد سے بڑھنے والا ہو (تو ان کے کھانے میں کوئی حرج نہیں) بے شک اللہ بڑا ہی بخشنے والا نہایت رحم فرمانے والا ہے۔

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَا تَصِفُ اَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هٰذَا حَلٰلٌ وَّهٰذَا حَرَامٌ لِّتَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ؕ

اور وہ جھوٹ مت کہا کرو جو تمہاری زبانیں بیان کرتی ہیں کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے تاکہ تم اللہ پر جھوٹ باندھو

اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ ﴿١١٦﴾ ؕ مَتَاعٌ قَلِيْلٌ ۪ وَّلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿١١٧﴾

بے شک وہ لوگ جو اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں وہ فلاح نہیں پائیں گے۔ بہت تھوڑا فائدہ ہے (دنیا کا) اور اُن کے لئے دردناک عذاب ہے۔

وَعَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا مَا قَصَصْنَا عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ ۚ وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ

اور اُن لوگوں پر جو یہودی ہوئے ہم نے (وہ چیزیں) حرام کی تھیں جو ہم پہلے آپ سے بیان کر چکے ہیں اور ہم نے اُن پر ظلم نہیں کیا

وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿١١٨﴾ ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ عَمِلُوا السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ

بلکہ وہ اپنی جانوں پر خود ہی ظلم کیا کرتے تھے۔ پھر بے شک آپ کا رب اُن کے لئے جنہوں نے جہالت سے بُرائی کی پھر اس کے بعد توبہ کرلی

وَاَصْلَحُوْٓا اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١١٩﴾ ع ١٥ ع ٩

اور (اپنی) اصلاح کرلی یقیناً آپ کا رب اس کے بعد ضرور بڑا ہی بخشنے والا نہایت رحم فرمانے والا ہے۔

اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ كَانَ اُمَّةً قَانِتًا لِّلّٰهِ حَنِيْفًا ؕ وَلَمْ يَكُ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿١٢٠﴾ ۙ

بے شک ابراہیم (علیہ السلام) اپنی ذات میں) ایک اُمت تھے اللہ کے فرماں بردار اور یک سُو رہنے والے تھے اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھے۔

شَاكِرًا لِّاَنْعُمِهٖ ؕ اِجْتَبٰىهُ وَهَدٰىهُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿١٢١﴾

اس (اللہ) کی نعمتوں کا شکر کرنے والے تھے (اللہ نے) اُنہیں چُن لیا اور اُنہیں سیدھے راستے کی طرف ہدایت فرمائی۔

وَاٰتَيْنٰهُ فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً ؕ وَاِنَّهٗ فِى الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿١٢٢﴾ ؕ

اور ہم نے اُنہیں دنیا میں بھلائی عطا فرمائی اور یقیناً وہ آخرت میں بھی ضرور نیک لوگوں میں ہوں گے۔

ثُمَّ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ اَنِ اتَّبِعْ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿١٢٣﴾

پھر ہم نے آپ کی طرف وحی بھیجی کہ آپ ابراہیم (علیہ السلام) کے طریقہ کی پیروی کریں جو بالکل یک سُو تھے اور وہ مشرکوں میں سے نہیں تھے۔

اِنَّمَا جُعِلَ السَّبْتُ عَلَى الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ؕ وَاِنَّ رَبَّكَ لَيَحْكُمُ بَيْنَهُمْ

بے شک ہفتے کا دن صرف اُنہی لوگوں پر مقرر کیا گیا تھا جنہوں نے اس میں اختلاف کیا اور یقیناً آپ کا رب اُن کے درمیان ضرور فیصلہ فرمائے گا

يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ فِيۡمَا كَانُوۡا فِيۡهِ يَخۡتَلِفُوۡنَ ﴿١٢٤﴾ اُدۡعُ اِلٰى سَبِيۡلِ رَبِّكَ بِالۡحِكۡمَةِ وَالۡمَوۡعِظَةِ الۡحَسَنَةِ

قیامت کے دن ان (باتوں) کا جن میں وہ اختلاف کیا کرتے تھے۔ بلایئے اپنے رب کے راستہ کی طرف حکمت کے ساتھ اور عمدہ نصیحت کے ساتھ

وَجَادِلۡهُمۡ بِالَّتِىۡ هِىَ اَحۡسَنُ ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعۡلَمُ

اور اُن سے اُس طریقہ سے بحث کیجیے جو بہترین ہو بے شک آپ کا رب ہی خوب جاننے والا ہے

بِمَنۡ ضَلَّ عَنۡ سَبِيۡلِهٖ وَهُوَ اَعۡلَمُ بِالۡمُهۡتَدِيۡنَ ﴿١٢٥﴾ وَاِنۡ عَاقَبۡتُمۡ

اسے جو اس کے راستہ سے بھٹک گیا اور ان کو بھی خوب جانتا ہے جو ہدایت یافتہ ہیں۔ اور اگر تم (کسی کے ظلم کا) بدلہ لو

فَعَاقِبُوۡا بِمِثۡلِ مَا عُوۡقِبۡتُمۡ بِهٖ ؕ وَلَئِنۡ صَبَرۡتُمۡ لَهُوَ خَيۡرٌ لِّلصّٰبِرِيۡنَ ﴿١٢٦﴾

تو اتنا ہی بدلہ لو جتنی تمہیں تکلیف دی گئی اور اگر تم صبر کرو تو یقیناً یہ صبر کرنے والوں کے لئے بہتر ہے۔

وَاصۡبِرۡ وَمَا صَبۡرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا تَحۡزَنۡ عَلَيۡهِمۡ وَلَا تَكُ فِىۡ ضَيۡقٍ مِّمَّا يَمۡكُرُوۡنَ ﴿١٢٧﴾

اور آپ صبر کیجیے اور آپ کا صبر اللہ (ہی کی توفیق) سے ہے اور آپ ان پر غم نہ کریں اور نہ ہی تنگی محسوس کریں اس سے جو وہ چالیں چلتے ہیں۔

اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيۡنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيۡنَ هُمۡ مُّحۡسِنُوۡنَ ﴿١٢٨﴾ ع ١٦ ٩

بے شک اللہ اُن کے ساتھ ہے جو پرہیز گاری اختیار کرتے ہیں اور وہ جو نیکی کرنے والے ہیں۔



اہم نکات



علم و عمل کی باتیں

۱- پانی، دودھ، پھلوں کا رَس اور شہد اللہ ﷻ کی نعمتیں بھی ہیں اور اس کی قُدرتوں کا شاہکار بھی۔ ان پر اللہ ﷻ کا شکر اور غور و فکر کر کے اس کی عظمت اور محبت میں اضافہ کرنا چاہیئے۔ (سورۃ النحل، آیات:۶۵ تا ۶۹)

۲- جس طرح آقا اور غُلام برابر نہیں ہیں اسی طرح خالق یعنی اللہ ﷻ اور مخلوق برابر نہیں ہو سکتے۔ اس لئے ہمیں اللہ ﷻ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرنا چاہیئے۔ (سورۃ النحل، آیت:۷۵)

۳- اللہ ﷻ نے عدل، احسان اور صلہ رحمی کا حکم فرمایا ہے۔ بے حیائی، بُرائی اور سرکشی سے منع فرمایا ہے۔ (سورۃ النحل، آیت:۹۰)

۴- جو دنیاوی مال و دولت ہمارے پاس ہے وہ سب ختم ہونے والی ہے اور جو کچھ اللہ ﷻ کے پاس ہے وہ ہمیشہ باقی رہنے والا ہے۔ (سورۃ النحل، آیت:۹۶)

۵- ہمیں قرآنِ حکیم پڑھنے سے پہلے شیطان مردود کے شر اور وسوسوں سے اللہ ﷻ کی پناہ مانگنی چاہیئے۔ (سورۃ النحل، آیت:۹۸)

۶- اللہ ﷻ پر ایمان اور توکل رکھنے والوں پر شیطان کا زور نہیں چلتا بلکہ اس کا زور تو اس پر چلتا ہے جو اسے دوست بناتے اور شرک کرتے ہیں۔ (سورۃ النحل، آیات:۹۹، ۱۰۰)

۷- ہمیں حلال اور پاکیزہ چیزیں حلال آمدنی سے حاصل کرنی چاہیئں اور اللہ ﷻ کی نعمتوں پر اس کا شکر ادا کرنا چاہیئے۔ (سورۃ النحل، آیت:۱۱۴)

۸- جو لوگ نادانی میں بُرا عمل کر بیٹھیں پھر توبہ کرلیں اور اپنا عمل دُرست کرلیں تو اللہ ﷻ ان کو معاف فرما دیتا ہے۔ (سورۃ النحل، آیت:۱۱۹)

۹- ہمیں ذہین لوگوں کو حکمت یعنی دلائل کے ساتھ، عوام الناس کو درد بھرے وَعظ سے اور اعتراضات کرنے والوں کو اچھے انداز سے بحث کر کے دین کی دعوت دینی چاہیئے۔ (سورۃ النحل، آیت:۱۲۵)

۱۰- بدلہ لینا جائز ہے لیکن صبر کرنا اور بُرائی کا جواب بُرائی سے نہ دینا عُمدہ طرزِ عمل اور ثواب کے اعتبار سے زیادہ بہتر ہے۔ (سورۃ النحل، آیت:۱۲۶)

سمجھیں اور حل کریں

سوال ۱ خالی جگہیں پُر کریں:

(۱) آیت نمبر ۸۹ میں ذکر ہے کہ قیامت کے دن ہر ---------- پر ایک گواہ انہی میں سے اٹھایا جائے گا اور رسول اللہ ﷺ کو ان سب پر -------- بنا کر لایا جائے گا۔

(۲) آیت:۹۱ میں تلقین کی گئی ہے کہ جب تم ---------- کھاؤ تو اُن کو مت توڑو جب کہ تم ---------- کو گواہ بنا چکے ہو۔

(۳) آیت نمبر ۹۷ میں بتایا گیا ہے جو اچھا کام کرے مرد ہو یا عورت جب کہ وہ مومن ہو تو اللہ ﷻ ضرور اسے ----- زندگی کے ساتھ زندہ رکھے گا۔

(۴) آیت:۱۱۵ میں اللہ ﷻ کی چار حرام کردہ چیزوں کا ذکر ہے۔ تاہم ------------- میں ان کا استعمال جائز ہو جاتا ہے۔

(۵) آیت:۱۲۸ کی میں ذکر ہے کہ اللہ ﷻ کی مدد ------------------ اور ------------- کو حاصل ہوتی ہے۔

سوال ۲ مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دیجیے:

۱- نویں رکوع کی روشنی میں شہد کی مکھی کے حوالے سے کم از کم پانچ باتیں تحریر کریں۔

۲- دسویں رکوع میں اللہ ﷻ نے فرماں بردار اور نافرمان بندوں کے لئے کیا مثال بیان کی ہے؟

۳- گیارہویں رکوع میں بیان کردہ اللہ ﷻ کی نعمتوں میں سے کم از کم پانچ نعمتیں تحریر کریں۔

۴- تیرہویں رکوع سے وہ آیت تلاش کریں جو جمعہ کے خطبہ میں تلاوت کی جاتی ہے اور اس میں دیئے گئے چھ احکامات تحریر کریں۔

۵- پندرہویں رکوع میں لوگوں کی عبرت کے لئے اللہ ﷻ نے ایک بستی کے ناشکرے لوگوں کی مثال کس طرح بیان کی؟

سوال ۳ دین کی دعوت کی اہمیت اور اس کے طریقہ کار پر ایک جامع نوٹ لکھیں۔

گھریلو سرگرمی

- اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے دیئے ہوئے رزق میں پھل بھی شامل ہیں۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی اس نعمت یعنی تازہ پھلوں کے کم از کم دس فوائد ایک چارٹ پر لکھیں۔
- کھجور کی اقسام، خصوصیات، افادیت، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس کی نسبت اور اس کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات تحریر کریں۔

دستخط استاد: ____________

دستخط والدین / سرپرست: ____________

سبق: ۱۴

واقعۂ معراج

ہجرتِ مدینہ سے کچھ عرصہ قبل واقعہ معراج پیش آیا۔اس وقت مکہ مکرمہ میں مسلمان شدید مشکلات کا شکار تھے۔یہ ایک بہت عظیم معجزہ ہے جو اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی طرف سے خصوصی طور پر نبی کریم ﷺ کی تسلی، حوصلہ افزائی اور آپ ﷺ کے بلند مقام میں مزید اضافے کے لئے عطا فرمایا گیا۔ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو روح اور جسم کے ساتھ ایک طویل سفر کرایا تاکہ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ آپ ﷺ کو اپنی بڑی بڑی نشانیوں کا مُشاہدہ کرائے۔واقعۂ معراج کے دو حصّے ہیں۔پہلا حصّہ "اِسۡرَاء" (زمینی سفر) اور دوسرا حصّہ "مِعۡرَاج" (آسمانی سفر) ہے۔

سفر معراج پر روانگی سے قبل واقعۂ شقِّ صدر یعنی سینہ مبارک کا چاک کیا جانا

نبی کریم ﷺ مکہ میں حضرت اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا کے گھر اور ایک دوسری روایت کے مُطابق حَطیم کعبہ میں بیداری اور خواب کی درمیانی حالت میں تھے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ کو خواب سے بیدار کیا۔حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ ﷺ کو زمزم کے کنویں پر لے گئے۔وہاں آپ ﷺ کا سینۂ مبارک چاک کیا گیا۔سونے کا ایک طشت لایا گیا جو ایمان اور حِکمت سے بھرا ہوا تھا۔نبی کریم ﷺ کے قلب مُبارک کو زَمزَم کے پانی سے دھو کر اسے ایمان اور حِکمت سے بھر دیا گیا۔پھر آپ ﷺ کے قلبِ اَطہر کو اس کی جگہ رکھ کر درست کر دیا گیا۔

اِسراء: زمینی سفر (مسجدِ حرام سے مسجدِ اقصیٰ تک)

حضرت جبرائیل علیہ السلام نے نبی کریم ﷺ کو بُراق کی سواری پیش فرمائی۔بُراق قد میں گدھے سے بڑا اور خچر سے چھوٹا تھا۔وہ اتنا تیز رفتار تھا کہ اس کا ہر قدم وہاں پڑتا تھا جہاں نگاہ کی آخری حد ہوتی تھی۔مسجدِ حرام سے مسجدِ اقصیٰ کا فاصلہ ۱۲۴۰ کلومیٹر ہے جو اس زمانہ میں اونٹ پر ایک مہینہ میں طے ہوتا تھا۔نبی کریم ﷺ کو رات کے قلیل حصّہ میں مسجدِ حرام سے مسجدِ اقصیٰ (بیت المقدس) تک کا یہ سفر کرایا گیا۔آپ ﷺ کے اس زمینی سفر کو "اسراء" کہتے ہیں اور اس کا ذکر سُوۡرَۃُ بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡل کی پہلی آیت میں کیا گیا ہے۔

واقعۂ اسراء کی چار منزلیں

اس زمینی سفر میں حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے۔سفر کے دوران چار مقامات پر کچھ دیر قیام فرمایا گیا۔پہلا قیام مدینہ مُنوّرہ میں کیا۔اس کے بارے میں حضرت جبرائیل علیہ السلام نے نبی کریم ﷺ کو بتایا کہ آپ ﷺ جلد ہی اس سرزمین میں ہجرت فرمانے والے ہیں۔دوسرا قیام طُور پہاڑ پر کیا جہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ سے کلام فرمایا تھا۔تیسرا قیام بیت اللحم پر کیا جہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت ہوئی تھی۔چوتھا قیام مسجدِ اقصیٰ میں کیا جو آپ ﷺ کے زمینی سفر کی آخری منزل تھی۔

نبی کریم ﷺ مسجدِ اقصیٰ میں

مسجدِ اقصیٰ کرۂ ارض پر مسلمانوں کا تیسرا مقدس مقام ہے۔اس کو احادیث اور تاریخ میں "بیت المقدس" کے نام سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔مسجدِ اقصیٰ پہنچ کر نبی کریم ﷺ بُراق سے اُتر گئے اور بُراق کو اس کھونٹے سے باندھ دیا جس سے انبیاء کرام علیہم السلام اپنی سواریاں باندھا کرتے تھے۔نبی کریم ﷺ بیت المقدس میں داخل ہوئے تو دیکھا کہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام جمع ہیں۔حضرت جبرائیل علیہ السلام نے امامت کے لئے آپ ﷺ کو سب سے آگے بڑھایا۔پس آپ ﷺ نے تمام انبیاء کرام علیہم السلام کو دو رکعت نماز پڑھائی کیونکہ آپ ﷺ ہی "امام الانبیاء" ہیں۔تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی امامت فرماتے ہوئے دو رکعات نماز پڑھائی۔اس طرح آپ ﷺ نے "امام الانبیاء" کا اعزاز پایا۔یہاں آپ ﷺ کی خدمت میں حضرت

جبرائیل علیہ السلام نے دو پیالے پیش فرمائے ایک میں دودھ تھا اور دوسرے میں شراب تھی۔ آپ ﷺ نے دودھ والا پیالہ لے لیا۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا کہ آپ ﷺ نے فطرت کو پسند فرمایا۔ اگر آپ ﷺ شراب والا پیالہ پسند فرماتے تو آپ ﷺ کی اُمت گمراہ ہو جاتی۔

معراج: آسمانی سفر (مسجدِ اقصیٰ سے سِدرۃُ المنتہیٰ کی طرف)

حضرت جبرائیل علیہ السلام مسجد اقصیٰ سے آپ ﷺ کو لے کر ایک نورانی سیڑھی کے ذریعہ آسمان پر چڑھے۔ آپ ﷺ نے ساتوں آسمانوں کی سیر کی۔ ہر آسمان پر فرشتوں نے آپ ﷺ کو "مَرْحَبا" یعنی خوش آمدید کہتے ہوئے آپ ﷺ کا استقبال کیا۔ ساتوں آسمانوں پر آپ ﷺ کی ملاقات مختلف انبیاء کرام علیہم السلام سے ہوئی۔ سب انبیاء کرام علیہم السلام نے بھی نبی کریم ﷺ کو "مرحبا" کہتے ہوئے خوش آمدید کہا اور آپ ﷺ کی نبوت کا اقرار کیا۔

پہلے آسمان کی سیر

جب نبی کریم ﷺ پہلے آسمان پر پہنچے تو فرشتے نے "مَرْحَبا" کہتے ہوئے آپ ﷺ کا استقبال کیا۔ اس آسمان پر آپ ﷺ کی ملاقات حضرت آدم علیہ السلام سے ہوئی جو تمام انسانوں کے باپ ہیں۔ آپ ﷺ نے انہیں سلام کیا۔ انہوں نے مرحبا کہا اور سلام کا جواب دیا۔ جب وہ اپنے دائیں جانب دیکھتے تو خوش ہوتے اور جب بائیں جانب دیکھتے تو رونے لگتے۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ یہ کیا ماجرا ہے؟ آپ ﷺ کو بتایا گیا کہ حضرت آدم علیہ السلام کی دائیں طرف نیک لوگوں کی روحیں ہیں جنہیں دیکھ کر وہ خوشی کا اظہار کرتے ہیں اور اُن کے بائیں جانب بُرے لوگوں کی روحیں ہیں جنہیں دیکھ کر وہ رنجیدہ ہوتے ہیں۔

پہلے آسمان پر آپ ﷺ کو کرائے جانے والے چند مشاہدات

۱۔ ایک جگہ آپ ﷺ نے دیکھا کہ لوگ کھیتی کاٹ رہے ہیں اور جتنی کھیتی وہ کاٹتے جاتے ہیں اتنی ہی وہ بڑھتی چلی جاتی ہے۔ پوچھا "یہ کون ہیں؟" بتایا گیا "یہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والے ہیں"۔

۲۔ آپ ﷺ آگے بڑھے تو دیکھا کہ کچھ لوگ ہیں جن کے سر پتھروں سے کچلے جا رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے پوچھا یہ کون ہیں؟ بتایا گیا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو سُستی کرتے تھے اور نماز نہیں پڑھتے تھے۔

۳۔ پھر نبی کریم ﷺ نے کچھ اور لوگ دیکھے جن کے کپڑوں میں آگے اور پیچھے پیوند لگے ہوئے تھے اور وہ جانوروں کی طرح گھاس چَر رہے تھے۔ پوچھا گیا یہ کون لوگ ہیں؟ کہا گیا یہ وہ ہیں جو اپنے مال میں سے زکوٰۃ نہیں دیتے تھے اور غریبوں کے لئے خیرات نہیں نکالتے تھے۔

۴۔ پھر ایک شخص کو دیکھا کہ لکڑیوں کا گٹھا جمع کر کے اٹھانے کی کوشش کرتا ہے اور جب وہ نہیں اٹھا پاتا تو اس میں کچھ اور لکڑیاں بڑھا دیتا ہے۔ آپ ﷺ نے پوچھا "یہ کون احمق ہے؟" بتایا گیا "یہ وہ شخص ہے جس پر امانتوں اور ذمّہ داریوں کا اتنا بوجھ تھا کہ اُٹھا نہ سکتا تھا مگر یہ ان کو کم کرنے کی بجائے اور زیادہ ذمّہ داریوں کا بوجھ اپنے اوپر لادے چلا جاتا تھا"۔

۵۔ نبی کریم ﷺ مزید آگے بڑھے تو آپ ﷺ نے دیکھا کہ ایک پتھر میں ذرا سا شگاف ہوا اور اس سے ایک موٹا سا بیل نکل آیا۔ پھر وہ بیل اسی شگاف میں جانے کی کوشش کرنے لگا مگر نہ جا سکا۔ پوچھا "یہ کیا معاملہ ہے" کہا گیا "یہ اس شخص کی مثال ہے جو غیر ذمّہ داری کے ساتھ ایک فتنہ انگیز بات کر جاتا ہے پھر نادم ہو کر اس کی تلافی کرنا چاہتا ہے مگر نہیں کر سکتا۔"

۶۔ پھر آپ ﷺ نے کچھ اور لوگ دیکھے جن کے ہونٹ اُونٹوں کے مشابہ تھے اور وہ آگ کھا رہے تھے۔ پوچھا "یہ کون ہیں؟" کہا گیا "یہ یتیموں کا مال ہڑپ کر جاتے تھے۔"

۷۔ پھر نبی کریم ﷺ نے کچھ اور لوگوں کو دیکھا جن کے پیٹ بے انتہا بڑے اور سانپوں سے بھرے ہوئے تھے۔ آنے جانے والے ان کو روندتے ہوئے گزرتے تھے مگر وہ اپنی جگہ سے ہل نہیں سکتے تھے۔ پوچھا "یہ کون ہیں؟" کہا گیا "یہ سود خور ہیں۔"

۸۔ پھر کچھ اور لوگ نظر آئے جن کی ایک جانب صاف ستھرا گوشت رکھا تھا اور دوسری جانب سڑا ہوا گوشت جس سے سخت بدبو آ رہی تھی۔ وہ اچھا گوشت چھوڑ کر سڑا ہوا گوشت کھا رہے تھے۔ پوچھا "یہ کون ہیں؟" کہا گیا "یہ وہ مرد اور عورتیں ہیں جنھوں نے حلال بیویوں اور شوہروں کے ہوتے ہوئے حرام (یعنی زنا) سے اپنی نفسانی خواہش پوری کی۔"

۹۔ پھر نبی کریم ﷺ کا گزر ایسے لوگوں پر ہوا جن کے ناخن تانبے کے تھے، جن سے وہ اپنے چہروں اور سینوں کو نوچ رہے تھے۔ دریافت کیا کہ "یہ کون لوگ ہیں؟" تو جواب دیا گیا کہ یہ وہ ہیں "جو لوگوں کا گوشت کھاتے (یعنی غیبت کرتے) تھے اور ان کی عزت اُچھالتے تھے۔"

۱۰۔ نبی کریم ﷺ کو جنت اور جہنم کا بھی مشاہدہ کرایا گیا۔ جنت کے متعلق آپ ﷺ نے فرمایا "میں نے وہاں دیکھا کہ موتیوں کے خیمے ہیں اور اس کی مٹی کستوری ہے۔" اسی طرح جہنم کے مشاہدے کے لئے آپ ﷺ کی نظر کے سامنے سے پردہ اُٹھا دیا گیا تو جہنم اپنی تمام ہولناکیوں کے ساتھ نمودار ہوگئی۔ آپ ﷺ کی ملاقات جہنم کے داروغہ سے بھی کرائی گئی جس کے چہرے پر ہنسی اور مسکراہٹ نام کی کوئی چیز نہ تھی۔ جہنم کے داروغہ کے علاوہ باقی سب فرشتے آپ ﷺ کو خندہ پیشانی اور ہشاش بشاش چہروں سے ملے تھے۔

دوسرے آسمان کی سیر

دوسرے آسمان پر بھی فرشتے نے آپ ﷺ کو "مَرْحَبا" کہتے ہوئے آپ ﷺ کا استقبال کیا۔ اس آسمان پر نبی کریم ﷺ کی ملاقات حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت یحییٰ علیہ السلام سے ہوئی۔ آپ ﷺ نے انہیں سلام کیا۔ انہوں نے مرحبا کہا اور سلام کا جواب دیا۔ آپ ﷺ نے اس ملاقات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام درمیانے قد اور سُرخ و سفید رنگ کے تھے۔ ان کے سر کے بال سیدھے اور لمبے تھے۔

تیسرے آسمان کی سیر

تیسرے آسمان پر بھی فرشتے نے آپ ﷺ کو "مَرْحَبا" کہتے ہوئے آپ ﷺ کا استقبال کیا۔ اس آسمان پر نبی کریم ﷺ کی ملاقات حضرت یوسف علیہ السلام سے ہوئی۔ آپ ﷺ نے انہیں سلام کیا۔ انہوں نے مرحبا کہا اور سلام کا جواب دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ساری دنیا کا آدھا حسن حضرت یوسف علیہ السلام کو ملا ہے۔

چوتھے آسمان کی سیر

چوتھے آسمان پر بھی فرشتے نے آپ ﷺ کو "مَرْحَبا" کہتے ہوئے آپ ﷺ کا استقبال کیا۔ اس آسمان پر نبی کریم ﷺ کی ملاقات حضرت ادریس علیہ السلام سے ہوئی جنھیں اللہ تعالیٰ نے بلند مقام عطا فرمایا۔ آپ ﷺ نے انہیں سلام کیا۔ انہوں نے مرحبا کہا اور سلام کا جواب دیا۔

پانچویں آسمان کی سیر

پانچویں آسمان پر بھی فرشتے نے آپ ﷺ کو "مَرْحَبا" کہتے ہوئے آپ ﷺ کا استقبال کیا۔ اس آسمان پر نبی کریم ﷺ کی ملاقات حضرت ہارون علیہ السلام سے ہوئی جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بڑے بھائی تھے اور ان کے ساتھ بنی اسرائیل کی طرف رسول بنا کر بھیجے گئے تھے۔ آپ ﷺ نے انہیں سلام کیا۔ انہوں نے مرحبا کہا اور سلام کا جواب دیا۔

چھٹے آسمان کی سیر

چھٹے آسمان پر بھی فرشتے نے آپ ﷺ کو "مَرحَبا" کہتے ہوئے آپ ﷺ کا استقبال کیا۔اس آسمان پر نبی کریم ﷺ کی ملاقات حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ہوئی۔ آپ ﷺ نے انہیں سلام کیا۔انہوں نے مرحبا کہا اور سلام کا جواب دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قد لمبا اور رنگ گندمی تھا اور ان کے بال گھنگریالے تھے۔

ساتویں آسمان کی سیر

ساتویں آسمان پر بھی فرشتے نے آپ ﷺ کو "مَرحَبا" کہتے ہوئے آپ ﷺ کا استقبال کیا۔اس آسمان پر آپ ﷺ کی ملاقات حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ہوئی جو خود آپ ﷺ سے بہت مشابہ تھے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام "بیت المعمور" سے پیٹھ لگائے بیٹھے تھے۔ آپ ﷺ نے انہیں سلام کیا۔انہوں نے مرحبا کہا اور سلام کا جواب دیا۔ جس طرح دنیا میں قبلہ بیت اللہ ہے اسی طرح ساتویں آسمان پر بیت المعمور ہے جو فرشتوں کا قبلہ ہے۔ روزانہ ستر ہزار فرشتے بیت المعمور میں عبادت کے لئے داخل ہوتے ہیں۔جو فرشتے ایک دفعہ بیت المعمور میں عبادت کر لیں تو قیامت تک ان کی باری دوبارہ نہیں آئے گی۔

سِدرَۃُ المُنتہیٰ کی طرف سفر

اس کے بعد آپ ﷺ سِدرَۃُ المُنتَہیٰ تک پہنچ گئے۔ سِدرَہ کا لفظی معنی بیری کا درخت ہے۔سِدرَۃُ المُنتَہیٰ سے مراد ساتویں آسمان سے اوپر ایک مقام ہے جہاں اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی تجلیات کی بارش ہوتی ہے اور اس سے آگے کسی فرشتے کی رسائی نہیں۔اسی مقام کے قریب آپ ﷺ کو جنت اور اس کی نعمتوں کا مُشاہدہ کرایا گیا۔جنت میں آپ ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے قدموں کی چاپ بھی سنی۔بعد میں آپ ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا تم کون سا عمل کرتے ہو؟ جو میں نے تمہارے قدموں کی آواز جنت میں سنی۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ میں ہمیشہ باوضو رہتا ہوں اور وضو کرنے کے بعد دو رکعات نماز "تَحِیَّۃُ الْوُضُوْ" ادا کرتا ہوں۔

اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے سامنے حاضری اور شرف ہم کلامی

سِدرَۃُ المُنتَہیٰ پر پہنچ کر حضرت جبرائیل علیہ السلام رُک گئے اور عرض کیا "حضور اب آگے آپ ﷺ تنہا جائیں اگر میں اس مقام سے آگے ایک بال برابر بھی بڑھا تو اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی تجلی سے میرے پر جل جائیں گے۔" چنانچہ آپ ﷺ تنہا آگے بڑھے ایک بلند ہموار سطح پر پہنچے۔ذاتِ باری تعالیٰ کا جلوہ سامنے تھا۔اس موقع پر اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے آپ ﷺ سے کلام فرمایا اور پوچھا کہ آپ ﷺ کیا لائے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے عرض کیا "تمام قولی، فعلی اور مالی عبادتیں اللہ ہی کے لئے ہیں۔" اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے فرمایا کہ "اے نبی! آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں ہوں۔" حضور نبی کریم ﷺ نے التجا کی کہ "سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر۔" نیز آپ ﷺ نے فرمایا کہ "میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔" معراج کے اس موقع پر آپ ﷺ کو اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ سے ہم کلام ہونے کا شرف حاصل ہوا اور اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی طرف سے آپ ﷺ پر بے شمار عنایات ہوئیں۔

شبِ معراج کے موقع پر نبی کریم ﷺ کی اُمت پر اللہ سُبْحَانَہٗ وَ تَعَالٰی کی عنایات

اس موقع پر آپ ﷺ اور آپ ﷺ کی امت کو چار خاص تحفے یعنی خوشخبریاں عطا فرمائی گئیں۔ پہلا تحفہ یہ تھا کہ سُوْرَۃُ الْبَقَرَہ کی آخری دو آیات عطا فرمائی گئیں جو اللہ سُبْحَانَہٗ وَ تَعَالٰی کے عرش کے خزانے میں سے ہیں۔ دوسرا تحفہ یہ خوشخبری تھی کہ جو شخص بھی آپ ﷺ کی اُمت میں سے شرک سے بچا رہا اللہ سُبْحَانَہٗ وَ تَعَالٰی ضرور اس کی مغفرت فرمادے گا۔ تیسرا تحفہ یہ خوشخبری تھی کہ جو شخص نیکی کا ارادہ کرتا ہے اس کے حق میں ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور جب وہ اس پر عمل کرتا ہے تو دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ مگر جب بُرائی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے خلاف کچھ نہیں لکھا جاتا اور جب وہ اس پر عمل کرتا ہے تو ایک ہی بُرائی لکھی جاتی ہے۔ چوتھا تحفہ یہ عطا فرمایا گیا کہ آپ ﷺ کی اُمت پر ہر روز پچاس نمازیں ادا کرنا فرض کیا گیا۔

پچاس نمازوں میں کمی کے حوالہ سے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا آپ ﷺ کو مشورہ

جب نبی کریم ﷺ اللہ سُبْحَانَہٗ وَ تَعَالٰی کی ان عنایات کو لے کر واپس ہوئے تو حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام سے ملاقات ہوئی تو موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے پوچھا کہ اللہ سُبْحَانَہٗ وَ تَعَالٰی نے آپ ﷺ کی امت کے لئے کیا احکام عطا فرمائے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اُمت پر پچاس نمازیں فرض ہوئی ہیں۔ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا کہ میں بنی اسرائیل کا تلخ تجربہ رکھتا ہوں۔ آپ ﷺ کی اُمت پچاس نمازوں کو ادا نہیں کر پائے گی۔ آپ ﷺ اپنے رب کی طرف واپس جائیے اور اللہ سُبْحَانَہٗ وَ تَعَالٰی سے کمی کے لئے عرض کیجیے۔ آپ ﷺ واپس پلٹے اور عرض کیا کہ "الٰہی! میری اُمت نہایت کمزور ہے" حکم ہوا کہ دس وقت کی نمازیں معاف ہوئیں۔ آپ ﷺ لوٹے تو حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے پھر واپس جانے کو کہا۔ آپ ﷺ چند بار حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے مشورے سے بارگاہِ الٰہی میں جاکر عرض کرتے رہے۔ یہاں تک کہ شب و روز میں صرف پانچ وقت کی نمازیں رہ گئیں۔ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے پھر یہی مشورہ دیا کہ اب بھی مزید کمی کی درخواست کیجیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا "اَب مجھے اپنے پروردگار سے شرم آتی ہے۔" چنانچہ اللہ سُبْحَانَہٗ وَ تَعَالٰی نے ارشاد فرمایا "اے نبی ﷺ! میرے حکم میں تبدیلی نہیں نمازیں پانچ ہوں گی لیکن میں ہر نیکی کا بدلہ دس گنا عطا کروں گا یعنی پانچ نمازوں پر پچاس نمازوں کا ثواب دوں گا۔

آسمانوں سے زمین کی طرف واپسی کا سفر

واپسی کے سفر میں حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام کے ساتھ آپ ﷺ اسی نورانی سیڑھی سے اُتر کر زمین پر تشریف لائے۔ اللہ سُبْحَانَہٗ وَ تَعَالٰی سے شرفِ ملاقات و ہم کلامی، آسمانوں پر جلیل القدر انبیاء کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام سے ملاقاتوں اور عظیم زیارات کا خصوصی اہتمام نبی کریم ﷺ کی امتیازی شان کا اظہار تھا۔ یوں اس مبارک سفر کی تمام منازل طے کرنے کے بعد آپ ﷺ مکہ مکرمہ پہنچے۔

واقعہ معراج پر کفارِ مکہ کا ردِّ عمل

خانہ کعبہ کے پاس قریش کے سرداروں کی نشست رہتی تھی۔ صبح کو آپ ﷺ نے ان کے سامنے یہ واقعہ بیان فرمایا۔ تو ان کو سخت حیرانی ہوئی۔ بعض لوگوں نے آپ ﷺ کا مذاق اُڑایا اور آپ ﷺ کو (معاذ اللہ) جھوٹا کہا۔ بعض لوگوں نے مختلف سوالات کیئے۔ ان میں سے اکثر شام کے تاجر تھے اور انہوں نے بیت المقدس کو بار بار دیکھا تھا اور انہیں یہ بھی معلوم تھا کہ آپ ﷺ نے اس سے پہلے بیت المقدس کو نہیں دیکھا۔ انہوں نے آپ ﷺ سے بیت المقدس کے بارے میں کئی سوالات کیئے۔ تو اللہ سُبْحَانَہٗ وَ تَعَالٰی نے اچانک آپ ﷺ کی نظروں کے سامنے پوری عمارت ظاہر فرمادی۔ کفار سوال کرتے جاتے تھے اور آپ ﷺ اس کو دیکھ کر جواب دیتے جاتے تھے۔ آپ ﷺ نے قریش کے بعض آنے والے قافلوں کی بھی خبر دی، بتایا کہ فلاں وادی میں فلاں قبیلہ کا قافلہ مجھے ملا۔ آپ ﷺ نے ان قافلوں کی علامتیں بھی ان کے سامنے بیان فرمائیں اور وہ قافلے بھی آپ ﷺ کی خبر کے مطابق ہی واپس پہنچے۔ ان تمام علامتوں کو دیکھ کر اور بیت المقدس کے بارے میں آپ ﷺ کے ٹھیک ٹھیک جواب سُن کر زبانیں تو بند ہو گئیں لیکن دل جو صرف

ایمان کی قوت سے مطمئن ہوتے ہیں وہ مطمئن نہ ہو سکے لہٰذا وہ لوگ جب عاجز ہوئے تو آپ ﷺ کو جادو گر کہہ کر مجلس برخاست کر دی۔

واقعہ معراج پر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ردِّ عمل

جب یہ خبر مکہ مکرمہ میں پھیلی تو بعض لوگوں کو خیال ہوا کہ ابو بکر کے پاس چلتے ہیں۔ وہ آپ کے ساتھی ہیں۔ ان سے پوچھتے ہیں کہ وہ اس خبر کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ وہ ایک عقلمند آدمی ہیں وہ ایسی خلافِ عقل بات کو کیوں تسلیم کریں گے؟ ہو سکتا ہے وہ ایمان سے پھر جائیں۔ چنانچہ وہ تلاش کرتے ہوئے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے یہ قصّہ سن کر فرمایا "کیا واقعی آپ ﷺ نے یہ بات فرمائی ہے لوگوں نے کہا ہاں کہی ہے تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "میں تو بیت المقدس سے بھی دور کی تصدیق کرتا ہوں۔ آپ ﷺ صبح شام جو آسمانوں کی خبریں بیان کرتے ہیں (جو بیت المقدس سے بھی دُور اور بظاہر عقل میں نہ آنے والی ہیں) ان کی بھی تصدیق کرتا ہوں۔" حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اسی تصدیق کی وجہ سے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو "صدیق" کا خطاب حاصل ہوا۔

اہم نکات



سبق: ۱۵

تاریخِ بنی اسرائیل

بنی اسرائیل کا تعارف

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بڑے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی نسل "بنی اسماعیل" کہلاتی ہے جبکہ چھوٹے بیٹے حضرت اسحاق علیہ السلام کی نسل "بنی اسرائیل" کہلاتی ہے۔ حضرت اسحاق علیہ السلام کے بیٹے حضرت یعقوب علیہ السلام کا لقب "اِسۡرَائِیۡل" یعنی اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا بندہ تھا۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت یعقوب علیہ السلام کو بارہ بیٹے عطا فرمائے۔ جن میں سے مشہور حضرت یوسف علیہ السلام ہیں۔ یہ بارہ بیٹے اور ان کے خاندان "بنی اسرائیل" کہلاتے ہیں۔ اُمت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے بنی اسرائیل کو مرکزی حیثیت حاصل تھی لیکن انہوں نے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی نافرمانی کی اور اپنا مقام کھو بیٹھے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ان سے ناراض ہو گیا اور ان پر ذلت اور رُسوائی ہمیشہ کے لئے ڈال دی گئی۔ قرآنِ حکیم میں بنی اسرائیل کا بہت زیادہ ذکر کیا گیا ہے تاکہ موجودہ اُمّت مسلمہ یعنی اُمتِ محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان سے عبرت حاصل کر سکے۔ قرآنِ حکیم کی سترہویں سورت "بنی اسرائیل" انہی کے نام سے موسوم ہے۔

بنی اسرائیل مصر میں

بنی اسرائیل عراق کے شہر کَنۡعَان میں آباد تھے۔ جب حضرت یعقوب علیہ السلام کے دس بیٹوں نے اپنے بھائی حضرت یوسف علیہ السلام کو کنویں میں ڈالا اور قافلے والوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کو کنویں سے نکال کر عزیزِ مصر کو بیچ دیا تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام کو مصر کی حکومت عطا فرمائی اور انہوں نے بنی اسرائیل کو کَنۡعَان سے مصر بلا لیا۔ بنی اسرائیل مصر میں آباد ہو گئے اور نہایت خوش و خرم زندگی گزارنے لگے۔

بنی اسرائیل پر فرعون کا ظلم و ستم

حضرت یوسف علیہ السلام تقریباً اسّی (۸۰) سال تک مصر کے بادشاہ رہے۔ ان کے انتقال کے بعد بھی بنی اسرائیل کافی عرصہ خوشحال زندگی گزارتے رہے یہاں تک کہ اہل مصر یعنی قبطیوں نے اپنا ایک بادشاہ مُقرر کر لیا جس کا لقب فرعون تھا۔ فرعون نے بنی اسرائیل کو غُلام بنا لیا اور ان سے سخت مُشقت والے کام لینے لگا۔ فرعون کو کسی نجومی نے بتایا کہ بنی اسرائیل میں ایک لڑکا پیدا ہو گا جو تمہارا اِقتدار ختم کر دے گا۔ اس پر فرعون نے بنی اسرائیل میں پیدا ہونے والے لڑکوں کو قتل کرنا شروع کر دیا اور ان کی لڑکیوں کو خدمت گاری کے لئے زندہ رہنے دیا۔ اس طرح بنی اسرائیل فرعون کے شدید ظلم و ستم کا شکار ہو گئے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ذریعہ بنی اسرائیل کی فرعون سے نجات

بنی اسرائیل کو ظلم و ستم سے نجات دلانے کے لئے اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو پیدا فرمایا۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنی تدبیر سے فرعون کے گھر میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پرورش فرمائی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام جب جوان ہوئے تو ان سے ایک قبطی غیر اِرادی طور پر قتل ہو گیا۔ فرعون نے (معاذ اللہ) حضرت موسیٰ علیہ السلام کو شہید کرنے کا فیصلہ کیا۔ لیکن حضرت موسیٰ علیہ السلام اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے حکم سے مدین ہجرت فرما گئے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام دس سال بعد مدین سے مصر واپس تشریف لائے۔ راستہ میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے انہیں دو معجزات عصا اور ید بیضا (چمکتا ہاتھ) عطا فرمائے اور فرعون کی طرف رسول بنا کر بھیجا۔ فرعون نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جادوگر قرار دیا اور جادوگروں سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا مقابلہ کروایا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے غالب آ جانے پر بھی فرعون

ان پر ایمان نہیں لایا۔ چنانچہ اللہ ﷻ نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو حکم فرمایا کہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام راتوں رات بنی اسرائیل کو لے کر مصر سے نکل جائیں۔ جب فرعون کو پتہ چلا تو وہ ایک بہت بڑا لشکر لے کر ان کے تعاقب میں نکلا۔ اب آگے سمندر تھا اور پیچھے فرعون کا لشکر۔ اللہ ﷻ نے سمندر پھاڑ کر راستہ بنایا جس سے گزر کر حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام اور بنی اسرائیل صحرائے سینا میں پہنچ گئے اور فرعون اپنے پورے لشکر سمیت سمندر میں غرق ہو کر مر گیا۔

بنی اسرائیل صحرائے سینا میں

بنی اسرائیل بہت بڑی تعداد میں تھے۔ صحرائے سینا میں اللہ ﷻ نے بنی اسرائیل پر بادلوں کا سایا کیا، ایک چٹان سے بارہ چشموں کی صورت میں پانی دیا، مَن و سلوٰی جیسی عمدہ خوراک دی اور تورات جیسی عظیم کتاب عطا فرمائی۔ بنی اسرائیل نے ہر بار اللہ ﷻ کی ناشکری کی، سونے کا بچھڑا بنا کر اس کی پوجا کی، کوہ طور پر پہنچ کر اللہ ﷻ کو دیکھنے کا مطالبہ کیا، مَن و سلوٰی کے بجائے عام خوراک کا مطالبہ کیا، تورات کو اپنی پیٹھ پیچھے ڈال دیا یعنی اس کی تعلیمات کو بھلا دیا انہوں نے اور بھی کئی مواقع پر اللہ ﷻ کی نافرمانیاں کیں لیکن اللہ ﷻ نے انہیں مزید مہلت دی اور ان کی بڑی بڑی غلطیوں کو بھی معاف فرما دیا۔

بنی اسرائیل کی بزدلی اور سزا

اللہ ﷻ نے بنی اسرائیل کو فلسطین میں داخل ہونے کا حکم دیا۔ فلسطین میں ایک نہایت طاقتور اور جنگجو قوم عمالقہ آباد تھی۔ بنی اسرائیل نے بزدلی دکھائی اور لڑنے سے صاف انکار کر دیا۔ وہ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام سے کہنے لگے کہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام اور آپ عَلَیْہِ السَّلَام کا رب جا کر ان سے جنگ کریں ہم تو یہیں بیٹھے ہیں۔ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے بنی اسرائیل کو بہت سمجھایا کہ تم بس شہر میں داخل ہو جاؤ پھر تم ہی غالب رہو گے۔ لیکن قوم نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی ایک بات نہ مانی۔ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے اس بزدل قوم کے خلاف اللہ ﷻ کی بارگاہ میں عرض کیا ”اے اللہ! میں صرف اپنے اور اپنے بھائی پر اختیار رکھتا ہوں۔ لہٰذا ہم میں اور نافرمان قوم میں جدائی ڈال دے“۔ اللہ ﷻ نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی دعا قبول فرمائی اور اللہ ﷻ بنی اسرائیل سے ناراض ہو گیا اور وہ چالیس سال تک صحرائے سینا میں بھٹکتے رہے۔

بنی اسرائیل کا جہاد اور فلسطین کی فتح

اس چالیس سال کے عرصہ میں حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام اور حضرت ہارون عَلَیْہِ السَّلَام کا انتقال ہو گیا۔ بزدل قوم کے اکثر و بیشتر لوگ بھی ہلاک ہو گئے۔ بنی اسرائیل کے وہ بچے جو اس دوران صحرا میں پیدا ہوئے تھے وہ جوان ہو گئے۔ بنی اسرائیل کی اس نئی نسل نے اپنے وقت کے نبی حضرت یوشع بن نون عَلَیْہِ السَّلَام کی قیادت میں جہاد کیا اور فلسطین فتح کر کے اس میں آباد ہو گئے۔

بنی اسرائیل کا عروج وزوال

بنی اسرائیل کا پہلا عُروج

بنی اسرائیل پر عُروج وزَوال کے چار اَدوار گُزرے ہیں جن کا ذکر سُوْرَۃُ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْل کے پہلے رکوع میں ملتا ہے۔ بنی اسرائیل کے پہلے عُروج کا آغاز حضرت یوشع بن نون عَلَیْہِ السَّلَام کی قیادت میں فلسطین کی فتح سے ہوا۔ لیکن ایک مُتحدہ حکومت بنانے کے بجائے بنی اسرائیل کے ہر قبیلہ نے اپنی الگ الگ حکومتیں بنالیں۔ چنانچہ شام اور اُردن میں رہنے والی طاقتور مُشرک قومیں انہیں پریشان کرتی رہیں اور یہ آپس میں بھی ایک دوسرے سے لڑتے رہے اور کمزور سے کمزور تر ہوتے گئے۔

بالآخر بنی اسرائیل نے اس وقت کے نبی حضرت شموئیل علیہ السلام سے درخواست کی کہ آپ علیہ السلام ہم سب کے لئے ایک بادشاہ مقرر کردیں۔ چنانچہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت طالوت کو ان کے لئے بادشاہ مقرر فرمادیا۔ حضرت طالوت بنی اسرائیل کے سب سے بڑے دشمن جالوت سے مقابلہ کرنے کے لئے تقریباً ۷۰ ہزار لوگوں کو لے کر نکلے۔ راستے میں دریائے اُردن پر حضرت طالوت نے فرمایا کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ تمہیں آزمانے والا ہے نیز یہ بھی فرمایا کہ میرے ساتھ صرف وہ لوگ آگے چل سکیں گے جو دریا سے بالکل پانی نہ پئیں مگر صرف چلو بھر پانی لیں۔ اکثر لوگوں نے خوب پیٹ بھر کر پانی پیا اور بہت تھوڑے سے لوگوں نے حضرت طالوت کی بات مانی۔ چنانچہ حضرت طالوت ان ہی چند (۳۱۳) افراد کے لشکر کو ساتھ لے کر جالوت سے جنگ کرنے پہنچ گئے۔

قوم عمالقہ کا سپہ سالار جالوت ایک بڑا قوی ہیکل پہلوان اور بہت طاقتور جنگجو شخص تھا۔ اس نے اپنے آپ کو سر سے پیر تک لوہے کے لباس میں ڈھک رکھا تھا۔ وہ بنی اسرائیل کو چیلنج دیتا رہا کہ کوئی اس کے مقابلہ کے لئے آئے، مگر کسی کو اس سے دوبدو لڑنے کی جرأت نہ ہوئی، داوٗد (علیہ السلام) اس وقت نوعمر نوجوان تھے، ان کے تین بھائی جنگ میں شریک تھے، مگر وہ چونکہ سب سے چھوٹے تھے اس لئے اپنے بوڑھے والد کی خدمت کے لئے ان کے پاس رہ گئے تھے، جب جنگ شروع ہوئے کئی دن گزر گئے تو ان کے والد نے انہیں اپنے تین بھائیوں کی خبر لینے کے لئے میدان جنگ بھیجا، یہ وہاں پہنچے تو دیکھا کہ جالوت مسلسل چیلنج دے رہا ہے اور کوئی اس سے لڑنے کے لئے آگے نہیں بڑھ رہا ہے، تو انہیں غیرت آئی اور انہوں نے طالوت سے اجازت مانگی کہ وہ جالوت کے مقابلہ کے لئے جانا چاہتے ہیں، ان کی نوعمری کے پیش نظر شروع میں طالوت اور دوسرے لوگوں کو بھی تردد ہوا، لیکن ان کے اصرار پر انہیں اجازت مل گئی، انہوں نے جالوت کے سامنے جاکر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا نام لیا اور ایک پتھر اس کی پیشانی پر مارا جو اس کے سر میں گھس گیا اور وہ زمین پر گر پڑا، یہ اس کے پاس گئے اور خود اسی کی تلوار لے کر اس کا سر قلم کردیا۔ بنی اسرائیل کو دشمن پر فتح حاصل ہوگئی اور بنی اسرائیل امن وسکون سے فلسطین میں رہنے لگے۔ حضرت داوٗد (علیہ السلام) کے اس کارنامے نے انہیں ایسی مقبولیت عطا کی کہ حضرت طالوت کے انتقال کے بعد وہ بنی اسرائیل کے بادشاہ بھی بنے اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے انہیں نبوت سے بھی سرفراز فرمایا اور ان کے ذریعہ پہلی بار ایسا ہوا کہ نبوت اور بادشاہت ایک ہی ذات میں جمع ہوئیں۔

حضرت داوٗد علیہ السلام کے انتقال کے بعد ان کے بیٹے حضرت سلیمان علیہ السلام بادشاہ بنے جو بنی اسرائیل کے عُروج کا سنہری دور تھا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے ان کے لئے ایک بہت بڑی عبادت گاہ "ہیکل سلیمانی" تعمیر کرایا۔

بنی اسرائیل کا پہلا زوال

حضرت سلیمان علیہ السلام کے انتقال کے بعد بنی اسرائیل کی ریاست دو حصّوں میں تقسیم ہوگئی۔ شُمالی حصّہ "اسرائیل" تھا جس کا دارُالخلافہ "سامریہ" تھا جبکہ جُنوبی حصّہ "یہودیہ" تھا اور اس کا دار الخلافہ "یروشلم" تھا۔ جب بنی اسرائیل میں اخلاقی پستی، بدکرداری، اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی شریعت کی نافرمانی اور انبیاء کرام علیہم السلام کی مخالفت بڑھی تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف سے ان پر دو قسطوں میں عذاب آیا۔ پہلے ۷۰۰ قبل مسیح میں آشوریوں نے شمالی ریاست "اسرائیل" کو تباہ وبرباد کردیا۔ پھر ۵۸۷ قبل مسیح میں عراق کے بادشاہ بختِ نصر (Nebukadnezar) نے ان کی جُنوبی ریاست "یہودیہ" پر حملہ کیا اور پُوری ریاست کو تہس نہس کرکے رکھ دیا۔ یروشلم کو اس طرح تباہ وبرباد کیا گیا کہ کسی عمارت کی دو اینٹیں بھی سلامت نہیں رہنے دی گئیں۔ ہیکل سلیمانی کو ڈھا کر اس کی بنیادیں تک کھود ڈالی گئیں۔ اس دوران بختِ نصر نے بنی اسرائیل کی بڑی تعداد کو قتل کیا اور بقیہ مردوں عورتوں اور بچوں کی ایک بڑی تعداد کو جانوروں کی طرح ہانکتا ہوا عراق کے شہر بابل لے گیا جہاں یہ لوگ تقریباً ۱۲۵ سال تک قید کی حالت میں رہے۔ ذلّت ورسوائی کے اعتبار سے یہ ان کی تاریخ کا بدترین دور تھا۔

بنی اسرائیل کا دوسرا عُروج

بنی اسرائیل کی ان تباہ حال بستیوں پر سے حضرت عزیر علیہ السلام کا گزر ہوا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ بستیاں کیسے آباد ہوں گی۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت عزیر علیہ السلام پر سو (۱۰۰) سال کے لئے نیند طاری فرمادی۔ ۵۳۹ قبل مسیح میں ایران کے بادشاہ سائرس (Cyrus) نے بابل (عراق) فتح کیا اور اس کے دوسرے ہی سال اس نے بنی اسرائیل کو اپنے وطن واپس جانے اور وہاں دوبارہ آباد ہونے کی عام اجازت دے دی۔ چنانچہ یہودیوں کے قافلے فلسطین جانے شروع ہوگئے اور یہ سلسلہ مُدتوں جاری رہا۔ یہی زمانہ تھا جب اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت عزیر علیہ السلام کو سو (۱۰۰) سال تک موت کی حالت میں رکھا پھر آپ علیہ السلام کو اس سے اُٹھایا جس کا ذکر سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ کی آیت: ۲۵۹ میں بھی ہے۔ حضرت عزیر علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو توبہ اور رجوع الی اللہ کی دعوت دی۔ آپ علیہ السلام نے ان کے نظریات، عقائد اور اعمال و اخلاق کی اصلاح کا سلسلہ بھرپور انداز میں شروع کیا۔ چنانچہ حضرت عزیر علیہ السلام کی کوششوں سے اصلاح احوال کے حوالہ سے ان میں ایک نیا جذبہ بیدار ہوا۔ حضرت عزیر علیہ السلام نے تورات کو بھی یادداشتوں کی مدد سے نئے سرے سے مُرتب کیا جو بخت نصر کے حملے کے دوران گم ہوگئی تھی۔ ہیکل سلیمانی کو بھی دوبارہ تعمیر کیا گیا۔

بنی اسرائیل کا دوسرا زوال

حضرت عزیر علیہ السلام کی کوششوں سے بنی اسرائیل میں اصلاحِ عقائد و اخلاق کی جو نئی روح پھونکی گئی تھی وہ بھی زیادہ دیرپا ثابت نہ ہوئی۔ آپ علیہ السلام کے بعد بہت جلد یہ لوگ دنیاپرستی میں گرفتار ہو کر خواہشاتِ نفس کے پجاری بن کر رہ گے۔ ایرانی سلطنت کے زوال کے بعد یونانیوں کو عروج حاصل ہوا۔ فلسطین جو ایک الگ ریاست تھی اس کا سربراہ بھی ایک یونانی مقرر ہوگیا۔ اس دور میں یونانی تہذیب اس حد تک بڑھنے لگی کہ یہودیوں کا بااثر طبقہ بھی اسی یونانی تہذیب و ثقافت کا دلدادہ ہوگیا۔ پھر نوبت اس حد تک پہنچ گئی کہ شاہی فرمان جاری کیا گیا کہ فلسطین کے ہر شہر اور قصبہ میں ایسی قربان گاہیں تعمیر کی جائیں جہاں مشرکانہ رسوم اور دستور کے مطابق یونانی دیوی کے نام پر قربانیاں دی جائیں اور اس فیصلے پر عمل درآمد کرانے میں کوئی کسر باقی نہ رکھی جائے۔ جو کوئی اس فیصلے کا انکار کرے اس کے ساتھ انتہائی سختی سے نمٹا جائے۔

چنانچہ ۱۶۸ قبل مسیح میں اس ظالمانہ حکم نے ایک انقلابی تحریک کو جنم دیا جو تاریخ میں مکابی تحریک کے نام سے مشہور ہوئی۔ یہودیوں کی ایک خاص تعداد اپنے رہنما کے جھنڈے تلے جمع ہوگئی اور ان کی کوششوں سے ایک آزاد یہودی مملکت معرضِ وجود میں آئی۔ یہ سلطنت ۶۷ قبل مسیح تک قائم رہی۔ اس زمانہ عُروج میں پھر سے بنی اسرائیل کی نظریاتی و اخلاقی حالت بگڑنے لگی۔ مُشرکانہ عقائد سمیت بہت سی اِخلاقی بُرائیاں پھر سے ان میں پیدا ہوگئیں اور حالت یہ ہوگئی کہ ذاتی اقتدار اور مفاد کو قومی مفاد پر ترجیح دینا ان لوگوں کا عام معمول بن گیا۔ یہی وجہ ہے کہ یہ مکابی تحریک بھی رفتہ رفتہ سرد پڑگئی اور جلد ہی یہ تحریک ختم ہوگئی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ایک دفعہ پھر قوم بنی اسرائیل اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے عذاب کی زد میں آگئی۔ چنانچہ ان کی اصلاح کے لئے اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت یحیٰی علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھیجا۔ انہوں نے قوم کو بہت سمجھایا اور ملامت بھی کی مگر بنی اسرائیل اس ملامت کا اثر قبول کرنے کے بجائے اور بگڑ گئے۔ یہاں تک کہ انہوں نے حضرت یحیٰی علیہ السلام کو شہید کر دیا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مخالفت میں انہوں نے کوئی کمی نہیں چھوڑی یہاں تک کہ (معاذاللہ) انہیں شہید کرنے کی سازشیں کرنے لگے۔ چنانچہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ان سے ناراض ہوگیا اور دوبارہ ان پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا عذاب آیا۔ ۷۰ء میں رومی جنرل ٹائٹس (Titus) نے یروشلم پر حملہ کرکے اس کو بالکل تباہ و برباد کرڈالا۔ ہیکل سلیمانی ایک دفعہ پھر گرادیا گیا۔ جنرل ٹائٹس کے حکم پر شہر میں قتلِ عام ہوا۔ اس کے ساتھ ہی اَرضِ فلسطین سے بنی اسرائیل کا عمل دخل مکمل طور پر ختم ہوگیا اور انہیں فلسطین سے نکال دیا گیا۔

بنی اسرائیل موجودہ دور میں

یہ بنی اسرائیلی آج یہودی کہلاتے ہیں اور اللہ ﷻ کی سخت ناپسندیدہ قوم ہیں۔ بیسویں صدی کے شروع تک تقریباً دو ہزار سال بنی اسرائیل دنیا میں جلا وطنی اور اِنتشار کی حالت میں رہے۔ جنرل ٹائٹس کے ہاتھوں ۷۰ء میں جب ہیکل سلیمانی گرایا گیا تو آج تک تعمیر نہ ہو سکا۔ ۱۹۱۷ء میں حکومتِ برطانیہ نے فلسطینی مسلمانوں کی مرضی کے خلاف بالفور ڈکلیریشن (Balfour Declaration) کے ذریعہ یہودیوں کو فلسطین میں آباد ہونے کی اجازت دے دی۔ یہودیوں نے فلسطین میں پاؤں جماتے ہی اسلحہ کے زور پر مسلمان آبادیوں کو ختم کر کے یہودی بستیاں تعمیر کر لیں۔ ۱۹۴۸ء میں یہودیوں نے فلسطین پر ناجائز قبضہ کر کے ایک یہودی ملک اسرائیل بنانے کا اعلان کر دیا۔ جسے تقریباً دنیا بھر کے مسلمان ممالک نے نامنظور قرار دیا۔ ۱۹۶۷ء میں فلسطین کے اطراف کے چند عرب مُمالک نے مِل کر فلسطین کو یہودیوں سے آزاد کرانے کے لئے اسرائیل سے جنگ کی لیکن اسرائیل کو بَرطانیہ اور امریکہ کی زَبردست فوجی اِمداد حاصل تھی۔ چنانچہ عربوں کو شکست ہوئی اور پورے فلسطین اور بیت المقدس پر یہودیوں کا قبضہ ہو گیا۔ اب یہودی تیسرا ہیکل سلیمانی تعمیر کرنا چاہتے ہیں اور مدینہ مُنورہ سمیت عرب کے ایک وسیع علاقہ پر قبضہ کر کے عظیم اسرائیل (Greater Israel) بنانا چاہتے ہیں۔ جب کہ مسلمان کبھی نہیں چاہیں گے کہ ایسا ہو اور وہ بیت المقدس اور مدینہ مُنورہ کی حفاظت کے لئے اپنی جان دینے کے لئے تیار ہیں۔ وہ یہودیوں کے ان مَذموم مقاصد کو کبھی پورا نہیں ہونے دیں گے۔ ان شاء اللہ

بنی اسرائیل مستقبل میں

یہودیوں نے بار بار اللہ ﷻ کی نافرمانی کی جس کی وجہ سے وہ ایسی قوم قرار پائی جس پر اللہ ﷻ کا غضب نازل ہوا۔ انبیاء کرام علیہم السلام کو (معاذاللہ) شہید کرنے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو شہید کرنے کی سازش کر کے یہودی عذاب الٰہی کے مستحق ہو چکے ہیں۔ قیامت سے پہلے اللہ ﷻ پوری دنیا سے یہودیوں کو سمیٹ کر ایک جگہ جمع کر دے گا اور جب دنیا میں ہر طرف بے چینی اور ظلم وستم عام ہو گا اور اہل ایمان کے لئے اللہ ﷻ کی وسیع زمین بھی تنگ ہو جائے گی تو اس وقت امت مسلمہ میں سے ہی ایک مرد مجاہد حضرت امام مہدی کا ظہور ہو گا وہ حضور نبی کریم ﷺ کی آل سے ہوں گے۔ مہدی ان کا لقب ہو گا اور آپ حضور سید المرسلین ﷺ کے اخلاق کریمانہ کا پیکر ہوں گے۔ وہ خود خلافت کے منصب پر فائز کئے جانے سے کنارہ کش ہوں گے جب کہ اس وقت کے اکابر اولیا اللہ انہیں پہچان لیں گے اور ان کے ہاتھ پر حرم کعبہ میں رکن یمانی اور مقام ابراہیم کے درمیان بیعت کریں گے، آپ تمام روئے زمین کو عدل وانصاف سے بھر دیں گے اور خلاف عادت آسمانی اور زمینی برکات کا غیر معمولی ظہور ہو گا، آپ اس وقت امت محمدیہ (ﷺ) کی تمناؤں اور امیدوں کا مرکز ہوں گے۔ اسی دوران یہودیوں کا ایک بڑا لیڈر کانا دجال ظاہر ہو جائے گا جو اس دنیا کا سب سے بڑا او آخری فتنہ ہو گا اور اہل ایمان کے لئے سخت ترین امتحان وشدید مصائب کا باعث ہو گا۔ دجال ستر ہزار یہودیوں کے ساتھ نکلے گا اور یہودیوں اور مسلمانوں کے درمیان ایک بہت بڑی اور فیصلہ کن جنگ ہو گی۔ خروج دجال کے بعد اللہ ﷻ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دنیا میں نبی کریم ﷺ کے امتی کی حیثیت سے نازل فرمائے گا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی انصاف کرنے والے حاکم ہوں گے، صلیب توڑ ڈالیں گے حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کو قتل کر دیں گے۔ دنیا میں یہودیوں کو کہیں پناہ نہیں ملے گی۔ یہاں تک کہ درخت اور پتھر تک پکاریں گے کہ اے مسلمانو! ہمارے پیچھے یہودی چھپا ہے۔ اسے قتل کر دو۔ دنیا میں کوئی یہودی نہیں بچے گا۔ تمام اہل کتاب یہود ونصاریٰ یا تو اسلام قبول کر لیں گے یا حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور مسلمانوں کے ہاتھوں مارے جائیں گے۔
اس طرح اللہ ﷻ کی سنت پوری ہو گی کہ نافرمان قوموں پر اللہ ﷻ کا عذاب آ کر رہتا ہے۔

سُوْرَۃُ بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡل

سبق:١٦

سورۂ بنی اسرائیل ١٧ (حصّہ اوّل) آیات: ١ تا ٥٢

شانِ نزول اور تعارف: سُوْرَۃُ بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡل مکی سورت ہے جو کہ قرآن حکیم کے تقریباً وسط میں آئی ہے۔ سورت کے آغاز میں واقعہ معراج کے زمینی سفر کا ذکر ہے۔ پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی امت بنی اسرائیل کے عروج و زوال کا بیان ہے۔ تیسرے رکوع میں والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنے، ان کی ہر قسم کی دل آزاری سے بچنے، انتہائی نیاز مندی کے ساتھ ان کی اطاعت و خدمت بجالانے اور دوران حیات وبعد از وفات ان کے لئے دعا کرتے رہنے کا حکم دیا گیا ہے اور اپنے مال کو غیر شرعی امور پر خرچ کرکے ضائع کرنے سے منع کیا گیا ہے چوتھے رکوع میں اولاد کو بھوک وافلاس سے قتل نہ کرنے، بدکاری کے قریب نہ جانے، کسی جان کے ناحق قتل کی حرمت کو قائم رکھنے اور اسلام کی معاشرتی اخلاقیات کو اختیار کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور پھر منکرین آخرت کا بیان ہے۔ ساتویں رکوع میں قصہ آدم علیہ السلام اور ابلیس کا ذکر کرکے اس حقیقت کو واضح کیا گیا ہے کہ شیطان کو ہر قسم کے مکر وفریب کی طاقت ملنے کے باوجود اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے منتخب بندے شیطانی تسلط سے محفوظ رہتے ہیں اور اولاد آدم کے سر کرامت وفضیلت کا تاج سجائے جانے بالخصوص روز محشر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مقام محمود (یعنی شفاعت کبریٰ) پر فائز فرمائے جانے کا ذکر ہے۔ پھر روح کی حقیقت، مشرکین مکہ کی طرف سے فرمائشی معجزات کے مطالبات، حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قصے کا بیان ہے اور آخر میں توحید باری تعالیٰ کے بیان پر سورت کا اختتام ہوتا ہے۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

سُبْحٰنَ الَّذِيْۤ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِيْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ
پاک ہے وہ جو ایک رات کے تھوڑے سے حصہ میں اپنے (خاص) بندے کو مسجد الحرام سے اس مسجد اقصیٰ تک لے گیا جس کے گرد وپیش میں ہم نے برکتیں رکھیں

لِنُرِيَهٗ مِنْ اٰيٰتِنَا ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ۞١ وَاٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ
تاکہ ہم انہیں اپنی کچھ نشانیاں دکھائیں بے شک وہ خوب سننے والا خوب دیکھنے والا ہے۔ اور ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو کتاب عطا فرمائی

وَجَعَلْنٰهُ هُدًى لِّبَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ اَلَّا تَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِيْ وَكِيْلًا ۞٢ ذُرِّيَّةَ
اور ہم نے اسے بنی اسرائیل کے لئے ہدایت (کاذریعہ) بنایا تھا کہ میرے سوا کسی کو کار ساز نہ بناؤ۔ اے ان لوگوں کی اولاد!

مَنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ ؕ اِنَّهٗ كَانَ عَبْدًا شَكُوْرًا ۞٣ وَقَضَيْنَاۤ اِلٰى بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ
جنہیں ہم نے نوح (علیہ السلام) کے ساتھ (کشتی میں) سوار کیا تھا بے شک وہ (نوح علیہ السلام) بڑے شکر گزار بندے تھے۔ اور ہم نے بنی اسرائیل کو فیصلہ سنادیا تھا

فِى الْكِتٰبِ لَتُفْسِدُنَّ فِى الْاَرْضِ مَرَّتَيْنِ وَلَتَعْلُنَّ عُلُوًّا كَبِيْرًا ۞٤ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ اُوْلٰىهُمَا
کتاب میں کہ تم زمین میں دو مرتبہ ضرور فساد مچاؤ گے اور ضرور بہت بڑی سرکشی کروگے۔ پھر جب اُن دونوں میں سے پہلے (وعدے) کا وقت آیا

بَعَثْنَا عَلَيْكُمْ عِبَادًا لَّنَاۤ اُولِيْ بَاْسٍ شَدِيْدٍ فَجَاسُوْا خِلٰلَ الدِّيَارِ ؕ وَكَانَ وَعْدًا مَّفْعُوْلًا ۞٥
(تو) ہم نے تم پر اپنے ایسے بندے بھیجے جو سخت لڑائی لڑنے والے تھے پھر وہ گھروں کے اندر گھس گئے اور (یہ) وعدہ پورا ہونا ہی تھا۔

ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكَرَّةَ عَلَيْهِمْ وَاَمْدَدْنٰكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَجَعَلْنٰكُمْ اَكْثَرَ نَفِيْرًا ۞٦
پھر ہم نے تمہیں دوبارہ ان پر غلبہ دیا اور ہم نے مال اور بیٹوں سے تمہاری مدد فرمائی اور تمہیں تعداد میں زیادہ کردیا۔

اِنْ اَحْسَنْتُمْ اَحْسَنْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ ۣ وَاِنْ اَسَاْتُمْ فَلَهَا ۭ

اگر تم بھلائی کرو گے تو اپنے (ہی فائدے کے) لئے بھلائی کرو گے اور اگر تم بُرائی کرو گے تو اپنے (ہی نقصان کے) لئے

فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ لِيَسُوْٓءٗا وُجُوْهَكُمْ وَلِيَدْخُلُوا الْمَسْجِدَ

پھر جب دوسرے وعدہ کا وقت آیا (تو ظالموں کو تم پر مسلط کر دیا) تاکہ وہ تمہارے چہرے بگاڑ دیں اور تاکہ وہ مسجد (اقصیٰ) میں داخل ہو جائیں

كَمَا دَخَلُوْهُ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّلِيُتَبِّرُوْا مَا عَلَوْا تَتْبِيْرًا ۷ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يَّرْحَمَكُمْ ۚ

جیسا کہ اُس میں پہلی بار داخل ہوئے تھے اور تاکہ جس پر غلبہ پائیں اسے تباہ و برباد کر دیں۔ اُمید ہے کہ تمہارا رب تم پر رحم فرمائے

وَاِنْ عُدْتُّمْ عُدْنَا ۘ وَجَعَلْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِيْنَ حَصِيْرًا ۸

اور اگر تم نے پھر وہی (فساد) کیا (تو) ہم بھی وہی (عذاب نازل) کریں گے اور ہم نے جہنم کو بنادیا کافروں کے لئے قید خانہ۔

اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَهْدِيْ لِلَّتِيْ هِيَ اَقْوَمُ وَيُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِيْنَ

بے شک یہ قرآن اُس راستہ کی طرف رہنمائی کرتا ہے جو سب سے زیادہ سیدھا ہے اور اُن مومنوں کو خوشخبری سناتا ہے

الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا كَبِيْرًا ۙ۹ وَّاَنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ

جو نیک اعمال کرتے ہیں کہ بے شک اُن کے لئے بڑا اجر ہے۔ اور بے شک جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے

ع ۱ اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۱۰ وَيَدْعُ الْاِنْسَانُ بِالشَّرِّ دُعَآءَهٗ بِالْخَيْرِ ۭ

ہم نے اُن کے لئے درد ناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔ اور انسان بُرائی (اسی طرح) مانگنے لگتا ہے جیسا کہ بھلائی مانگتا ہے

وَكَانَ الْاِنْسَانُ عَجُوْلًا ۱۱ وَجَعَلْنَا الَّيْلَ وَالنَّهَارَ اٰيَتَيْنِ فَمَحَوْنَآ اٰيَةَ الَّيْلِ

اور انسان بہت جلد باز ہے۔ اور ہم نے رات اور دن کو دو نشانیاں بنایا ہے پھر ہم نے رات کی نشانی کو تاریک بنایا

وَجَعَلْنَآ اٰيَةَ النَّهَارِ مُبْصِرَةً لِّتَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِيْنَ وَالْحِسَابَ ۭ

اور ہم نے دن کی نشانی کو روشن بنایا تاکہ تم اپنے رب کا فضل (یعنی رزق) تلاش کرو اور تاکہ تم سالوں کی گنتی اور حساب معلوم کر سکو

وَكُلَّ شَيْءٍ فَصَّلْنٰهُ تَفْصِيْلًا ۱۲ وَكُلَّ اِنْسَانٍ اَلْزَمْنٰهُ طٰۗىِٕرَهٗ فِيْ عُنُقِهٖ ۭ

اور ہم نے ہر چیز کو خوب تفصیل کے ساتھ بیان فرما دیا ہے۔ اور ہم نے ہر انسان کا اعمال نامہ اس کی گردن میں لٹکا دیا ہے

وَنُخْرِجُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كِتٰبًا يَّلْقٰىهُ مَنْشُوْرًا ۱۳ اِقْرَاْ كِتٰبَكَ ۭ

اور ہم اس کے لئے قیامت کے دن (نامۂ اعمال کی) ایک کتاب نکالیں گے جسے وہ (اپنے سامنے) کھلا ہوا پائے گا۔ (کہا جائے گا) اپنی کتاب پڑھ لو

كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيْبًا ۱۴ۭ مَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ

آج تم خود ہی اپنا حساب لینے کے لئے کافی ہو۔ جس شخص نے ہدایت قبول کی تو اس نے اپنے ہی فائدہ کے لئے ہدایت قبول کی اور جو گمراہ ہوا

فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۭ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۭ

تو اس کی گمراہی کا نقصان (بھی) اسی پر ہے اور کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے (کے گناہوں) کا بوجھ نہیں اٹھائے گا

اہم نکات



وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا ﴿۱۵﴾ وَاِذَآ اَرَدْنَآ اَنْ نُّهْلِكَ قَرْيَةً

اور ہم عذاب دینے والے نہیں ہیں جب تک کہ ہم رسول نہ بھیج دیں۔ اور جب ہم کسی بستی کو ہلاک کرنے کا ارادہ کرتے ہیں

اَمَرْنَا مُتْرَفِيْهَا فَفَسَقُوْا فِيْهَا

تو اُس کے خوشحال لوگوں کو (اطاعت کا) حکم دیتے ہیں پھر وہ (اس کے بجائے) اس (بستی) میں نافرمانیاں کرنے لگتے ہیں

فَحَقَّ عَلَيْهَا الْقَوْلُ فَدَمَّرْنٰهَا تَدْمِيْرًا ﴿۱۶﴾ وَكَمْ اَهْلَكْنَا مِنَ الْقُرُوْنِ

تو ان پر (عذاب کی) بات ثابت ہو جاتی ہے پھر ہم اسے تباہ و برباد کر دیتے ہیں۔ اور کتنی ہی قومیں ہیں جنہیں ہم نے ہلاک کر دیا

مِنْۢ بَعْدِ نُوْحٍ ۭ وَكَفٰى بِرَبِّكَ بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ خَبِيْرًۢا بَصِيْرًا ﴿۱۷﴾

نوح (علیہ السلام) کے بعد اور آپ کا رب اپنے بندوں کے گناہوں سے باخبر رہنے والا دیکھنے والا کافی ہے۔

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعَاجِلَةَ عَجَّلْنَا لَهٗ فِيْهَا مَا نَشَآءُ لِمَنْ نُّرِيْدُ

جو کوئی (دنیا میں) فوری فائدہ چاہتا ہے ہم اُسے اِسی (دنیا) میں جلدی دے دیتے ہیں جتنا ہم جس کے لئے چاہتے ہیں

ثُمَّ جَعَلْنَا لَهٗ جَهَنَّمَ ۚ يَصْلٰىهَا مَذْمُوْمًا مَّدْحُوْرًا ﴿۱۸﴾

پھر ہم نے اُس کے لئے جہنم بنادی ہے وہ اُس میں ذلیل و خوار ہوکر جھلسے گا۔

وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ وَسَعٰى لَهَا سَعْيَهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ

اور جو کوئی آخرت (کا فائدہ) چاہے اور اس کے لئے اس کے لائق کوشش کرے اور وہ مومن بھی ہو

فَاُولٰۗىِٕكَ كَانَ سَعْيُهُمْ مَّشْكُوْرًا ﴿۱۹﴾ كُلًّا نُّمِدُّ هٰٓؤُلَاۗءِ وَهٰٓؤُلَاۗءِ

تو ایسے لوگوں کی کوشش کی قدر کی جائے گی۔ ہم ہر ایک کی مدد کرتے ہیں اُن کی بھی (جو طالبِ دنیا ہیں) اور ان کی بھی (جو طالبِ آخرت ہیں)

مِنْ عَطَاۗءِ رَبِّكَ ۭ وَمَا كَانَ عَطَاۗءُ رَبِّكَ مَحْظُوْرًا ﴿۲۰﴾ اُنْظُرْ

آپ کے رب کی بخشش سے اور آپ کے رب کی بخشش (کسی سے) رُکی ہوئی نہیں ہے۔ دیکھیے

كَيْفَ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰي بَعْضٍ ۭ وَلَلْاٰخِرَةُ اَكْبَرُ دَرَجٰتٍ

ہم نے ان میں سے بعض کو بعض پر کس طرح فضیلت دے رکھی ہے اور یقیناً آخرت درجات کے اعتبار سے بھی بہت بڑی ہے

وَّاَكْبَرُ تَفْضِيْلًا ﴿۲۱﴾ لَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰـهًا اٰخَرَ

اور فضیلت کے اعتبار سے بھی بہت بڑی ہے۔ (اے مخاطب!) اللہ کے ساتھ دوسرا معبود نہ بنا

ع ۲ ۱۲ فَتَقْعُدَ مَذْمُوْمًا مَّخْذُوْلًا ﴿۲۲﴾ع وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ۭ

ورنہ تو ملامت زدہ (اور) بے سہارا بیٹھا رہ جائے گا۔ اور آپ کے رب نے حکم فرمایا کہ تم اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرو

اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ

اگر تمہارے سامنے بڑھاپے کو پہنچ جائیں اُن میں سے کوئی ایک یا دونوں تو اُنہیں اُف تک نہ کہنا

وَلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا ﴿٢٣﴾ وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ

اور نہ ہی اُنہیں جھڑکنا اور اُن سے اَدب سے بات کرنا۔ اور شفقت کرتے ہوئے ان کے سامنے عاجزی سے جھکے رہو

وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ﴿٢٤﴾ ط

اور دعا کرتے رہو اے میرے رب! اِن دونوں پر رحم فرما جیسا کہ اُنہوں نے مجھے بچپن میں پالا تھا۔

رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا فِيْ نُفُوْسِكُمْ ط اِنْ تَكُوْنُوْا صٰلِحِيْنَ فَاِنَّهٗ كَانَ لِلْاَوَّابِيْنَ غَفُوْرًا ﴿٢٥﴾

تمہارا رب خوب جانتا ہے جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے اگر تم نیک ہو جاؤ تو بے شک وہ رُجوع کرنے والوں کو بہت بخشنے والا ہے۔

وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا ﴿٢٦﴾

اور رشتہ دار کو اُس کا حق ادا کرو اور مسکین اور مسافر کا (حق) بھی اور فضول خرچی نہ کرو۔

اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ ط وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا ﴿٢٧﴾

بے شک فضول خرچی کرنے والے شیطانوں کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے رب کا بڑا ہی ناشکرا ہے۔

وَاِمَّا تُعْرِضَنَّ عَنْهُمُ ابْتِغَآءَ رَحْمَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ تَرْجُوْهَا

اور اگر تمہیں منہ پھیرنا پڑے ان (مستحقین) سے اپنے رب کی رحمت (خوشحالی) کے انتظار میں جس کی تمہیں امید ہے

فَقُلْ لَّهُمْ قَوْلًا مَّيْسُوْرًا ﴿٢٨﴾ وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُوْلَةً اِلٰى عُنُقِكَ

تو ان سے نرمی کی بات کہہ دیا کرو۔ اور اپنا ہاتھ نہ اپنی گردن سے باندھا ہوا رکھو (کہ کنجوس بن جاؤ)

وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُوْمًا مَّحْسُوْرًا ﴿٢٩﴾

اور نہ اسے بالکل ہی کھول دو ورنہ ملامت زدہ تھکے ہارے رہ جاؤ گے۔

اِنَّ رَبَّكَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ط

بے شک تمہارا رب جس کے لئے چاہتا ہے رزق کشادہ فرماتا ہے اور (جس کے لئے چاہتا ہے) نپا تلا کر دیتا ہے

اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرًا بَصِيْرًا ﴿٣٠﴾ ع وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ ط ع ۳ ۸

بے شک وہ اپنے بندوں سے بہت باخبر خوب دیکھنے والا ہے۔ اور اپنی اولاد کو تنگ دستی کے خوف سے قتل نہ کرو

نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَاِيَّاكُمْ ط اِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْاً كَبِيْرًا ﴿٣١﴾ وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓى

ہم اُنہیں رزق عطا فرماتے ہیں اور تمہیں بھی بے شک ان کا قتل بہت بڑا گناہ ہے۔ اور زنا کے قریب بھی نہ جاؤ

اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً ط وَسَآءَ سَبِيْلًا ﴿٣٢﴾ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ط

بے شک وہ ایک کھلی بے حیائی ہے اور بہت بُرا راستہ ہے۔ اور کسی جان کو ناحق قتل نہ کرو جسے اللہ نے حرام قرار دیا ہے

وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُوْمًا فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِيِّهٖ سُلْطٰنًا فَلَا يُسْرِفْ فِّي الْقَتْلِ ط

اور جسے ظلم سے قتل کیا گیا تو ہم نے اُس کے وارث کو (قصاص کا) اِختیار دیا ہے تو چاہیئے کہ وہ قتل میں حد سے آگے نہ بڑھے

اِنَّهٗ كَانَ مَنْصُوْرًا ﴿٣٣﴾ وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ ۠

بے شک اُس کی مدد کی گئی ہے۔ اور یتیم کے مال کے قریب نہ جاؤ مگر ایسے طریقہ سے جو (یتیم کے لئے) بہتر ہو یہاں تک کہ وہ اپنی جوانی کو پہنچ جائے

وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ ۚ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْــُٔوْلًا ﴿٣٤﴾ وَاَوْفُوا الْكَيْلَ اِذَا كِلْتُمْ وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ ۭ

اور عہد کو پورا کرو بے شک عہد کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ اور ناپ کو پورا کرو جب بھی ناپو اور سیدھی ترازو کے ساتھ وزن کرو

ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ﴿٣٥﴾ وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ۭ

یہ طریقہ بہتر ہے اور اس کا انجام بھی بہت اچھا ہے۔ اور ایسی چیز کے پیچھے نہ پڑو جس کا تمہیں علم نہ ہو

اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰۗىِٕكَ كَانَ عَنْهُ مَسْــُٔوْلًا ﴿٣٦﴾ وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا ۚ

بے شک کان اور آنکھ اور دل ان سب کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ اور زمین میں اکڑ کر مت چلو

اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا ﴿٣٧﴾ كُلُّ ذٰلِكَ كَانَ سَيِّئُهٗ عِنْدَ رَبِّكَ مَكْرُوْهًا ﴿٣٨﴾

بے شک نہ تو تم زمین کو پھاڑ سکتے ہو اور نہ لمبائی میں پہاڑوں کو پہنچ سکتے ہو۔ ان سب باتوں کا بُرا پہلو تمہارے رب کے نزدیک ناپسندیدہ ہے۔

ذٰلِكَ مِمَّآ اَوْحٰٓى اِلَيْكَ رَبُّكَ مِنَ الْحِكْمَةِ ۭ وَلَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰـهًا اٰخَرَ

یہ حکمت کی ان باتوں میں سے ہیں جو آپ کے رب نے آپ پر وحی فرمائی ہیں اور (اے مخاطب!) اللہ کے ساتھ کوئی دوسرا معبود نہ بنا

فَتُلْقٰى فِيْ جَهَنَّمَ مَلُوْمًا مَّدْحُوْرًا ﴿٣٩﴾ اَفَاَصْفٰىكُمْ رَبُّكُمْ بِالْبَنِيْنَ

ورنہ تو ملامت کیا ہوا دھتکارا ہوا جہنم میں ڈالا جائے گا۔ کیا تمہارے رب نے تمہیں بیٹوں کے لئے چن لیا ہے

ع وَاتَّخَذَ مِنَ الْمَلٰۗىِٕكَةِ اِنَاثًا ۭ اِنَّكُمْ لَتَقُوْلُوْنَ قَوْلًا عَظِيْمًا ﴿٤٠﴾

اور (اپنے لئے) اس نے فرشتوں کو بیٹیاں بنا لیا ہے؟ یقیناً تم ضرور بڑی (سخت) بات کہہ رہے ہو۔

وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِيَذَّكَّرُوْا ۭ وَمَا يَزِيْدُهُمْ اِلَّا نُفُوْرًا ﴿٤١﴾

اور یقیناً ہم نے اِس قرآن میں (مضامین کو) طرح طرح سے بیان کیا ہے تا کہ وہ نصیحت حاصل کریں مگر اس سے ان کی نفرت ہی بڑھتی جاتی ہے۔

قُلْ لَّوْ كَانَ مَعَهٗٓ اٰلِـهَةٌ كَمَا يَقُوْلُوْنَ

آپ فرمادیجیے اگر اس (اللہ) کے ساتھ اور معبود بھی ہوتے جیسا کہ یہ لوگ کہتے ہیں

اِذًا لَّابْتَغَوْا اِلٰى ذِي الْعَرْشِ سَبِيْلًا ﴿٤٢﴾ سُبْحٰنَهٗ

تب تو وہ ضرور عرش والے تک پہنچنے کے لئے کوئی راستہ ڈھونڈ لیتے۔ وہ (اللہ) پاک ہے

وَتَعٰلٰى عَمَّا يَقُوْلُوْنَ عُلُوًّا كَبِيْرًا ﴿٤٣﴾ تُسَبِّحُ لَهُ السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ وَالْاَرْضُ

اور ان باتوں سے بہت بلند و برتر ہے جو یہ لوگ کہتے ہیں۔ اسی کی پاکی بیان کرتے ہیں ساتوں آسمان اور زمین

اہم نکات

وَمَنْ فِيْهِنَّ ۭ وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ

اور جو کوئی بھی ان میں ہیں اور کوئی چیز ایسی نہیں ہے جو اس کی حمد کے ساتھ اس کی پاکی بیان نہ کرتی ہو

وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيْحَهُمْ ۭ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا ۝۴۴ وَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ

لیکن تم اُن کی تسبیح کو سمجھ نہیں سکتے بے شک وہ بڑا حلم والا بڑا بخشنے والا ہے۔ اور جب آپ قرآن پڑھتے ہیں

جَعَلْنَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ حِجَابًا مَّسْتُوْرًا ۝۴۵

(تو) ہم آپ کے اور ان لوگوں کے درمیان جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے حائل کر دیتے ہیں ایک چُھپا ہوا پردہ۔

وَّجَعَلْنَا عَلٰي قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ۭ

اور ہم ان کے دلوں پر پردے ڈال دیتے ہیں تاکہ وہ اسے سمجھ نہ سکیں اور ان کے کانوں میں بوجھ (پیدا کر دیتے ہیں)

وَاِذَا ذَكَرْتَ رَبَّكَ فِي الْقُرْاٰنِ وَحْدَهٗ وَلَّوْا عَلٰٓي اَدْبَارِهِمْ نُفُوْرًا ۝۴۶

اور جب آپ قرآن میں تنہا اپنے رب کا ذکر کرتے ہیں تو وہ پیٹھ پھیر کر نفرت کرتے ہوئے بھاگ جاتے ہیں۔

نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَسْتَمِعُوْنَ بِهٖٓ اِذْ يَسْتَمِعُوْنَ اِلَيْكَ وَاِذْ هُمْ نَجْوٰٓى

ہم خوب جانتے ہیں جس غرض سے یہ اِسے سنتے ہیں جب یہ آپ کی طرف کان لگاتے ہیں اور جب یہ سرگوشیاں کرتے ہیں

اِذْ يَقُوْلُ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا ۝۴۷ اُنْظُرْ

جب ظالم (یوں) کہتے ہیں تم تو بس پیروی کر رہے ہو ایسے آدمی کی جس پر جادو کیا گیا ہے۔ آپ دیکھیے

كَيْفَ ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَبِيْلًا ۝۴۸ وَقَالُوْٓا

وہ آپ کے لئے کیسی مثالیں بیان کرتے ہیں تو وہ گمراہ ہو گئے ہیں لہٰذا اب وہ کوئی راستہ نہیں پا سکتے۔ اور وہ کہتے ہیں

ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا وَّرُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا جَدِيْدًا ۝۴۹ قُلْ كُوْنُوْا حِجَارَةً اَوْ حَدِيْدًا ۝۵۰

کہ جب ہم (مر کر) ہڈیاں اور ریزہ ریزہ ہو جائیں گے تو کیا ہم نئے سرے سے پیدا کر کے اُٹھائے جائیں گے۔ آپ فرما دیجئے تم پتھر بن جاؤ یا لوہا۔

اَوْ خَلْقًا مِّمَّا يَكْبُرُ فِيْ صُدُوْرِكُمْ ۚ فَسَيَقُوْلُوْنَ مَنْ يُّعِيْدُنَا ۭ قُلِ الَّذِيْ

یا کوئی ایسی مخلوق جو تمہارے خیال میں (ان سے بھی) زیادہ سخت ہو تو عنقریب وہ کہیں گے کہ کون ہمیں دوبارہ زندہ کرے گا؟ آپ فرما دیجئے وہی ہے

فَطَرَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ ۚ فَسَيُنْغِضُوْنَ اِلَيْكَ رُءُوْسَهُمْ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هُوَ ۭ قُلْ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ قَرِيْبًا ۝۵۱

جس نے تمہیں پہلی مرتبہ پیدا فرمایا تھا پھر وہ آپ کے سامنے اپنے سر ہلائیں گے اور کہیں گے کہ یہ کب ہو گا؟ آپ فرما دیجئے اُمید ہے کہ وہ قریب ہو۔

ع ۵/۱۲ يَوْمَ يَدْعُوْكُمْ فَتَسْتَجِيْبُوْنَ بِحَمْدِهٖ وَتَظُنُّوْنَ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا ۝۵۲ ع

جس دن وہ تمہیں بُلائے گا تو تم اُس کی حمد کرتے ہوئے اُس کا جواب دو گے اور تم خیال کرو گے کہ (دنیا میں) بہت تھوڑا عرصہ ٹھہرے ہو۔

علم و عمل کی باتیں

۱- نبی کریم ﷺ کو رات کے اِنتہائی قلیل حصّے میں زمین و آسمان کے نظارے کرا دینا اللہ ﷻ کی قدرتِ کاملہ کا بہت عظیم اِظہار اور آپ ﷺ کا بہت عظیم معجزہ ہے۔(سورۂ بنی اسرائیل، آیت:۱)

۲- ایمان کا حاصل یہ ہے کہ اِعتماد اور بھروسہ صرف اللہ ﷻ پر ہو جائے کیوں کہ حقیقتاً اور مستقلاً مددگار اللہ ﷻ ہی ہے۔ (سورۂ بنی اسرائیل، آیت:۲)

۳- ہر انسان کا نامۂ اعمال تیار ہو رہا ہے جو قیامت کے دن اس کے ہاتھ میں دے دیا جائے گا۔(سورۂ بنی اسرائیل، آیات:۱۳، ۱۴)

۴- جو ہدایت اختیار کرے اس کا فائدہ اسی کا ہو گا۔ جو گمراہ ہوا تو اس کا نقصان بھی اُسی کو ہو گا۔ روزِ قیامت کوئی کسی کی طرف سے جواب دہ نہ ہو گا بلکہ ہر ایک اپنا ذمّہ دار خود ہو گا۔(سورۂ بنی اسرائیل، آیت:۱۵)

۵- دنیا ہر ایک کو مل سکتی ہے چاہنے نہ چاہنے پر بھی مل جاتی ہے مگر آخرت کی کامیابی اُسی کے لئے ہے جو اُس کا طلب گار ہو اور ایمان لا کر نیک عمل بھی کرے۔(سورۂ بنی اسرائیل، آیات:۱۸، ۱۹)

۶- ہمیں والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنا چاہیئے۔ ہمیشہ ان سے اَدب و احترام اور نرمی سے بات کرنی چاہیئے، ان کی ہر طرح کی دل آزاری سے بچنا چاہیئے اور ان کے لئے اللہ ﷻ سے فضل و رحمت کی دعا کرتے رہنا چاہیئے۔(سورۂ بنی اسرائیل، آیات:۲۳، ۲۴)

۷- ہمیں اپنا مال اپنے ضرورت مند رشتہ داروں، مسکینوں اور مسافروں پر خرچ کرنا چاہیئے اور مال کو بے جا حرام و ناجائز کاموں پر خرچ نہیں کرنا چاہیئے۔(سورۂ بنی اسرائیل، آیات:۲۶، ۲۷)

۸- اولاد کو مُفلسی کے ڈر سے قتل کر دینا بہت بڑا گناہ ہے اللہ ﷻ والدین کا بھی رازق ہے اور اولاد کا بھی۔(سورۂ بنی اسرائیل، آیت:۳۱)

۹- ہمیں زنا تک لے جانے والے بے شرمی اور بے پردگی کے ہر کام سے بچنا چاہیئے کیونکہ زنا بے حیائی اور بہت بُرا راستہ ہے جس سے پورا معاشرہ برباد ہو جاتا ہے۔(سورۂ بنی اسرائیل، آیت:۳۲)

۱۰- ہمیں حصولِ علم کی مسلسل کوشش کرنی چاہیئے۔ ہمارا عقیدہ، فِکر، عمل اور طرزِ زندگی صحیح علم کے مطابق ہونا چاہیئے۔ (سورۂ بنی اسرائیل، آیت:۳۶)

سمجھیں اور حل کریں

سوال ۱ خالی جگہیں پُر کریں:

(۱) آیت ۱۴ میں نامہ اعمال کا ذکر ہے کہ قیامت کے دن انسان کا حساب لینے کے لئے ۔۔۔۔۔ کافی ہو گا۔

(۲) آیت:۱۶ کی روشنی میں کسی قوم کی ہلاکت کا سبب اس قوم کے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ طبقہ کی نافرمانیاں بنتی ہیں۔

(۳) آیت:۲۳ میں اللہ ﷻ نے ہمیں والدین کے بارے میں ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ تک کہنے سے منع فرمایا ہے۔

(۴) آیت:۲۷ میں مال کو بے جا خرچ کرنے والوں کو ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ قرار دیا گیا ہے۔

(۵) آیت:۳۳ کی روشنی میں قاتل کو معاف کر دینے یا قصاص لینے یا خون بہا قبول کر لینے کا حق اللہ ﷻ نے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کو دیا ہے۔

سوال ۲ مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دیجیے:

۱- پہلی آیت کی روشنی میں مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دیجیے۔

نمبر شمار	سوالات	جوابات
۱	اس آیت میں کس واقعہ کا ذکر ہے؟	
۲	اللہ ﷻ نے اپنے کس خاص و مقرب بندے کو سیر کرائی؟	
۳	سیر کس وقت کرائی گئی؟	
۴	سیر کا آغاز کہاں سے ہوا؟	
۵	سیر کا اختتام کہاں ہوا؟	
۶	اس سیر کی حکمت کیا تھی؟	

۲- بنی اسرائیل کے عُروج وزوال کے مطالعہ کے بعد ان کی تاریخ مختصراً اِس طرح لکھیں جیسا کہ نمونے کے لئے پہلا عروج لکھا کیا گیا ہے۔

بنی اسرائیل کا عروج وزوال	مختصر تاریخ
بنی اسرائیل کا پہلا عُروج	حضرت یوشع بن نون علیہ السلام، حضرت طالوت، حضرت داؤد علیہ السلام، حضرت سلیمان علیہ السلام
بنی اسرائیل کا پہلا زوال	
بنی اسرائیل کا دوسرا عُروج	
بنی اسرائیل کا دوسرا زوال	

۳- دوسرے رکوع میں طالبِ دنیا اور طالبِ آخرت کا کیا انجام بیان کیا گیا ہے؟

____

____

____

____

____

۴- تیسرے اور چوتھے رکوع میں اسلام کی معاشرتی تعلیمات کو بیان کیا گیا ہے۔ دیئے گئے چارٹ میں متعلقہ عنوان کے سامنے آیت نمبر کا حوالہ تحریر کریں۔

نمبر شمار	اسلام کی معاشرتی تعلیمات	آیت نمبر
۱	شرک سے اجتناب کرنا	
۲	والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنا	
۳	اہل حق کے حقوق ادا کرنا	
۴	مال بے جا خرچ نہ کرنا	
۵	ضرورت مندوں سے معذرت کرتے ہوئے اچھا طریقہ اختیار کرنا	
۶	مال خرچ کرنے میں میانہ روی اختیار کرنا	
۷	اولاد کو مفلسی کے ڈر سے قتل نہ کرنا	
۸	زنا کے قریب بھی نہ جانا	
۹	کسی جان کو ناحق قتل نہ کرنا	
۱۰	یتیم کے مال کی حفاظت کرنا	
۱۱	وعدہ پورا کرنا	
۱۲	پورا ناپنا	
۱۳	پورا تولنا	
۱۴	ظن و گمان کی پیروی نہ کرنا	
۱۵	تکبر نہ کرنا	

۵- پانچویں رکوع کے مطابق ذیل میں دیئے گئے منکرین آخرت کے تین سوالات کے اللہ ﷻ نے کیا جوابات دیئے؟

نمبر شمار	منکرین آخرت کے سوالات	اللہ ﷻ کا جواب
۱	کیا ہم مرنے کے بعد جب ہڈی ہڈی اور چورہ چورہ ہو جائیں گے تو کیا دوبارہ اٹھائے جائیں گے؟	
۲	ہمیں کون دوبارہ اٹھائے گا؟	
۳	ہمیں کب دوبارہ اٹھایا جائے گا؟	

سوال ۳ والدین کے مقام اور اُن کے حقوق پر نوٹ لکھیں۔

گھریلو سرگرمی

- "واقعہ معراج" نبی کریم ﷺ کا بہت بڑا معجزہ ہے۔ سیرت النبی ﷺ کی کتابوں سے آپ ﷺ کے تین مزید معجزات تلاش کر کے لکھیں۔
- ہمارے معاشرہ میں مال کے بے جا خرچ کیئے جانے کی کم از کم دس مثالیں تحریر کریں۔

دستخط استاد: ____________ دستخط والدین / سرپرست: ____________

سبق: ۱۷

سُوْرَۃُ بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡل

سورۂ بنی اسرائیل ۱۷ (حصّہ دوم) آیات: ۵۳ تا ۱۱۱

وَ قُلۡ لِّعِبَادِیۡ یَقُوۡلُوا الَّتِیۡ ہِیَ اَحۡسَنُ ؕ اِنَّ الشَّیۡطٰنَ یَنۡزَغُ بَیۡنَہُمۡ ؕ

اور (اے رسول ﷺ!) آپ میرے بندوں سے فرما دیجیے کہ وہ ایسی بات کہیں جو بہتر ہو بے شک شیطان ان کے درمیان فساد ڈالتا ہے

اِنَّ الشَّیۡطٰنَ کَانَ لِلۡاِنۡسَانِ عَدُوًّا مُّبِیۡنًا ﴿۵۳﴾ رَبُّکُمۡ اَعۡلَمُ بِکُمۡ ؕ اِنۡ یَّشَاۡ یَرۡحَمۡکُمۡ

بے شک شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے۔ تمہارا رب تمہیں خوب جانتا ہے اگر وہ چاہے تو تم پر رحم فرمائے

اَوۡ اِنۡ یَّشَاۡ یُعَذِّبۡکُمۡ ؕ وَ مَاۤ اَرۡسَلۡنٰکَ عَلَیۡہِمۡ وَکِیۡلًا ﴿۵۴﴾ وَ رَبُّکَ اَعۡلَمُ بِمَنۡ فِی السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ ؕ

یا اگر چاہے تو تمہیں عذاب دے اور ہم نے آپ کو ان پر ذمہ دار بنا کر نہیں بھیجا۔ اور آپ کا رب ان کو خوب جانتا ہے جو آسمانوں اور زمینوں میں ہیں

وَ لَقَدۡ فَضَّلۡنَا بَعۡضَ النَّبِیّٖنَ عَلٰی بَعۡضٍ وَّ اٰتَیۡنَا دَاوٗدَ زَبُوۡرًا ﴿۵۵﴾

اور یقیناً ہم نے بعض انبیاء (علیہم السلام) کو بعض پر فضیلت بخشی اور ہم نے داؤد (علیہ السلام) کو زبور عطا فرمائی۔

قُلِ ادۡعُوا الَّذِیۡنَ زَعَمۡتُمۡ مِّنۡ دُوۡنِہٖ فَلَا یَمۡلِکُوۡنَ کَشۡفَ الضُّرِّ عَنۡکُمۡ

آپ (ﷺ) فرما دیجیے ان کو پکارو جن کو تم اس کے سوا (معبود) سمجھتے ہو تو وہ نہ تم سے تکلیف دور کرنے کا اختیار رکھتے ہیں

وَ لَا تَحۡوِیۡلًا ﴿۵۶﴾ اُولٰٓئِکَ الَّذِیۡنَ یَدۡعُوۡنَ یَبۡتَغُوۡنَ اِلٰی رَبِّہِمُ الۡوَسِیۡلَۃَ

اور نہ اسے بدلنے کا۔ جنہیں یہ پوجتے ہیں وہ خود اپنے رب تک پہنچنے کا وسیلہ تلاش کرتے ہیں

اَیُّہُمۡ اَقۡرَبُ وَ یَرۡجُوۡنَ رَحۡمَتَہٗ وَ یَخَافُوۡنَ عَذَابَہٗ ؕ

کہ ان میں سے کون (اللہ کے) زیادہ قریب ہے اور وہ اس کی رحمت کی اُمید رکھتے ہیں اور اس کے عذاب سے ڈرتے ہیں

اِنَّ عَذَابَ رَبِّکَ کَانَ مَحۡذُوۡرًا ﴿۵۷﴾ وَ اِنۡ مِّنۡ قَرۡیَۃٍ اِلَّا نَحۡنُ مُہۡلِکُوۡہَا قَبۡلَ یَوۡمِ الۡقِیٰمَۃِ

بے شک آپ کے رب کا عذاب ایسا ہے کہ اس سے ڈرا جائے۔ جتنی بھی بستیاں ہیں قیامت سے پہلے ہم انہیں ہلاک کر دیں گے

اَوۡ مُعَذِّبُوۡہَا عَذَابًا شَدِیۡدًا ؕ کَانَ ذٰلِکَ فِی الۡکِتٰبِ مَسۡطُوۡرًا ﴿۵۸﴾ وَ مَا مَنَعَنَاۤ اَنۡ نُّرۡسِلَ بِالۡاٰیٰتِ

یا انہیں سخت عذاب دیں گے یہ بات کتاب (یعنی لوحِ محفوظ) میں لکھی ہوئی ہے۔ اور ہم نے (فرمائشی) معجزات بھیجنے اس لئے روک دیئے

اِلَّاۤ اَنۡ کَذَّبَ بِہَا الۡاَوَّلُوۡنَ ؕ وَ اٰتَیۡنَا ثَمُوۡدَ النَّاقَۃَ مُبۡصِرَۃً

کہ پہلے لوگوں نے ان کو جھٹلا دیا تھا اور ہم نے (قوم) ثمود کو واضح نشانی کے طور پر اونٹنی عطا فرمائی

فَظَلَمُوۡا بِہَا ؕ وَ مَا نُرۡسِلُ بِالۡاٰیٰتِ اِلَّا تَخۡوِیۡفًا ﴿۵۹﴾

تو انہوں نے اس پر ظلم کیا اور ہم نشانیاں صرف ڈرانے کے لئے بھیجتے ہیں۔

وَ اِذۡ قُلۡنَا لَکَ اِنَّ رَبَّکَ اَحَاطَ بِالنَّاسِ ؕ

اور (یاد کیجیے) جب ہم نے آپ (ﷺ) سے کہا کہ بے شک آپ کے رب نے (اپنے علم سے) تمام لوگوں کا احاطہ کیا ہوا ہے

وَمَا جَعَلْنَا الرُّءْيَا الَّتِيْٓ اَرَيْنٰكَ اِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ

اور ہم نے (معراج میں) جو منظر آپ کو دکھایا تھا اسے ہم نے لوگوں کے لئے آزمائش (کا ذریعہ) بنایا ہے

وَالشَّجَرَةَ الْمَلْعُوْنَةَ فِي الْقُرْاٰنِ ۭ وَنُخَوِّفُهُمْ ۙ

اور اُس درخت کو بھی جس پر قرآن میں لعنت کی گئی ہے اور ہم انہیں ڈراتے ہیں

ع ٦ ٨ فَمَا يَزِيْدُهُمْ اِلَّا طُغْيَانًا كَبِيْرًا ۝ۧ٦٠ وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰۗىِٕكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ

مگر یہ (ڈرانا) ان کی سرکشی میں اضافہ ہی کرتا ہے۔ اور (یاد کیجیے) جب ہم نے فرشتوں سے فرمایا کہ آدم (علیہ السلام) کو سجدہ کرو

فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ۭ قَالَ ءَاَسْجُدُ لِمَنْ خَلَقْتَ طِيْنًا ۝ۚ٦١

تو ابلیس کے سوا سب نے سجدہ کیا اس نے کہا کیا میں اسے سجدہ کروں جسے تُو نے مٹی سے پیدا کیا ہے۔

قَالَ اَرَءَيْتَكَ هٰذَا الَّذِيْ كَرَّمْتَ عَلَيَّ ۡ

(ابلیس نے مزید) کہا (اے اللہ!) بھلا دیکھ تو اس کو جسے تُو نے مجھ پر فضیلت دی ہے

لَىِٕنْ اَخَّرْتَنِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَاَحْتَنِكَنَّ ذُرِّيَّتَهٗٓ اِلَّا قَلِيْلًا ۝٦٢

اگر تُو مجھے قیامت کے دن تک مہلت دے دے (تو) میں چند ایک کے سوا اس کی اولاد کو ضرور قابو میں کر کے رہوں گا۔

قَالَ اذْهَبْ فَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ فَاِنَّ جَهَنَّمَ جَزَاۗؤُكُمْ جَزَاۗءً مَّوْفُوْرًا ۝٦٣

(اللہ نے) فرمایا جا (تجھے مہلت ہے) تو ان میں سے جو بھی تیری پیروی کرے گا تو بے شک جہنم (ہی) تم سب کی پُوری پُوری سزا ہے۔

وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ وَاَجْلِبْ عَلَيْهِمْ بِخَيْلِكَ وَرَجِلِكَ

اور ان میں سے جس جس پر تیرا بس چلے انہیں اپنی آواز سے بہکالے اور اپنے سواروں اور پیادوں کو ان پر چڑھا دے

وَشَارِكْهُمْ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ وَعِدْهُمْ ۭ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ۝٦٤

اور اُن کے مالوں اور اولادوں میں شریک بن جا اور اُن سے (جھوٹے) وعدے کر اور شیطان جو وعدے ان سے کرتا ہے سب دھوکہ ہے۔

اِنَّ عِبَادِيْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ ۭ وَكَفٰى بِرَبِّكَ وَكِيْلًا ۝٦٥ رَبُّكُمُ الَّذِيْ

بے شک میرے بندوں پر تیرا کوئی زور نہیں چلے گا اور تیرا رب نگہبانی کے لئے کافی ہے۔ تمہارا رب وہ ہے جو

يُزْجِيْ لَكُمُ الْفُلْكَ فِي الْبَحْرِ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ ۭ اِنَّهٗ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا ۝٦٦

سمندر میں تمہارے لئے کشتیاں چلاتا ہے تاکہ تم اپنے رب کا فضل (رزق) تلاش کرو بے شک وہ تم پر نہایت رحم فرمانے والا ہے۔

وَاِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فِي الْبَحْرِ ضَلَّ مَنْ تَدْعُوْنَ اِلَّآ اِيَّاهُ ۚ

اور جب تمہیں سمندر میں کوئی تکلیف پہنچتی ہے (تو) جن کی تم اس (اللہ) کے سوا پوجا کرتے ہو سب (تمہارے ذہنوں سے) گم ہوجاتے ہیں

فَلَمَّا نَجّٰىكُمْ اِلَى الْبَرِّ اَعْرَضْتُمْ ۭ وَكَانَ الْاِنْسَانُ كَفُوْرًا ۝٦٧

پھر جب وہ (اللہ) تمہیں نجات دے کر خشکی کی طرف پہنچاتا ہے تو تم منہ موڑ لیتے ہو اور انسان بڑا ہی ناشکرا ہے۔

اہم نکات



اَفَاَمِنْتُمْ اَنْ يَّخْسِفَ بِكُمْ جَانِبَ الْبَرِّ اَوْ يُرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا

تو کیا تم بے خوف ہو اِس سے کہ وہ تمہیں خشکی کے کنارے (زمین میں) دھنسا دے یا وہ تم پر پتھر برسانے والی آندھی بھیج دے

ثُمَّ لَا تَجِدُوْا لَكُمْ وَكِيْلًا ﴿٦٨﴾ اَمْ اَمِنْتُمْ اَنْ يُّعِيْدَكُمْ فِيْهِ تَارَةً اُخْرٰى

پھر تم اپنے لئے کوئی بچانے والا نہ پاؤ گے۔ یا تم بے خوف ہوگئے ہو کہ وہ تمہیں اس (سمندر) میں دوبارہ لے جائے

فَيُرْسِلَ عَلَيْكُمْ قَاصِفًا مِّنَ الرِّيْحِ فَيُغْرِقَكُمْ بِمَا كَفَرْتُمْ

پھر تم پر سخت طوفانی ہوا بھیج دے پھر تمہیں تمہارے کفر کی وجہ سے غرق کر دے

ثُمَّ لَا تَجِدُوْا لَكُمْ عَلَيْنَا بِهٖ تَبِيْعًا ﴿٦٩﴾ وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْۤ اٰدَمَ

پھر تم اپنے لئے اس پر ہم سے کوئی پوچھ گچھ کرنے والا نہ پاؤ گے۔ اور یقیناً ہم نے آدم (علیہ السلام) کی اولاد کو عزت بخشی

وَحَمَلْنٰهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ

اور ہم نے انہیں خشکی اور تری میں (مختلف سواریوں پر) سوار کیا اور ہم نے انہیں پاکیزہ چیزوں سے رزق عطا فرمایا

وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيْلًا ﴿٧٠﴾ يَوْمَ نَدْعُوْا كُلَّ اُنَاسٍ بِاِمَامِهِمْ ع ١٠

اور انہیں اپنی بہت سی مخلوقات پر فضیلت عطا فرمائی۔ (یاد رکھو) اس دن جب ہم تمام انسانوں کو ان کے پیشواؤں کے ساتھ بلائیں گے

فَمَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ فَاُولٰٓئِكَ يَقْرَءُوْنَ كِتٰبَهُمْ

تو جس کا اعمال نامہ اس کے داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا تو یہ لوگ اپنا اعمال نامہ پڑھیں گے

وَلَا يُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ﴿٧١﴾ وَمَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖۤ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى

اور ان پر دھاگے برابر بھی ظلم نہیں کیا جائے گا۔ اور جو شخص اس (دنیا) میں اندھا رہا تو وہ آخرت میں بھی اندھا ہوگا

وَاَضَلُّ سَبِيْلًا ﴿٧٢﴾ وَاِنْ كَادُوْا لَيَفْتِنُوْنَكَ عَنِ الَّذِيْۤ اَوْحَيْنَاۤ اِلَيْكَ

اور راستہ سے بہت زیادہ بھٹکا ہوا ہوگا۔ اور قریب تھا کہ وہ آپ کو (حق سے) ہٹا دیں اس سے جو ہم نے آپ کی طرف وحی فرمائی ہے

لِتَفْتَرِيَ عَلَيْنَا غَيْرَهٗ ۖ وَاِذًا لَّاتَّخَذُوْكَ خَلِيْلًا ﴿٧٣﴾

تاکہ آپ اس کے علاوہ کوئی اور بات ہم سے منسوب کر دیں اور اس صورت میں وہ آپ کو (اپنا) دوست بنا لیتے۔

وَلَوْلَاۤ اَنْ ثَبَّتْنٰكَ لَقَدْ كِدْتَّ تَرْكَنُ اِلَيْهِمْ شَيْئًا قَلِيْلًا ﴿٧٤﴾

اور اگر ہم آپ کو ثابت قدم نہ رکھتے تو قریب تھا کہ آپ ان کی طرف کچھ نہ کچھ جھک جاتے۔

اِذًا لَّاَذَقْنٰكَ ضِعْفَ الْحَيٰوةِ وَضِعْفَ الْمَمَاتِ

(بالفرض ایسا ہو جاتا تو) اس وقت ہم آپ کو دوگنا (عذاب) زندگی میں اور دوگنا موت میں چکھاتے

ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ عَلَيْنَا نَصِيْرًا ﴿٧٥﴾ وَاِنْ كَادُوْا لَيَسْتَفِزُّوْنَكَ مِنَ الْاَرْضِ

پھر آپ اپنے لئے ہمارے مقابلہ میں کوئی مددگار نہ پاتے۔ اور قریب تھا کہ وہ اس سرزمین (مکہ) سے آپ کے قدم اکھاڑ دیں

لِيُخۡرِجُوۡكَ مِنۡهَا وَاِذًا لَّا يَلۡبَثُوۡنَ خِلٰفَكَ اِلَّا قَلِيۡلًا ۝٧٦

تاکہ آپ کو اس سے نکال دیں اور (بالفرض ایسا ہوجاتا تو) یہ بھی آپ کے بعد زیادہ دیر یہاں ٹھہر نہ سکتے۔

سُنَّةَ مَنۡ قَدۡ اَرۡسَلۡنَا قَبۡلَكَ مِنۡ رُّسُلِنَا وَلَا تَجِدُ لِسُنَّتِنَا تَحۡوِيۡلًا ۝٧٧ ع ٨/٧

(یہی ہمارا) طریقہ رہا ہے ان رسولوں کے بارے میں جنہیں ہم نے آپ سے پہلے بھیجا ہے اور آپ ہمارے طریقے میں کوئی تبدیلی نہیں پائیں گے۔

اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوۡكِ الشَّمۡسِ اِلٰى غَسَقِ الَّيۡلِ وَقُرۡاٰنَ الۡفَجۡرِ ؕ

سورج ڈھلنے سے رات کے اندھیرے تک (ظہر عصر مغرب وعشا کی) نماز قائم کیجیے اور فجر کے وقت قرآن (پڑھا کیجیے)

اِنَّ قُرۡاٰنَ الۡفَجۡرِ كَانَ مَشۡهُوۡدًا ۝٧٨ وَمِنَ الَّيۡلِ فَتَهَجَّدۡ بِهٖ

بے شک فجر کے قرآن (نماز پڑھنے) میں (فرشتوں کی) حاضری ہوتی ہے۔ اور رات کے کچھ حصّے میں تہجد پڑھا کیجیے

نَافِلَةً لَّكَ ۖ عَسٰٓى اَنۡ يَّبۡعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا ۝٧٩ وَقُلۡ رَّبِّ

جو آپ کے لئے زائد (عبادت) ہے اُمید ہے کہ آپ کا رب آپ کو مقامِ محمود پر فائز فرمائے گا۔ اور دعا کیجیے اے میرے رب!

اَدۡخِلۡنِىۡ مُدۡخَلَ صِدۡقٍ وَّاَخۡرِجۡنِىۡ مُخۡرَجَ صِدۡقٍ وَّاجۡعَلۡ لِّىۡ مِنۡ لَّدُنۡكَ سُلۡطٰنًا نَّصِيۡرًا ۝٨٠

مجھے (ہر جگہ) سچائی کے ساتھ داخل فرما اور سچائی کے ساتھ ہی مجھے نکال اور مجھے اپنے پاس سے غلبہ (اور) مدد عطا فرما۔

وَقُلۡ جَآءَ الۡحَـقُّ وَزَهَقَ الۡبَاطِلُ ؕ اِنَّ الۡبَاطِلَ كَانَ زَهُوۡقًا ۝٨١ وَنُنَزِّلُ مِنَ الۡقُرۡاٰنِ

اور آپ (ﷺ) فرما دیجیے حق آگیا اور باطل مٹ گیا بے شک باطل مٹنے ہی والا ہے۔ اور ہم قرآن میں وہ چیز نازل فرماتے ہیں

مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحۡمَةٌ لِّلۡمُؤۡمِنِيۡنَ ۙ وَلَا يَزِيۡدُ الظّٰلِمِيۡنَ اِلَّا خَسَارًا ۝٨٢ وَاِذَاۤ اَنۡعَمۡنَا عَلَى الۡاِنۡسَانِ

جو ایمان والوں کے لئے شفا اور رحمت ہے اور وہ ظالموں کے نقصان ہی میں اضافہ کرتا ہے۔ اور جب ہم انسان پر انعام فرماتے ہیں

اَعۡرَضَ وَنَاٰ بِجَانِبِهٖ ۚ وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ كَانَ يَـئُوۡسًا ۝٨٣ قُلۡ

وہ منہ موڑ لیتا ہے اور پہلو پھیر لیتا ہے اور جب اسے کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ مایوس ہوجاتا ہے۔ آپ (ﷺ) فرما دیجیے

كُلٌّ يَّعۡمَلُ عَلٰى شَاكِلَتِهٖ ؕ فَرَبُّكُمۡ اَعۡلَمُ بِمَنۡ هُوَ اَهۡدٰى سَبِيۡلًا ۝٨٤ ع ٩/٧

ہر ایک اپنے طریقہ پر عمل کرتا ہے تو آپ کا رب خوب جانتا ہے کہ کون زیادہ صحیح راستہ پر ہے۔

وَيَسۡـئَلُوۡنَكَ عَنِ الرُّوۡحِ ؕ قُلِ الرُّوۡحُ مِنۡ اَمۡرِ رَبِّىۡ

اور وہ آپ سے روح کے بارے میں سوال کرتے ہیں آپ فرما دیجیے کہ روح میرے رب کے حکم سے ہے

وَمَاۤ اُوۡتِيۡتُمۡ مِّنَ الۡعِلۡمِ اِلَّا قَلِيۡلًا ۝٨٥ وَلَـئِنۡ شِئۡنَا لَنَذۡهَبَنَّ بِالَّذِىۡۤ اَوۡحَيۡنَاۤ اِلَيۡكَ

اور تمہیں بہت تھوڑا علم دیا گیا ہے۔ اور اگر ہم چاہیں تو ضرور (واپس) لے جائیں جو وحی ہم نے آپ کی طرف فرمائی ہے

ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ بِهٖ عَلَيۡنَا وَكِيۡلًا ۝٨٦ اِلَّا رَحۡمَةً مِّنۡ رَّبِّكَ ؕ

پھر آپ اس بارے میں ہمارے مقابلہ میں اپنے لئے کوئی حمایتی نہ پائیں گے۔ مگر آپ کے رب کی رحمت ہے (کہ وہ ایسا نہیں کرتا)

إِنَّ فَضْلَهُ كَانَ عَلَيْكَ كَبِيرًا ﴿٨٧﴾ قُلْ لَئِنِ اجْتَمَعَتِ الْإِنْسُ وَالْجِنُّ

بے شک آپ پر اس کا بہت بڑا فضل ہے۔ آپ فرما دیجئے اگر تمام انسان اور جنّات جمع ہو جائیں

عَلَىٰ أَنْ يَأْتُوا بِمِثْلِ هَٰذَا الْقُرْآنِ لَا يَأْتُونَ بِمِثْلِهِ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيرًا ﴿٨٨﴾

اس (بات) پر کہ وہ اس قرآن جیسا بنا لائیں (تب بھی) وہ اس جیسا نہیں لا سکیں گے اگرچہ وہ ایک دوسرے کے مددگار بھی بن جائیں۔

وَلَقَدْ صَرَّفْنَا لِلنَّاسِ فِي هَٰذَا الْقُرْآنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ فَأَبَىٰ أَكْثَرُ النَّاسِ إِلَّا كُفُورًا ﴿٨٩﴾

اور یقیناً ہم نے اس قرآن میں لوگوں کے (سمجھانے کے) لئے ہر قسم کی مثالیں طرح طرح سے بیان فرمائی ہیں لیکن اکثر لوگ انکار ہی کرتے رہے۔

وَقَالُوا لَنْ نُؤْمِنَ لَكَ حَتَّىٰ تَفْجُرَ لَنَا مِنَ الْأَرْضِ يَنْبُوعًا ﴿٩٠﴾

اور انہوں نے کہا ہم ہرگز آپ کی بات نہ مانیں گے یہاں تک کہ آپ ہمارے لئے زمین سے کوئی چشمہ جاری کر دیں۔

أَوْ تَكُونَ لَكَ جَنَّةٌ مِنْ نَخِيلٍ وَعِنَبٍ فَتُفَجِّرَ الْأَنْهَارَ خِلَالَهَا تَفْجِيرًا ﴿٩١﴾

یا آپ کے لئے کھجوروں اور انگوروں کا ایک باغ ہو پھر آپ اس کے درمیان بہت سی نہریں جاری کر دیں۔

أَوْ تُسْقِطَ السَّمَاءَ كَمَا زَعَمْتَ عَلَيْنَا كِسَفًا أَوْ تَأْتِيَ بِاللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ قَبِيلًا ﴿٩٢﴾

یا آپ آسمان کو ہم پر ٹکڑے ٹکڑے کرکے گرا دیں جیسا کہ آپ کا خیال ہے یا آپ اللہ کو اور فرشتوں کو (ہمارے) سامنے لے آئیں۔

أَوْ يَكُونَ لَكَ بَيْتٌ مِنْ زُخْرُفٍ أَوْ تَرْقَىٰ فِي السَّمَاءِ ۚ وَلَنْ نُؤْمِنَ لِرُقِيِّكَ

یا آپ کے لئے سونے کا ایک گھر ہو یا آپ آسمان پر چڑھ جائیں اور ہم آپ کے چڑھنے کو بھی نہ مانیں گے

حَتَّىٰ تُنَزِّلَ عَلَيْنَا كِتَابًا نَقْرَؤُهُ ۗ قُلْ سُبْحَانَ رَبِّي هَلْ كُنْتُ إِلَّا بَشَرًا رَسُولًا ﴿٩٣﴾ ع ١٠ ٩

یہاں تک کہ آپ ایک کتاب اُتار لائیں جسے ہم خود پڑھیں آپ فرما دیجئے میرا رب پاک ہے میں تو ایک بشر (اور اللہ کا) رسول ہوں۔

وَمَا مَنَعَ النَّاسَ أَنْ يُؤْمِنُوا إِذْ جَاءَهُمُ الْهُدَىٰ إِلَّا أَنْ قَالُوا

اور لوگوں کو ایمان لانے سے نہیں روکا جب ان کے پاس ہدایت آگئی مگر اسی بات نے کہ انہوں نے کہا

أَبَعَثَ اللَّهُ بَشَرًا رَسُولًا ﴿٩٤﴾ قُلْ لَوْ كَانَ فِي الْأَرْضِ مَلَائِكَةٌ

کیا اللہ نے بشر کو رسول بنا کر بھیجا ہے؟ آپ فرما دیجئے کہ اگر زمین میں (انسانوں کے بجائے) فرشتے ہوتے

يَمْشُونَ مُطْمَئِنِّينَ لَنَزَّلْنَا عَلَيْهِمْ مِنَ السَّمَاءِ مَلَكًا رَسُولًا ﴿٩٥﴾ قُلْ

جو اطمینان سے چلتے پھرتے تو ضرور ہم ان پر آسمانوں سے فرشتہ رسول (بناکر) بھیجتے۔ آپ فرما دیجئے

كَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ ۚ إِنَّهُ كَانَ بِعِبَادِهِ خَبِيرًا بَصِيرًا ﴿٩٦﴾

میرے اور تمہارے درمیان اللہ ہی گواہ کافی ہے بے شک وہ اپنے بندوں سے بڑا باخبر خوب دیکھنے والا ہے۔

وَمَنْ يَهْدِ اللَّهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ ۖ وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِهِ ۖ

اور جسے اللہ ہدایت عطا فرمائے وہی ہدایت یافتہ ہے اور جسے وہ گمراہ کردے تو آپ اس کے لئے اُس (اللہ) کے سوا کوئی مددگار نہ پائیں گے

اہم نکات



وَنَحْشُرُهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ عُمْيًا وَّبُكْمًا وَّصُمًّا ؕ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ كُلَّمَا خَبَتْ

اور ہم قیامت کے دن انہیں منہ کے بل اندھے، گونگے اور بہرے اٹھائیں گے ان کا ٹھکانا جہنم ہے جب کبھی (جہنم کی آگ) بجھنے لگے گی

زِدْنٰهُمْ سَعِيْرًا ﴿۹۷﴾ ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمْ بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا وَقَالُوْٓا

ہم ان کے لئے اور بھڑکا دیں گے۔ یہ ان کی سزا ہے کیونکہ انہوں نے ہماری آیتوں کا انکار کیا اور وہ کہتے ہیں

ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا وَّرُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا جَدِيْدًا ﴿۹۸﴾

کیا جب ہم (مر کر) ہڈیاں اور ریزہ ریزہ ہوجائیں گے تو کیا ہم نئے سرے سے پیدا کرکے اُٹھائے جائیں گے؟

اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ

کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ بے شک وہ اللہ جس نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا فرمایا ہے

قَادِرٌ عَلٰٓى اَنْ يَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ وَجَعَلَ لَهُمْ اَجَلًا لَّا رَيْبَ فِيْهِ ؕ

(وہ) اس بات پر قادر ہے کہ ان جیسے (دوبارہ) پیدا فرما دے اور اس نے ان کے لئے ایک وقت مقرر فرما دیا ہے جس میں کوئی شک نہیں

فَاَبَى الظّٰلِمُوْنَ اِلَّا كُفُوْرًا ﴿۹۹﴾ قُلْ لَّوْ اَنْتُمْ تَمْلِكُوْنَ خَزَآئِنَ رَحْمَةِ رَبِّيْٓ

پھر بھی ظالم لوگ انکار ہی کرتے رہے۔ آپ فرما دیجیے اگر تم میرے رب کی رحمت کے خزانوں کے مالک ہوتے

ع ۱۱

اِذًا لَّاَمْسَكْتُمْ خَشْيَةَ الْاِنْفَاقِ ؕ وَكَانَ الْاِنْسَانُ قَتُوْرًا ﴿۱۰۰﴾

تو تم (سب) خرچ ہوجانے کے ڈر سے ضرور (ہاتھ) روک لیتے اور انسان بہت ہی تنگ دل ہے۔

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى تِسْعَ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ فَسْـَٔلْ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ

اور یقیناً ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو نو واضح نشانیاں عطا فرمائیں تو آپ بنی اسرائیل سے پوچھیے

اِذْ جَآءَهُمْ فَقَالَ لَهٗ فِرْعَوْنُ اِنِّيْ لَاَظُنُّكَ يٰمُوْسٰى مَسْحُوْرًا ﴿۱۰۱﴾

جب وہ (موسیٰ علیہ السلام) ان کے پاس آئے تو فرعون نے ان سے کہا اے موسیٰ! میں خیال کرتا ہوں کہ تم پر جادو کیا گیا ہے۔

قَالَ لَقَدْ عَلِمْتَ مَآ اَنْزَلَ هٰٓؤُلَآءِ اِلَّا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

(موسیٰ علیہ السلام نے) فرمایا یقیناً تم جانتے ہو کہ یہ (نشانیاں) آسمانوں اور زمینوں کے رب نے ہی نازل فرمائی ہیں

بَصَآئِرَ ۚ وَاِنِّيْ لَاَظُنُّكَ يٰفِرْعَوْنُ مَثْبُوْرًا ﴿۱۰۲﴾

بصیرت (غور و فکر والی) بناکر اور بے شک میں ضرور خیال کرتا ہوں کہ اے فرعون! تو ہلاک ہو جانے والا ہے۔

فَاَرَادَ اَنْ يَّسْتَفِزَّهُمْ مِّنَ الْاَرْضِ

پھر (فرعون نے) ارادہ کیا کہ ان (موسیٰ علیہ السلام) اور بنی اسرائیل کو (مصر کی) زمین سے نکال دے

فَاَغْرَقْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهٗ جَمِيْعًا ﴿۱۰۳﴾ وَّقُلْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ لِبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اسْكُنُوا الْاَرْضَ

تو ہم نے اسے اور جو اس کے ساتھ تھے سب کو غرق کر دیا۔ اور اس کے بعد ہم نے فرمایا بنی اسرائیل سے کہ تم زمین میں آباد ہو جاؤ

فَاِذَا جَآءَ وَعۡدُ الۡاٰخِرَةِ جِئۡنَا بِكُمۡ لَفِيۡفًا ﴿۱۰۴﴾ وَبِالۡحَقِّ اَنۡزَلۡنٰهُ

پھر جب آخرت کا وعدہ آجائے گا (تو) ہم تم سب کو اِکٹھا کر کے لے آئیں گے۔ اور ہم نے اس (قرآن) کو حق کے ساتھ نازل فرمایا

وَبِالۡحَقِّ نَزَلَ ؕ وَمَاۤ اَرۡسَلۡنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِيۡرًا ﴿۱۰۵﴾

اور یہ حق کے ساتھ ہی نازل ہوا اور ہم نے آپ کو صرف خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا (رسول) بنا کر بھیجا ہے۔

وَقُرۡاٰنًا فَرَقۡنٰهُ لِتَقۡرَاَهٗ عَلَى النَّاسِ عَلٰى مُكۡثٍ وَّنَزَّلۡنٰهُ تَنۡزِيۡلًا ﴿۱۰۶﴾

اور قرآن کو ہم نے تھوڑا تھوڑا (کر کے نازل) فرمایا تاکہ آپ اسے لوگوں پر ٹھہر ٹھہر کر پڑھیں اور ہم نے اسے تھوڑا تھوڑا کر کے نازل فرمایا ہے۔

قُلۡ اٰمِنُوۡا بِهٖۤ اَوۡ لَا تُؤۡمِنُوۡا ؕ اِنَّ الَّذِيۡنَ اُوۡتُوا الۡعِلۡمَ مِنۡ قَبۡلِهٖۤ اِذَا يُتۡلٰى عَلَيۡهِمۡ

آپ فرما دیجیے تم اس پر ایمان لاؤ یا ایمان نہ لاؤ بے شک جن لوگوں کو اس سے پہلے علم دیا گیا ہے جب یہ (قرآن) ان پر تلاوت کیا جاتا ہے

يَخِرُّوۡنَ لِلۡاَذۡقَانِ سُجَّدًا ۙ﴿۱۰۷﴾ وَّيَقُوۡلُوۡنَ سُبۡحٰنَ رَبِّنَاۤ اِنۡ كَانَ وَعۡدُ رَبِّنَا لَمَفۡعُوۡلًا ﴿۱۰۸﴾

(تو) وہ ٹھوڑیوں کے بل سجدہ میں گر پڑتے ہیں۔ اور وہ کہتے ہیں ہمارا رب پاک ہے بے شک ہمارے رب کا وعدہ پورا ہی ہو کر رہتا ہے۔

وَيَخِرُّوۡنَ لِلۡاَذۡقَانِ يَبۡكُوۡنَ وَيَزِيۡدُهُمۡ خُشُوۡعًا ۩ ﴿۱۰۹﴾ قُلِ ادۡعُوا اللّٰهَ السجدۃ

اور وہ ٹھوڑیوں کے بل روتے ہوئے گر پڑتے ہیں اور یہ (قرآن) ان کی عاجزی اور بڑھا دیتا ہے۔ آپ فرما دیجیے کہ تم اللہ (کہہ کر) پکارو

اَوِ ادۡعُوا الرَّحۡمٰنَ ؕ اَيًّا مَّا تَدۡعُوۡا فَلَهُ الۡاَسۡمَآءُ الۡحُسۡنٰى ۚ وَلَا تَجۡهَرۡ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتۡ بِهَا

یا رحمٰن (کہہ کر) پکارو جس (نام) سے بھی پکارو تو اس کے سب نام اچھے ہیں اور آپ اپنی نماز میں آواز بہت بلند نہ کریں اور نہ بالکل آہستہ کریں

وَابۡتَغِ بَيۡنَ ذٰلِكَ سَبِيۡلًا ﴿۱۱۰﴾ وَقُلِ الۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الَّذِىۡ لَمۡ يَتَّخِذۡ وَلَدًا

اور دونوں کے درمیان (معتدل) راستہ اختیار فرمائیں۔ اور فرما دیجیے تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے نہ کسی کو بیٹا بنایا

وَّلَمۡ يَكُنۡ لَّهٗ شَرِيۡكٌ فِى الۡمُلۡكِ وَلَمۡ يَكُنۡ لَّهٗ وَلِىٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرۡهُ تَكۡبِيۡرًا ﴿۱۱۱﴾ ع ۱۲ ۱۱

اور نہ ہی بادشاہی میں کوئی اس کا شریک ہے اور نہ کسی کمزوری کی وجہ سے اس کا کوئی دوست ہے اور اس کی خوب بڑائی بیان کیجیے۔

علم و عمل کی باتیں

۱- اللہ ﷻ کا قُرب تلاش کرنا، اللہ ﷻ کی رحمت کی اُمید رکھنا اور اللہ ﷻ کے عذاب سے خوف زدہ رہنا اللہ والوں کی صفات ہیں۔ (سورۂ بنی اسرائیل، آیت:۵۷)

۲- اللہ ﷻ نے انسان کو اشرفُ المخلوقات بنایا ہے۔ اس کا تقاضا ہے کہ انسان اللہ ﷻ کی فرماں برداری کرے اور ناشکری سے بچے۔ (سورۂ بنی اسرائیل، آیات:۶۱، ۷۰)

۳- شیطان مختلف حربے استعمال کر کے گناہوں کو مُزیّن کرتا ہے اور انسان کو گمراہ کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ شیطان کے یہ تمام حربے دھوکے کے سوا کچھ نہیں۔ (سورۂ بنی اسرائیل، آیت:۶۴)

۴- اللہ ﷻ کے منتخب بندے شیطان کی مکاریوں سے محفوظ رہتے ہیں ان پر شیطان کا کوئی بس نہیں چلتا۔ (سورۂ بنی اسرائیل، آیت: ۶۵)

۴- جس طرح مصیبت میں ہم اللہ ﷻ کو پکارتے ہیں اسی طرح راحت میں بھی اللہ ﷻ کو یاد رکھنا چاہیے۔ اس کی فرماں برداری اور شکر گزاری کرنی چاہیے۔ (سورۂ بنی اسرائیل، آیات:۶۷ تا ۶۹)

۵- نمازوں کی ادائیگی میں ایک اہم عمل تلاوتِ قرآن ہے۔ خصوصاً نمازِ فجر میں تلاوتِ قرآن بہت مقبول ہے۔ اس وقت رات اور دن کے فرشتے جمع ہو جاتے ہیں۔ (سورۂ بنی اسرائیل، آیت:۷۸)

۶- حق و باطل کا معرکہ ہمیشہ سے جاری ہے مگر باطل کی کوئی حقیقی بنیاد نہیں ہوتی۔ بالآخر حق ہی غالب ہوتا ہے اور باطل مٹ جاتا ہے۔ (سورۂ بنی اسرائیل، آیت:۸۱)

۷- قرآنِ حکیم مومنوں کے لئے شفا اور رحمت اور ظالموں کے لئے خسارے میں اضافہ کا سبب ہے۔ (سورۂ بنی اسرائیل، آیت:۸۲)

۸- جس طرح اللہ ﷻ نے زمین و آسمان یعنی پوری کائنات کو پیدا فرمایا اس کے لئے انسانوں کے جسموں کے ذرّات اور ہڈیوں کو جمع کر کے دوبارہ زندہ کر دینا کوئی مشکل نہیں۔ (سورۂ بنی اسرائیل، آیت:۹۸، ۹۹)

۹- میانہ روی تمام کاموں میں پسندیدہ ہے حتیٰ کہ عبادات (مثلاً نماز) میں بھی میانہ روی کی تلقین کی گئی ہے۔ (سورۂ بنی اسرائیل، آیت:۱۱۰)

۱۰- توحید کا تقاضا یہ بھی ہے کہ اللہ ﷻ کو ہی بادشاہِ حقیقی مانا جائے اور اس کی بڑائی کو تسلیم کرتے ہوئے اس کے احکامات پر عمل اور ان کا نِفاذ کیا جائے۔ (سورۂ بنی اسرائیل، آیت:۱۱۱)

سمجھیں اور حل کریں

سوال ۱ خالی جگہیں پُر کریں:

(۱) آیت:۶۰ کے مطابق اللہ ﷻ نے ـــــــــــــــــــــ اور ـــــــــــــــــــــ کو لوگوں کی آزمائش کا ذریعہ بنا دیا۔

(۲) آیت:۸۰ میں ـــــــــــــــــــــ کے ساتھ داخل ہونے ـــــــــــــــــــــ کے ساتھ نکلنے اور ـــــــــــــــــــــ کی دعا کا بیان ہے۔

(۳) آیت:۸۲ میں ذکر ہے کہ قرآنِ حکیم میں جو کچھ نازل کیا گیا ہے وہ اہل ایمان کے لئے ـــــــــــــــــــــ اور ـــــــــــــــــــــ ہے۔

(۴) آیت:۸۵ میں یہود کے سوال "روح کیا ہے؟" کا جواب دیا گیا ہے کہ روح ـــــــــــــــــــــ ہے۔

(۵) آیت:۹۷ کے مطابق جسے اللہ ﷻ ہدایت عطا فرمائے وہی ـــــــــــــــــــــ ہے۔

سوال ۲ مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دیجیے:

۱- ساتویں رکوع کی روشنی میں انسانوں پر ہونے والے شیطان کے حملوں کے بارے میں لکھیں۔

۲- ساتویں رکوع میں بنی آدم علیہ السلام کی کیا فضیلت بیان کی گئی ہے؟

۳- نویں رکوع کے آغاز میں نماز اور مقام محمود کے بارے میں کیا بیان کیا گیا ہے؟

۴- بارھویں رکوع کی روشنی میں قرآنِ حکیم کے بارے میں تین باتیں تحریر کریں۔

۵- بارھویں رکوع کے آخر میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی عظمت اور شان کے حوالے سے کون سی پانچ باتیں بیان کی گئی ہیں؟

سوال ۳ فرض نمازوں اور نمازِ تہجد کے فضائل پر احادیث مبارکہ کی روشنی میں نوٹ لکھیں۔

گھریلو سرگرمی

- اَسۡمَآءُ الۡحُسۡنٰی یعنی اللہ سُبۡحَانَہٗ وَتَعَالٰی کے مبارک ناموں کی فضیلت پر مبنی کوئی ایک حدیث لکھیں اور اَسۡمَآءُ الۡحُسۡنٰی ترجمہ کے ساتھ تحریر کریں نیز زبانی یاد کرکے روزانہ کی بنیاد پر پڑھنے کا معمول بنائیں۔
- صبح کے اوقات کو قیمتی بنانے کے لئے روزانہ پابندی کے ساتھ تلاوتِ قرآن مع ترجمہ کی منصوبہ بندی کریں اور اس پر خود بھی کاربند رہیں۔

دستخط استاد: ____________

دستخط والدین / سرپرست: ____________

سبق:۱۸ قصّہ اصحابِ کہف

نبی کریم ﷺ سے یہود کے تین سوالات

مکہ میں جب نبی کریم ﷺ کی دعوتِ اسلام پھیلنے لگی تو کفارِ مکہ سخت پریشان اور فکر مند ہوئے۔ کفارِ مکہ نے ایک وفد مدینہ کے قریب آباد یہودیوں کے پاس بھیجا کہ آپ اہلِ کتاب ہیں آپ لوگ محمد (ﷺ) کے بارے میں کیا کہتے ہیں اور آپ کی کتابوں میں آخری آنے والے نبی کی کیا علامات بیان ہوئی ہیں؟ یہود نے کہا کہ آپ لوگ محمد (ﷺ) سے تین سوالات پوچھیں اگر وہ ان کے جوابات دے دیں تو جان لیں کہ وہ واقعی اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے رسول ہیں۔ ا۔ روح کی حقیقت کیا ہے؟ ۲۔ اصحابِ کہف کون تھے؟ ۳۔ ذوالقرنین کون تھے؟

کفارِ مکہ نے واپس آکر یہ سوالات نبی کریم ﷺ سے پوچھے۔ کفارِ مکہ کو یقین تھا کہ آپ (ﷺ) نے تاریخ کا مطالعہ نہیں کیا ہے نہ ہی یہود و نصاریٰ کی کتابیں آپ (ﷺ) تک پہنچی ہیں۔ اس لئے آپ (ﷺ) ان سوالات کا جواب نہیں دے سکیں گے۔ لیکن اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے وحی کے ذریعہ نبی کریم ﷺ کو ان سوالات کے جوابات بتا دیئے۔ اس طرح ان سوالات کے جوابات نبی کریم ﷺ کے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے رسول ہونے کا ایک اور ثبوت بن گئے۔ روح کی حقیقت سُوۡرَۃُ بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ، آیت:۸۵ میں بیان ہوئی۔ اصحابِ کہف کا بیان سُوۡرَۃُ الۡکَہۡفِ، آیات:۹ تا ۲۶ اور ذوالقرنین کا ذکر سُوۡرَۃُ الۡکَہۡفِ، آیات:۸۳ تا ۹۸ میں کیا گیا ہے۔

اصحابِ کہف کا تعارف

عربی زبان میں "کَہۡف" غار کو کہتے ہیں۔ گویا اصحابِ کہف سے مراد "غار والے لوگ" ہیں۔ اصحابِ کہف کا ذکر قرآنِ حکیم میں سورۃ الکہف کی آیات ۹ تا ۲۶ میں تفصیل سے کیا گیا ہے۔ "اصحاب کہف" اللہ سبحانہ وتعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھنے والے چند نوجوان تھے۔ یہ نوجوان صرف ایک اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی عبادت کرتے اور شرک و بت پرستی سے دور رہتے تھے۔ جب ایک ظالم مشرک بادشاہ نے انہیں بت پرستی پر مجبور کیا تو ان نوجوانوں نے اپنے دین کی حفاظت کے لئے ایک کشادہ غار میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی پناہ اختیار کی۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے انہیں تقریباً ۳۰۰ سال سُلائے رکھا۔ اس طرح اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے نہایت غیر معمولی انداز میں ان نوجوانوں کی مدد فرمائی اور انہیں لوگوں کے لئے ایک نشانی بنا دیا۔

اصحابِ کہف کا جغرافیائی محل و مقام

اصحابِ کہف کے جغرافیائی مقام کے بارے میں کئی آراء موجود ہیں۔ جن میں سے دو درج ذیل ہیں:

ا۔ اصحابِ کہف کا مقام ایشیائے کوچک (Asia Minor) کے مغربی ساحل (موجودہ ترکی) پر رومیوں کی ریاست پیٹر اکا بڑا شہر افسوس (Ephesus) تھا جس کا اسلامی نام طرسوس تھا۔

۲۔ اصحابِ کہف کا مقام اُردن کے دارالحکومت کے قریب ایک شہر الرجیب (الرقیم) تھا۔ جسے رومی بادشاہ ٹراجان (Trajan) نے ۱۰۶ عیسوی میں فتح کیا تھا۔ یہاں ایک کشادہ غار موجود ہے جس میں آٹھ قبریں ہیں۔ غار جنوباً شمالاً سمت پر واقع ہوا ہے۔ غار کے اوپر سات ستونوں والی مسجد کے کھنڈرات بھی موجود ہیں۔ اُردن حکومت نے اس شہر کا نام الرقیم رکھ دیا ہے اور اسے "اصحابِ کہف" کا غار قرار دیا ہے۔

اصحابِ کہف کا زمانہ

ایک رائے یہ ہے کہ اصحابِ کہف حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پہلے گزرے ہیں۔ لیکن زیادہ پیش کی جانے والی رائے یہ ہے کہ اصحابِ کہف کا زمانہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد کا ہے جب کہ اس علاقہ میں ایک رومی ظالم مشرک بادشاہ ٹراجان (Trajan) کی حکومت تھی جس کا دورِ حکومت ۹۸ تا ۱۱۷ عیسوی ہے۔ یا پھر بادشاہ دقیانوس (Decius) کی حکومت تھی۔ جس کا دورِ حکومت ۲۴۹ تا ۲۵۱ عیسوی ہے۔ رومی بادشاہ قسطنطین (Constantine) نے ۳۰۰ عیسوی میں بُت پرستی ترک کر کے عیسائیت اختیار کر لی اور پوری رومی ریاست عیسائی ہو گئی۔ جب اصحابِ کہف اپنی نیند سے بیدار ہوئے تو اس وقت ظالم مشرک بادشاہ کا دور بہت پہلے ختم ہو چکا تھا۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھنے والے ایک عیسائی بادشاہ تھیوڈوسیس ثانی (Theodosius) کا دور تھا۔ جس کا دورِ حکومت ۴۰۸ تا ۴۵۰ عیسوی ہے۔

اصحابِ کہف کا تاریخی ربط

بنی اسرائیل (یعنی یہودیوں) نے جب حضرت یحیٰی علیہ السلام کو شہید کر دیا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو شہید کرنے کی کوشش کی تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ان پر عذاب نازل فرمایا۔ ۷۰ عیسوی میں رومی جنرل ٹائٹس (Titus) نے فلسطین پر حملہ کیا اور بڑی تعداد میں یہودیوں کو قتل کیا اور انہیں فلسطین سے نکال دیا۔ لیکن پھر بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیمات پر عمل کرنے والے کچھ لوگ رہ گئے جن پر رومیوں نے بہت ظلم ڈھائے۔ یہاں تک کہ رومیوں میں ایک انتہائی ظالم مشرک بادشاہ ٹراجان (Trajan) آیا۔ اس نے کئی علاقے فتح کیئے۔ وہ اپنے فتح کیئے ہوئے علاقوں کا دورہ کرتا اور وہاں لوگوں کو بتوں کی پوجا کرنے کا حکم دیتا اور اس حکم کو نہ ماننے والوں کو قتل کرا دیتا تھا۔ اس طرح ٹراجان نے پوری طرح عقیدۂ توحید کو ختم کرنے کا ارادہ کر لیا تھا۔

اصحابِ کہف کو مشرک بادشاہ کی دھمکی

۱۰۶ عیسوی میں ٹراجان نے اُردن کو فتح کیا اور وہاں رہنے والے تمام لوگوں کو بت پرستی پر مجبور کیا۔ بادشاہ کو بتایا گیا کہ چند نوجوان ہیں جو صرف ایک اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں اور بتوں کی پوجا کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ بادشاہ نے ان نوجوانوں کو اپنے پاس بلایا۔ یہ خوشحال گھرانوں سے تعلق رکھنے والے چند نوجوان تھے۔ بادشاہ نے ان کی قیمتی اشیاء اور کپڑے چھین لیئے اور ان نوجوانوں پر رحم کرتے ہوئے انہیں تنبیہ کی کہ اگر وہ بادشاہ کے بتوں اور دیویوں کی پوجا نہیں کریں گے تو بادشاہ انہیں قتل کر دے گا۔ بادشاہ نے ان نوجوانوں کو کچھ مہلت دی کہ وہ غور و فکر کر لیں۔ بادشاہ کو ایک اور علاقہ کا دورہ کرنا تھا چنانچہ بادشاہ نے ان نوجوانوں کو دھمکی دی کہ اگر ان نوجوانوں نے بادشاہ کی واپسی تک بتوں کی پوجا کرنا شروع نہیں کی تو بادشاہ انہیں قتل کر دے گا۔

اصحابِ کہف کا باہمی مشورہ اور توحید پر استقامت

نوجوانوں نے آپس میں مشورہ کیا کہ ہمارا رب تو وہ ہے جو زمینوں اور آسمانوں کا مالک ہے۔ ہماری قوم کو کیا ہو گیا ہے کہ یہ بغیر کسی دلیل کے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے ساتھ شرک کرتے ہیں۔ اگر ہم نے بتوں کی پوجا کی تو یہ بہت بڑا ظلم ہو گا اور اگر بت پرستی نہ کی تو بادشاہ ہمیں قتل کر دے گا۔ اب کریں تو کیا کریں۔ آخر کار نوجوانوں نے طے کیا کہ ہم اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے ساتھ شرک تو ہرگز نہیں کر سکتے ہاں اپنا دین اور جان بچانے کے لئے کیوں نہ ہم شہر سے باہر آبادی سے دور کسی غار میں پناہ لے لیں۔

اصحابِ کہف ایک ویران غار میں

ان نوجوانوں نے اپنے گھر والوں سے کچھ مال لیا اور شہر سے دور پہاڑوں میں چلے گئے۔ راستے میں ایک کتا بھی ان کے ساتھ ہو لیا۔ انہوں نے اس کتے کو بہت ہٹانا چاہا لیکن وہ ان کے ساتھ ہی رہا۔ وہ سب بالآخر شہر سے دور ایک ایسے غار میں پہنچے جو آبادی سے بہت دور اور عام گزر گاہ سے ہٹ کر ایک

ویران جگہ پر واقع تھا۔ غار اندر سے بہت کشادہ تھا۔ نوجوانوں کو یہ غار بہت پسند آیا اور انہوں نے اس غار میں پناہ لے لی۔ روزانہ صبح وہ اپنے ایک ساتھی کو پیسے دے کر بازار بھیجتے تاکہ وہ ان کے لئے کھانا لا سکے اور شہر کے حالات کا بھی کچھ پتا کرتے رہے۔ وہ بہت احتیاط سے یہ سب کام کرتے رہے اور انہوں نے کسی کو کانوں کان اپنے ساتھیوں اور غار کا پتا نہ چلنے دیا۔

اصحابِ کہف حفاظتِ خداوندی میں

ایک دن جب ان کا ساتھی کھانا لینے شہر میں پہنچا تو انہیں پتا چلا کہ ظالم مشرک بادشاہ واپس آگیا ہے اور ان نوجوانوں کو تلاش کر رہا ہے۔ وہ گھبرا کر واپس غار میں پہنچا اور سب ساتھیوں کو یہ خبر دی۔ سب نوجوانوں نے اللہ تعالیٰ سے گڑگڑا کر دعا مانگی۔ اللہ تعالیٰ نے ان نوجوانوں کو اطمینان کی نیند سُلا دیا اور وہ ایک طویل مدت تک سوتے رہے۔ ان کا کتا غار کے دہانے پر پاؤں پھیلا کر سو گیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی حفاظت کا ایسا انتظام فرمایا کہ سورج کی دھوپ براہِ راست غار میں نہیں پڑتی تھی کیونکہ وہ شمالاً جنوباً تھا۔ نیز یہ بھی ایک احتمال ہے کہ غار کا محل وقوع اگرچہ ایسا ہو کہ وہاں پر دھوپ لگتی تھی مگر ان بزرگوں کی کرامت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان کو دھوپ سے محفوظ رکھا ہو۔ اللہ تعالیٰ انہیں غار میں سوتے ہوئے کروٹیں دلاتا رہتا تاکہ ان کے جسم پر زخم نہ پڑ جائیں۔ یہ غار آبادی اور عام راستہ سے بہت دور تھا اور ایسی جگہ تھا جہاں کسی کا آنا جانا نہیں ہوتا تھا لیکن اگر کوئی اتفاقاً اس غار کے پاس آجاتا اور جھانک کر اس غار میں دیکھتا تو اس پر ایک ہیبت طاری ہو جاتی اور اسے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ سب جاگ رہے ہوں حالانکہ وہ سو رہے ہوتے تھے چنانچہ وہ خوف زدہ ہو کر وہاں سے بھاگ جاتا تھا۔

ظالم بادشاہ کی واپسی اور اصحابِ کہف کی تلاش

ظالم بادشاہ تراجان کچھ دنوں بعد اُردن واپس آیا اور ان نوجوانوں کو اپنے پاس بلوایا۔ اُسے بتایا گیا کہ وہ نوجوان شہر چھوڑ کر پہاڑوں میں جا چکے ہیں۔ چنانچہ بادشاہ نے انہیں بہت تلاش کیا لیکن وہ نوجوان بادشاہ کو نہ ملے۔ چنانچہ بادشاہ نے ان نوجوانوں کے ناموں اور حالات کو ایک تانبے کے کتبے پر لکھوا کر رکھ لیا۔

اصحابِ کہف کی تین سو سالہ نیند سے بیداری

اللہ تعالیٰ نے اصحابِ کہف کو تقریباً ۳۰۰ شمسی سال یا تقریباً ۳۰۹ قمری سال تک سلائے رکھا۔ جب اصحابِ کہف بیدار ہوئے تو وہ اپنی نیند کو معمول کی نیند سمجھ رہے تھے۔ ان میں سے ایک نے پوچھا کہ ہم کتنا عرصہ سوتے رہے ہیں؟ تو کچھ نوجوانوں نے جواب دیا کہ ہم ایک دن یا دن کا کچھ حصّہ سوئے ہوں گے۔ جب کہ کچھ اور نوجوانوں نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ ہم کتنے عرصہ سوتے رہے۔

اصحابِ کہف کا اپنے ایک ساتھی کو کھانا لانے شہر بھیجنا

جب برسوں کی نیند کے بعد اصحابِ کہف بیدار ہوئے تو ان کو بہت بھوک لگی۔ چنانچہ انہوں نے اپنے ایک ساتھی کو پیسے دے کر بستی کی طرف بھیجا کہ کہیں سے وہ پاکیزہ کھانا لے کر آئے۔ ساتھ ہی اُسے تلقین کی کہ بڑی نرمی سے بات کرنا اور کسی کو ہماری خبر نہ ہونے دینا ورنہ ظالم بادشاہ ہمیں پکڑ کر قتل کر دے گا۔ ان کا ساتھی جب غار سے نکل کر شہر میں پہنچا تو حیران رہ گیا۔ دن ہی دن میں سارا ماحول ہی بدل چکا تھا ہر چیز اجنبی محسوس ہو رہی تھی وہ سوچ رہا تھا کہ کل جب وہ اس شہر میں کھانا لینے آیا تھا تو کیا حال تھا؟ اور آج کیا حال ہو گیا ہے؟

اصحابِ کہف کا راز فاش ہونا

بہر حال اس نے بازار میں ایک دکاندار کو کھانا دینے کو کہا۔ دکاندار نے جیسے ہی اسے کھانا دیا تو اس شخص نے برسوں پرانا چاندی کا سکہ دکاندار کو دیا۔ دکاندار وہ سکہ دیکھ کر حیران رہ گیا۔ اس نے خیال کیا کہ شاید اسے کوئی پرانا خزانہ ہاتھ لگ گیا ہے۔ چنانچہ وہاں ہر طرف اس کے متعلق شور شرابہ

بچ گیا۔ بالآخر لوگوں نے اسے پکڑ لیا اور بادشاہ کے پاس لے گئے۔ وہ شدید خوف زدہ تھا کہ اب ظالم بادشاہ اُسے اور اُس کے ساتھیوں کو قتل کر دے گا۔ لیکن یہ تو کوئی اور ہی نیک بادشاہ تھا۔ بادشاہ نے اُس سے پورا قصّہ سنا کہ کس طرح ظالم بادشاہ نے ان نوجوانوں کو بت پرستی کا حکم دیا اور کس طرح یہ نوجوان اپنے دین اور جان کی حفاظت کے لئے غار میں پناہ گزیں ہو گئے۔ بادشاہ نے ان کے ساتھیوں کے نام پوچھے جو بالکل وہی تھے جو بادشاہ ٹراجان نے پیتل کے کتبے پر کندہ کرائے تھے۔ بادشاہ یہ سب جان کر بہت خوش ہوا۔

اصحابِ کہف کی موت

بادشاہ اور عوام نے اصحابِ کہف کی بہت عزت اور تعظیم کی۔ بادشاہ خود ان نوجوانوں سے ملاقات کرنے غار میں گیا۔ اصحابِ کہف نے بھی اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی اس خصوصی مدد پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا بہت شکر ادا کیا۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی حکمت کے مطابق اصحابِ کہف غار کے کشادہ حصّے میں لیٹ گئے اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ان پر موت طاری کر دی۔ بادشاہ نے غار ہی میں ان کی قبریں بنوائیں اور غار کے دہانے کو پتھروں سے بند کرا دیا۔ رومیوں نے اس غار کے اوپر ایک عبادت گاہ تعمیر کر لی۔

اصحابِ کہف کی بیداری کے وقت حالاتِ زمانہ

ظالم بادشاہ ٹراجان کو مَرے ہوئے زمانہ ہو چکا تھا۔ پوری رومی ریاست بت پرستی چھوڑ کر عیسائیت قبول کر چکی تھی اور ایک نیک بادشاہ تھیوڈوسیس (Theodosius) ثانی کا دورِ حکومت تھا۔ اس دور میں لوگ اس اندیشہ میں مبتلا ہو گئے تھے کہ کیا قیامت ہو گی؟ کیا قیامت کے دن اللہ سبحانہ وتعالیٰ صرف روحوں کو جمع فرمائے گا؟ یا روحوں کے ساتھ جسموں کو بھی اٹھایا جائے گا؟ چنانچہ اصحابِ کہف کے بیدار ہونے پر لوگوں پر یہ بات واضح ہو گئی کہ جو اللہ سبحانہ وتعالیٰ اصحابِ کہف کو تقریباً ۳۰۰ سال سُلانے کے بعد روح اور جسم کے ساتھ بیدار کر سکتا ہے۔ وہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ قیامت کے دن انسانوں کو روح و جسم کے ساتھ اٹھانے پر بھی قادر ہے۔ اصحابِ کہف کا یہ واقعہ قیامت کے قائم ہونے کی بہت بڑی دلیل ہے۔

اصحابِ کہف کے قصّہ میں ہمارے لئے سبق

چاہے حالات کتنے ہی ناموافق کیوں نہ ہوں، اہلِ باطل طاقتور اور اہلِ حق کتنے ہی کمزور کیوں نہ ہوں، ہمیں ہمیشہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ پر بھروسہ کرنا چاہیئے اور اسی سے مدد اور پناہ طلب کرنی چاہیئے کیوں کہ حقیقتاً اور مستقلاً مددگار اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہی ہے۔ ہمارے پاس سب سے زیادہ قیمتی چیز اللہ سبحانہ وتعالیٰ پر ایمان لانا ہے۔ ہمیں اپنے ایمان کی حفاظت اپنی جان اور مال سے بڑھ کر کرنی چاہیئے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اس قصّے کے ذریعہ مادہ پرستی کا رد کیا ہے کہ وہ اسباب کا محتاج نہیں وہ خود اسباب پیدا فرمانے والا ہے۔ وہ جیسے چاہے کسی کو زندہ رکھ سکتا ہے۔ جس طرح اس نے اصحابِ کہف کو برسوں کے بعد دوبارہ حیات بخشی اسی طرح وہ ہم سب کو روزِ قیامت زندہ فرما کر حساب وکتاب کرے گا۔ اس لئے ہمیں ہمیشہ رہنے والی زندگی کی تیاری کی فکر کرنی چاہیئے۔

سبق ۱۹: باغ والے کا قصّہ

سُوْرَۃُ الْکَہْف کی آیات: ۳۲ تا ۴۴ میں اللہ ﷻ نے ایک باغ والے کا ذکر فرمایا ہے جسے اللہ ﷻ نے دو بہترین باغات عطا فرمائے تھے۔ لیکن باغ والا اللہ ﷻ کا شکر ادا کرنے کے بجائے مادہ پرستی کے شرک میں مبتلا ہو گیا۔ اُس نے اِس بات کو نہیں پہچانا کہ بھروسہ اسباب پر نہیں بلکہ اللہ ﷻ پر کرنا چاہیئے اور دنیاوی مال و اسباب کی کثرت اللہ ﷻ کی رضا کی علامت نہیں بلکہ امتحان کا ذریعہ ہے۔

باغ کی حفاظت اور آب پاشی کا بہترین انتظام

ایک شخص کو اللہ ﷻ نے انگوروں کے دو شاندار باغات عطا فرمائے تھے۔ ان باغات کے چاروں طرف کھجور کے طاقتور اور لمبے درختوں کی باڑ لگی ہوئی تھی تاکہ باغات ریت اور آندھی کے طوفانوں سے محفوظ رہیں۔ دونوں باغات کے درمیان کھیت بھی تھے جن سے کھیتی پیدا ہوتی تھی۔ دونوں باغات کے بیچ سے نہر جاری تھی گویا آب پاشی کا بہترین انتظام بھی تھا۔ سال ہا سال سے دونوں باغات کثرت سے پھل پیدا کر رہے تھے اور کبھی ان کے پھل اور پیداوار میں کمی نہیں ہوئی تھی۔ وہ باغ والا شخص اللہ ﷻ کی ان نعمتوں میں مگن خوش و خرم اور مطمئن زندگی گزار رہا تھا۔

باغ والے کے گھر ایک درویش دوست کی آمد

ایک دن اُس باغ والے کا ایک غریب درویش دوست باغ والے سے ملاقات کرنے اُس کے گھر آیا۔ باغ والا اپنے دوست سے مل کر بہت خوش ہوا اور دوست کو اپنے شاندار باغ کی سیر کرانے کے لئے اپنے ساتھ لے چلا۔ وہ دونوں باغ کی طرف چلنے لگے اور وہ راستہ میں ایک دوسرے سے باتیں بھی کرتے جا رہے تھے۔

باغ والے کا اظہارِ تکبر اور انکارِ آخرت

جب دونوں دوست باغ میں داخل ہوئے تو باغ والا شخص اپنے درویش دوست سے کہنے لگا کہ یہ باغ میری بہترین منصوبہ بندی اور محنت کا نتیجہ ہے۔ ساتھ ہی باغ والے نے اپنے مال و دولت پر تکبر کرتے ہوئے اپنے دوست سے کہا کہ میں تم سے کہیں زیادہ مالدار اور شان و شوکت والا ہوں۔ وہ اپنے باغ پر فخر کرتے ہوئے مزید کہنے لگا کہ میرا خیال ہے کہ یہ باغ کبھی برباد نہیں ہوگا اور نہ ہی کبھی قیامت قائم ہوگی۔ بالفرض اگر قیامت قائم ہو بھی گئی اور مجھے اللہ ﷻ کے پاس واپس جانا بھی پڑا تو میرے اندر کوئی تو ایسی خاص بات موجود ہے جس کی وجہ سے اللہ ﷻ نے مجھے اس دنیا میں اتنا کچھ دیا ہے۔ یقیناً میری اسی خاص خوبی کی وجہ سے اللہ ﷻ مجھے آخرت میں اس سے بھی زیادہ دے گا اور تم یہاں بھی غربت میں مبتلا ہو اور آخرت میں بھی محروم ہی رہو گے۔

درویش دوست کا نصیحت آموز جواب اور اللہ ﷻ کا شکر ادا کرنے کی تلقین

جب وہ دونوں باغ میں ٹہل رہے تھے تو باغ والے کو اس کے درویش دوست نے سمجھاتے ہوئے جواب دیا کہ جب تم اپنے باغ میں داخل ہوئے تو تم نے یہ کیوں نہ کہا کہ جو اللہ ﷻ کو منظور ہوتا ہے وہی ہوتا ہے۔ اللہ ﷻ کی توفیق کے بغیر کسی کو کچھ کرنے کی طاقت نہیں ہے۔ تم نے یہ بھی کیوں نہ کہا کہ یہ باغ اور دولت اللہ ﷻ کی عطا ہے میرا کمال نہیں ہے۔ تم نے تو اللہ ﷻ کے دیئے ہوئے اس باغ کو اپنی محنت اور منصوبہ بندی کا نتیجہ قرار دے کر گویا تم نے اللہ ﷻ کے فضل و کرم کا بالکل انکار ہی کر دیا۔ وہ اللہ ﷻ جس نے حضرت آدم علیہ السلام کو مٹی سے اور تمہیں نطفے سے پیدا فرما کر پورا انسان بنایا یعنی ہاتھ، پاؤں اور دیگر اعضا کی سلامتی کے ساتھ تمہیں پیدا فرمایا اور تمہیں ہر طرح کی معذوری سے بچایا۔ تمہیں تو اُس اللہ ﷻ کو ہرگز نہیں

بھولنا چاہیئے۔ میں تو صرف اللہ ﷻ ہی کو اپنا پروردگار سمجھتا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ وہ مجھے محض اپنے فضل و کرم سے ہر خیر عطا فرماتا ہے۔ میں اُسی اللہ ﷻ کا شکر ادا کرتا ہوں اور کسی کو اللہ ﷻ کا شریک نہیں ٹھہراتا۔

باغ والے کو اللہ ﷻ کی ناراضگی سے خبردار کرنا

درویش دوست نے باغ والے کو سمجھایا کہ دنیا کا مال و اسباب تو انسان کی آزمائش اور امتحان کے لئے ہے کہ وہ اللہ ﷻ کا شکر ادا کرتا ہے یا اُس کی نافرمانی کرتا ہے۔ کسی کو زیادہ اور کسی کو کم دے کر آزمائش میں ڈالا جاتا ہے۔ درویش دوست نے کہا کہ اگر تمہارا خیال ہے کہ میں مال اور اولاد میں تم سے کم ہوں تو مجھے اُمید ہے کہ اللہ ﷻ مجھے تم سے بھی زیادہ مال اور اولاد عطا فرمادے۔ درویش دوست نے باغ والے کو ڈرایا کہ ممکن ہے کہ جس باغ پر تمہیں اتنا غُرور ہے اللہ ﷻ تم سے ناراض ہو کر تمہارے اس باغ پر آسمان سے بجلیاں گرادے اور اس باغ کو صاف چٹیل میدان بنادے۔ درویش دوست نے مزید سمجھایا کہ ذرا سوچو! اگر اللہ ﷻ اس باغ کے پانی کو خشک کردے پھر تم کہاں سے پانی تلاش کرکے لا سکو گے اور تمہارا سارا باغ سوکھ کر ختم ہو جائے گا۔ اس لئے تمہیں اللہ ﷻ کی ناراضگی سے ڈرتے رہنا چاہیئے اور ان نعمتوں پر اللہ ﷻ کا شکر ادا کرنا چاہیئے۔

باغ والے کا انجام

باغ والے پر اس مخلص دوست کی نصیحتوں کا کچھ اثر نہ ہوا۔ چنانچہ اس کے باغ پر اللہ ﷻ کے حکم سے آسمان سے ایک آگ آئی جس نے سارا باغ جلا ڈالا۔ وہ شاندار باغ راکھ کا ڈھیر بن گیا۔ باغ والا اپنے باغ کی تباہی و بربادی کو دیکھ کر بہت پچھتایا اور ہاتھ ملتے رہ گیا۔ اس کی منصوبہ بندی، محنت اور سرمایہ سب برباد ہو گیا اور وہ کہنے لگا کہ کاش میں اللہ ﷻ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا۔ اس تباہی سے نہ کوئی گروہ اسے بچا سکا اور نہ ہی وہ اِس بربادی کا کسی سے بدلہ لے سکا۔

باغ والے کے قصّہ میں ہمارے لئے سبق

ہمیں ہر خیر و بھلائی کو اللہ ﷻ کا فضل سمجھنا چاہیئے۔ اپنی ذہانت، محنت اور اسباب پر نہیں بلکہ ہر وقت اللہ ﷻ پر بھروسہ کرنا چاہیئے کیوں کہ حقیقتاً اور مستقلاً مددگار اللہ ﷻ ہی ہے اور یاد رکھنا چاہیئے کہ اللہ ﷻ اپنی نعمتیں جب چاہے ہم سے واپس لے سکتا ہے۔ دنیا دارالامتحان ہے۔ جس میں ہر لمحہ مختلف انداز سے ہمارا امتحان ہوتا رہتا ہے کہ ہم اللہ ﷻ کی نافرمانی کرتے ہیں؟ یا فرماں برداری؟ ہمیں اللہ ﷻ کی نعمتوں پر تکبر نہیں بلکہ اس کا شکر ادا کرنا چاہیئے اور اس کے عذاب سے ڈرتے رہنا چاہیئے۔

سبق: ۲۰

سُوْرَۃُ الْکَھْف

سورۃ الکھف ۱۸ (حصّہ اوّل) آیات: ۱ تا ۵۹

شانِ نزول اور تعارف: سُوْرَۃُ الْکَھْف مکی سورت ہے جو مکی دور کے درمیانی عرصہ میں نازل ہوئی۔ سورت کے آغاز میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی عظمت، رسول اللہ ﷺ کی شانِ عبدیت اور قرآنِ حکیم کی حقانیت کا انتہائی جامعیت کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے۔ یہ سورت علم و حکمت کا عظیم خزانہ ہے۔ یہود نے نبی کریم ﷺ سے چار سوالات پوچھے تھے۔ پہلا سوال تھا کہ بنی اسرائیل مصر کیسے پہنچے؟ اس کا جواب سُوْرَۃُ یُوْسُف میں دیا گیا ہے۔ دوسرا سوال تھا کہ رُوح کیا ہے؟ اس کا جواب سُوْرَۃُ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْل میں دیا گیا ہے۔ تیسرا سوال تھا کہ "اصحابِ کہف" کون تھے؟ اور چوتھا سوال تھا کہ "ذوالقرنین" کون تھے؟ ان دونوں سوالات کا جواب سُوْرَۃُ الْکَھْف میں دیا گیا ہے۔ سُوْرَۃُ الْکَھْف دجّالی فتنے (دنیا کا دھوکا، دنیا پرستی) کا توڑ اور اس سے حفاظت کا ذریعہ ہے۔ حدیث مبارک میں ہے کہ "جو شخص جمعہ کے دن پوری سُوْرَۃُ الْکَھْف یا اس کی ابتدائی تین آیات یا دس آیات یا آخری دس آیات تلاوت کرے گا وہ دجّالی فتنے سے محفوظ رہے گا۔" (صحیح مسلم) اس سورت میں یہ قصّے بیان ہوئے ہیں۔ ۱۔ اصحابِ کہف ۲۔ باغ والے ۳۔ حضرت آدم علیہ السلام اور ابلیس ۴۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام ۵۔ بادشاہ ذوالقرنین۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ عَلٰي عَبْدِهِ الْكِتٰبَ وَلَمْ يَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا ۜ ۝١ قَيِّمًا
تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے اپنے بندے (محمد ﷺ) پر کتاب نازل فرمائی اور اس میں کوئی ٹیڑھ نہیں رکھی۔ (یہ کتاب) بالکل سیدھی ہے

لِّيُنْذِرَ بَاْسًا شَدِيْدًا مِّنْ لَّدُنْهُ وَيُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ
تاکہ وہ (لوگوں کو) اس (اللہ) کی طرف سے آنے والے سخت عذاب سے ڈرائے اور مومنوں کو خوشخبری دے جو نیک اعمال کرتے ہیں

اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا حَسَنًا ۝٢ مَّاكِثِيْنَ فِيْهِ اَبَدًا ۝٣ وَّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ۝٤
بے شک ان کے لئے بہترین اجر ہے۔ جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ اور ان لوگوں کو ڈرائے جو کہتے ہیں کہ اللہ نے بیٹا بنایا ہے۔

مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ وَّلَا لِاٰبَآئِهِمْ ۭ كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ۭ اِنْ يَّقُوْلُوْنَ اِلَّا كَذِبًا ۝٥
نہ انہیں اس کا کوئی علم ہے اور نہ ان کے باپ دادا کو تھا بہت بھاری بات ہے جو ان کے منہ سے نکلتی ہے وہ جھوٹ کے سوا کچھ نہیں کہتے۔

فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلٰٓي اٰثَارِهِمْ اِنْ لَّمْ يُؤْمِنُوْا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَسَفًا ۝٦
تو شاید آپ (ﷺ) ان کے پیچھے اپنی جان دے دیں گے اگر وہ اس بات پر ایمان نہ لائے افسوس کرتے ہوئے۔

اِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَي الْاَرْضِ زِيْنَةً لَّهَا لِنَبْلُوَهُمْ اَيُّهُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ۝٧
بے شک جو کچھ زمین پر ہے ہم نے اُسے اس (زمین) کی زینت بنایا ہے تاکہ ہم لوگوں کو آزمائیں کہ ان میں سے عمل کے اعتبار سے کون اچھا ہے۔

وَاِنَّا لَجٰعِلُوْنَ مَا عَلَيْهَا صَعِيْدًا جُرُزًا ۝٨ اَمْ حَسِبْتَ
اور جو کچھ اس (زمین) پر ہے یقیناً ہم اسے (مٹاکر) صاف چٹیل میدان بنانے والے ہیں۔ کیا آپ خیال کرتے ہیں

اَنَّ اَصْحٰبَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيْمِ كَانُوْا مِنْ اٰيٰتِنَا عَجَبًا ﴿٩﴾

کہ بے شک کہف (غار) اور رقیم (کتبے) والے ہماری نشانیوں میں سے کوئی عجیب (نشانی) تھے؟

اِذْ اَوَى الْفِتْيَةُ اِلَى الْكَهْفِ فَقَالُوْا رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً

(یاد کیجیے) جب ان نوجوانوں نے غار میں پناہ لی تو انہوں نے کہا اے ہمارے رب! ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا فرما

وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا ﴿١٠﴾ فَضَرَبْنَا عَلٰٓى اٰذَانِهِمْ فِى الْكَهْفِ سِنِيْنَ عَدَدًا ﴿١١﴾

اور ہمارے لئے ہمارے معاملے میں رہنمائی مہیا فرما۔ تو ہم نے غار میں ان کے کانوں پر (نیند کا) پردہ ڈال دیا کئی سال تک۔

ثُمَّ بَعَثْنٰهُمْ لِنَعْلَمَ اَىُّ الْحِزْبَيْنِ اَحْصٰى

پھر ہم نے انہیں اُٹھایا تاکہ ہم ظاہر کردیں کہ (اختلاف کرنے والے) ان دو گروہوں میں سے کون صحیح شمار کرسکتا ہے

ع ١ ١٢ لِمَا لَبِثُوْٓا اَمَدًا ﴿١٢﴾ نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ نَبَاَهُمْ بِالْحَقِّ

اس مدت کا جو وہ (غار) میں ٹھہرے تھے۔ ہم آپ سے ان کا واقعہ حق کے ساتھ بیان کرتے ہیں

اِنَّهُمْ فِتْيَةٌ اٰمَنُوْا بِرَبِّهِمْ وَزِدْنٰهُمْ هُدًى ﴿١٣﴾

بے شک وہ (چند) نوجوان تھے جو اپنے رب پر ایمان لائے اور ہم نے انہیں اور زیادہ ہدایت عطا فرمائی۔

وَّرَبَطْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اِذْ قَامُوْا فَقَالُوْا رَبُّنَا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

اورہم نے ان کے دلوں کو مضبوط فرما دیا جب وہ (بادشاہ کے سامنے) کھڑے ہوئے تو انہوں نے کہا ہمارا رب آسمانوں اور زمینوں کا رب ہے

لَنْ نَّدْعُوَا۟ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلٰهًا لَّقَدْ قُلْنَآ اِذًا شَطَطًا ﴿١٤﴾

ہم اس کے سوا ہر گز کسی معبود کی پوجا نہیں کریں گے (اگر ایسا ہوا) تب تو ہم خلافِ حق بات کہیں گے۔

هٰٓؤُلَآءِ قَوْمُنَا اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً لَوْ لَا يَاْتُوْنَ عَلَيْهِمْ بِسُلْطٰنٍ بَيِّنٍ

یہ ہماری قوم کے لوگ ہیں جنہوں نے اس (اللہ) کے سوا کئی معبود بنا لیئے یہ ان پر کوئی واضح دلیل کیوں نہیں لاتے

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ﴿١٥﴾ وَاِذِ اعْتَزَلْتُمُوْهُمْ

پس اس سے بڑا ظالم کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹ باندھے۔ اور جب تم ان سے الگ ہوچکے

وَمَا يَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ فَاْوٗٓا اِلَى الْكَهْفِ يَنْشُرْ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ

اور ان سے بھی جن کی وہ اللہ کے سوا پوجا کرتے ہیں تو (اب) غار میں پناہ لے لو تمہارا رب تمہارے لئے اپنی رحمت پھیلا دے گا

وَيُهَيِّئْ لَكُمْ مِّنْ اَمْرِكُمْ مِّرْفَقًا ﴿١٦﴾ وَتَرَى الشَّمْسَ اِذَا طَلَعَتْ

اور تمہارے لئے تمہارے کام میں آسانی مہیا فرمائے گا۔ اور آپ سورج کو دیکھیں گے جب وہ طلوع ہوتا ہے

تَّزٰوَرُ عَنْ كَهْفِهِمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَاِذَا غَرَبَتْ تَّقْرِضُهُمْ ذَاتَ الشِّمَالِ

تو ان کے غار سے دائیں جانب ہٹ جاتا ہے اور جب غروب ہونے لگتا ہے تو ان سے بائیں جانب کترا جاتا ہے

اہم نکات



وَهُمْ فِيْ فَجْوَةٍ مِّنْهُ ؕ ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ ؕ مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ

اور وہ اس غار کی کھلی جگہ میں ہیں یہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہے جسے اللہ ہدایت عطا فرمائے

ع ۲ ۵ فَهُوَ الْمُهْتَدِ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ وَلِيًّا مُّرْشِدًا ﴿۱۷﴾

تو وہی ہدایت یافتہ ہے اور جسے وہ گمراہ کردے تو آپ اس کا کوئی رہنمائی کرنے والا دوست نہ پائیں گے۔

وَتَحْسَبُهُمْ اَيْقَاظًا وَّهُمْ رُقُوْدٌ ۖ

اور (اے مخاطب!) تم (ان کو دیکھتے تو) خیال کرتے کہ وہ جاگ رہے ہیں حالانکہ وہ سو رہے ہیں

وَّنُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَذَاتَ الشِّمَالِ ۖ وَكَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيْدِ ؕ

اور ہم انہیں دائیں اور بائیں طرف (کروٹ) بدلتے رہتے ہیں اور ان کا کتا دہلیز پر اپنے دونوں ہاتھ پھیلائے ہوئے (بیٹھا) ہے

لَوِ اطَّلَعْتَ عَلَيْهِمْ لَوَلَّيْتَ مِنْهُمْ فِرَارًا وَّلَمُلِئْتَ مِنْهُمْ رُعْبًا ﴿۱۸﴾

اگر تم ان کو جھانک کر دیکھتے تو ان سے پیٹھ پھیر کر بھاگ جاتے اور تمہارے اندر ان کا رعب چھا جاتا۔

وَكَذٰلِكَ بَعَثْنٰهُمْ لِيَتَسَآءَلُوْا بَيْنَهُمْ ؕ

اور (جیسے ہم نے انہیں سلایا تھا) اسی طرح ہم نے انہیں اٹھایا تاکہ وہ آپس میں ایک دوسرے سے سوال کریں

قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ كَمْ لَبِثْتُمْ ؕ قَالُوْا لَبِثْنَا يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ؕ

(چنانچہ) ان میں سے ایک کہنے والے نے کہا تم (یہاں) کتنی دیر ٹھہرے ہو گے؟ انہوں نے کہا کہ ہم ایک دن یا ایک دن سے بھی کم ٹھہرے ہوں گے

قَالُوْا رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا لَبِثْتُمْ ؕ فَابْعَثُوْٓا اَحَدَكُمْ بِوَرِقِكُمْ هٰذِهٖٓ

انہوں نے کہا تمہارا رب ہی خوب جانتا ہے کہ تم (یہاں) کتنا عرصہ ٹھہرے ہو لہٰذا تم اپنے میں سے کسی کو (چاندی کا) یہ سکہ دے کر بھیجو

اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَلْيَنْظُرْ اَيُّهَآ اَزْكٰى طَعَامًا فَلْيَاْتِكُمْ بِرِزْقٍ مِّنْهُ

شہر کی طرف لہٰذا وہ دیکھے کہ کون سا زیادہ پاکیزہ کھانا ہے پھر تمہارے پاس اس سے کچھ کھانا لے آئے

وَلْيَتَلَطَّفْ وَلَا يُشْعِرَنَّ بِكُمْ اَحَدًا ﴿۱۹﴾ اِنَّهُمْ اِنْ يَّظْهَرُوْا عَلَيْكُمْ يَرْجُمُوْكُمْ

اور وہ نرم رویہ اختیار کرے اور کسی کو تمہاری خبر نہ ہونے دے۔ بے شک اگر وہ تمہاری خبر پالیں گے (تو) تمہیں رَجم کر دیں گے

اَوْ يُعِيْدُوْكُمْ فِيْ مِلَّتِهِمْ وَلَنْ تُفْلِحُوْٓا اِذًا اَبَدًا ﴿۲۰﴾ وَكَذٰلِكَ اَعْثَرْنَا عَلَيْهِمْ

یا تمہیں اپنے دین میں واپس لے جائیں گے اور (ایسا ہوا تو) تم کبھی فلاح نہیں پاؤ گے۔ اور اسی طرح ہم نے لوگوں کو ان پر مطلع کر دیا

لِيَعْلَمُوْٓا اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّاَنَّ السَّاعَةَ لَا رَيْبَ فِيْهَا ۚ اِذْ يَتَنَازَعُوْنَ بَيْنَهُمْ اَمْرَهُمْ

تاکہ وہ جان لیں کہ بے شک اللہ کا وعدہ سچا ہے اور بے شک قیامت میں کچھ شک نہیں جب وہ (بستی والے) ان کے معاملہ میں آپس میں جھگڑ رہے تھے

فَقَالُوا ابْنُوْا عَلَيْهِمْ بُنْيَانًا ؕ رَبُّهُمْ اَعْلَمُ بِهِمْ ؕ قَالَ الَّذِيْنَ غَلَبُوْا عَلٰٓى اَمْرِهِمْ

تو کچھ لوگوں نے کہا کہ ان پر ایک عمارت بنا دو ان کا رب ان سے خوب واقف ہے (آخر کار) جو لوگ ان کے معاملہ میں غلبہ رکھتے تھے وہ کہنے لگے

لَنَتَّخِذَنَّ عَلَيْهِمْ مَّسْجِدًا ﴿٢١﴾ سَيَقُوْلُوْنَ ثَلٰثَةٌ رَّابِعُهُمْ كَلْبُهُمْ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ خَمْسَةٌ

کہ ہم ضرور ان پر مسجد بنائیں گے۔ عنقریب کچھ لوگ کہیں گے (اصحاب کہف) تین تھے (اور) چوتھا ان کا کتا تھا اور کچھ کہیں گے وہ پانچ تھے

سَادِسُهُمْ كَلْبُهُمْ رَجْمًا بِالْغَيْبِ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ سَبْعَةٌ وَّثَامِنُهُمْ كَلْبُهُمْ ؕ

چھٹا ان کا کتا تھا (یہ سب) بغیر علم اندازے کی باتیں ہیں اور کچھ کہیں گے وہ سات تھے اور آٹھواں ان کا کتا تھا

قُلْ رَّبِّيْٓ اَعْلَمُ بِعِدَّتِهِمْ مَّا يَعْلَمُهُمْ اِلَّا قَلِيْلٌ ۫

(اے نبی! ﷺ) فرما دیجیے میرا رب ہی خوب جانتا ہے ان کی تعداد کو تھوڑے ہی لوگ ان کو جانتے ہیں

فَلَا تُمَارِ فِيْهِمْ اِلَّا مِرَآءً ظَاهِرًا ۖ وَّلَا تَسْتَفْتِ فِيْهِمْ مِّنْهُمْ اَحَدًا ﴿٢٢﴾ ع ۳ ۵

پس آپ ان کے بارے میں سَرسَری گفتگو کے سوا بحث نہ کریں اور نہ ان کے بارے میں کسی سے پُوچھ گچھ کریں۔

وَلَا تَقُوْلَنَّ لِشَايْءٍ اِنِّيْ فَاعِلٌ ذٰلِكَ غَدًا ﴿٢٣﴾ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ۫

اور کسی کام کے بارے میں یہ نہ کہیں کہ میں یہ کام کل ضرور کروں گا۔ مگر یہ کہ (جیسے) اللہ چاہے

وَاذْكُرْ رَّبَّكَ اِذَا نَسِيْتَ وَقُلْ عَسٰٓى اَنْ يَّهْدِيَنِ رَبِّيْ لِاَقْرَبَ مِنْ هٰذَا رَشَدًا ﴿٢٤﴾

اور اپنے رب کو یاد کرلیا کریں جب آپ بھول جائیں اور فرمائیں اُمید ہے کہ میرا رب مجھے اس سے قریب تر ہدایت کی راہ دکھائے۔

وَلَبِثُوْا فِيْ كَهْفِهِمْ ثَلٰثَ مِائَةٍ سِنِيْنَ وَازْدَادُوْا تِسْعًا ﴿٢٥﴾ قُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا لَبِثُوْا ۚ

اور وہ اپنے غار میں تین سو سال اور مزید نو سال رہے۔ آپ فرما دیجیے اللہ ہی خوب جانتا ہے کہ وہ کتنی مدت رہے

لَهٗ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اَبْصِرْ بِهٖ وَاَسْمِعْ ؕ

آسمانوں اور زمینوں کی پوشیدہ چیزوں کا علم اسی کو ہے وہ کیا خوب دیکھنے والا اور کیا خوب سننے والا ہے

مَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّلِيٍّ ۫ وَّلَا يُشْرِكُ فِيْ حُكْمِهٖٓ اَحَدًا ﴿٢٦﴾

نہ اس کے سوا ان کا کوئی مددگار ہے اور نہ وہ اپنے حکم میں کسی کو شریک کرتا ہے۔

وَاتْلُ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنْ كِتَابِ رَبِّكَ ۚ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ۚ

اور جو آپ کی طرف آپ کے رب کی کتاب میں سے وحی فرمائی گئی ہے اس کی تلاوت کیجیے اس کی باتوں کو بدلنے والا کوئی نہیں ہے

وَلَنْ تَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ﴿٢٧﴾ وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ

اور آپ اس کے سوا کوئی پناہ کی جگہ ہرگز نہیں پائیں گے۔ اور اپنے آپ کو ان لوگوں کے ساتھ روکے رکھیں

يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ

جو اپنے رب کو صبح شام پکارتے ہیں اس کی رضا چاہتے ہیں

وَلَا تَعْدُ عَيْنٰكَ عَنْهُمْ ۚ تُرِيْدُ زِيْنَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ

اور آپ کی نگاہیں ان سے نہ ہٹیں (کہیں لوگ گمان نہ کریں) کہ آپ دنیاوی زندگی کی زینت چاہتے ہیں

وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا ﴿۲۸﴾

اور اس شخص کی بات نہ مانیں جس کا دل ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا ہے اور وہ اپنی خواہش کے پیچھے چلا اور اس کا معاملہ حد سے بڑھ گیا ہے۔

وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ ۙ

اور آپ فرما دیجئے کہ (یہ) حق تمہارے رب کی طرف سے ہے پس جو چاہے ایمان لے آئے اور جو چاہے کفر کرے

اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ نَارًا ۙ اَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا ۭ وَاِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا

بے شک ہم نے ظالموں کے لئے آگ تیار کر رکھی ہے جس کی دیواریں انہیں گھیر لیں گی اور اگر وہ فریاد کریں گے

يُغَاثُوْا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوْهَ ۭ

(تو) ان کی فریاد رسی ایسے پانی سے کی جائے گی جو پگھلے ہوئے تانبے کی طرح (کھولتا) ہو گا جو چہروں کو بھون ڈالے گا

بِئْسَ الشَّرَابُ ۭ وَسَآءَتْ مُرْتَفَقًا ﴿۲۹﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

کتنا برا پانی ہے اور کتنی بری آرام گاہ ہے (جہنم)۔ بے شک جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کیئے

اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ مَنْ اَحْسَنَ عَمَلًا ﴿۳۰﴾ اُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ

بے شک ہم اس کا اجر ضائع نہیں کرتے جس نے اچھا عمل کیا۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے لئے ہمیشہ رہنے والے باغات ہیں

تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّيَلْبَسُوْنَ ثِيَابًا خُضْرًا مِّنْ سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ

جن کے نیچے سے نہریں بہتی ہیں وہاں ان کو سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے اور وہ سبز رنگ کے باریک اور موٹے ریشم کے لباس پہنیں گے

ع ۹ مُّتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا عَلَى الْاَرَاۗىِٕكِ ۭ نِعْمَ الثَّوَابُ ۭ وَحَسُنَتْ مُرْتَفَقًا ﴿۳۱﴾

وہ اس میں تختوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے کتنا ہی اچھا بدلہ ہے اور کتنی ہی اچھی آرام گاہ ہے (جنت)۔

وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا رَّجُلَيْنِ جَعَلْنَا لِاَحَدِهِمَا جَنَّتَيْنِ مِنْ اَعْنَابٍ

اور آپ ان کے لئے دو افراد کی مثال بیان کیجئے جن میں سے ایک کے لئے ہم نے انگور کے دو باغات بنائے

وَّحَفَفْنٰهُمَا بِنَخْلٍ وَّجَعَلْنَا بَيْنَهُمَا زَرْعًا ﴿۳۲﴾ كِلْتَا الْجَنَّتَيْنِ اٰتَتْ اُكُلَهَا

اور ہم نے ان دونوں کو کھجور کے درختوں سے گھیر دیا اور ان کے درمیان کھیتی اُگا دی۔ دونوں باغ (خوب) پھل دیتے تھے

وَلَمْ تَظْلِمْ مِّنْهُ شَيْـًٔا ۙ وَّفَجَّرْنَا خِلٰلَهُمَا نَهَرًا ﴿۳۳﴾ وَّكَانَ لَهٗ ثَمَرٌ ۚ

اور اس (پیداوار) میں کچھ کمی نہ کرتے تھے اور ان دونوں کے درمیان ہم نے ایک نہر جاری کر دی تھی۔ اور اس کو (خوب) پھل ملا تھا

فَقَالَ لِصَاحِبِهٖ وَهُوَ يُحَاوِرُهٗٓ اَنَا اَكْثَرُ مِنْكَ مَالًا وَّاَعَزُّ نَفَرًا ﴿۳۴﴾

تو وہ اپنے ساتھی سے باتیں کرتے ہوئے کہنے لگا میں تم سے زیادہ مالدار ہوں اور نفری (یعنی تعداد) کے لحاظ سے بھی زیادہ باعزت ہوں۔

اہم نکات

وَدَخَلَ جَنَّتَهٗ وَهُوَ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ۚ قَالَ مَآ اَظُنُّ اَنْ تَبِيْدَ هٰذِهٖٓ اَبَدًا ۙ ٣٥

اور وہ اپنے باغ میں داخل ہوا (اس حال میں کہ) وہ اپنی جان پر ظلم کرنے والا تھا اس نے کہا کہ میں خیال نہیں کرتا کہ یہ (باغ) کبھی تباہ ہو جائے گا۔

وَّمَآ اَظُنُّ السَّاعَةَ قَآىِٕمَةً ۙ وَّلَىِٕنْ رُّدِدْتُّ اِلٰى رَبِّيْ لَاَجِدَنَّ خَيْرًا مِّنْهَا مُنْقَلَبًا ٣٦

اور نہ میں یہ خیال کرتا ہوں کہ قیامت قائم ہوگی اور اگر میں اپنے رب کی طرف واپس کیا گیا تو میں ضرور اس سے بہتر واپسی کی جگہ پاؤں گا۔

قَالَ لَهٗ صَاحِبُهٗ وَهُوَ يُحَاوِرُهٗٓ اَكَفَرْتَ بِالَّذِيْ خَلَقَكَ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ

اس کے ساتھی نے اس سے باتیں کرتے ہوئے کہا کیا تم اس (ذات) کا انکار کرتے ہو جس نے تمہیں مٹی سے پیدا فرمایا پھر ایک قطرہ سے

ثُمَّ سَوّٰىكَ رَجُلًا ۭ ٣٧ لٰكِنَّا۠ هُوَ اللّٰهُ رَبِّيْ وَلَآ اُشْرِكُ بِرَبِّيْٓ اَحَدًا ٣٨

پھر تمہیں صحیح سلامت انسان بنا دیا۔ لیکن (میں تو کہتا ہوں کہ) وہی اللہ میرا رب ہے اور میں اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا۔

وَلَوْلَآ اِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَاۗءَ اللّٰهُ ۙ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۚ

اور جب تم اپنے باغ میں داخل ہوئے تو تم نے کیوں نہیں کہا (وہی ہوتا ہے) جو اللہ چاہتا ہے اور اللہ کی مدد کے بغیر (کسی میں) کوئی قوت نہیں

اِنْ تَرَنِ اَنَا اَقَلَّ مِنْكَ مَالًا وَّوَلَدًا ۚ ٣٩ فَعَسٰى رَبِّيْٓ اَنْ يُّؤْتِيَنِ خَيْرًا مِّنْ جَنَّتِكَ

اگر تم مجھے مال و اولاد میں اپنے سے کمتر دیکھتے ہو۔ تو امید ہے کہ میرا رب مجھے تمہارے باغ سے بہتر عطا فرمائے

وَيُرْسِلَ عَلَيْهَا حُسْبَانًا مِّنَ السَّمَاۗءِ فَتُصْبِحَ صَعِيْدًا زَلَقًا ۙ ٤٠

اور اس پر (باغ) آسمان سے کوئی عذاب بھیج دے تو وہ صاف چٹیل میدان ہو کر رہ جائے۔

اَوْ يُصْبِحَ مَاۗؤُهَا غَوْرًا فَلَنْ تَسْتَطِيْعَ لَهٗ طَلَبًا ٤١ وَاُحِيْطَ بِثَمَرِهٖ

یا اس (باغ) کا پانی (زمین میں) نیچے اُتر جائے پھر تم اسے کسی طرح حاصل نہ کرسکو۔ اور اس کے پھل (عذاب میں) گھیر لیئے گئے

فَاَصْبَحَ يُقَلِّبُ كَفَّيْهِ عَلٰي مَآ اَنْفَقَ فِيْهَا وَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰي عُرُوْشِهَا

تو وہ اپنے ہاتھ ملتا رہ گیا اُس پر جو اُس نے اِس (باغ) میں خرچ کیا تھا اور وہ (باغ) اپنی چھتوں پر گرا پڑا تھا

وَيَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ لَمْ اُشْرِكْ بِرَبِّيْٓ اَحَدًا ٤٢ وَلَمْ تَكُنْ لَّهٗ فِئَةٌ

اور وہ کہنے لگا اے کاش! میں اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا۔ اور اس کے پاس کوئی جماعت نہ تھی

يَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَمَا كَانَ مُنْتَصِرًا ۭ ٤٣ هُنَالِكَ الْوَلَايَةُ لِلّٰهِ الْحَقِّ ۭ

جو اللہ کے مقابلہ میں اس کی مدد کرتی اور نہ وہ خود بدلہ لینے کے قابل تھا۔ یہاں (ثابت ہوا کہ) سب اِختیار اللہ ہی کا ہے جو حق ہے

ع هُوَ خَيْرٌ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ عُقْبًا ٤٤ وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا

وہ ثواب دینے میں بہتر ہے اور اس کے پاس بہترین انجام ہے۔ آپ ان کے لئے دنیاوی زندگی کی مثال بیان کیجیے

كَمَاۗءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَاۗءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ

(وہ ایسی ہے) جیسے پانی جسے ہم نے آسمان سے نازل فرمایا تو اس سے زمین کا سبزہ خوب گھنا ہوگیا

فَاَصْبَحَ هَشِيْمًا تَذْرُوْهُ الرِّيٰحُ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مُّقْتَدِرًا ﴿۴۵﴾

پھر وہ چورا چورا ہوگیا اس کو ہوائیں اُڑائے پھرتی ہیں اور اللہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔

اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ

مال اور اولاد دنیا کی زینت ہے اور جو باقی رہنے والی نیکیاں ہیں

خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ اَمَلًا ﴿۴۶﴾ وَيَوْمَ نُسَيِّرُ الْجِبَالَ

جو آپ کے رب کے نزدیک ثواب میں بہتر ہیں اور امید کے اعتبار سے (بھی) بہت اچھی ہیں۔ اور جس دن ہم پہاڑوں کو چلائیں گے

وَتَرَى الْاَرْضَ بَارِزَةً ۙ وَّحَشَرْنٰهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ اَحَدًا ﴿۴۷﴾ ۚ

اور آپ زمین کو صاف میدان دیکھیں گے اور ہم سب (انسانوں) کو جمع فرمائیں گے تو ہم ان میں سے کسی کو بھی نہیں چھوڑیں گے۔

وَعُرِضُوْا عَلٰى رَبِّكَ صَفًّا ؕ لَقَدْ جِئْتُمُوْنَا

اور وہ آپ کے رب کے سامنے صفیں باندھے ہوئے پیش کیئے جائیں گے (کہا جائے گا) یقیناً تم ہمارے پاس (اسی طرح) آئے ہو

كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ ۢ بَلْ زَعَمْتُمْ اَلَّنْ نَّجْعَلَ لَكُمْ مَّوْعِدًا ﴿۴۸﴾

جیسے ہم نے تمہیں پہلی بار پیدا فرمایا تھا بلکہ تم نے تو یہ خیال کیا کہ ہم ہرگز تمہارے لئے وعدے کا کوئی وقت مقرر نہیں کریں گے۔

وَوُضِعَ الْكِتٰبُ فَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ مِمَّا فِيْهِ

اور (اعمال کی) کتاب سامنے رکھ دی جائے گی تو آپ مجرموں کو دیکھیں گے کہ جو کچھ اس میں لکھا ہو گا اس سے ڈر رہے ہوں گے

وَيَقُوْلُوْنَ يٰوَيْلَتَنَا مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ لَا يُغَادِرُ صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً اِلَّآ اَحْصٰىهَا ۚ

اور وہ کہیں گے ہائے ہماری خرابی یہ کیسی کتاب ہے (اس نے) نہ چھوٹی بات چھوڑی ہے اور نہ بڑی مگر (اس نے) اس کا شمار کرلیا ہے

۶ ع ۵ وَوَجَدُوْا مَا عَمِلُوْا حَاضِرًا ؕ وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ اَحَدًا ﴿۴۹﴾ ع

اور انہوں نے جو بھی عمل کیا ہو گا وہ اسے موجود پائیں گے اور آپ کا رب کسی پر ظلم نہیں کرے گا۔

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ كَانَ مِنَ الْجِنِّ

اور (یاد کرو) جب ہم نے فرشتوں سے فرمایا کہ آدم (علیہ السلام) کو سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے وہ جنّات میں سے تھا

فَفَسَقَ عَنْ اَمْرِ رَبِّهٖ ؕ اَفَتَتَّخِذُوْنَهٗ وَذُرِّيَّتَهٗٓ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِيْ

تو اس نے اپنے رب کے حکم کی نافرمانی کی تو کیا تم اس کو اور اس کی اولاد کو دوست بناتے ہو؟ میرے سوا

وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ ؕ بِئْسَ لِلظّٰلِمِيْنَ بَدَلًا ﴿۵۰﴾ مَآ اَشْهَدْتُّهُمْ خَلْقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

حالانکہ وہ تمہارے دشمن ہیں ظالموں کے لئے کیا ہی برا بدلہ ہے۔ میں نے نہ آسمانوں اور زمینوں کی پیدائش کے وقت ان کو گواہ بنایا تھا

وَلَا خَلْقَ اَنْفُسِهِمْ ۪ وَمَا كُنْتُ مُتَّخِذَ الْمُضِلِّيْنَ عَضُدًا ﴿۵۱﴾

نہ خود ان کی پیدائش کے وقت اور نہ ہی میں گمراہ کرنے والوں کو مددگار بنانے والا ہوں۔

وَيَوْمَ يَقُوْلُ نَادُوْا شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ

اور جس دن (اللہ) فرمائے گا کہ پکارو میرے شریکوں کو جنہیں تم (میرا شریک) خیال کیا کرتے تھے

فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهُمْ وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ مَّوْبِقًا ﴿۵۲﴾

پھر وہ انہیں پکاریں گے تو وہ انہیں کوئی جواب نہیں دیں گے اور ہم ان کے درمیان ہلاکت کا ایک گڑھا بنا دیں گے

ع وَرَاَ الْمُجْرِمُوْنَ النَّارَ فَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ مُّوَاقِعُوْهَا وَلَمْ يَجِدُوْا عَنْهَا مَصْرِفًا ﴿۵۳﴾

اور مجرم لوگ آگ کو دیکھیں گے تو وہ سمجھ جائیں گے کہ وہ اس میں گرنے والے ہیں اور وہ اس سے بچنے کا کوئی راستہ نہ پائیں گے۔

وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِلنَّاسِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ۭ

اور یقیناً ہم نے اس قرآن میں لوگوں کے لئے طرح طرح سے بیان فرمائی ہیں ہر قسم کی مثالیں

وَكَانَ الْاِنْسَانُ اَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا ﴿۵۴﴾ وَمَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ يُّؤْمِنُوْٓا اِذْ جَاۗءَهُمُ الْهُدٰى

اور انسان جھگڑنے میں سب سے بڑھ کر ہے۔ اور لوگوں کو (کسی بات نے) نہیں روکا کہ وہ ایمان لے آئیں جبکہ ان کے پاس ہدایت آگئی

وَيَسْتَغْفِرُوْا رَبَّهُمْ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمْ سُنَّةُ الْاَوَّلِيْنَ اَوْ يَاْتِيَهُمُ الْعَذَابُ قُبُلًا ﴿۵۵﴾

اور وہ اپنے رب سے بخشش مانگیں مگر اس بات نے کہ انہیں بھی پہلے لوگوں جیسا معاملہ پیش آجائے یا عذاب ان کے سامنے آجائے۔

وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ ۚ وَيُجَادِلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِالْبَاطِلِ

اور ہم رسولوں کو صرف خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا (بنا کر) بھیجتے ہیں اور جن لوگوں نے کفر کیا ہے وہ باطل کے ذریعہ جھگڑا کرتے ہیں

لِيُدْحِضُوْا بِهِ الْحَقَّ وَاتَّخَذُوْٓا اٰيٰتِيْ وَمَآ اُنْذِرُوْا هُزُوًا ﴿۵۶﴾ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ

تاکہ اس کے ذریعہ حق کو مٹا دیں اور انہوں نے میری آیات اور جس (عذاب) سے انہیں ڈرایا گیا (سب کو) مذاق بنالیا۔ اور اس سے بڑا ظالم کون ہے

ذُكِّرَ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ فَاَعْرَضَ عَنْهَا وَنَسِيَ مَا قَدَّمَتْ يَدٰهُ ۭ

جسے اس کے رب کی آیات کے ذریعہ نصیحت کی جائے پھر وہ ان سے منہ پھیر لے اور جو (اعمال) اس کے ہاتھوں نے آگے بھیجے ہیں اسے بھول جائے

اِنَّا جَعَلْنَا عَلٰي قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ۭ

بے شک ہم نے ان کے دلوں پر پردے ڈال دیئے ہیں کہ وہ اس (قرآن) کو نہ سمجھ سکیں اور ان کے کانوں میں بوجھ (ڈال دیا ہے)

وَاِنْ تَدْعُهُمْ اِلَى الْهُدٰى فَلَنْ يَّهْتَدُوْٓا اِذًا اَبَدًا ﴿۵۷﴾

اور اگر آپ انہیں ہدایت کی طرف بلائیں تو وہ ہرگز کبھی بھی ہدایت نہیں پائیں گے۔

وَرَبُّكَ الْغَفُوْرُ ذُو الرَّحْمَةِ ۭ لَوْ يُؤَاخِذُهُمْ بِمَا كَسَبُوْا

اور آپ کا رب بہت بخشنے والا بہت رحمت والا ہے اگر وہ ان کو پکڑنے لگے ان کے (برے) اعمال کی وجہ سے

لَعَجَّلَ لَهُمُ الْعَذَابَ ۭ بَلْ لَّهُمْ مَّوْعِدٌ لَّنْ يَّجِدُوْا مِنْ دُوْنِهٖ مَوْىِٕلًا ﴿۵۸﴾

تو بہت جلدی ان پر عذاب بھیج دے لیکن ان کے لئے وعدہ کا وقت مقرر ہے اس کے سوا کوئی پناہ کی جگہ ہرگز نہیں پائیں گے۔

ع ٨/٦

مَّوْعِدًا ﴿٥٩﴾	لِمَهْلِكِهِمْ	وَ جَعَلْنَا	ظَلَمُوْا	لَمَّا	اَهْلَكْنٰهُمْ	الْقُرٰٓى	وَ تِلْكَ

اور یہ وہ بستیاں ہیں جنہیں ہم نے ہلاک کر دیا جب انہوں نے ظلم کیا اور ہم نے ان کی ہلاکت کے لئے ایک وعدہ کا وقت مقرر کر رکھا تھا۔

اہم نکات



علم وعمل کی باتیں

۱- دجّالی فتنے سے حفاظت کے لئے اللہ ﷻ کا مستقل ذکر کرنا چاہیئے مثلاً اَلْحَمْدُ لِلّٰہ، مَاشَآءَ اللّٰہُ لَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہ، اِنْ شَآءَ اللّٰہ جیسے الفاظ کو اپنے معمولات میں شامل کر کے شعوری طور پر ادا کرنے چاہئیں۔(سورۃ الکہف، آیات:۱، ۲۳، ۲۴، ۳۹)

۲- قرآنِ حکیم بالکل سیدھا راستہ بتانے والی کتاب ہے جس میں مومنین کے لئے بشارت اور مشرکین کے لئے ڈراوا ہے۔ (سورۃ الکہف، آیات:۱تا۵)

۳- دنیا کی زیب وزینت ہمارے امتحان کے لئے ہے کہ ہم اللہ ﷻ کا شکر ادا کرتے ہیں یا دنیا میں مگن ہو کر اللہ ﷻ کو بُھلا دیتے ہیں۔ (سورۃ الکہف، آیت:۷)

۴- دین کی راہ میں مشکلات تو آتی ہیں۔ایمان کو بچانا جان بچانے سے زیادہ اہم ہے۔اس صورت میں اللہ ﷻ سے اِستقامت اور معاملات سنوارنے کی دعا کرنی چاہیئے۔(سورۃ الکہف، آیات:۱۴، ۱۰تا۱۶)

۵- مُشکلات میں سہارے کے لئے قرآنِ حکیم کی مسلسل تلاوت کرنی چاہیئے۔پناہ دینے والی ذات صرف اللہ ﷻ کی ہے اور اللہ ﷻ کی پناہ کے حصول کا ذریعہ قرآنِ حکیم ہے۔(سورۃ الکہف، آیت:۲۷)

۶- دنیاوی مال و اسباب اللہ ﷻ کی رضا کی علامت نہیں بلکہ امتحان ہیں۔ ہمیں اسباب پر نہیں اللہ ﷻ پر بھروسہ کرنا چاہیئے کیوں کہ حقیقتاً اور مستقلاً مددگار اللہ ﷻ ہی ہے۔(سورۃ الکہف، آیات:۳۹تا۴۴)

۷- مال،اولاد اور دیگر نعمتیں دنیا کی زندگی گزارنے کے لئے لازم ہیں مگر اصل فکر نیکیوں اور بھلائی کے کاموں کی کرنی چاہیئے کہ یہی آخرت کی اصل پُونجی ہے۔(سورۃ الکہف، آیت:۴۶)

۸- روزِ قیامت کسی پر ظلم نہ ہوگا۔مجرموں کو اُن کے اعمال ہی کی سزا ملے گی۔لوگوں کا ہر چھوٹا بڑا عمل محفوظ ہو رہا ہے اور یہ سب کچھ قیامت کے دن پیش ہوگا۔(سورۃ الکہف، آیت:۴۹)

۹- رسولوں کو بھیجے جانے کا اہم مقصد نیک لوگوں کو خوشخبری دینا اور نافرمانوں کو اللہ ﷻ کے عذاب سے ڈرانا ہے۔ (سورۃ الکہف، آیت:۵۶)

۱۰- سب سے بڑا ظلم یہ ہے کہ جب لوگوں کو قرآنِ حکیم کی آیات کے ذریعہ نصیحت کی جائے تو وہ اس سے اِعراض کریں،اپنے بُرے اعمال کو بھول جائیں اور اصلاح نہ کریں۔(سورۃ الکہف، آیت:۵۷)

سمجھیں اور حل کریں

سوال ۱ خالی جگہیں پُر کریں:

(۱) آیت:۷ میں ذکر ہے کہ اللہ ﷻ نے زمین کو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بنایا تاکہ لوگوں کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہو۔

(۲) آیت:۲۹ میں ذکر ہے کہ ظالمین جب جہنم میں پانی کی فریاد کریں گے تو انہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ پانی پینے کے لئے دیا جائے گا۔

(۳) آیت:۳۹ کی روشنی میں جب ہم اپنے گھر، اولاد یا کاروبار کو پھلتا پھولتا دیکھ کر خوش ہوں تو ہمیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کہنا چاہیئے۔

(۴) آیت:۴۶ میں اللہ ﷻ کے ہاں ثواب پانے اور امید لگانے کے اعتبار سے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کو بہتر قرار دیا گیا ہے۔

(۵) آیت:۵۷ میں اللہ ﷻ کی آیات سے منہ موڑنے والوں کو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ قرار دیا گیا ہے۔

سوال ۲ مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دیجیئے:

۱- دوسرے اور تیسرے رکوع کی آیات کے مطابق اصحابِ کہف کے بارے میں مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دیجیئے۔

نمبر شمار	سوالات	جوابات
۱	اصحابِ کہف کا کیا عقیدہ تھا؟	
۲	ان کی قوم کا کیا عقیدہ تھا؟	
۳	اصحابِ کہف نے غار میں پناہ کیوں لی؟	
۴	غار میں داخل ہوتے وقت اصحاب کہف نے کیا دعا کی؟	
۵	بیدار ہونے پر اصحابِ کہف نے اپنے سونے کی مدت کا کیا اندازہ لگایا؟	
۶	بیدار ہونے پر اصحابِ کہف نے اپنے ایک ساتھی کو کس لئے بازار بھیجا؟	
۷	ساتھی کو بازار بھیجتے ہوئے اصحابِ کہف نے اسے کیا تلقین کی؟	
۸	اصحابِ کہف کے بیدار ہونے کے زمانہ میں لوگ کس حقیقت کے بارے میں اختلاف کر رہے تھے؟	
۹	اصحابِ کہف کے انتقال کے بعد لوگوں نے ان کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟	
۱۰	اصحابِ کہف کی تعداد کیا تھی؟	
۱۱	اصحابِ کہف کتنا عرصہ غار میں سوتے رہے؟	

۲- تیسرے رکوع کی روشنی میں جواب دیجیے کہ اللہ ﷻ نے اصحابِ کہف کی حفاظت کا کیا اہتمام فرمایا تھا؟

۳- چوتھے رکوع میں قرآنِ حکیم اور اہل ایمان سے تعلق کے حوالے سے کیا ہدایات دی گئی ہیں؟

۴- پانچویں رکوع کی آیات کے مطابق باغ والے کے بارے میں مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دیجیے۔

نمبر شمار	سوالات	جوابات
۱	باغ والے کے پاس انگور کے کتنے باغ تھے؟	
۲	باغوں کے چاروں طرف کس چیز کی باڑ لگی ہوئی تھی؟	
۳	انگوروں کے علاوہ باغ میں اور کیا تھا؟	
۴	ہر موسم میں باغ میں کیسا پھل آتا تھا؟	
۵	باغ میں آب پاشی کا کیا نظام تھا؟	
۶	باغ والے نے اپنے دوست کے سامنے اپنی بڑائی کا کیسے اظہار کیا؟	
۷	باغ والے نے اپنے باغ کے بارے میں کس رائے کا اظہار کیا؟	
۸	باغ والے نے آخرت کے بارے میں کس رائے کا اظہار کیا؟	
۹	دوست نے باغ والے کو کیا سمجھایا؟	
۱۰	باغ والے کا کیا انجام ہوا؟	

۵- چھٹے رکوع کے آخر میں آخرت کے کیا حالات بیان کیے گئے ہیں؟

سوال ۳ نوجوانی کی عمر میں عبادت اور خدمتِ دین کی اہمیت پر نوٹ لکھیں۔

گھریلو سرگرمی

- غور و فکر کر کے ایسی دس مثالیں لکھیں کہ جہاں اللہ سبحانہ و تعالیٰ پر توکل کرنے کے بجائے اسباب اور اپنی محنت پر بھروسہ کر لیا جاتا ہے۔
- اپنے والدین سے مشورہ کر کے اپنے محلے میں چند نیک افراد کو تلاش کیجیے اور ان سے کم از کم ہفتہ وار ملاقات کر کے دین کی چند باتیں سیکھیں، انہیں اپنے پاس تحریر کریں اور ان پر عمل کریں۔

دستخط استاد: ____________　　　　دستخط والدین / سرپرست: ____________

سبق ۲۱: قصّہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام

سُوْرَۃُ الْکَھْف کی آیات: ۶۰ تا ۸۲ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام کی ملاقات کا قصّہ بیان کیا گیا ہے جو تین واقعات پر مشتمل ہے۔ اس میں ظاہر پرستی کی شدید نفی کی گئی ہے۔ یہ بات واضح کی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ہر کام مصلحت اور حکمت پر مبنی ہوتا ہے۔ ہمیں ہر حال میں اللہ تعالیٰ کے فیصلہ پر راضی رہنا چاہیئے اور شکوہ شکایت نہیں کرنی چاہیئے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ایک سوال

حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم بنی اسرائیل کو خطبہ دے رہے تھے کہ کسی نے آپ علیہ السلام سے ایک سوال کیا کہ اس وقت سب سے بڑا عالم کون ہے؟ چونکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اس وقت کے جلیل القدر رسول تھے اور رسولوں کو دیا گیا علمِ وحی دیگر تمام علوم سے بڑھ کر ہوتا ہے اس لئے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے غالباً اس بات کو مدِ نظر رکھتے ہوئے جواب دیا کہ "میں سب سے بڑا عالم ہوں۔" واللہ اعلم۔ اگرچہ یہ جواب صحیح تھا لیکن اس طرح جواب دینا اللہ سبحانہ تعالیٰ کو پسند نہ آیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جواباً یہ کہنا چاہیئے تھا کہ اللہ سبحانہ ہی کو علم ہے کہ اس وقت سب سے بڑا عالم کون ہے؟ چنانچہ اللہ سبحانہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو علم کے اور گوشے سکھانے کے لئے فرمایا کہ "مَجْمَعَ الْبَحْرَیْنِ" یعنی دو دریاؤں کے ملنے کی جگہ کے پاس ہمارا ایک بندہ "خِضَر" ہے جو خاص علوم میں آپ سے بڑا عالم ہے ان سے جاکر ملاقات کیجیے۔

حصولِ علم کے لئے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا سفر اور ذوق و شوق

اللہ سبحانہ تعالیٰ کے حکم پر حضرت موسیٰ علیہ السلام علم کے حصول کے لئے اپنے خاص خادم و شاگرد حضرت یوشع بن نون کو ساتھ لے کر حضرت خضر علیہ السلام سے ملاقات کرنے کے لئے مَجْمَعَ الْبَحْرَیْنِ کی طرف سفر پر روانہ ہوگئے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے انتقال کے بعد یوشع بن نون علیہ السلام کو اللہ سبحانہ تعالیٰ نے نبوت عطا فرمائی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے علم کے حصول کے شوق اور عزم کا اظہار کرتے ہوئے اپنے خادم سے کہا کہ مَجْمَعَ الْبَحْرَیْنِ پہنچنے تک ہم مستقل اپنا سفر جاری رکھیں گے۔

حضرت خضر علیہ السلام سے ملاقات کرنے کی جگہ کی علامت

اللہ سبحانہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا تھا کہ ان کی ملاقات حضرت خضر علیہ السلام سے "مَجْمَعَ الْبَحْرَیْنِ" کے پاس ہوگی اور علامت کے طور پر انہیں بتایا تھا کہ اپنی ٹوکری میں ایک پکی ہوئی مچھلی رکھ لیں۔ مَجْمَعَ الْبَحْرَیْنِ میں جس مقام پر یہ مچھلی زندہ ہوکر پانی میں چلی جائے وہی مقام ہے جہاں حضرت خضر علیہ السلام آپ علیہ السلام کو ملیں گے۔

مجمع البحرین کا محل و مقام

بعض مفسرین کی رائے ہے کہ یہ واقعہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ابتدائی دور کا ہے جب آپ علیہ السلام مصر میں تھے۔ چنانچہ وہ مَجْمَعَ الْبَحْرَیْنِ سے مراد سوڈان کے شہر خرطوم سے آنے والی دریائے نیل کی دونوں شاخوں نیل ابیض (سفید) اور نیل ازرق (نیلا) کے آپس میں ملنے کے مقام کو لیتے ہیں۔ جبکہ وہ مفسرین جو اس واقعہ کو ہجرتِ صحرائے سینا کے بعد کا واقعہ قرار دیتے ہیں ان کے نزدیک مَجْمَعَ الْبَحْرَیْنِ سے مراد صحرائے سینا کا وہ جنوبی حصّہ ہے جہاں خلیج عقبہ اور خلیج سوئیز دونوں آکر ملتے ہیں اور بحرِ احمر میں شامل ہوجاتے ہیں۔

مچھلی کا پانی میں سرنگ بناتے ہوئے داخل ہو جانا

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پکی ہوئی مچھلی حضرت یوشع بن نون علیہ السلام کے حوالہ کی اور فرمایا کہ "تمہارا کام یہ ہے کہ جب یہ مچھلی ٹوکری سے نکل کر پانی میں جائے تو مجھے بتا دینا۔" حضرت یوشع بن نون علیہ السلام نے کہا کہ "یہ تو چھوٹا سا کام ہے۔" چلتے چلتے دونوں ایک پتھر کے پاس پہنچے تو وہاں کچھ دیر آرام کرنے کے لئے لیٹ گئے۔ تھوڑی دیر میں مچھلی حیرت انگیز طور پر معجزانہ طریقہ سے ٹوکری سے نکلی اور سُرنگ بناتے ہوئے پانی میں چلی گئی۔ مچھلی پانی میں جہاں سے گزرتی وہاں پانی منجمد ہو کر رہ جاتا اور مچھلی کے لئے ایک سرنگ سی بنتی چلی جاتی۔ یہ منظر دیکھ کر حضرت یوشع بن نون علیہ السلام بہت حیران ہوئے اور سوچا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بتادوں۔ لیکن انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نیند سے بیدار کرنا مناسب نہ سمجھا۔ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نیند سے بیدار ہوئے تو فوراً سفر پر روانہ ہو گئے اور حضرت یوشع بن نون علیہ السلام کو شیطان نے بھلا دیا کہ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے مچھلی کا ذکر کرتے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی حضرت خضر علیہ السلام سے ملاقات

حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت یوشع بن نون علیہ السلام باقی سارا دن اور رات چلتے رہے۔ اگلے دن حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے خادم حضرت یوشع بن نون (علیہ السلام) سے فرمایا کہ "ہمارے دن کا کھانا تو لاؤ۔ اس سفر میں ہمیں بہت تھکاوٹ محسوس ہو رہی ہے۔" جب تک حضرت موسیٰ علیہ السلام مقررہ راستہ کی طرف بڑھتے رہے انہیں تھکاوٹ محسوس نہیں ہوئی لیکن جیسے ہی وہ صحیح مقام سے آگے نکلے انہیں تھکاوٹ محسوس ہونے لگی۔ اس وقت حضرت یوشع بن نون علیہ السلام کو یاد آیا اور انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بتایا کہ "جب ہم پتھر کے پاس آرام کر رہے تھے تو کس طرح مچھلی اچانک معجزانہ طور پر پانی میں سرنگ بناتی ہوئی غائب ہو گئی تھی۔" حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ "اسی جگہ کو تو ہمیں تلاش تھی۔" چنانچہ دونوں اپنے قدموں کے نشانات دیکھتے ہوئے واپس چلے۔ جب وہ اس پتھر کے پاس پہنچے جہاں مچھلی پانی میں گئی تھی تو وہاں انہوں نے ایک شخص کو چادر اوڑھے ہوئے پایا۔ یہ حضرت خضر علیہ السلام تھے جنہیں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے تکوینی علم (واقعات اور معاملات کا خاص علم) عطا فرمایا تھا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے انہیں سلام کیا اور اپنا تعارف کرایا۔ حضرت خضر علیہ السلام نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ "جو علم اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے مجھے دیا ہے وہ آپ کے پاس نہیں ہے اور جو علم اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے آپ کو دیا ہے وہ میرے پاس نہیں ہے۔"

حضرت خضر علیہ السلام کون تھے؟

حضرت خضر علیہ السلام کے بارے میں مفسرین کے مختلف اقوال ہیں بعض انہیں فرشتہ کہتے ہیں بعض ولی اللہ جبکہ زیادہ مشہور بات یہ ہے کہ وہ نبی تھے۔ ان کا نام "بَلْیَا بِنْ مَلْکَان" اور لقب "خِضْر" تھا۔ خِضْر کے معنی سبز ہے کیونکہ وہ زمین پر جہاں بیٹھتے وہاں سبزہ اُگ جاتا تھا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی حضرت خضر علیہ السلام سے علم سیکھنے کی درخواست

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت خضر علیہ السلام سے ملاقات کا سبب بیان کیا۔ ان سے درخواست کی کہ "وہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے دیئے ہوئے علم میں سے اِنہیں بھی کچھ سکھائیں اور چند روز اپنے ہمراہ رہنے کی اجازت دیں۔" حضرت خضر علیہ السلام نے ان سے کہا کہ "آپ میرے ساتھ رہ کر جو واقعات دیکھیں گے ان پر صبر نہیں کر سکیں گے۔ کیونکہ جن چیزوں کا آپ کے پاس علم نہیں ان پر آپ صبر کیسے کر سکتے ہیں؟" حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اصرار کیا کہ "آپ اِنْ شَآءَاللہ مجھے صابر پائیں گے۔ میں آپ کے کسی حکم کی خلاف ورزی نہیں کروں گا۔" حضرت خضر علیہ السلام نے کہا کہ اگر آپ میرے ساتھ رہنا چاہتے ہیں تو آپ مجھ سے کسی چیز کے بارے میں کچھ نہ پوچھیے گا جب تک میں خود ہی آپ کو نہ بتادوں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان کی یہ شرط قبول کر لی پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام دونوں ایک ساتھ دریا کے کنارے کنارے چلنے لگے۔

پہلا واقعہ: "کشتی کا سفر"

دونوں دریا کے کنارے کنارے چل رہے تھے کہ قریب سے ایک کشتی گزری۔ انہوں نے کشتی والوں سے کہا کہ "ہمیں بھی کشتی میں سوار کر لو۔" کشتی والوں نے حضرت خضر علیہ السلام کو پہچان لیا اور بغیر کرایہ لیئے دونوں کو اپنے ساتھ کشتی میں سوار کر لیا۔ اتنے میں ایک چڑیا آئی جس نے کشتی کے کنارے پر بیٹھ کر دریا میں سے اپنی چونچ میں پانی لیا جسے دیکھ کر حضرت خضر علیہ السلام نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ "اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے علم کے مقابلہ میں میرا علم اور آپ کا علم دونوں ملا کر اتنے ہی ہیں جیسا اس چڑیا نے اس دریا سے چونچ میں پانی لیا ہے"۔ ابھی کشتی میں سوار ہوئے کچھ دیر ہی گزری تھی کہ حضرت خضر علیہ السلام نے اپنا کلہاڑا لے کر کشتی کا ایک تختہ توڑ دیا اور کشتی کو عیب دار کر دیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کہنے لگے کہ "ان لوگوں نے تو ہمیں بغیر کرایہ لیئے کشتی میں بٹھایا اور آپ نے اس کشتی میں شگاف کر دیا تاکہ کشتی والے ڈوب جائیں۔ یہ تو آپ نے بہت خطرناک کام کیا۔" حضرت خضر علیہ السلام نے جواب دیا کہ "میں نے کہا نہ تھا کہ آپ میرے ساتھ صبر نہ کر سکیں گے۔" حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ "میں بھول گیا تھا آپ مجھ سے درگزر کریں اور میرے ساتھ سختی نہ کریں۔"

دوسرا واقعہ: "لڑکے کا قتل"

پھر وہ دونوں کشتی سے اتر آئے اور ساحل پر چلنے لگے۔ راستہ میں حضرت خضر علیہ السلام نے ایک لڑکے کو دیکھا جو دوسرے لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا تھا۔ حضرت خضر علیہ السلام نے اس لڑکے کو قتل کر دیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کہنے لگے کہ "آپ نے ایک پاکیزہ جان کو ناحق مار ڈالا یہ تو آپ نے بہت بُرا کام کیا۔" حضرت خضر علیہ السلام نے جواب دیا کہ "میں نے آپ کو نہیں کہا تھا کہ آپ میرے ساتھ صبر نہ کر سکیں گے۔" حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ "اگر آئندہ میں نے آپ کے کام پر کوئی سوال کیا تو بے شک آپ مجھے اپنے ساتھ نہ رکھیئے گا۔"

تیسرا واقعہ: "بستی والوں کی دیوار کی مرمت"

پھر وہ دونوں ایک بستی میں پہنچے اور بستی والوں سے کھانا طلب کیا۔ لیکن انہوں نے کچھ بھی کھانے کو نہ دیا اور انہیں مہمان بنانے سے انکار کر دیا۔ انہوں نے اس بستی میں ایک دیوار دیکھی جو گرنے ہی والی تھی۔ حضرت خضر علیہ السلام نے اسے درست کر دیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ "اگر آپ ایسے بے مروت لوگوں سے معاوضہ لے کر دیوار درست کرتے تو ہم کھانا کھا لیتے۔" حضرت خضر علیہ السلام نے کہا حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہ "اب حسبِ وعدہ آپ کو مجھ سے الگ ہو جانا چاہیئے کیوں کہ آپ کا میرے ساتھ چلنا مشکل ہے۔ اب میں جدا ہونے سے پہلے آپ کو ان واقعات کی حقیقت بتاتا ہوں جن پر آپ صبر نہ کر سکے۔"

کشتی کو عیب دار کرنے کی حکمت

حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا کہ "کشتی کا تختہ توڑنے کی وجہ یہ تھی کہ اس کے مالک چند غریب اور مسکین لوگ تھے جو کشتی چلا کر محنت مزدوری سے اپنے گھر والوں کا پیٹ پالتے تھے۔ جس طرف کشتی جا رہی تھی وہاں ایک ظالم بادشاہ اچھی کشتیوں کو پکڑ کر ضبط کر رہا تھا۔ میں نے چاہا کہ کشتی کو عیب دار کر دوں تاکہ وہ اس ظالم بادشاہ کے ہاتھوں سے محفوظ رہے اور کشتی والے پھر سے کشتی کو درست کر کے اپنی روزی کماتے رہیں"۔

لڑکے کو قتل کرنے کی حکمت

حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا کہ "اُس لڑکے کو قتل کرنے کی وجہ یہ تھی کہ اس کے والدین مومن تھے اور لڑکا بڑا ہو کر کفر پر اَڑا رہتا تو اندیشہ تھا کہ کہیں یہ اپنے ماں باپ کو کفر اور سرکشی میں نہ پھنسا دے یعنی لڑکے کی محبت میں والدین بھی کفر میں مبتلا نہ ہو جائیں۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے چاہا کہ انہیں اس لڑکے سے بہتر

نیک اور فرماں بردار اولاد عطا فرمائے"۔ روایت میں ہے کہ اس کے بعد اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے انہیں ایک نیک بیٹی عطا فرمائی جس کی شادی ایک نبی علیہ السلام سے ہوئی اور اس لڑکی کے بطن سے ایک نبی علیہ السلام پیدا ہوئے۔

دیوار کی مرمت کرنے کی حکمت

حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا کہ اُس دیوار کو درست کرنے کی وجہ یہ تھی کہ اس کے مالک دو یتیم بچے تھے جن کا باپ بہت نیک آدمی تھا۔ اُس دیوار کے نیچے اِن کا خزانہ دفن تھا۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے چاہا کہ اُس دیوار کو درست کر دیا جائے تاکہ ان بچوں کے جوان ہونے تک اِن کا خزانہ محفوظ رہے اور جوان ہو کر وہ دیوار کے نیچے سے اپنا خزانہ نکال لیں۔

حضرت خضر علیہ السلام نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ "جو کچھ میں نے کیا وہ اپنی رائے سے نہیں بلکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے حکم کے مطابق کیا پس یہ حکمت تھی ان واقعات کی جن پر آپ صبر نہ کر سکے"۔

اس قصّہ میں ہمارے لئے سبق

اس قصّہ میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے واضح طور ظاہر پرستی کی نفی فرمائی ہے۔ اس قصّہ سے ہمیں سبق ملتا ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ہر حکم حکمت پر مبنی ہوتا ہے جس میں مخلوقات کے لئے خیر ہوتی ہے۔ چنانچہ ہمیں بظاہر ناپسندیدہ حالات واقع ہونے پر بھی صبر کرنا چاہیئے اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے خیر و بھلائی کی امید رکھنی چاہیئے۔ نیز اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے فیصلوں پر راضی رہنا چاہیئے۔

سبق:۲۲ قصّہ ذوالقرنین

نبی کریم ﷺ سے یہود کے سوالات اور ان کا جواب

یہود نے نبی کریم ﷺ کے رسول ہونے کے دعویٰ کو جانچنے کے لئے مشرکین مکہ کے ذریعہ آپ ﷺ سے تین سوالات پوچھے تھے۔ ان سوالات میں سے ایک سوال یہ بھی تھا کہ ذوالقرنین کون تھا؟ چنانچہ وحی کے ذریعہ سُوْرَۃُ الْکَہْف کے آخر میں آیات:۸۳ تا ۹۸ میں ذوالقرنین بادشاہ کا تفصیل سے ذکر فرما کر یہود کو ان کے سوال کا بھرپور جواب دیا گیا جو آپ ﷺ کے سچے رسول ہونے کی ایک اور دلیل بن گیا۔

ذوالقرنین بادشاہ کا تعارف

بعض مفسرین نے ایک رومی فاتح سکندر مقدونی کو ذوالقرنین قرار دیا ہے جو ایک بت پرست اور ظالم انسان تھا۔ اس کا دورِ حکومت ۳۴۵ قبلِ مسیح تا ۳۲۳ قبلِ مسیح ہے۔ اس کا استاد اور وزیر ارسطو تھا لیکن قرآنِ حکیم نے جس ذوالقرنین بادشاہ کا ذکر کیا ہے وہ اللہ ﷻ اور آخرت پر ایمان رکھنے والا، نیک سیرت، عادل، بڑا فاتح اور خدا ترس انسان تھا۔ اللہ ﷻ اور آخرت پر ایمان رکھنے والا ایک خدا ترس ایرانی بادشاہ خسرو گزرا ہے جس کا لقب "ذوالقرنین" بیان کیا جاتا ہے۔ اس کا دورِ حکومت ۵۵۹ قبلِ مسیح تا ۵۲۹ قبلِ مسیح ہے۔ اِسے یونانیوں نے سائرس (Cyrus)، عبرانیوں نے غورش اور عربوں نے کی خسرو کہا ہے۔

ذوالقرنین کے معنی اور وجہ تسمیہ

ذوالقرنین کے معنی ہیں دو سینگوں والا۔ عربی میں قَرْن سینگ کو یا صدی یعنی ۱۰۰ سال کو کہتے ہیں۔ سائرس بادشاہ کا لقب ذوالقرنین کیوں پڑا اس کے کئی اسباب بیان کیئے جاتے ہیں جن میں سے چند درج ذیل ہیں:

۱۔ اُس نے پارس ("فارس" "ریاستِ ایران") اور دوسری ایک ریاست میڈیا (Media) کو ملا کر عظیم ریاست "ایران" کی بنیاد ڈالی تھی۔ ۲۔ اُس نے مشرقی اور مغربی کناروں تک فتوحات حاصل کی تھیں۔ ۳۔ اُس کے تاج میں دو سینگ لگے ہوئے تھے۔ ۴۔ اُس کے دائیں بائیں دو زلفیں تھیں۔ اس کی قائم کی ہوئی عظیم ایرانی سلطنت دو سو سال تک برقرار رہی تھی۔

یہودیوں کا ذوالقرنین سے تعلق

جب (موجودہ عراق کی قدیم سلطنت) "بابل" کے بادشاہ بختِ نصر نے یروشلم پر حملہ کیا تو شہر کو تباہ کر دیا، ہیکلِ سلیمانی کو ڈھا دیا، بنی اسرائیل (یہودیوں) کا قتلِ عام کیا اور زندہ بچ جانے والوں کو جانوروں کی طرح ہانک کر عراق لے گیا تو کچھ عرصہ بعد ذوالقرنین نے عراق پر حملہ کیا، بختِ نصر کو شکست دی، یہودیوں کو آزاد کیا اور انہیں یروشلم فلسطین میں آباد ہو جانے کی اجازت دی۔ ہیکلِ سلیمانی کو دوبارہ تعمیر کرنے کا حکم دیا۔ ہیکلِ سلیمانی کے جس خزانہ اور سونے چاندی کے برتنوں پر بختِ نصر نے قبضہ کر لیا تھا وہ بھی واپس کر دیئے تاکہ انہیں دوبارہ ہیکلِ سلیمانی میں رکھا جائے۔ گویا ذوالقرنین یہودیوں کے لئے نجات دہندہ تھا جس نے انہیں بختِ نصر کی طویل قید سے نجات دلائی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ یہودیوں نے ذوالقرنین کے بارے میں نبی کریم ﷺ سے سوال پوچھا تھا۔

ذوالقرنین بادشاہ کی تین مہمات

قرآنِ حکیم میں ذوالقرنین بادشاہ کی تین مہمات کا ذکر کیا گیا ہے۔ا۔مغربی مہم ۲۔مشرقی مہم ۳۔شمالی مہم۔
ان مہمات کے نتیجہ میں ذوالقرنین کو زمین پر ایک بڑے علاقہ پر فتح حاصل ہوگئی۔ذوالقرنین بادشاہ نے ہمیشہ لوگوں کے ساتھ رحمدلی اور خداخوفی کا معاملہ کیا اور تکبر کرنے کے بجائے اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے سامنے عاجزی اختیار کی۔

ذوالقرنین بادشاہ کی مغربی مہم

ذوالقرنین نے جب ریاستِ میڈیا (Media) کو فتح کرکے اپنی سابقہ ریاست پارس (یعنی فارس) کے ساتھ ملایا تو اس کے فوراً بعد ایشیائے کوچک (Asia Minor)(ترکی) کی ریاست لیڈیا (Lydia) کے بادشاہ کرویسس (Croesus) نے اس پر حملہ کر دیا۔ذوالقرنین نے اس کا مقابلہ کیا اور اسے شکست دے کر تمام ایشیائے کوچک سمیت بحر روم (Mediterranean Sea) کے کنارے تک پورا مغربی حصہّ فتح کرلیا۔ذوالقرنین ایک نیک اور رحم دل بادشاہ تھا اس نے اپنے دشمنوں کو شکست دینے کے بعد انہیں قتل نہیں کیا بلکہ ان کے ساتھ نیک رویّہ اختیار کیا اور ان میں خصوصاً جو اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ پر ایمان لانے والے لوگ تھے ان سے بہت نرمی سے پیش آیا۔

ذوالقرنین بادشاہ کی مشرقی مہم

جب قدیم ایران کے مشرقی جانب بعض خانہ بدوش قبائل نے فتنہ وفساد مچایا تو ذوالقرنین نے مشرق کا رخ کیا اور ان قبائل کو فتح کرتا ہوا بلوچستان اور مکران کے ساحل تک پہنچ گیا۔یہ خانہ بدوش قومیں ایسی تھیں جن کے نہ قلعے تھے نہ مکانات اور نہ ہی ان کے پاس سورج کی تپش سے بچنے کا کوئی معقول انتظام تھا۔

ذوالقرنین بادشاہ کی شمالی مہم

ذوالقرنین فوج لے کر شمالی مہم پر روانہ ہوا اور بحیرۂ خزر (Caspian Sea) اور بحیرۂ اَسوَد (Black Sea) اور ان کے درمیان واقع پہاڑی سلسلہ کا کیشیا (قفقاز) تک پہنچ گیا۔یہ پہاڑی سلسلہ ایک قدرتی دیوار کی مانند دونوں سمندروں کے درمیان حائل تھا۔اس پہاڑی سلسلہ میں ایک درّہ تھا۔یہاں ذوالقرنین کی ملاقات ایک ایسی قوم سے ہوئی جو اس کی زبان نہ جانتے تھے۔اس قوم نے ترجمان کے ذریعہ ذوالقرنین سے درخواست کی کہ شمالی قومیں یاجوج اور ماجوج اس درّہ میں سے ہمارے ملک میں گھس کر ہمیشہ فساد مچاتی ہیں اور ہمارا امن برباد کر دیتی ہیں۔انہوں نے ذوالقرنین سے درخواست کی کہ اگر آپ ہمارے اور ان قوموں کے درمیان ایک بند (دیوار) تعمیر کرکے ان کا راستہ روک دیں تو ہم آپ کو معاوضہ ادا کر دیں گے۔ذوالقرنین بادشاہ نہایت فیاض، رعایا کا ہمدرد اور خیر خواہ بادشاہ تھا اس نے ان سے کہا کہ مجھے تمہارے معاوضہ کی ضرورت نہیں۔اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے پہلے ہی مجھے بہت کچھ دے رکھا ہے جو میرے لئے کافی ہے۔ہاں اگر تم لوگ افرادی قوت (مزدوروں) کے ذریعہ میری مدد کرو تو میں ان دونوں پہاڑوں کے درمیان ایک طاقت ور اور مضبوط دیوار بنا دیتا ہوں۔

یاجوج اور ماجوج (Gog and Magog)

ایک رائے کے مطابق یاجوج اور ماجوج سے مراد غالباً روس اور چین کے شمال مشرقی میدانوں کے وحشی، طاقتور اور جنگجو قبائل ہیں جو تاتاری اور منگولی وغیرہ کے ناموں سے مشہور ہیں اور قدیم زمانے سے متمدن ممالک پر حملے کرتے رہے ہیں۔ان کے حملوں سے بچنے کے لئے قفقاز کے جنوبی علاقہ میں ذوالقرنین نے ایک پچاس میل لمبی مضبوط دیوار (سَدِّ ذِی الْقَرْنَیْن) تعمیر کی تھی اور انہیں سے بچنے کے لئے چین کے شہنشاہ ہوانگ لی نے پندرہ سو میل لمبی دیوارِ چین تعمیر کروائی تھی۔شمال مشرق کے اس علاقہ کا بڑا حصہّ اب منگولیہ کہلاتا ہے۔اس کا قدیم نام "موگ" تھا جو یونانی زبان میں میگ اور

میگاگ (انگریزی میں Gog & Magog) اور عبرانی میں ماجوج ہو گیا۔ البتہ یہ واضح رہے کہ روس اور چین کے میدانی لوگ یاجوج ماجوج کے نسل سے اگرچہ ہو سکتے ہیں لیکن یاجوج ماجوج کے جس ریلے کا قربِ قیامت میں ظہور ہونا قرآن سے معلوم ہوتا ہے وہ یہ نہیں۔ نیز دیوارِ چین وغیرہ وہ سد ذوالقرنین نہیں جس کا ذکر قرآن حکیم میں آیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اس دیوار کا یقینی طور کسی کو بھی علم نہیں ہے کہ وہ کہاں ہے۔

آہنی دیوار کی تعمیر

ذوالقرنین بادشاہ کے حکم اور نگرانی میں دونوں پہاڑوں کے درمیان درّہ میں دیوار کی تعمیر کا کام شروع ہو گیا۔ ذوالقرنین نے کہا کہ مجھے لوہے کی چادریں لا کر دو۔ پھر جب دونوں پہاڑوں کے درمیان درّہ کو لوہے سے بھر کر برابر کر دیا گیا تو ذوالقرنین بادشاہ نے آگ جلانے کا حکم دیا۔ یہاں تک کہ جب دیوار لال انگارے کی طرح ہو گئی تو اس پر تانبا پگھلا کر اُنڈیل دیا گیا تاکہ دَرزوں یعنی سوراخوں، شگافوں اور جھریوں وغیرہ کو پُر کر دیا جائے۔ یہ دیوار ۲۹ فٹ اونچی، ۱۰ فٹ چوڑی اور ۵۰ میل لمبی تھی۔ یہ دیوار ایسی مضبوط ہو گئی کہ یاجوج ماجوج نہ تو اس کے اوپر چڑھ سکتے تھے اور نہ ہی اس میں کوئی سوراخ کر سکتے تھے۔

ذوالقرنین بادشاہ کا اللہ ﷻ کا شکر بجالانا

انتہائی بڑی اور مضبوط دیوار تعمیر کرنے کے باوجود ذوالقرنین بادشاہ نے تکبر نہیں کیا بلکہ اللہ ﷻ کا شکر ادا کیا اور کہا کہ یہ اللہ ﷻ کا فضل ہے کہ اللہ ﷻ نے مجھ سے اتنا بڑا کام لے لیا۔ یہ دیوار اس وقت تک قائم رہے گی جب تک اللہ ﷻ چاہے گا۔ یاجوج اور ماجوج نہ تو اس دیوار کو پھلانگ سکیں گے اور نہ ہی اس میں سوراخ کر سکیں گے۔

ذوالقرنین بادشاہ کی دیوار اور یاجوج اور ماجوج کے بارے میں پیش گوئی

ذوالقرنین نے ان لوگوں کو پیشن گوئی سنائی کہ قیامت کے قریب اللہ ﷻ کے وعدہ کے مطابق یاجوج اور ماجوج اس دیوار کو توڑ دیں گے۔ یہ وعدہ بالکل سچا ہے اور یہ پورا ہو کر رہے گا۔ سُوْرَۃُ الْاَنْبِیَآء کی آیت :۹۶ میں بھی یاجوج اور ماجوج کا ذکر آیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے بعد اللہ ﷻ کے حکم سے یاجوج اور ماجوج قومیں ذوالقرنین کی بنائی ہوئی اس دیوار کو توڑ کر باہر نکل آئیں گی اور ہر ٹیلے اور پہاڑ سے نیچے اترتی چلی آئیں گی۔ احادیث میں آیا ہے کہ یہ قومیں دنیا میں بڑا فساد مچائیں گی پھر اللہ ﷻ ایک بیماری کے ذریعہ ان سب کو ہلاک کر دے گا۔

قصّہ ذوالقرنین میں ہمارے لئے سبق

اگر دنیا میں ہمیں مال و اسباب کی کثرت اور طاقت و قوت حاصل ہو تو ہمیں اس پر اللہ ﷻ کا شکر ادا کرنا چاہیئے۔ کیونکہ اللہ ﷻ شکر ادا کرنے والوں کی نعمتوں میں اضافہ فرماتا ہے۔ اللہ ﷻ کے دیئے ہوئے مال اور طاقت کو لوگوں کی فلاح و بہبود اور مستحقین کی مدد کے لئے خرچ کرنا چاہیئے۔ کسی بھی نعمت کو اپنی محنت کا حاصل سمجھنے کے بجائے محض اللہ ﷻ کا فضل سمجھنا چاہیئے۔ ہمیں بھی ذوالقرنین بادشاہ کی طرح لوگوں کے ساتھ رحمدلی اور نرمی کا برتاؤ کرنا چاہیئے۔ ہمیشہ تکبر سے بچنا چاہیئے اور اللہ ﷻ کی یاد سے غافل نہیں ہونا چاہیئے۔

سبق: ۲۳

سُوْرَةُ الْكَهْف

سورۃ الکہف ۱۸ (حصہ دوم) آیات: ۶۰ تا ۱۱۰

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِفَتٰىهُ لَآ اَبْرَحُ حَتّٰٓى اَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ

اور (یاد کرو) جب موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنے نوجوان (ساتھی) سے کہا میں اپنا سفر جاری رکھوں گا یہاں تک کہ دو دریاؤں کے ملنے کی جگہ پر پہنچ جاؤں

اَوْ اَمْضِيَ حُقُبًا ۝٦٠ فَلَمَّا بَلَغَا مَجْمَعَ بَيْنِهِمَا نَسِيَا حُوْتَهُمَا

یا پھر میں مُدّتوں چلتا ہی رہوں۔ تو جب وہ دونوں (دریاؤں) کے ملنے کے مقام پر پہنچے تو وہ دونوں اپنی مچھلی بھول گئے

فَاتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ فِي الْبَحْرِ سَرَبًا ۝٦١ فَلَمَّا جَاوَزَا قَالَ لِفَتٰىهُ

پھر اس (مچھلی) نے دریا میں ایک سُرنگ کی طرح کا راستہ بنا لیا۔ پھر جب وہ دونوں آگے بڑھ گئے تو (موسیٰ علیہ السلام نے) اپنے نوجوان سے کہا

اٰتِنَا غَدَآءَنَا ۡ لَقَدْ لَقِيْنَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا ۝٦٢ قَالَ اَرَءَيْتَ

ہمارے پاس ہمارا کھانا لاؤ یقیناً اس سفر سے ہمیں بہت تھکاوٹ ہوگئی ہے۔ اس (نوجوان) نے کہا کیا آپ نے دیکھا؟

اِذْ اَوَيْنَآ اِلَى الصَّخْرَةِ فَاِنِّيْ نَسِيْتُ الْحُوْتَ ۡ وَمَآ اَنْسٰىنِيْهُ اِلَّا الشَّيْطٰنُ اَنْ اَذْكُرَهٗ ۚ

جب ہم اس چٹان کے پاس ٹھہرے تھے تو میں مچھلی (وہیں) بھول گیا اور مجھے شیطان نے بُھلا دیا کہ میں (آپ سے) اس کا ذکر کرتا

وَاتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ فِي الْبَحْرِ ۖ عَجَبًا ۝٦٣ قَالَ ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ ۖ

اور اس نے عجیب طریقہ سے دریا میں اپنا راستہ بنا لیا۔ (موسیٰ علیہ السلام نے) فرمایا وہی تو وہ (مقام) ہے ہم جسے تلاش کر رہے تھے

فَارْتَدَّا عَلٰٓى اٰثَارِهِمَا قَصَصًا ۝٦٤ فَوَجَدَا عَبْدًا مِّنْ عِبَادِنَآ

پھر وہ دونوں اپنے قدموں کے نشانوں پر واپس آئے۔ تو ان دونوں نے ہمارے بندوں میں سے ایک بندہ (خضر علیہ السلام) کو پایا

اٰتَيْنٰهُ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَعَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا ۝٦٥ قَالَ لَهٗ مُوْسٰى

جسے ہم نے اپنی (خصوصی) رحمت عطا فرمائی تھی اور ہم نے اسے اپنے پاس سے ایک (خاص) علم سکھایا تھا۔ موسیٰ (علیہ السلام) نے ان سے فرمایا

هَلْ اَتَّبِعُكَ عَلٰٓى اَنْ تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا ۝٦٦ قَالَ

کیا میں آپ کے ساتھ رہ سکتا ہوں کہ آپ کو بھلائی کا جو علم عطا ہوا ہے اس میں سے کچھ مجھے بھی سکھا دیں۔ اس بندے نے کہا

اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا ۝٦٧ وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلٰى مَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ خُبْرًا ۝٦٨

آپ میرے ساتھ (رہ کر) ہرگز صبر نہیں کر سکیں گے۔ اور آپ اس (بات) پر کیسے صبر کر سکتے ہیں جس کی آپ کو پوری طرح خبر نہیں۔

قَالَ سَتَجِدُنِيْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ صَابِرًا وَّلَآ اَعْصِيْ لَكَ اَمْرًا ۝٦٩

(موسیٰ علیہ السلام نے) فرمایا اگر اللہ نے چاہا تو آپ مجھے صابر پائیں گے اور میں آپ کے کسی حکم کی خلاف ورزی نہیں کروں گا۔

ع ۹/۱۱ قَالَ فَاِنِ اتَّبَعۡتَنِیۡ فَلَا تَسۡـَٔلۡنِیۡ عَنۡ شَیۡءٍ حَتّٰۤی اُحۡدِثَ لَکَ مِنۡهُ ذِکۡرًا ؏ ۷۰

اس نے کہا اگر آپ میرے ساتھ رہنا چاہتے ہیں تو مجھ سے کسی چیز کے بارے میں سوال نہ کیجئے یہاں تک کہ میں خود آپ سے اس کا ذکر کر دوں۔

فَانۡطَلَقَا ٝ حَتّٰۤی اِذَا رَکِبَا فِی السَّفِیۡنَةِ خَرَقَهَا ؕ قَالَ

پھر دونوں چل پڑے یہاں تک کہ جب وہ دونوں کشتی میں سوار ہوئے اس (بندہ) نے اس میں سوراخ کر دیا (موسیٰ علیہ السلام نے) فرمایا

اَخَرَقۡتَهَا لِتُغۡرِقَ اَهۡلَهَا ۚ لَقَدۡ جِئۡتَ شَیۡـًٔا اِمۡرًا ۷۱ قَالَ

کیا آپ نے (اس لئے) کشتی میں سوراخ کیا ہے کہ سب کشتی والوں کو غرق کر دیں؟ یقیناً یہ تو آپ نے بہت (خطرناک) کام کیا اس (بندہ) نے کہا

اَلَمۡ اَقُلۡ اِنَّکَ لَنۡ تَسۡتَطِیۡعَ مَعِیَ صَبۡرًا ۷۲ قَالَ لَا تُؤَاخِذۡنِیۡ بِمَا نَسِیۡتُ

کیا میں نے نہیں کہا تھا آپ میرے ساتھ (رہ کر) ہر گز صبر نہیں کر سکیں گے۔ (موسیٰ علیہ السلام نے) فرمایا آپ میری گرفت نہ کریں اس پر جو میں بھول گیا

وَلَا تُرۡهِقۡنِیۡ مِنۡ اَمۡرِیۡ عُسۡرًا ۷۳ فَانۡطَلَقَا ٝ حَتّٰۤی اِذَا لَقِیَا غُلٰمًا فَقَتَلَهٗ ۙ

اور میرے معاملہ میں مجھے مشکل میں نہ ڈالیں۔ پھر دونوں چل پڑے یہاں تک کہ ایک لڑکے سے ملے تو اس (بندے) نے اسے قتل کر دیا

قَالَ اَقَتَلۡتَ نَفۡسًا زَکِیَّةًۢ بِغَیۡرِ نَفۡسٍ ؕ لَقَدۡ جِئۡتَ شَیۡـًٔا نُّکۡرًا ۷۴

(موسیٰ علیہ السلام نے) فرمایا آپ نے ایک بے گناہ کو قتل کر دیا بغیر کسی جان (کے بدلہ) کے یقیناً آپ نے بہت برا کام کیا۔

قَالَ اَلَمۡ اَقُلۡ لَّکَ اِنَّکَ لَنۡ تَسۡتَطِیۡعَ مَعِیَ صَبۡرًا ۷۵

اس (بندہ) نے کہا کیا میں نے آپ سے نہیں کہا تھا آپ میرے ساتھ (رہ کر) ہر گز صبر نہیں کر سکیں گے۔

قَالَ اِنۡ سَاَلۡتُکَ عَنۡ شَیۡءٍۭ بَعۡدَهَا

(موسیٰ علیہ السلام نے) فرمایا اگر میں اس کے بعد آپ سے کسی بات کے بارے میں سوال کروں

فَلَا تُصٰحِبۡنِیۡ ۚ قَدۡ بَلَغۡتَ مِنۡ لَّدُنِّیۡ عُذۡرًا ۷۶ فَانۡطَلَقَا ٝ

تو آپ مجھے اپنے ساتھ نہ رکھیئے گا یقیناً آپ کو میری طرف سے عذر مل گیا۔ پھر وہ دونوں چل پڑے

حَتّٰۤی اِذَاۤ اَتَیَاۤ اَهۡلَ قَرۡیَةِ ۣاسۡتَطۡعَمَاۤ اَهۡلَهَا

یہاں تک کہ جب وہ دونوں ایک بستی والوں کے پاس آئے (اور) ان سے کھانا طلب کیا

فَاَبَوۡا اَنۡ یُّضَیِّفُوۡهُمَا فَوَجَدَا فِیۡهَا جِدَارًا یُّرِیۡدُ اَنۡ یَّنۡقَضَّ

تو انہوں نے ان کی مہمان نوازی سے انکار کر دیا پھر دونوں نے وہاں ایک دیوار پائی جو گرنے ہی والی تھی

فَاَقَامَهٗ ؕ قَالَ لَوۡ شِئۡتَ لَتَّخَذۡتَ عَلَیۡهِ اَجۡرًا ۷۷ قَالَ

تو اس (بندہ) نے اسے سیدھا کر دیا (موسیٰ علیہ السلام نے) فرمایا اگر آپ چاہتے تو اس (کام) پر کچھ اُجرت لے لیتے۔ اس (بندہ) نے کہا

هٰذَا فِرَاقُ بَیۡنِیۡ وَبَیۡنِکَ ۚ سَاُنَبِّئُکَ بِتَاۡوِیۡلِ

یہ میرے اور آپ کے درمیان جدائی (کا وقت) ہے اب میں آپ کو ان باتوں کی حقیقت بتائے دیتا ہوں

اہم نکات



مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَّلَيْهِ صَبْرًا ﴿٧٨﴾ أَمَّا السَّفِينَةُ فَكَانَتْ لِمَسٰكِينَ يَعْمَلُونَ فِي الْبَحْرِ

جن پر آپ صبر نہیں کر سکے۔ جہاں تک کشتی کا معاملہ ہے تو وہ چند مسکینوں کی تھی جو دریا میں مزدوری کرتے تھے

فَأَرَدْتُّ أَنْ أَعِيبَهَا وَكَانَ وَرَآءَهُمْ مَّلِكٌ يَّأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ غَصْبًا ﴿٧٩﴾

میں نے چاہا کہ اسے عیب دار کر دوں اور ان کے آگے ایک بادشاہ تھا جو ہر (بے عیب) کشتی کو زبردستی چھین لیا کرتا تھا۔

وَأَمَّا الْغُلٰمُ فَكَانَ أَبَوٰهُ مُؤْمِنَيْنِ فَخَشِينَآ أَنْ يُّرْهِقَهُمَا طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ﴿٨٠﴾ج

اور وہ جو لڑکا تھا تو اس کے ماں باپ دونوں مومن تھے ہمیں اندیشہ ہوا کہ یہ (بڑا ہو کر) ان کو بھی سرکشی اور کفر میں مبتلا کر دے گا۔

فَأَرَدْنَآ أَنْ يُّبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيْرًا مِّنْهُ زَكٰوةً وَّأَقْرَبَ رُحْمًا ﴿٨١﴾

تو ہم نے چاہا کہ ان کا رب اس کے بدلہ ان کو (ایسی اولاد) عطا فرمائے جو پاکیزگی میں اس سے بہتر ہو اور شفقت (اور رحم دلی) میں اس سے بڑھ کر ہو۔

وَأَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلٰمَيْنِ يَتِيمَيْنِ فِي الْمَدِينَةِ وَكَانَ تَحْتَهُ كَنْزٌ لَّهُمَا وَكَانَ أَبُوهُمَا صَالِحًا ج

اور رہی وہ دیوار تو وہ (اس) شہر کے دو یتیم لڑکوں کی تھی اور اس کے نیچے ان کا خزانہ (دفن) تھا ان کے والد ایک نیک آدمی تھے

فَأَرَادَ رَبُّكَ أَنْ يَّبْلُغَآ أَشُدَّهُمَا وَيَسْتَخْرِجَا كَنْزَهُمَا ق رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ج

تو آپ کے رب نے ارادہ فرمایا کہ وہ دونوں اپنی جوانی کو پہنچ جائیں اور اپنا خزانہ نکال لیں (یہ) آپ کے رب کی رحمت سے ہے

وَمَا فَعَلْتُهُ عَنْ أَمْرِي ط ذٰلِكَ تَأْوِيلُ مَا لَمْ تَسْطِعْ عَّلَيْهِ صَبْرًا ﴿٨٢﴾ ع ١٠ ١٢

اور میں نے اپنی رائے سے کوئی کام نہیں کیا یہ ہے اصل حقیقت ان باتوں کی جن پر آپ صبر نہ کر سکے۔

وَيَسْئَلُونَكَ عَنْ ذِي الْقَرْنَيْنِ ط قُلْ سَأَتْلُوا عَلَيْكُمْ مِّنْهُ ذِكْرًا ﴿٨٣﴾ط

اور یہ آپ سے ذوالقرنین کے بارے میں سوال کرتے ہیں آپ فرما دیجئے میں تمہیں اس کا کچھ حال پڑھ کر سناتا ہوں۔

إِنَّا مَكَّنَّا لَهُ فِي الْأَرْضِ وَآتَيْنٰهُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ سَبَبًا ﴿٨٤﴾لا فَأَتْبَعَ سَبَبًا ﴿٨٥﴾

ہم نے اُسے زمین میں اِقتدار عطا فرمایا تھا اور اسے ہر طرح کے اسباب مہیا کیے تھے۔ پھر اس نے (ایک مہم کے لئے) سازوسامان تیار کیا

حَتّٰى إِذَا بَلَغَ مَغْرِبَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَغْرُبُ فِي عَيْنٍ حَمِئَةٍ

یہاں تک کہ جب وہ سورج کے غروب ہونے کی جگہ پہنچا تو اسے پایا کہ وہ (گویا) دلدل والے چشمہ میں غروب ہو رہا ہے

وَّوَجَدَ عِنْدَهَا قَوْمًا ق قُلْنَا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ إِمَّآ أَنْ تُعَذِّبَ

اور وہاں اس نے ایک قوم کو پایا ہم نے فرمایا کہ اے ذوالقرنین! (تمہیں اِختیار ہے) چاہو تو ان کو سزا دو

وَإِمَّآ أَنْ تَتَّخِذَ فِيهِمْ حُسْنًا ﴿٨٦﴾ قَالَ أَمَّا مَنْ ظَلَمَ فَسَوْفَ نُعَذِّبُهُ ثُمَّ يُرَدُّ إِلٰى رَبِّهٖ

اور چاہو تو ان کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔ اس نے کہا جو ظلم کرے گا تو ہم اسے سزا دیں گے پھر وہ اپنے رب کے پاس پہنچایا جائے گا

فَيُعَذِّبُهُ عَذَابًا نُّكْرًا ﴿٨٧﴾ وَأَمَّا مَنْ آمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهٗ جَزَآءً الْحُسْنٰى ج

تو وہ اسے سخت عذاب دے گا۔ اور جو شخص ایمان لائے گا اور نیک عمل کرے گا تو اس کے لئے بہترین بدلہ ہے

وَسَنَقُوْلُ لَهٗ مِنْ اَمْرِنَا يُسْرًا ؕ ٨٨ ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا ٨٩

اور ہم عنقریب اپنے معاملہ میں اس سے نرم بات کہیں گے۔ پھر اس نے (دوسری مہم کے لئے) سازوسامان تیار کیا

حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ مَطْلِعَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَطْلُعُ عَلٰى قَوْمٍ

یہاں تک کہ جب وہ سورج کے طلوع ہونے کی جگہ پر پہنچا تو اسے پایا کہ وہ ایک ایسی قوم پر طلوع ہورہا ہے

لَّمْ نَجْعَلْ لَّهُمْ مِّنْ دُوْنِهَا سِتْرًا ۙ ٩٠ كَذٰلِكَ ؕ

جن کے لئے ہم نے اس (سورج) کے آگے کوئی پردہ نہیں بنایا تھا۔ (واقعہ) اسی طرح ہے

وَقَدْ اَحَطْنَا بِمَا لَدَيْهِ خُبْرًا ٩١ ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا ٩٢

اور جو کچھ اس (ذوالقرنین) کے پاس تھا اس کی ہمیں پوری پوری خبر تھی۔ پھر اس نے (تیسری مہم کے لئے) ساز و سامان تیار کیا

حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ بَيْنَ السَّدَّيْنِ وَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمَا قَوْمًا ۙ لَّا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ قَوْلًا ٩٣

یہاں تک کہ جب وہ دو پہاڑوں کے درمیان پہنچا تو اس نے ان کے پاس ایک قوم کو پایا جو (اس کی) کوئی بات نہیں سمجھ سکتے تھے۔

قَالُوْا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ اِنَّ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ مُفْسِدُوْنَ فِى الْاَرْضِ فَهَلْ نَجْعَلُ لَكَ خَرْجًا

انہوں نے کہا اے ذوالقرنین! بے شک یاجوج اور ماجوج زمین میں بہت فساد مچاتے ہیں تو کیا ہم آپ کے لئے خرچ (کا انتظام) کر دیں

عَلٰٓى اَنْ تَجْعَلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ سَدًّا ٩٤ قَالَ مَا مَكَّنِّىْ فِيْهِ رَبِّىْ خَيْرٌ

(اس شرط پر کہ) آپ ہمارے اور ان کے درمیان ایک دیوار بنادیں۔ (ذوالقرنین نے) کہا میرے رب نے مجھے جو کچھ دے رکھا ہے (وہ) بہتر ہے

فَاَعِيْنُوْنِىْ بِقُوَّةٍ اَجْعَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ رَدْمًا ۙ ٩٥ اٰتُوْنِىْ زُبَرَ الْحَدِيْدِ ؕ

لہذا تم لوگ (جسمانی) قوت سے میری مدد کرو تو میں تمہارے اور ان کے درمیان ایک مضبوط دیوار بنادوں گا۔ تم میرے پاس لوہے کی چادریں لاؤ

حَتّٰٓى اِذَا سَاوٰى بَيْنَ الصَّدَفَيْنِ قَالَ انْفُخُوْا ؕ حَتّٰٓى اِذَا جَعَلَهٗ نَارًا ۙ

یہاں تک کہ جب اس نے دونوں پہاڑوں کے درمیانی خلا کو برابر کر دیا (تو) کہا آگ دھکاؤ یہاں تک کہ جب (دہکا کر) اسے آگ کر دیا

قَالَ اٰتُوْنِىْٓ اُفْرِغْ عَلَيْهِ قِطْرًا ؕ ٩٦ فَمَا اسْطَاعُوْٓا اَنْ يَّظْهَرُوْهُ

(تو) کہا (اب) میرے پاس پگھلا ہوا تانبا لاؤ تاکہ میں اس (دیوار) پر اُنڈیل دوں۔ تو (یاجوج ماجوج) نہ تو اس کے اوپر چڑھ سکیں

وَمَا اسْتَطَاعُوْا لَهٗ نَقْبًا ٩٧ قَالَ هٰذَا رَحْمَةٌ مِّنْ رَّبِّىْ ۚ

اور نہ ہی اس میں کوئی سوراخ کر سکیں۔ (ذوالقرنین) نے کہا یہ میرے رب کی رحمت ہے

فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ رَبِّىْ جَعَلَهٗ دَكَّآءَ ۚ وَكَانَ وَعْدُ رَبِّىْ حَقًّا ؕ ٩٨

اور جب میرے رب کا وعدہ آجائے گا تو وہ اسے ریزہ ریزہ کردے گا اور میرے رب کا وعدہ سچا ہے۔

وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَّمُوْجُ فِىْ بَعْضٍ وَّنُفِخَ فِى الصُّوْرِ

اور اس دن ہم انہیں چھوڑ دیں گے وہ (تیز موجوں کی طرح) ایک دوسرے میں گھس جائیں گے اور صور میں پھونکا جائے گا

فَجَمَعْنٰهُمْ جَمْعًا ۙ﴿۹۹﴾ وَّعَرَضْنَا جَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لِّلْكٰفِرِيْنَ عَرْضَا ۙ﴿۱۰۰﴾

تو ہم سب کو جمع کر لیں گے۔ اور ہم اس دن جہنم کو کافروں کے بالکل سامنے پیش کریں گے۔

ع ۱۱/۱۹ الَّذِيْنَ كَانَتْ اَعْيُنُهُمْ فِيْ غِطَآءٍ عَنْ ذِكْرِيْ وَكَانُوْا لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَمْعًا ﴿۱۰۱﴾ اَفَحَسِبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا

جن کی آنکھیں میری یاد سے (غفلت کے) پردہ میں تھیں اور وہ سن بھی نہیں سکتے تھے۔ جن لوگوں نے کفر کیا وہ کیا (یہ) خیال کرتے ہیں

اَنْ يَّتَّخِذُوْا عِبَادِيْ مِنْ دُوْنِيْٓ اَوْلِيَآءَ ۭ اِنَّآ اَعْتَدْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِيْنَ نُزُلًا ﴿۱۰۲﴾

کہ وہ مجھے چھوڑ کر میرے بندوں کو مددگار بنا لیں گے بے شک ہم نے ایسے کافروں کی مہمانی کے لئے جہنم تیار کر رکھی ہے۔

قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِيْنَ اَعْمَالًا ﴿۱۰۳﴾

آپ فرما دیجئے کیا ہم تمہیں بتائیں اعمال کے اعتبار سے سب سے زیادہ خسارے والے (کون ہیں)۔

اَلَّذِيْنَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا ﴿۱۰۴﴾

یہ وہ لوگ ہیں جن کی کوششیں دنیا کی زندگی میں ضائع ہوگئیں اور وہ سمجھتے ہیں کہ وہ بہت اچھا کام کر رہے ہیں۔

اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ وَلِقَاۗىِٕهٖ فَحَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ

یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے رب کی آیات کا انکار کیا اور اس کی ملاقات کا تو ان کے اعمال برباد ہوگئے

فَلَا نُقِيْمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَزْنًا ﴿۱۰۵﴾ ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمْ جَهَنَّمُ بِمَا كَفَرُوْا

تو ہم قیامت کے دن ان کے لئے کوئی وزن قائم نہیں کریں گے۔ یہ ان کا بدلہ ہے جہنم اس وجہ سے کہ انہوں نے کفر کیا

وَاتَّخَذُوْٓا اٰيٰتِيْ وَرُسُلِيْ هُزُوًا ﴿۱۰۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

اور میری آیات اور میرے رسولوں کا مذاق بنالیا۔ بے شک جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کیے

كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا ۙ﴿۱۰۷﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا لَا يَبْغُوْنَ عَنْهَا حِوَلًا ﴿۱۰۸﴾

ان کی مہمانی کے لئے فردوس کے باغات ہوں گے۔ وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے وہ وہاں سے کبھی نکلنا نہیں چاہیں گے۔

قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ

آپ فرما دیجئے کہ اگر میرے رب کی باتوں (کے لکھنے) کے لئے سمندر سیاہی بن جائے تو سمندر (کا پانی) ضرور ختم ہو جائے گا

قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّيْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا ﴿۱۰۹﴾

اس سے پہلے کہ میرے رب کی باتیں ختم ہوں اگرچہ ہم اس کی مدد کے لئے ویسا ہی سمندر اور لے آئیں۔

قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ

آپ (کفار سے) فرما دیجئے میں تو تمہارے ہی جیسا بشر ہوں (البتہ) میرے طرف وحی کی جاتی ہے کہ تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے

ع ۱۲/۹ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَاۗءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا ﴿۱۱۰﴾

تو جو شخص اپنے رب سے ملاقات کی اُمید رکھتا ہو تو اسے چاہیئے کہ نیک عمل کرے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے۔

اہم نکات



علم و عمل کی باتیں

۱- ہمیں حصولِ علم کے لئے مسلسل محنت کرنی چاہیئے اور اس کی خاطر ہر مشقت کو برداشت کرنا چاہیئے۔(سورۃ الکہف، آیات:۶۰،۶۲)
۲- ہمیں علم حاصل کرنے میں کوئی شرم محسوس نہیں کرنی چاہیئے۔(سورۃ الکہف، آیت:۶۶)
۳- حصول علم کے دوران انتہائی عاجزی اور انکساری اختیار کرنی چاہیئے، پیش آنے والی مشکلات پر صبر کرنا چاہیئے، اہل علم کا ادب و احترام بھی بجا لانا چاہیئے خواہ وہ عمر یا مقام و مرتبہ میں کم تر کیوں نہ ہوں۔(سورۃ الکہف، آیت:۶۹)
۴- دوران تعلیم غیر ضروری سوالات کے بجائے اصل مقصد پر توجہ رکھنی چاہیئے۔(سورۃ الکہف، آیت:۷۰)
۵- انسان کو انصاف پسندی اختیار کرتے ہوئے دوران تعلیم اپنی بھول و کمی کا بھی اعتراف کرنا چاہیئے اور ایسا طرز عمل یا رویہ اختیار کرنا چاہیئے جس سے علم و عمل میں اضافہ ہوتا رہے۔(سورۃ الکہف، آیات:۷۳،۷۶)
۶- ہمیں اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے ہر فیصلہ پر راضی رہنا چاہیئے کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے حکم کی پیروی میں ہمارے لئے خیر ہے۔(سورۃ الکہف، آیات:۷۹ تا ۸۲)
۷- نیک آباؤاجداد کی برکات کا نفع و فائدہ کئی نسلوں تک اولاد کو بھی حاصل ہوتا ہے۔(سورۃ الکہف، آیات:۸۲)
۸- ہمیں دستیاب مال و اسباب کو اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی عطا سمجھنا چاہیئے اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ ہی پر بھروسہ کرنا چاہیئے کیوں کہ حقیقتاً اور مستقلاً مددگار اللہ سبحانہ و تعالیٰ ہی ہے۔(سورۃ الکہف، آیت:۹۸)
۹- سب سے بڑھ کر خسارے والے لوگ وہ ہیں جو دنیا ہی کی فکر میں لگے رہیں اور آخرت کو بُھلا بیٹھیں۔(سورۃ الکہف، آیات:۱۰۳ تا ۱۰۵)
۱۰- اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی قدرت، علم اور نعمتیں بے حساب ہیں جن کا شمار بھی ممکن نہیں۔(سورۃ الکہف، آیت:۱۰۹)
۱۱- آخرت کی کامیابی کے لئے صرف خواہش کافی نہیں بلکہ اس کے لئے مسلسل نیک اعمال کرنا اور شرک کی ہر شکل سے بچنے کی کوشش کرتے رہنا ضروری ہے۔(سورۃ الکہف، آیت:۱۱۰)

سمجھیں اور حل کریں

سوال ۱ خالی جگہیں پُر کریں:

(۱) آیت:۶۳ کے مطابق ______________ کے زندہ ہو کر ______________ میں چلے جانے کا ذکر ہے۔
(۲) آیت:۷۰ کے مطابق حضرت خضر علیہ السلام نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اس شرط پر ساتھ چلنے کے لئے کہا کہ وہ ان سے ______________ گے۔
(۳) آیت:۹۸ میں ذکر ہے کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا وعدہ ______________ ہے۔
(۴) آیت:۱۰۵ کے مطابق ______________ اور ______________ کا انکار کرنے والوں کے لئے کوئی وزن قائم نہیں ہوگا۔
(۵) آیت:۱۱۰ میں ذکر ہے کہ جو اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے ملاقات کی امید رکھتا ہو اسے چاہیئے کہ وہ ______________ کرے اور ______________ نہ کرے۔

سوال ۲ مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دیجیے:

۱- نویں رکوع کی روشنی میں جواب دیجیے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام کی ملاقات کے لئے کون سا مقام طے تھا اور اس مقام پر پہنچنے کی کیا نشانی تھی؟

____

____

____

____

____

____

۲- دسویں رکوع کی آیات کے مطابق حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام کے واقعہ کے اعتبار سے مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دیجیے۔

نمبر شمار	سوالات	جوابات
۱	حضرت خضر علیہ السلام نے کشتی کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟	
۲	حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس پر کیا اعتراض کیا؟	
۳	حضرت خضر علیہ السلام نے اس کی کیا حکمت بیان فرمائی؟	
۴	حضرت خضر علیہ السلام نے لڑکے کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟	
۵	حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس پر کیا اعتراض کیا؟	
۶	حضرت خضر علیہ السلام نے اس کی کیا حکمت بیان فرمائی؟	
۷	حضرت خضر علیہ السلام نے بستی والوں کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟	
۸	حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس پر کیا اعتراض کیا؟	
۹	حضرت خضر علیہ السلام نے اس کی کیا حکمت بیان فرمائی؟	

۳- گیارہویں رکوع کی آیات کے مطابق ذوالقرنین کی مہمات کے اِعتبار سے مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دیجیے۔

نمبر شمار	سوالات	جوابات
۱	ذوالقرنین نے پہلا سفر کس سمت میں کیا؟	
۲	وہاں ذوالقرنین کی ملاقات کیسے لوگوں سے ہوئی؟	
۳	ذوالقرنین نے ان لوگوں کے ساتھ کیا سلوک کیا؟	
۴	ذوالقرنین نے دوسرا سفر کس سمت میں کیا؟	
۵	وہاں ذوالقرنین کی ملاقات کیسے لوگوں سے ہوئی؟	
۶	ذوالقرنین کی تیسرے سفر میں ملاقات کیسے لوگوں سے ہوئی؟	
۷	ان لوگوں نے ذوالقرنین سے کیا درخواست کی؟	
۸	ان لوگوں نے ذوالقرنین کو کیا معاوضہ دینے کی پیشکش کی؟	
۹	ذوالقرنین نے اپنے کام کو کس کی رحمت قرار دیا؟	

۴- بارہویں رکوع کی روشنی میں جواب دیں کہ سب سے زیادہ خسارہ اٹھانے والے کون لوگ ہیں؟

____

____

____

____

____

۵- بارہویں رکوع کے آخر میں وُسعتِ علمِ باری تعالیٰ کی کیا شان بیان کی گئی ہے؟

____

____

____

____

____

____

سوال ۳ اساتذہ کے مقام اور حقوق و فرائض پر نوٹ لکھیں۔

گھریلو سرگرمی

- اپنے گھر میں چند بچوں کو جمع کر کے ایک کلاس کا ماحول بنائیں۔ پھر استاد بن کر اپنا جائزہ لیں کہ کمرۂ جماعت کا نظم و ضبط قائم رکھنے میں کیا مشکلات پیش آتی ہیں انہیں نکات کی صورت میں اپنے پاس تحریر کریں اور ان کے حل کے لئے کسی صاحبِ علم سے رجوع کریں۔
- ''سفر'' حصولِ علم کا ایک بڑا ذریعہ ہے آپ اپنے یا اپنے گھر والوں کے کسی ایسے سفر کو مختصراً لکھیں جس میں عملی طور پر کچھ سیکھنے کا موقع ملا ہو۔

دستخط استاد:______ دستخط والدین / سرپرست:______

سبق: ۲۴

سُوْرَةُ الْمُؤْمِنُوْن

سورۃ المؤمنون ۲۳ — آیات: ۱تا ۱۱۸

شانِ نزول اور تعارف: سُوْرَۃُ الْمُؤْمِنُوْن مکی سورت ہے۔ قرآنِ حکیم میں سُوْرَۃ یُوْنُس سے مسلسل چودہ (۱۴) مکی سورتوں کا ایک تسلسل ہے جس میں آخری سورت سُوْرَۃُ الْمُؤْمِنُوْن ہے۔ اس سورت میں بندۂ مومن کی ظاہری اور باطنی صفات کا بیان ہے۔ سُوْرَۃُ الْمُؤْمِنُوْن کا موضوع دنیا و آخرت میں عزت کا دارومدار اللہ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی سے تعلق کی درستگی پر ہے۔ ایک حدیث شریف کہ میں نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ "مجھ پر اس وقت دس ایسی آیات نازل ہوئی ہیں کہ اگر کوئی ان کے معیار پر پورا اتر جائے تو یقیناً جنت میں جائے گا پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے سُوْرَۃُ الْمُؤْمِنُوْن کی ابتدائی دس آیات تلاوت فرمائیں۔" (جامع ترمذی)

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے — اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ (۱) الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ (۲) وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ (۳)

یقیناً ایمان والے کامیاب ہوگئے۔ جو اپنی نماز میں عاجزی کرنے والے ہیں۔ اور وہ جو بے کار باتوں سے دور رہنے والے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ (۴) وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ (۵) اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ

اور جو زکوٰۃ دینے والے ہیں۔ اور وہ لوگ جو اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ سوائے اپنی بیویوں یا کنیزوں کے جن کے وہ مالک ہیں

فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ (۶) فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ (۷) وَالَّذِيْنَ هُمْ

تو ان پر کوئی ملامت نہیں۔ لہٰذا جو ان کے علاوہ (کوئی اور طریقہ) چاہے تو وہی لوگ حد سے گزرنے والے ہیں۔ اور وہ لوگ جو

لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ (۸) وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ (۹) اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَ (۱۰)

اپنی امانتوں اور اپنے وعدہ کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ اور وہ لوگ جو اپنی نمازوں کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ یہی لوگ وارث ہونے والے ہیں۔

الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ (۱۱) وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِيْنٍ (۱۲)

جو (جنت) فردوس کے وارث ہوں گے وہ اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔ اور ہم نے انسان کو چُنی ہوئی مٹی سے پیدا فرمایا۔

ثُمَّ جَعَلْنٰهُ نُطْفَةً فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ (۱۳) ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً

پھر ہم نے اسے نطفہ (قطرہ) بنا کر ایک محفوظ جگہ (رحم) میں رکھا۔ پھر ہم نے اس نطفہ کو ایک جما ہوا خون بنایا

فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظٰمًا فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا

پھر ہم نے اس جمے ہوئے خون کو ایک بوٹی بنایا پھر ہم نے اس بوٹی سے ہڈیاں بنائیں پھر ہم نے ہڈیوں پر گوشت چڑھایا

ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ (۱۴)

پھر ہم نے اسے (روح ڈال کر) ایک دوسری مخلوق بنا دیا تو بہت ہی بابرکت ہے اللہ سب سے بہتر بنانے والا۔

اہم نکات

ثُمَّ اِنَّكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ لَمَيِّتُوْنَ ﴿١٥﴾ ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تُبْعَثُوْنَ ﴿١٦﴾

پھر یقیناً تم اس کے بعد مرنے والے ہو۔ پھر بے شک تم قیامت کے دن اٹھائے جاؤ گے۔

وَلَقَدْ خَلَقْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعَ طَرَآئِقَ ۖ وَمَا كُنَّا عَنِ الْخَلْقِ غٰفِلِيْنَ ﴿١٧﴾

اور یقیناً ہم نے تمہارے اوپر سات راستے بنائے اور ہم (اپنی) مخلوق سے بے خبر نہیں ہیں۔

وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءًۢ بِقَدَرٍ فَاَسْكَنّٰهُ فِي الْاَرْضِ ۖ

اور ہم نے آسمان سے ایک اندازہ کے مطابق پانی نازل فرمایا پھر اسے زمین میں ٹھہرا دیا

وَاِنَّا عَلٰى ذَهَابٍۢ بِهٖ لَقٰدِرُوْنَ ﴿١٨﴾ فَاَنْشَاْنَا لَكُمْ بِهٖ جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ ۘ

اور یقیناً ہم اسے لے جانے پر بھی قادر ہیں۔ پھر ہم نے اس سے تمہارے لئے پیدا فرمائے کھجوروں اور انگوروں کے باغات

لَكُمْ فِيْهَا فَوَاكِهُ كَثِيْرَةٌ وَّمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿١٩﴾ وَشَجَرَةً تَخْرُجُ مِنْ طُوْرِ سَيْنَآءَ

اس میں تمہارے لئے بکثرت میوے ہیں جن میں سے تم کھاتے بھی ہو۔ اور وہ درخت بھی (پیدا فرمایا) جو طورِ سینا سے نکلتا ہے

تَنْۢبُتُ بِالدُّهْنِ وَصِبْغٍ لِّلْاٰكِلِيْنَ ﴿٢٠﴾ وَاِنَّ لَكُمْ فِي الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً ۖ

جو کھانے والوں کے لئے تیل اور سالن لے کر اُگتا ہے۔ اور یقیناً تمہارے لئے چوپایوں میں بڑی عبرت ہے

نُسْقِيْكُمْ مِّمَّا فِيْ بُطُوْنِهَا وَلَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ كَثِيْرَةٌ

ہم تمہیں (دودھ) پلاتے ہیں اس سے جو ان کے پیٹوں میں ہے اور تمہارے لئے ان میں (اور) بہت سے فائدے ہیں

وَّمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿٢١﴾ وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ ﴿٢٢﴾ ع ١ ٢٢

اور ان میں سے تم (بعض کا گوشت بھی) کھاتے ہو۔ اور تم ان پر اور کشتیوں پر سوار بھی کیئے جاتے ہو۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ

اور یقیناً ہم نے نوح (علیہ السلام) کو بھیجا اُن کی قوم کی طرف تو اُنھوں نے فرمایا اے میری قوم! تم اللہ کی عبادت کرو

مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۖ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿٢٣﴾ فَقَالَ الْمَلَؤُا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ

تمہارے لئے اُس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے تو کیا تم ڈرتے نہیں؟ تو ان کی قوم کے سردار جنہوں نے کفر کیا کہنے لگے

مَا هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۙ يُرِيْدُ اَنْ يَّتَفَضَّلَ عَلَيْكُمْ ۖ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ

کہ یہ (رسول) تم جیسا ایک بشر ہی تو ہے جو تم پر بڑائی حاصل کرنا چاہتا ہے اور اگر اللہ (رسول بھیجنا ہی) چاہتا تھا

لَاَنْزَلَ مَلٰٓئِكَةً ۖ مَّا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِيْٓ اٰبَآئِنَا الْاَوَّلِيْنَ ﴿٢٤﴾ اِنْ هُوَ اِلَّا رَجُلٌۢ بِهٖ جِنَّةٌ

تو فرشتے نازل فرما دیتا ہم نے تو اپنے پہلے باپ دادا سے یہ (کبھی) نہیں سنا۔ بس یہ ایک آدمی ہے (جسے) جنون ہو گیا ہے

فَتَرَبَّصُوْا بِهٖ حَتّٰى حِيْنٍ ﴿٢٥﴾ قَالَ رَبِّ انْصُرْنِيْ

تو ایک وقت تک اس کا انتظار کرو۔ (نوح علیہ السلام نے) عرض کیا اے میرے رب! میری مدد فرما

بِمَا كَذَّبُوْنِ ﴿٢٦﴾ فَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِ اَنِ اصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْيُنِنَا

کیونکہ انہوں نے مجھے جھٹلا دیا ہے۔ پھر ہم نے ان کی طرف وحی بھیجی کہ آپ کشتی بنایئے ہماری نگاہوں کے سامنے

وَوَحْيِنَا فَاِذَا جَآءَ اَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّوْرُ فَاسْلُكْ فِيْهَا

اور ہماری ہدایت کے مطابق تو جب ہمارا حکم آجائے اور اُبل پڑے تنور (سے پانی) تو اس (کشتی) میں سوار کرلیں

مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَاَهْلَكَ اِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ مِنْهُمْ

ہر قسم کے (نر و مادہ) جوڑے اور اپنے گھر والوں کو (بھی) سوائے اُس کے جس کے بارے میں ان میں سے پہلے حکم طے ہو چکا ہے

وَلَا تُخَاطِبْنِيْ فِي الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ ﴿٢٧﴾ فَاِذَا اسْتَوَيْتَ اَنْتَ وَمَنْ مَّعَكَ

اور مجھ سے بات نہ کریں اُن لوگوں کے بارے میں جنہوں نے ظلم کیا بے شک وہ غرق کئے جائیں گے۔ پھر جب آپ اور آپ کے ساتھی بیٹھ جائیں

عَلَى الْفُلْكِ فَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ نَجّٰىنَا مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٢٨﴾ وَقُلْ رَّبِّ

کشتی میں تو آپ کہیں تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں ظالم قوم سے نجات عطا فرمائی۔ اور دعا مانگیئے کہ اے میرے رب!

اَنْزِلْنِيْ مُنْزَلًا مُّبٰرَكًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ ﴿٢٩﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ وَّاِنْ كُنَّا لَمُبْتَلِيْنَ ﴿٣٠﴾

مجھ کو برکت والی جگہ اُتار اور تو سب سے بہتر اتارنے والا ہے۔ یقیناً اس میں نشانیاں ہیں اور یقیناً ہم آزمائش کرنے والے ہیں۔

ثُمَّ اَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ قَرْنًا اٰخَرِيْنَ ﴿٣١﴾ فَاَرْسَلْنَا فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ

پھر ہم نے ان کے بعد دوسری قوموں کو پیدا فرمایا۔ پھر ہم نے اُن میں ایک رسول اُنہی میں سے بھیجا

ع ١٠ ٢ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿٣٢﴾

(انہوں نے فرمایا) کہ تم اللہ کی عبادت کرو تمہارے لئے اُس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے تو کیا تم ڈرتے نہیں؟

وَقَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِلِقَآءِ الْاٰخِرَةِ وَاَتْرَفْنٰهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا

اور ان کی قوم کے سردار کہنے لگے جنہوں نے کفر کیا اور آخرت کی ملاقات کو جھٹلایا اور ہم نے انہیں دنیا کی زندگی میں عیش دے رکھا تھا

مَا هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يَاْكُلُ مِمَّا تَاْكُلُوْنَ مِنْهُ وَيَشْرَبُ مِمَّا تَشْرَبُوْنَ ﴿٣٣﴾

(سردار کہتے) کہ یہ (رسول) تم جیسا ایک بشر ہی تو ہے وہ وہی کچھ کھاتا ہے جو تم کھاتے ہو اور وہی کچھ پیتا ہے جو تم پیتے ہو۔

وَلَئِنْ اَطَعْتُمْ بَشَرًا مِّثْلَكُمْ اِنَّكُمْ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ﴿٣٤﴾ اَيَعِدُكُمْ

اور اگر تم نے اپنے ہی جیسے ایک بشر کی اطاعت کرلی تو بے شک تم نقصان اُٹھانے والوں میں سے ہو جاؤ گے۔ کیا وہ تم سے یہ وعدہ کرتا ہے؟

اَنَّكُمْ اِذَا مِتُّمْ وَكُنْتُمْ تُرَابًا وَّعِظَامًا اَنَّكُمْ مُّخْرَجُوْنَ ﴿٣٥﴾

کہ جب تم مر جاؤ گے اور تم مٹی اور ہڈیاں ہوجاؤ گے (پھر) تم (قبروں) (سے) نکالے جاؤ گے؟

هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ لِمَا تُوْعَدُوْنَ ﴿٣٦﴾ اِنْ هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَنَحْيَا

(بہت) دُور (بہت) دُور ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جارہا ہے۔ ہماری تو دنیا ہی کی زندگی ہے کہ ہم (یہیں) مرتے اور جیتے ہیں

وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِيْنَ ﴿٣٧﴾ اِنْ هُوَ اِلَّا رَجُلُ ِافْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا

اور ہم (دوبارہ) نہیں اٹھائے جائیں گے۔ یہ تو ایک ایسا آدمی ہے جس نے اللہ پر جھوٹ باندھا ہے

وَّمَا نَحْنُ لَهٗ بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿٣٨﴾ قَالَ رَبِّ انْصُرْنِيْ بِمَا كَذَّبُوْنِ ﴿٣٩﴾

اور ہم اس کی بات ماننے والے نہیں ہیں۔ انہوں نے عرض کیا اے میرے رب! میری مدد فرما کیونکہ اِنہوں نے مجھے جھٹلا دیا ہے۔

قَالَ عَمَّا قَلِيْلٍ لَّيُصْبِحُنَّ نٰدِمِيْنَ ﴿٤٠﴾ فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ بِالْحَقِّ

(اللہ نے) فرمایا عنقریب ہی یہ لوگ اپنے کیئے پر نادم ہو کر رہ جائیں گے۔ تو انہیں سخت چیخ (کے عذاب) نے حق کے ساتھ آپکڑا

فَجَعَلْنٰهُمْ غُثَآءً فَبُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٤١﴾ ثُمَّ اَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ قُرُوْنًا اٰخَرِيْنَ ﴿٤٢﴾

پس ہم نے انہیں کُوڑا کرکٹ بنا دیا تو ظالم قوم کے لئے (رحمت سے) دوری ہے۔ پھر ہم نے ان کے بعد دوسری قومیں پیدا فرمائیں۔

مَا تَسْبِقُ مِنْ اُمَّةٍ اَجَلَهَا وَمَا يَسْتَاْخِرُوْنَ ﴿٤٣﴾ ثُمَّ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا تَتْرَا

کوئی اُمت نہ اپنے (مقرر) وقت سے آگے بڑھ سکتی ہے نہ پیچھے ہٹ سکتی ہے۔ پھر ہم نے مسلسل اپنے رسول بھیجے

كُلَّمَا جَآءَ اُمَّةً رَّسُوْلُهَا كَذَّبُوْهُ فَاَتْبَعْنَا بَعْضَهُمْ بَعْضًا

جب بھی کسی اُمت کے پاس ان کا رسول آیا انہوں نے اسے جھٹلایا تو ہم (بھی) بعض کو بعض کے پیچھے (ہلاک) کرتے گئے

وَّجَعَلْنٰهُمْ اَحَادِيْثَ فَبُعْدًا لِّقَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٤٤﴾

اور ہم نے انہیں کہانیاں بنا دیا تو (رحمت سے) دُوری ہے ان لوگوں کے لئے جو ایمان نہیں لاتے۔

ثُمَّ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى وَاَخَاهُ هٰرُوْنَ بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿٤٥﴾

پھر ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) اور ان کے بھائی ہارون (علیہ السلام) کو بھیجا اپنی نشانیوں اور واضح دلیل کے ساتھ۔

اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا عَالِيْنَ ﴿٤٦﴾ فَقَالُوْٓا

فرعون اور اس کے سرداروں کی طرف تو انہوں نے تکبر کیا اور وہ سرکش لوگ تھے۔ تو وہ کہنے لگے

اَنُؤْمِنُ لِبَشَرَيْنِ مِثْلِنَا وَقَوْمُهُمَا لَنَا عٰبِدُوْنَ ﴿٤٧﴾ فَكَذَّبُوْهُمَا

کیا ہم اپنے جیسے دو بشروں پر ایمان لے آئیں؟ حالانکہ ان کی قوم ہماری غلام ہے۔ تو انہوں نے ان دونوں کو جھٹلا دیا

فَكَانُوْا مِنَ الْمُهْلَكِيْنَ ﴿٤٨﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ ﴿٤٩﴾

تو وہ ہلاک ہونے والوں میں سے ہوگئے۔ اور یقیناً ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو کتاب عطا فرمائی تاکہ وہ لوگ ہدایت پائیں۔

وَجَعَلْنَا ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهٗٓ اٰيَةً وَّاٰوَيْنٰهُمَآ اِلٰى رَبْوَةٍ

اور ہم نے مریم (علیہا السلام) کے بیٹے (عیسیٰ علیہ السلام) اور ان کی والدہ کو ایک نشانی بنایا اور ان دونوں کو ایک بلند جگہ پر پناہ دی

ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِيْنٍ ﴿٥٠﴾ يٰٓاَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا ٣ ع ١٨

جو رہائش کے قابل اور چشمہ والی جگہ تھی۔ اے رسولو! پاکیزہ چیزوں میں سے کھاؤ اور نیک عمل کرو

اہم نکات



اِنِّیْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِیْمٌ ؕ۵۱ وَ اِنَّ هٰذِهٖۤ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً

بے شک میں اسے خوب جانتا ہوں جو کچھ تم لوگ کرتے ہو۔ اور بے شک یہ تمہاری اُمت ایک ہی اُمت ہے

وَّ اَنَا رَبُّكُمْ فَاتَّقُوْنِ ۵۲ فَتَقَطَّعُوْۤا اَمْرَهُمْ بَیْنَهُمْ زُبُرًا ؕ

اور میں تمہارا رب ہوں لہذا تم مجھ ہی سے ڈرو۔ تو انہوں نے آپس میں اپنے (دین کے) معاملہ کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا

كُلُّ حِزْبٍۭ بِمَا لَدَیْهِمْ فَرِحُوْنَ ۵۳ فَذَرْهُمْ فِیْ غَمْرَتِهِمْ

ہر گروہ اسی پر خوش ہے جو (دین کا حصّہ) اس کے پاس ہے۔ تو آپ انہیں ان کی غفلت میں چھوڑ دیجئے

حَتّٰی حِیْنٍ ۵۴ اَیَحْسَبُوْنَ اَنَّمَا نُمِدُّهُمْ بِهٖ مِنْ مَّالٍ وَّ بَنِیْنَ ۙ۵۵

ایک مقررہ وقت تک کیا وہ خیال کرتے ہیں کہ ہم جو (دنیا میں) ان کو مال اور اولاد دیئے جا رہے ہیں۔

نُسَارِعُ لَهُمْ فِی الْخَیْرٰتِ ؕ بَلْ لَّا یَشْعُرُوْنَ ۵۶

(تو اس سے) ہم ان کے لئے بھلائی میں جلدی کر رہے ہیں (نہیں) بلکہ انہیں خبر نہیں۔

اِنَّ الَّذِیْنَ هُمْ مِّنْ خَشْیَةِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ ۙ۵۷ وَالَّذِیْنَ هُمْ بِاٰیٰتِ رَبِّهِمْ یُؤْمِنُوْنَ ۙ۵۸

بے شک جو لوگ اپنے رب کے خوف سے ڈرتے رہتے ہیں۔ اور وہ جو اپنے رب کی آیات پر ایمان رکھتے ہیں۔

وَالَّذِیْنَ هُمْ بِرَبِّهِمْ لَا یُشْرِكُوْنَ ۙ۵۹ وَالَّذِیْنَ یُؤْتُوْنَ

اور وہ جو اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتے۔ اور جو لوگ (اللہ کی راہ میں) دیتے ہیں

مَاۤ اٰتَوْا وَّ قُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ اَنَّهُمْ اِلٰی رَبِّهِمْ رٰجِعُوْنَ ۙ۶۰

جو کچھ وہ اس حال میں دیتے ہیں کہ ان کے دل ڈرتے ہیں کہ انہیں اپنے رب کے پاس واپس جانا ہے۔

اُولٰٓىِٕكَ یُسٰرِعُوْنَ فِی الْخَیْرٰتِ وَهُمْ لَهَا سٰبِقُوْنَ ۶۱

یہ لوگ نیکیوں میں جلدی کرتے ہیں اور وہ ان (نیکیوں) کی طرف سبقت لے جانے والے ہیں۔

وَلَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا وَلَدَیْنَا كِتٰبٌ یَّنْطِقُ بِالْحَقِّ

اور ہم کسی شخص (پر اُس) کی طاقت سے زیادہ ذمہ داری نہیں ڈالتے اور ہمارے پاس ایک کتاب ہے جو حق بیان کرتی ہے

وَهُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ ۶۲ بَلْ قُلُوْبُهُمْ فِیْ غَمْرَةٍ مِّنْ هٰذَا وَلَهُمْ اَعْمَالٌ مِّنْ دُوْنِ ذٰلِكَ

اور ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔ بلکہ ان کے دل اس سے غفلت میں ہیں اور اس کے علاوہ بھی ان کے کچھ (اور بُرے) اعمال ہیں

هُمْ لَهَا عٰمِلُوْنَ ۶۳ حَتّٰۤی اِذَاۤ اَخَذْنَا مُتْرَفِیْهِمْ بِالْعَذَابِ

جو یہ کرتے رہتے ہیں۔ یہاں تک کہ جب ہم ان کے خوشحال لوگوں کو عذاب میں پکڑیں گے

اِذَا هُمْ یَجْـَٔرُوْنَ ؕ۶۴ لَا تَجْـَٔرُوا الْیَوْمَ قف اِنَّكُمْ مِّنَّا لَا تُنْصَرُوْنَ ۶۵

تو اس وقت وہ فریاد کریں گے۔ (کہا جائے گا) آج مت فریاد کرو! بے شک ہماری طرف سے تمہاری کوئی مدد نہیں کی جائے گی۔

قَدْ كَانَتْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ تَنْكِصُوْنَ ۙ﴿۶۶﴾

یقیناً تمہیں میری آیات پڑھ کر سنائی جاتی تھیں تو تم اپنی ایڑیوں کے بل (اُلٹے) پھر جاتے تھے۔

مُسْتَكْبِرِيْنَ ۖ بِهٖ سٰمِرًا تَهْجُرُوْنَ ﴿۶۷﴾ اَفَلَمْ يَدَّبَّرُوا الْقَوْلَ

اس پر تکبر کرتے ہوئے ساری ساری رات بیہودہ باتیں کرتے تھے کیا انہوں نے (اللہ کے) کلام پر غور نہیں کیا؟

اَمْ جَآءَهُمْ مَّا لَمْ يَاْتِ اٰبَآءَهُمُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۶۸﴾ اَمْ لَمْ يَعْرِفُوْا رَسُوْلَهُمْ

یا ان کے پاس کوئی ایسی چیز آئی ہے جو ان کے پہلے باپ دادا کے پاس نہیں آئی تھی۔ یا انہوں نے اپنے رسول کو پہچانا نہیں

فَهُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ﴿۶۹﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ بِهٖ جِنَّةٌ ۭ بَلْ جَآءَهُمْ بِالْحَقِّ

تو وہ اس کے منکر ہو رہے ہیں۔ یا یہ کہتے ہیں انہیں کچھ جنون ہے (ہرگز ایسا نہیں) بلکہ وہ (رسول) ان کے پاس حق لے کر آئے ہیں

وَاَكْثَرُهُمْ لِلْحَقِّ كٰرِهُوْنَ ﴿۷۰﴾ وَلَوِ اتَّبَعَ الْحَقُّ اَهْوَآءَهُمْ

اور ان میں سے اکثر حق کو ناپسند کرتے ہیں۔ اور اگر حق ان کی خواہشات کی پیروی کرتا

لَفَسَدَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهِنَّ ۭ بَلْ اَتَيْنٰهُمْ بِذِكْرِهِمْ

تو آسمانوں اور زمینوں اور جو کچھ ان میں ہے ضرور سب درہم برہم ہو جاتا بلکہ (حقیقت یہ ہے کہ) ہم تو ان کے پاس ان کی نصیحت لائے ہیں

فَهُمْ عَنْ ذِكْرِهِمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۷۱﴾ اَمْ تَسْاَلُهُمْ خَرْجًا فَخَرَاجُ رَبِّكَ خَيْرٌ ڰ

تو وہ اپنی نصیحت سے منہ موڑے ہوئے ہیں۔ کیا آپ ان سے کوئی اجر مانگتے ہیں تو آپ کے رب کا اجر بہت بہتر ہے

وَّهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿۷۲﴾ وَاِنَّكَ لَتَدْعُوْهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۷۳﴾ وَاِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ

اور وہ بہترین رزق دینے والا ہے۔ اور یقیناً آپ ان لوگوں کو سیدھے راستہ کی طرف بلاتے ہیں۔ اور یقیناً جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے

عَنِ الصِّرَاطِ لَنٰكِبُوْنَ ﴿۷۴﴾ وَلَوْ رَحِمْنٰهُمْ وَكَشَفْنَا مَا بِهِمْ مِّنْ ضُرٍّ

وہ (سیدھے) راستہ سے ہٹے ہوئے ہیں۔ اور اگر ہم ان پر رحم فرمائیں اور جس تکلیف میں مبتلا ہیں وہ دور کر دیں

لَّلَجُّوْا فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿۷۵﴾ وَلَقَدْ اَخَذْنٰهُمْ بِالْعَذَابِ فَمَا اسْتَكَانُوْا لِرَبِّهِمْ وَمَا يَتَضَرَّعُوْنَ ﴿۷۶﴾

تب بھی یہ بھٹکتے ہوئے اپنی سرکشی پر اڑے رہیں گے۔ اور یقیناً ہم نے انہیں عذاب میں پکڑا پھر نہ انہوں نے عاجزی کی اور نہ وہ گڑگڑائے۔

حَتّٰٓى اِذَا فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا ذَا عَذَابٍ شَدِيْدٍ اِذَا هُمْ فِيْهِ مُبْلِسُوْنَ ﴿۷۷﴾ وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَ لَكُمُ ع

یہاں تک کہ جب ہم ان پر کھول دیں گے سخت عذاب کا دروازہ وہ اس وقت بالکل مایوس ہو جائیں گے۔ اور وہی ہے جس نے تمہارے لئے بنائے

السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ﴿۷۸﴾ وَهُوَ الَّذِيْ ذَرَاَكُمْ فِي الْاَرْضِ وَاِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۷۹﴾

کان اور آنکھیں اور دل (مگر) تم کم ہی شکر کرتے ہو۔ اور وہی ہے جس نے تمہیں زمین میں پھیلایا اور اسی کی طرف تمہیں جمع کیا جائے گا۔

وَهُوَ الَّذِيْ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ وَلَهُ اخْتِلَافُ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۸۰﴾

اور وہی ہے جو زندگی دیتا ہے اور موت دیتا ہے اور رات اور دن کا بدلنا اسی کے اختیار میں ہے کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے

بَلْ قَالُوْا مِثْلَ مَا قَالَ الْاَوَّلُوْنَ ﴿٨١﴾ قَالُوْٓا ءَاِذَا مِتْنَا

مگر ان لوگوں نے (وہی) کہا جیسے (ان سے) پہلے (کافر) کہتے تھے۔ انہوں نے کہا کیا جب ہم مر جائیں گے

وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ﴿٨٢﴾

اور ہم مٹی اور ہڈیاں ہو جائیں گے تو کیا ہم (پھر) زندہ کر کے اُٹھائیں جائیں گے؟

لَقَدْ وُعِدْنَا نَحْنُ وَاٰبَآؤُنَا هٰذَا مِنْ قَبْلُ اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٨٣﴾

یقیناً اس کا وعدہ ہم سے (بھی) کیا گیا اور ہمارے باپ دادا سے بھی اس سے پہلے یہ تو صرف پچھلے لوگوں کی کہانیاں ہیں۔

قُلْ لِّمَنِ الْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهَآ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿٨٤﴾ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ

آپ فرما دیجیے کہ زمین اور جو کچھ اس میں ہے (وہ) کس کا ہے؟ اگر تم جانتے ہو (توبتاؤ)۔ وہ ضرور کہیں گے اللہ کا ہے

قُلْ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿٨٥﴾ قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ﴿٨٦﴾

آپ (ﷺ) فرما دیجیے تو کیا تم نصیحت حاصل نہیں کرتے۔ آپ فرما دیجیے سات آسمانوں کا رب اور عرشِ عظیم کا رب کون ہے؟

سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ قُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿٨٧﴾ قُلْ

وہ ضرور کہیں گے کہ اللہ کا ہے آپ (ﷺ) فرما دیجیے تو کیا تم ڈرتے نہیں؟ آپ (ﷺ) فرمادیجیے

مَنْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ يُجِيْرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ

کون ہے جس کے دستِ قدرت میں ہر چیز کا اختیار ہے اور وہ پناہ دیتا ہے اور اس کے مقابلے میں کوئی پناہ نہیں دے سکتا؟

اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿٨٨﴾ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ قُلْ فَاَنّٰى تُسْحَرُوْنَ ﴿٨٩﴾

اگر تم جانتے ہو۔ وہ ضرور کہیں گے (ہر اختیار) اللہ ہی کے لئے ہے آپ (ﷺ) فرما دیجیے پھر تم پر کہاں سے جادو کیا جا رہا ہے۔

بَلْ اَتَيْنٰهُمْ بِالْحَقِّ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿٩٠﴾ مَا اتَّخَذَ اللّٰهُ مِنْ وَّلَدٍ

بلکہ (حقیقت یہ ہے کہ) ہم تو ان کے پاس حق لے آئے ہیں اور یقیناً وہ جھوٹے ہیں۔ اللہ نے نہ تو کسی کو (اپنا) بیٹا بنایا ہے

وَّمَا كَانَ مَعَهٗ مِنْ اِلٰهٍ اِذًا لَّذَهَبَ كُلُّ اِلٰهٍۢ بِمَا خَلَقَ

اور نہ ہی اس کے ساتھ کوئی اور معبود ہے (اگر ایسا ہوتا) تو ہر معبود اپنی مخلوق کو لے کر الگ ہو جاتا

وَلَعَلَا بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿٩١﴾

اور پھر وہ ایک دوسرے پر چڑھائی کر دیتے اللہ ان باتوں سے پاک ہے جو یہ بیان کرتے ہیں۔

ع ۵ ۱۵ عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿٩٢﴾

(اللہ) پوشیدہ اور ظاہر کا جاننے والا ہے تو بہت بلند ہے اس سے جو وہ شریک ٹھہراتے ہیں۔

قُلْ رَّبِّ اِمَّا تُرِيَنِّيْ مَا يُوْعَدُوْنَ ﴿٩٣﴾ رَبِّ

آپ (ﷺ) دعا کیجیے اے میرے رب! اگر تو مجھے وہ (عذاب) دکھا دے جس کا ان سے وعدہ کیا جا رہا ہے۔ (تو) اے میرے رب!

اہم نکات



فَلَا تَجْعَلْنِيْ فِي الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٩٤﴾ وَاِنَّا عَلٰٓى اَنْ نُّرِيَكَ مَا نَعِدُهُمْ لَقٰدِرُوْنَ ﴿٩٥﴾

مجھے ان ظالم لوگوں کے ساتھ شامل نہ کرنا۔ اور یقیناً ہم اس پر قادر ہیں کہ ہم آپ کو وہ (عذاب) دکھا دیں جس کا ہم ان سے وعدہ کر رہے ہیں۔

اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ السَّيِّئَةَ ۭ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَصِفُوْنَ ﴿٩٦﴾

آپ برائی کو اس طریقہ سے دور کیجیے جو سب سے بہتر ہو ہم ان (باتوں) کو خوب جانتے ہیں جو یہ بیان کرتے ہیں۔

وَقُلْ رَّبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ ﴿٩٧﴾

آپ (ﷺ) دعا کیجیے اے میرے رب! میں شیطانوں کے وسوسوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ ﴿٩٨﴾

اور اے میرے رب! میں اس سے (بھی) تیری پناہ مانگتا ہوں کہ وہ (شیاطین) میرے پاس آئیں۔

حَتّٰٓى اِذَا جَاۗءَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ارْجِعُوْنِ ﴿٩٩﴾

یہاں تک کہ جب ان (منکروں) میں سے کسی پر موت آئے گی تو کہے گا اے میرے رب! مجھے (دنیا میں) واپس بھیج دے۔

لَعَلِّيْٓ اَعْمَلُ صَالِحًا فِيْمَا تَرَكْتُ كَلَّا ۭ

تاکہ جس (دنیا) کو میں چھوڑ کر آیا ہوں اس میں نیک عمل کروں ہرگز (ایسا) نہیں ہوگا

اِنَّهَا كَلِمَةٌ هُوَ قَاۗىِٕلُهَا ۭ وَمِنْ وَّرَاۗىِٕهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿١٠٠﴾

یہ تو بس ایک (فضول) بات ہے جو وہ کہہ رہا ہے اور ان کے آگے ایک پردہ ہے اس دن تک کے لئے جب لوگ اٹھائے جائیں گے۔

فَاِذَا نُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَلَآ اَنْسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَىِٕذٍ وَّلَا يَتَسَاۗءَلُوْنَ ﴿١٠١﴾

پھر جب صور میں پھونکا جائے گا تو اس دن ان کے درمیان نہ رشتہ داریاں رہیں گی اور نہ ہی وہ آپس میں سوال کر سکیں گے۔

فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿١٠٢﴾ وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ

تو جس کے (نیک اعمال کے) پلڑے بھاری ہوں گے تو وہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔ اور جس کے (نیک اعمال کے) پلڑے ہلکے ہوں گے

فَاُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فِيْ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ ﴿١٠٣﴾ تَلْفَحُ وُجُوْهَهُمُ النَّارُ

پس وہ ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو نقصان میں ڈالا (وہ) ہمیشہ جہنم میں رہنے والے ہیں۔ آگ ان کے چہروں کو جھلسا دے گی

وَهُمْ فِيْهَا كٰلِحُوْنَ ﴿١٠٤﴾ اَلَمْ تَكُنْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ﴿١٠٥﴾

اور وہ اس میں بد شکل ہو رہے ہوں گے۔ (ان سے کہا جائے گا) کیا تمہیں میری آیات پڑھ کر سنائی نہیں جاتی تھیں تو تم ان کو جھٹلایا کرتے تھے۔

قَالُوْا رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا ضَاۗلِّيْنَ ﴿١٠٦﴾ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْهَا

وہ کہیں گے اے ہمارے رب! ہم پر ہماری بدبختی غالب آگئی تھی اور ہم گمراہ لوگ تھے۔ اے ہمارے رب! ہمیں یہاں سے نکال دیجیے

فَاِنْ عُدْنَا فَاِنَّا ظٰلِمُوْنَ ﴿١٠٧﴾ قَالَ اخْسَـُٔوْا فِيْهَا وَلَا تُكَلِّمُوْنِ ﴿١٠٨﴾

پھر اگر ہم دوبارہ وہی (کام) کریں تو بے شک ہم ظالم ہوں گے۔ (اللہ) فرمائے گا اسی میں ذلت کے ساتھ پڑے رہو اور مجھ سے بات نہ کرو۔

اِنَّهٗ كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْ عِبَادِيْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا

بے شک میرے بندوں میں سے ایک گروہ (ایسا بھی) تھا جو کہتا تھا اے ہمارے رب! ہم ایمان لائے تو ہمیں بخش دیجیے اور ہم پر رحم فرمائیے

وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ۱۰۹ فَاتَّخَذْتُمُوْهُمْ سِخْرِيًّا حَتّٰٓى اَنْسَوْكُمْ ذِكْرِيْ

اور تو سب سے بہتر رحم فرمانے والا ہے۔ لہٰذا تم نے ان کا مذاق بنا لیا تھا یہاں تک کہ اس (مشغلہ) نے تمہیں میری یاد بھلادی

وَكُنْتُمْ مِّنْهُمْ تَضْحَكُوْنَ ۱۱۰ اِنِّيْ جَزَيْتُهُمُ الْيَوْمَ بِمَا صَبَرُوْٓا

اور تم ان پر ہنسا کرتے تھے۔ بے شک آج میں نے انہیں بدلہ دے دیا اُس کا جو انہوں نے صبر کیا

اَنَّهُمْ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ۱۱۱ قٰلَ كَمْ لَبِثْتُمْ فِي الْاَرْضِ عَدَدَ سِنِيْنَ ۱۱۲ قَالُوْا

بے شک وہی کامیاب ہیں۔ (اللہ) فرمائے گا تم زمین پر گنتی کے کتنے سال رہے؟ وہ کہیں گے

لَبِثْنَا يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ فَسْــَٔلِ الْعَآدِّيْنَ ۱۱۳ قٰلَ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا

ہم ایک دن یا دن کا کچھ حصّہ رہے ہوں گے تو آپ شمار کرنے والوں سے پوچھ لیجیے۔ (اللہ) فرمائے گا کہ تم (بہت ہی) تھوڑی مدت رہے

لَّوْ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۱۱۴ اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ۱۱۵

کاش تم جانتے ہوتے۔ کیا تم خیال کرتے ہو کہ ہم نے تمہیں بے مقصد پیدا کیا ہے اور تمہیں ہمارے پاس واپس نہیں لایا جائے گا؟

فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ ۱۱۶

تو بہت بلند ہے اللہ جو حقیقی بادشاہ ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں (وہی) عزت والے عرش کا مالک ہے۔

وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۙ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ ۙ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۭ

اور جو اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کی عبادت کرے جس کی اس کے پاس کوئی دلیل نہیں تو اس کا حساب اس کے رب کے پاس ہے

اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ۱۱۷ وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ۱۱۸ ع ٦ ٦

بے شک کافر کامیاب نہیں ہوں گے۔ اور آپ دعا کیجیے اے میرے رب! بخش دے اور رحم فرما اور تو سب سے بہتر رحم فرمانے والا ہے۔

علم و عمل کی باتیں

۱- نماز میں عاجزی، وقت کی قدر، نفس کی پاکیزگی، شرم و حیا کی حفاظت، امانت اور عہد کی پابندی اور نمازوں کی حفاظت کرنا جنت الفردوس پانے والوں کی صفات ہیں۔ (سورۃ المؤمنون، آیات: ۱ تا ۱۱)

۲- اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ ہی بارش برساتا ہے اور اس کے پانی کو محفوظ فرماتا ہے اور وہ اس پر قادر ہے کہ جب وہ چاہے اس پانی کو لے جائے۔ اس لئے ہمیں پانی کی ناقدری سے بچنا چاہیے۔ (سورۃ المؤمنون، آیت: ۱۸)

۳- تمام رسول اپنی قوم کو ایک ہی دعوت دیتے تھے کہ اے میری! قوم اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی اور معبود نہیں ہے۔ (سورۃ المؤمنون، آیات: ۲۳، ۳۲)

۴- رزق حلال کی ایک برکت یہ ہے کہ اس کی بدولت بندے کو عمل صالح کی توفیق ملتی ہے۔ (سورۃ المؤمنون، آیت: ۵۱)

۵- اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کا خوف، آیات پر ایمان، شرک سے بچنا، انفاق، نیکیوں میں جلدی کرنا اور ایک دوسرے سے سبقت لے جانا اہل ایمان کی عظیم صفات ہیں۔ (سورۃ المؤمنون، آیات: ۵۷ تا ۶۱)

۶- اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی آیات کو نظر انداز کرنا، تکبر کرنا اور فضول کاموں میں مبتلا ہونا اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے غضب اور عذاب کا مستحق بنا دیتا ہے۔ (سورۃ المؤمنون، آیات: ۶۴ تا ۶۷)

۷- سننے، دیکھنے اور سوچنے کی صلاحیتیں اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی بڑی نعمتیں ہیں ہمیں ان کا صحیح استعمال کرکے اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے۔ (سورۃ المؤمنون، آیت: ۷۸)

۸- اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی پناہ کے سوا ہمارے لئے کوئی پناہ نہیں ہے۔ کُل بادشاہت اُسی کے لئے ہے۔ (سورۃ المؤمنون، آیت: ۸۸)

۹- آخرت کے مقابلہ میں دنیا کی زندگی انتہائی مختصر ہے۔ ہمیں اپنی صلاحیتیں اچھے کاموں میں استعمال کرکے اپنی زندگی کو با مقصد بنانا چاہیے۔ (سورۃ المؤمنون، آیات: ۱۱۲ تا ۱۱۴)

۱۰- ہمیں اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ سے مغفرت اور رحم کی دعا کرنی چاہیے کیوں کہ وہ سب سے بہتر رحم فرمانے والا ہے۔ (سورۃ المؤمنون، آیت: ۱۱۸)

سمجھیں اور حل کریں

سوال ۱ خالی جگہیں پُر کریں:

(۱) آیت: ۵۱ میں اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اور ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کا حکم دیا ہے۔

(۲) آیت: ۶۲ میں کتاب کا ذکر ہے جو لوگوں کے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کے بارے میں سچ سچ بیان کرتی ہے۔

(۳) آیت: ۹۶ میں بُرائی کے جواب میں ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کی تلقین کی گئی ہے۔

(۴) آیت: ۱۰۱ میں ذکر ہے کہ روزِ قیامت لوگوں کے درمیان ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ باقی نہیں رہے گا۔

(۵) آیت: ۱۱۱ میں کامیاب لوگوں کی صفت ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ بیان کی گئی ہے۔

سوال ۲ مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دیجیے:

۱- پہلے رکوع کی روشنی میں جواب دیجیے کہ جنت الفردوس کے وارثوں کی کیا صفات بیان کی گئی ہیں؟

۲- پہلے رکوع کی روشنی میں انسان کی تخلیق کے مختلف مراحل بیان کریں۔

۳- دوسرے رکوع کی روشنی میں حضرت نوح علیہ السلام کی دعوت پر ان کی قوم کے تین اعتراضات تحریر کریں۔

۴- چوتھے رکوع کے آغاز میں بندۂ مومن کی کون سی باطنی صفات بیان کی گئی ہیں؟

۵- چھٹے رکوع میں مشرکین کے حوالے سے مندرجہ ذیل سوالات کے جواب دیجیے:

نمبر شمار	سوالات	جوابات
۱	اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے مشرکین سے کس بات کا وعدہ کیا ہے؟	
۲	اللہ سبحانہ وتعالیٰ کس بات پر قادر ہے؟	
۳	مشرکین اپنی موت کے وقت اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے کیا درخواست کریں گے؟	
۴	اللہ سبحانہ وتعالیٰ مشرکین کی درخواست کا کیا جواب دے گا؟	
۵	صور پھونکے جانے پر مشرکین کی کیا کیفیت ہوگی؟	
۶	قیامت کے دن جن لوگوں کے نیک اعمال کا پلڑا ہلکا ہوگا ان کا کیا انجام ہوگا؟	
۷	قیامت کے دن مشرکین پر عذاب کی کیا کیفیت ہوگی؟	
۸	اللہ سبحانہ وتعالیٰ مشرکین پر عذاب کا کیا سبب بیان کرے گا؟	
۹	جہنم کے عذاب میں گرفتار مشرکین اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے کیا درخواست کریں گے؟	
۱۰	اللہ سبحانہ وتعالیٰ مشرکین کی درخواست کا کیا جواب دے گا؟	

سوال ۳ امانت اور وعدے کے وسیع مفہوم پر ایک جامع نوٹ لکھیں۔

گھریلو سرگرمی

- جدید سائنسی تحقیقات کی روشنی میں تخلیق انسانی کے مراحل کے موضوع پر دس اہم باتیں لکھیں۔
- اپنے گھر والوں سے نماز کے حوالے سے تفصیلی مذاکرہ کریں کہ کیسے نماز کی پابندی کی جائے؟ نیز نماز میں خشوع و خضوع پیدا کرنے، نماز کو سمجھ سمجھ کر پڑھنے اور اس کے فوائد پر بات کر کے انہیں تحریری صورت میں لائیں۔

دستخط استاد: ______________ دستخط والدین / سرپرست: ______________

سبق:۲۵

سُوْرَۃُ الزُّمَر

سورۃ الزمر ۳۹ | آیات: ۱تا۷۵

شانِ نزول اور تعارف: سُوْرَۃُ الزُّمَر مکی سورت ہے۔ زُمَرۃٌ کی جمع زُمَر ہے جس کے معنی ”گروہ“ ہیں کیونکہ اس سورت کے آخر میں جہنمیوں اور جنتیوں کے گروہوں کا ذکر ہے اس لئے اس کا نام سُوْرَۃُ الزُّمَر ہے۔ اس سورت کا موضوع ہے ”توحید عملی“۔ اس میں توحید کے اہم ترین عملی تقاضے پر زور دیا گیا ہے اور وہ ہے ”صرف ایک اللہ ﷻ کی عبادت کرنا“۔ سورت کی ابتدا میں توحید باری تعالیٰ کا بیان ہے۔ پھر اچھے اور بُرے کردار یعنی مومنین اور کفار کا موازنہ کیا گیا ہے۔ اس کے بعد مشرکین کے باطل نظریات کا رد کیا گیا ہے۔ پھر توبہ اور اللہ ﷻ کی طرف پلٹنے کا بیان ہے۔ آخر میں احوال قیامت، خاص کر کفار کے عبرت ناک انجام اور اہل تقویٰ مومنین کی عظمت وشان اور ابواب جنت پر ان کے بے مثال استقبال کے بیان پر سورت کا اختتام ہوتا ہے۔

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے ۔ اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ۝۱ اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ

اللہ کی طرف سے (یہ) کتاب نازل کی گئی ہے جو بڑا غالب بڑی حکمت والا ہے۔ بے شک ہم نے آپ کی طرف حق کے ساتھ کتاب نازل فرمائی ہے

فَاعْبُدِ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ ؕ۝۲ اَلَا لِلّٰهِ الدِّيْنُ الْخَالِصُ ؕ

تو آپ اللہ کی عبادت کیجیے اس کے لئے دین کو خالص کرتے ہوئے۔ آگاہ ہوجاؤ خالص دین (عبادت) اللہ ہی کے لئے ہے

وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ ۘ مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَآ اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى ؕ

اور جنہوں نے اس کے سوا دوسروں کو کارساز بنا رکھا ہے (وہ کہتے ہیں) ہم ان کی عبادت صرف اس لئے کرتے ہیں کہ یہ ہمیں اللہ سے قریب کردیں

اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِيْ مَا هُمْ فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۬ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ

بے شک اللہ ان کے درمیان (اس کا) فیصلہ فرما دے گا جس میں وہ اختلاف کر رہے ہیں بے شک اللہ ہدایت نہیں دیتا

مَنْ هُوَ كٰذِبٌ كَفَّارٌ ۝۳ لَوْ اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا

اُسے جو جھوٹا (اور) بڑا ناشکرا ہو۔ اگر اللہ ارادہ فرماتا کہ (کسی کو) اولاد بنائے

لَّاصْطَفٰى مِمَّا يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ۙ سُبْحٰنَهٗ ؕ هُوَ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۝۴

تو اپنی مخلوق میں سے جسے چاہتا چُن لیتا وہ پاک ہے وہ اللہ اکیلا ہے سب پر غالب ہے۔

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۚ يُكَوِّرُ الَّيْلَ عَلَى النَّهَارِ وَيُكَوِّرُ النَّهَارَ عَلَى الَّيْلِ

اس نے آسمانوں اور زمینوں کو برحق پیدا فرمایا وہ رات کو دن پر لپیٹتا ہے اور دن کو رات پر لپیٹتا ہے

وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؕ كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ اَلَا هُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ ۝۵

اور اسی نے سورج اور چاند کو مسخر کر رکھا ہے ہر ایک وقتِ مقرر تک چل رہا ہے آگاہ ہو جاؤ وہ بہت غالب بہت بخشنے والا ہے۔

خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا

اس نے تمہیں ایک جان سے پیدا فرمایا پھر اسی میں سے اس کا جوڑا بنایا

وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ الْاَنْعَامِ ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ ۭ يَخْلُقُكُمْ فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ

اور (اپنی قدرت سے) تمہارے لئے چوپایوں میں سے آٹھ جوڑے (نر و مادہ) اتارے وہی تمہیں تمہاری ماؤں کے پیٹوں میں پیدا فرماتا ہے

خَلْقًا مِّنْۢ بَعْدِ خَلْقٍ فِيْ ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ ۭ

ایک تخلیقی کیفیت سے دوسری تخلیقی کیفیت میں تین تاریک پردوں میں (یہ عمل مکمل فرماتا ہے)

ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ۭ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ ۝٦ اِنْ تَكْفُرُوْا

یہ اللہ تمہارا رب ہے اسی کے لئے بادشاہی ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں پھر تم کہاں پھرے جاتے ہو۔ اگر تم ناشکری کرو گے

فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنْكُمْ ۣ وَلَا يَرْضٰى لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ ۚ وَاِنْ تَشْكُرُوْا يَرْضَهُ لَكُمْ ۭ

تو بے شک اللہ تم سے بے نیاز ہے اور وہ اپنے بندوں کے لئے ناشکری پسند نہیں کرتا اور اگر تم شکر کرو (تو) وہ تمہارے لئے اسے پسند فرماتا ہے

وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۭ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ

اور کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے (کے گناہوں) کا بوجھ نہیں اٹھائے گا پھر تمہیں اپنے رب ہی کی طرف واپس جانا ہے تو وہ تمہیں بتادے گا

بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۭ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝٧ وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَا رَبَّهٗ

جو کچھ تم کیا کرتے تھے بے شک وہ سینوں کے رازوں کو بھی خوب جاننے والا ہے۔ اور جب انسان کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ اپنے رب کو پکارتا ہے

مُنِيْبًا اِلَيْهِ ثُمَّ اِذَا خَوَّلَهٗ نِعْمَةً مِّنْهُ نَسِيَ مَا

اسی کی طرف رجوع کرتے ہوئے پھر جب وہ اسے اپنی طرف سے کوئی نعمت عطا فرماتا ہے تو وہ اس (تکلیف) کو بھول جاتا ہے

كَانَ يَدْعُوْٓا اِلَيْهِ مِنْ قَبْلُ وَجَعَلَ لِلّٰهِ اَنْدَادًا لِّيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۭ قُلْ

جس کے لئے پہلے (اللہ کو) پکار رہا تھا اور اللہ کے لئے کئی شریک بنا لیتا ہے تاکہ (دوسروں کو بھی) اس کے راستہ سے گمراہ کرے آپ فرما دیجئے

تَمَتَّعْ بِكُفْرِكَ قَلِيْلًا ڰ اِنَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ ۝٨ اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَاۗءَ الَّيْلِ

تم اپنے کفر سے تھوڑا سا فائدہ اٹھا لو بے شک تم جہنم والوں میں سے ہو۔ (کیا کافر بہتر ہے) یا جو رات کی گھڑیوں میں عبادت کرتا ہے

سَاجِدًا وَّقَاۗىِٕمًا يَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ وَيَرْجُوْا رَحْمَةَ رَبِّهٖ ۭ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي

(کبھی) سجدے میں اور (کبھی) قیام میں آخرت سے ڈرتا ہے اور اپنے رب کی رحمت کی امید رکھتا ہے آپ فرما دیجئے کیا برابر ہوسکتے ہیں

ع ١ ٩ الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۭ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝٩ قُلْ يٰعِبَادِ

وہ جو علم رکھتے ہیں اور وہ جو علم نہیں رکھتے؟ نصیحت تو بس وہی حاصل کرتے ہیں جو عقل مند ہیں۔ آپ فرما دیجئے اے میرے بندو!

الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ۭ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ۭ وَاَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةٌ ۭ

جو ایمان لائے ہو اپنے رب سے ڈرو جنہوں نے اس دنیا میں نیکی کی ان کے لئے بھلائی ہے اور اللہ کی زمین وسیع ہے

اہم نکات



اِنَّمَا يُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝١٠ قُلْ اِنِّيْٓ اُمِرْتُ

بے شک صبر کرنے والوں کو ان کا اجر بے حساب دیا جائے گا۔ آپ (ﷺ) فرما دیجئے بے شک مجھے حکم دیا گیا ہے

اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ ۝١١ وَاُمِرْتُ

کہ میں اللہ کی عبادت کروں اس کے لئے دین (عبادت) کو خالص کرتے ہوئے۔ اور مجھے حکم دیا گیا ہے

لِاَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝١٢ قُلْ اِنِّيْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ

کہ میں سب سے پہلا مسلمان بنوں۔ آپ (ﷺ) فرما دیجئے اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو بے شک میں ڈرتا ہوں

عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝١٣ قُلِ اللّٰهَ اَعْبُدُ مُخْلِصًا لَّهٗ دِيْنِيْ ۝١٤

ایک بڑے دن کے عذاب سے۔ آپ فرما دیجئے میں اللہ ہی کی عبادت کرتا ہوں اپنے دین (عبادت) کو اس کے لئے خالص کرتے ہوئے۔

فَاعْبُدُوْا مَا شِئْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ ۭ قُلْ اِنَّ الْخٰسِرِيْنَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَاَهْلِيْهِمْ

تو اب تم اس کے سوا جس کی چاہو پوجا کرو آپ فرما دیجئے بے شک نقصان اٹھانے والے وہ ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو نقصان میں ڈالا

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اَلَا ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ ۝١٥ لَهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ ظُلَلٌ مِّنَ النَّارِ

قیامت کے دن آگاہ ہو جاؤ یہی تو کھلا نقصان ہے۔ ان کے لئے ان کے اوپر سے آگ کے شعلے ہوں گے

وَمِنْ تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ ۭ ذٰلِكَ يُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهٖ عِبَادَهٗ ۭ يٰعِبَادِ فَاتَّقُوْنِ ۝١٦

اور ان کے نیچے (بھی آگ کے) شعلے ہوں گے یہ وہ (عذاب) ہے جس سے اللہ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے اے میرے بندو! تو مجھ سے ڈرو۔

وَالَّذِيْنَ اجْتَنَبُوا الطَّاغُوْتَ اَنْ يَّعْبُدُوْهَا وَاَنَابُوْٓا اِلَى اللّٰهِ لَهُمُ الْبُشْرٰى ۚ فَبَشِّرْ عِبَادِ ۝١٧

اور جن لوگوں نے طاغوت کی پوجا سے اجتناب کیا اور اللہ کی طرف رجوع کیا ان کے لئے خوشخبری ہے تو آپ میرے ان بندوں کو خوشخبری دیجئے۔

الَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ ۭ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ هَدٰىهُمُ اللّٰهُ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمْ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝١٨

جو بات کو غور سے سنتے ہیں پھر اس میں سے بہترین (بات) کی پیروی کرتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ نے ہدایت عطا فرمائی ہے اور یہی عقل مند ہیں۔

اَفَمَنْ حَقَّ عَلَيْهِ كَلِمَةُ الْعَذَابِ ۭ اَفَاَنْتَ تُنْقِذُ مَنْ فِي النَّارِ ۝١٩ لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ

بھلا جس شخص پر عذاب کا حکم ثابت ہو چکا تو کیا آپ ایسے شخص کو بچا سکتے ہیں جو آگ میں ہے۔ لیکن جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے ہیں

لَهُمْ غُرَفٌ مِّنْ فَوْقِهَا غُرَفٌ مَّبْنِيَّةٌ ۙ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ڛ وَعْدَ اللّٰهِ ۭ

ان کے لئے (جنت کے) بالاخانے ہیں جن کے اوپر اور بالاخانے بنے ہوئے ہیں جن کے نیچے سے نہریں بہتی ہیں (یہ) اللہ کا وعدہ ہے

لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ الْمِيْعَادَ ۝٢٠ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً فَسَلَكَهٗ يَنَابِيْعَ فِي الْاَرْضِ

اللہ (اپنے) وعدہ کے خلاف نہیں کرتا۔ کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ بے شک اللہ نے آسمان سے پانی نازل فرمایا پھر زمین میں اس کے چشمے جاری کر دیئے

ثُمَّ يُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَجْعَلُهٗ حُطَامًا ۭ

پھر وہ اس سے کھیتی نکالتا ہے جن کے رنگ مختلف ہیں پھر وہ (پک کر) خشک ہو جاتی ہے پھر تم انہیں زرد دیکھتے ہو پھر وہ انہیں چورا چورا کر دیتا ہے

ع ٢ ١٢ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِاُولِي الْاَلْبَابِ ﴿٢١﴾ اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ

یقیناً اس میں نصیحت ہے عقل مندوں کے لئے۔ تو کیا وہ شخص جس کا سینہ اللہ نے اسلام کے لئے کھول دیا ہے

فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ فَوَيْلٌ

لہٰذا وہ اپنے رب کی طرف سے ایک روشنی پر ہے (تو کیا ایسا شخص اورسخت دل گمراہ برابر ہیں؟) تو ہلاکت ہے

لِّلْقٰسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٢٢﴾ اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ

ان کے لئے جن کے دل اللہ کی یاد سے سخت ہیں یہ لوگ واضح گمراہی میں ہیں۔ اللہ نے بہترین کلام نازل فرمایا ہے

كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيَ ۖ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ

(یعنی) ایسی کتاب جس کی آیتیں آپس میں ملتی جلتی ہیں (اور) بار بار دہرائی جاتی ہیں اس سے (ان کی) کھالوں کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں

الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ۚ ثُمَّ تَلِيْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ

جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں پھر ان کی کھالیں اور ان کے دل نرم ہو جاتے ہیں اللہ کے ذکر کی طرف یہ اللہ کی ہدایت ہے

يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ﴿٢٣﴾

وہ جسے چاہتا ہے اس کے ذریعہ رہنمائی فرماتا ہے اور جسے اللہ گمراہ کر دے اس کے لئے کوئی ہدایت دینے والا نہیں۔

اَفَمَنْ يَّتَّقِيْ بِوَجْهِهٖ سُوْٓءَ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ وَقِيْلَ لِلظّٰلِمِيْنَ

بھلا (اس کا حال کیا ہوگا؟) جو بُرے عذاب کو اپنے منہ پر روک رہا ہوگا قیامت کے دن اور ظالموں سے کہا جائے گا

ذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ﴿٢٤﴾ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ

جو کچھ تم کیا کرتے تھے اب اس کا مزہ چکھو۔ ان لوگوں نے (بھی) جھٹلایا جو ان سے پہلے تھے

فَاَتٰىهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿٢٥﴾ فَاَذَاقَهُمُ اللّٰهُ الْخِزْيَ

تو ان پر عذاب (ایسی جگہ سے) آیا جہاں سے انہیں خبر ہی نہ تھی۔ پھر اللہ نے انہیں رسوائی کا مزہ چکھایا

فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿٢٦﴾ وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ

دنیا کی زندگی میں اور آخرت کا عذاب یقیناً سب سے بڑا ہے کاش کہ وہ لوگ جانتے۔ اور یقیناً ہم نے لوگوں کے لئے بیان فرما دی ہیں

فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿٢٧﴾ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا غَيْرَ ذِيْ عِوَجٍ

اس قرآن میں ہر قسم کی مثالیں تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں۔ (یہ) قرآن عربی (زبان میں) ہے جس میں کوئی ٹیڑھ نہیں

لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿٢٨﴾ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلًا فِيْهِ شُرَكَآءُ مُتَشٰكِسُوْنَ

تاکہ وہ پرہیز گار بنیں۔ اللہ ایک مثال بیان فرماتا ہے ایک شخص (غلام) کی جس میں کئی (آقا) شریک ہیں جو آپس میں ضدی (جھگڑالو) ہیں

وَرَجُلًا سَلَمًا لِّرَجُلٍ ؕ هَلْ يَسْتَوِيٰنِ مَثَلًا ؕ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۚ

اور (دوسرا) وہ شخص جو صرف ایک ہی آقا کا (غلام) ہے کیا دونوں کی حالت برابر ہے تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں

بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٢٩﴾ اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّ اِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ ﴿٣٠﴾

لیکن ان میں سے اکثر لوگ نہیں جانتے۔ بے شک آپ نے بھی وصال فرمانا ہے اور یقیناً انہوں نے بھی مرنا ہے۔

ع ٣ ١٠ ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ ﴿٣١﴾ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ

پھر بے شک تم قیامت کے دن اپنے رب کے پاس آپس میں جھگڑو گے۔ تو اس سے بڑا ظالم کون ہے

كَذَبَ عَلَى اللّٰهِ وَ كَذَّبَ بِالصِّدْقِ اِذْ جَآءَهٗ ؕ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿٣٢﴾ وَالَّذِيْ جَآءَ بِالصِّدْقِ

جو اللہ پر جھوٹ بولے اور سچ کو جھٹلائے جب وہ اس کے پاس آئے کیا جہنم میں کافروں کا ٹھکانا نہیں ہے؟ اور جو شخص سچائی لے کر آیا

وَصَدَّقَ بِهٖۤ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ﴿٣٣﴾ لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ

اور جنہوں نے اس کی تصدیق وہی لوگ پرہیز گار ہیں۔ ان کے لئے ان کے رب کے پاس وہ سب کچھ ہے جو وہ چاہیں گے

ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٣٤﴾ لِيُكَفِّرَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَسْوَاَ الَّذِيْ عَمِلُوْا وَيَجْزِيَهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ الَّذِيْ

نیک لوگوں کا یہی بدلہ ہے۔ تاکہ اللہ ان سے دور کر دے بُرے اعمال جو ان لوگوں نے کیئے اور انہیں ان کے بہترین اعمال کا اجر عطا فرمائے

كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٣٥﴾ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ ؕ وَيُخَوِّفُوْنَكَ بِالَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ ؕ

جو وہ کیا کرتے تھے۔ کیا اللہ اپنے بندے کے لئے کافی نہیں ہے اور یہ لوگ آپ کو اللہ کے سوا دوسرے (معبودوں) سے ڈراتے ہیں

وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ﴿٣٦﴾ وَمَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ

اور جسے اللہ گمراہ کردے تو اس کے لئے کوئی ہدایت دینے والا نہیں۔ اور جس کو اللہ ہدایت عطا فرمائے

فَمَا لَهٗ مِنْ مُّضِلٍّ ؕ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِعَزِيْزٍ ذِي انْتِقَامٍ ﴿٣٧﴾ وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ

اس کو کوئی گمراہ کرنے والا نہیں کیا اللہ بہت غالب انتقام لینے والا نہیں ہے؟ اور اگر آپ (ﷺ) ان سے پوچھیں کہ

مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ؕ قُلْ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

آسمانوں اور زمینوں کو کس نے پیدا کیا؟ تو یقیناً وہ کہیں گے اللہ نے آپ فرما دیجئے بھلا بتاؤ جنہیں تم اللہ کے سوا پوجتے ہو

اِنْ اَرَادَنِيَ اللّٰهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كٰشِفٰتُ ضُرِّهٖۤ اَوْ اَرَادَنِيْ بِرَحْمَةٍ

اگر اللہ مجھے کوئی تکلیف پہنچانے کا ارادہ کرے تو کیا وہ اس تکلیف کو دور کر سکتے ہیں؟ یا اگر اللہ مجھ پر رحمت فرمانا چاہے

هَلْ هُنَّ مُمْسِكٰتُ رَحْمَتِهٖ ؕ قُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ ؕ عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ﴿٣٨﴾ قُلْ

تو کیا وہ اس کی رحمت کو روک سکتے ہیں؟ آپ فرما دیجئے میرے لئے اللہ ہی کافی ہے بھروسہ رکھنے والے اسی پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ آپ فرما دیجئے

يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّيْ عَامِلٌ ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿٣٩﴾ مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ

اے میری قوم! تم اپنی جگہ پر عمل کرو بے شک میں (بھی) عمل کرنے والا ہوں تو تم عنقریب جان لو گے۔ کس پر (ایسا) عذاب آتا ہے

يُّخْزِيْهِ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ﴿٤٠﴾ اِنَّاۤ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ لِلنَّاسِ

جو اسے رُسوا کرے گا اور کس پر قائم رہنے والا عذاب اُترتا ہے۔ بے شک ہم نے آپ پر لوگوں کے لئے کتاب نازل فرمائی

اہم نکات

بِالْحَقِّ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ

حق کے ساتھ تو جس شخص نے ہدایت قبول کی تو اپنے ہی (فائدہ) کے لئے اور جو گمراہ ہوا

ع ٤ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۚ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ﴿٤١﴾

تو اس کی گمراہی کی ذمہ داری اسی پر ہے اور آپ ان کے ذمہ دار نہیں ہیں۔

اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا وَالَّتِيْ لَمْ تَمُتْ فِيْ مَنَامِهَا ۚ

اللہ ہی روحوں کو ان کی موت کے وقت قبض کرلیتا ہے اور جن کی موت نہیں آئی ہوتی ان کو بھی ان کی نیند کی حالت میں (قبض کر لیتا ہے)

فَيُمْسِكُ الَّتِيْ قَضٰى عَلَيْهَا الْمَوْتَ وَيُرْسِلُ الْاُخْرٰٓى اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ

پھر روک لیتا ہے ان (روحوں) کو جن کی موت کا فیصلہ کرتا ہے اور دوسری (روحوں) کو ایک مقررہ مدت تک چھوڑ دیتا ہے

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿٤٢﴾ اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ شُفَعَاۗءَ ۭ قُلْ

بے شک اس میں نشانیاں ہیں لوگوں کے لئے جو غوروفکر کرتے ہیں۔ کیا انہوں نے اللہ کے سوا کچھ سفارشی بنا لیئے ہیں آپ (ﷺ) فرما دیجیے

اَوَلَوْ كَانُوْا لَا يَمْلِكُوْنَ شَيْـًٔا وَّلَا يَعْقِلُوْنَ ﴿٤٣﴾ قُلْ لِّلّٰهِ الشَّفَاعَةُ جَمِيْعًا ۭ

کیا اگرچہ وہ کچھ بھی اختیار نہ رکھتے ہوں اور نہ سمجھتے ہوں۔ آپ (ﷺ) فرما دیجیے ساری کی ساری شفاعت اللہ ہی کے اختیار میں ہے

لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿٤٤﴾

اسی کے لئے آسمانوں اور زمینوں کی بادشاہت ہے پھر تم سب اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

وَاِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَحْدَهُ اشْمَاَزَّتْ قُلُوْبُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ ۚ

اور جب اکیلے اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے (تو) ان کے دل نفرت کرنے لگتے ہیں جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے

وَاِذَا ذُكِرَ الَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿٤٥﴾ قُلِ اللّٰهُمَّ

اور جب اس کے سوا دوسروں کا ذکر کیا جاتا ہے تو وہ خوش ہوجاتے ہیں۔ آپ (ﷺ) فرما دیجیے اے اللہ!

فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عٰلِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ

آسمانوں اور زمینوں کے پیدا فرمانے والے! پوشیدہ اور ظاہر کے جاننے والے! تو ہی اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ فرمائے گا

فِيْ مَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿٤٦﴾ وَلَوْ اَنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا

ان (باتوں) کا جن میں وہ اختلاف کیا کرتے تھے۔ اور اگر ظالموں کے پاس ہو وہ سب کچھ جو زمین میں ہے

وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ لَافْتَدَوْا بِهٖ مِنْ سُوْۗءِ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ

اور اس کے ساتھ اتنا اور بھی ہو تو وہ ضرور اسے فدیہ میں دے دیں قیامت کے دن برے عذاب سے (بچنے کے لئے)

وَبَدَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مَا لَمْ يَكُوْنُوْا يَحْتَسِبُوْنَ ﴿٤٧﴾ وَبَدَا لَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا

اور اللہ کی طرف سے ان کے لئے وہ ظاہر ہوگا جس کا ان کو گمان بھی نہ تھا۔ اور ان کے لئے (ان کی) وہ برائیاں ظاہر ہوں گی جو انہوں نے کیں

وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿٤٨﴾ فَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَانَا ز

اور وہ (عذاب) انہیں گھیر لے گا جس کا وہ مذاق اُڑایا کرتے تھے۔ پس جب انسان کو تکلیف پہنچتی ہے (تو) وہ ہمیں پکارتا ہے

ثُمَّ اِذَا خَوَّلْنٰهُ نِعْمَةً مِّنَّا ۙ قَالَ اِنَّمَآ اُوْتِيْتُهٗ عَلٰى عِلْمٍ ؕ بَلْ هِىَ فِتْنَةٌ

پھر جب ہم اسے اپنی جانب سے کوئی نعمت عطا فرماتے ہیں تو کہتا ہے یہ مجھے میرے علم کی بنا پر دی گئی ہے بلکہ وہ ایک آزمائش ہے

وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٤٩﴾ قَدْ قَالَهَا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿٥٠﴾

لیکن ان میں سے اکثر لوگ نہیں جانتے۔ یقیناً (ایسی بات) ان لوگوں نے بھی کہی تھی جو ان سے پہلے تھے تو ان کے کام نہ آیا جو وہ کمایا کرتے تھے۔

فَاَصَابَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا ؕ وَالَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْ هٰٓؤُلَآءِ سَيُصِيْبُهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا ۙ

پس ان کے اعمال کے بُرے نتائج ان کے سامنے آئے اور ان لوگوں میں سے بھی جو ظالم ہیں عنقریب ان کے اعمال کے بُرے نتائج انہیں بھگتنے پڑیں گے

وَمَا هُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿٥١﴾ اَوَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ

اور وہ (اللہ کو) عاجز نہیں کر سکتے۔ اور کیا وہ نہیں جانتے کہ بے شک اللہ ہی جس کے لئے چاہتا ہے رزق کشادہ فرماتا ہے

وَيَقْدِرُ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿٥٢﴾ ع قُلْ يٰعِبَادِىَ ع ٥ ١١

اور (جس کے لئے چاہتا ہے) تنگ کر دیتا ہے یقیناً اس میں نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لئے جو ایمان رکھتے ہیں۔ آپ فرما دیجئے اے میرے بندو!

الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ؕ

جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہونا بے شک اللہ سارے گناہ معاف فرما دیتا ہے

اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿٥٣﴾ وَاَنِيْبُوْٓا اِلٰى رَبِّكُمْ وَاَسْلِمُوْا لَهٗ

بے شک وہ بڑا ہی بخشنے والا نہایت رحم فرمانے والا ہے۔ اور اپنے رب کی طرف رجوع کرو اور اس کے فرماں بردار بن جاؤ

مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ﴿٥٤﴾ وَاتَّبِعُوْٓا اَحْسَنَ

اس سے پہلے کہ تم پر عذاب آجائے پھر تمہاری مدد نہیں کی جائے گی۔ اور اس بہترین (کتاب) کی پیروی کرو

مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ بَغْتَةً وَّاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ﴿٥٥﴾ لا

جو تمہاری طرف تمہارے رب کی طرف سے نازل فرمائی گئی ہے اس سے پہلے کہ تم پر اچانک عذاب آجائے اور تمہیں خبر بھی نہ ہو۔

اَنْ تَقُوْلَ نَفْسٌ يّٰحَسْرَتٰى عَلٰى مَا فَرَّطْتُّ فِيْ جَنْۢبِ اللّٰهِ

(کہیں ایسا نہ ہو) کہ کوئی شخص کہنے لگے ہائے افسوس! اس (کوتاہی) پر جو میں نے اللہ کے حق میں کی

وَاِنْ كُنْتُ لَمِنَ السّٰخِرِيْنَ ﴿٥٦﴾ لا اَوْ تَقُوْلَ لَوْ اَنَّ اللّٰهَ هَدٰىنِيْ لَكُنْتُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿٥٧﴾ لا

اور یقیناً میں مذاق اڑانے والوں میں سے تھا۔ یا کوئی یہ کہے اگر اللہ مجھے ہدایت دیتا تو میں ضرور پرہیزگاروں میں سے ہوتا۔

اَوْ تَقُوْلَ حِيْنَ تَرَى الْعَذَابَ لَوْ اَنَّ لِيْ كَرَّةً فَاَكُوْنَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٥٨﴾ بَلٰى

یا کوئی عذاب دیکھ کر یہ کہے کاش (دنیا میں) مجھے واپس جانا نصیب ہو جائے تو میں نیک لوگوں میں سے ہو جاؤں۔ (اللہ فرمائے گا) کیوں نہیں

قَدْ جَآءَتْكَ اٰيٰتِىْ فَكَذَّبْتَ بِهَا وَاسْتَكْبَرْتَ وَكُنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ۝٥٩ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ تَرَى

یقیناً تیرے پاس میری آیتیں آئی تھیں تو تُو نے انہیں جھٹلا دیا اور تکبر کیا اور تُو کافروں میں سے تھا۔ اور آپ قیامت کے دن دیکھیں گے

الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلَى اللّٰهِ وُجُوْهُهُمْ مُّسْوَدَّةٌ ؕ اَلَيْسَ فِىْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْمُتَكَبِّرِيْنَ ۝٦٠

ان لوگوں کو جنہوں نے اللہ پر جھوٹ بولا ہے کہ ان کے چہرے سیاہ ہوں گے کیا تکبر کرنے والوں کا ٹھکانا جہنم میں نہیں ہے؟

وَيُنَجِّى اللّٰهُ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا بِمَفَازَتِهِمْ ۡ لَا يَمَسُّهُمُ السُّوْٓءُ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝٦١ اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ ۡ

اور اللہ پرہیز گاروں کو نجات دے گا ان کی کامیابی کے ساتھ نہ انہیں کوئی تکلیف پہنچے گی اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ اللہ ہر شے کا پیدا فرمانے والا ہے

وَّهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ۝٦٢ لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ

اور وہ ہر شے پر نگہبان ہے۔ اسی کے پاس آسمانوں اور زمینوں (کے خزانوں) کی چابیاں ہیں اور جن لوگوں نے اللہ کی آیات کا انکار کیا

ع ٦ ١١ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝٦٣ ع قُلْ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَاْمُرُوْٓنِّىْٓ اَعْبُدُ اَيُّهَا الْجٰهِلُوْنَ ۝٦٤

وہی نقصان اٹھانے والے ہیں۔ آپ (ﷺ) فرما دیجیے اے جاہلو! کیا تم مجھے کہتے ہو کہ میں اللہ کے سوا کسی اور کی عبادت کروں؟

وَلَقَدْ اُوْحِىَ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ لَئِنْ اَشْرَكْتَ

اور یقیناً وحی فرمائی گئی ہے آپ کی طرف اور ان (انبیاء علیہم السلام) کی طرف جو آپ سے پہلے تھے اگر (بفرضِ محال) آپ نے بھی شرک کیا

لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝٦٥

تو آپ کے اعمال ضرور ضائع ہو جائیں گے اور آپ ضرور نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔

بَلِ اللّٰهَ فَاعْبُدْ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ۝٦٦ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ

بلکہ آپ اللہ ہی کی عبادت کیجیے اور شکر گزاروں میں سے ہو جائیے۔ اور ان لوگوں نے اللہ کی قدر نہ کی

حَقَّ قَدْرِهٖ ۖ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

جیسا کہ اس کی قدر کرنے کا حق تھا اور قیامت کے دن ساری زمین اس کے (قبضۂ قدرت) میں ہو گی

وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌۢ بِيَمِيْنِهٖ ؕ سُبْحٰنَهٗ

اور آسمان اس کے دائیں دستِ (قدرت) میں لپٹے ہوئے ہوں گے وہ (اللہ) پاک ہے

وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝٦٧ وَنُفِخَ فِى الصُّوْرِ فَصَعِقَ

اور بہت بلند ہے اس سے جو وہ شریک ٹھہراتے ہیں۔ اور (جب) صور میں پھونکا جائے گا تو (سب لوگ) بیہوش ہو جائیں گے

مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِى الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ؕ ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ اُخْرٰى

جو آسمانوں میں ہیں اور جو زمین میں ہیں سوائے اس کے جسے اللہ چاہے گا پھر دوبارہ اس (صور) میں پھونکا جائے گا

فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ ۝٦٨ وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا وَوُضِعَ الْكِتٰبُ

تو اچانک وہ سب کھڑے ہو کر دیکھنے لگیں گے۔ اور زمین اپنے رب کے نور سے چمک اُٹھے گی اور (اعمال کی) کتاب رکھ دی جائے گی

اہم نکات

وَجِایْٓءَ بِالنَّبِیّٖنَ وَالشُّهَدَآءِ وَقُضِیَ بَیْنَهُمْ بِالْحَقِّ

اور انبیاء(علیہم السلام) اور گواہ لائے جائیں گے اور ان کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کر دیا جائے گا

وَهُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ ﴿۶۹﴾ وَوُفِّیَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ

اور اُن پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔ اور ہر شخص کو اس کے اعمال کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا

وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَا یَفْعَلُوْنَ ﴿۷۰﴾ع وَسِیْقَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰی جَهَنَّمَ زُمَرًا ع ۷

اور وہ خوب جانتا ہے جو کچھ وہ کرتے ہیں۔ اور جن لوگوں نے کفر کیا ہے وہ جہنم کی طرف گروہ در گروہ ہانکے جائیں گے

حَتّٰٓی اِذَا جَآءُوْهَا فُتِحَتْ اَبْوَابُهَا

یہاں تک کہ جب وہ اس کے پاس آئیں گے تو اس کے دروازے کھولے جائیں گے

وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَآ اَلَمْ یَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ

اور اس کے داروغہ ان سے کہیں گے کیا تمہارے پاس تم ہی میں سے رسول نہیں آئے تھے

یَتْلُوْنَ عَلَیْكُمْ اٰیٰتِ رَبِّكُمْ وَیُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ یَوْمِكُمْ هٰذَا قَالُوْا بَلٰی

جو تمہیں تمہارے رب کی آیات پڑھ کر سناتے تھے اور تمہیں اس دن کی ملاقات سے ڈراتے تھے وہ کہیں گے کیوں نہیں!

وَلٰكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ الْعَذَابِ عَلَی الْكٰفِرِیْنَ ﴿۷۱﴾ قِیْلَ ادْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا

لیکن کافروں پر عذاب کا حکم ثابت ہو گیا۔ ان سے کہا جائے گا جہنم کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ اس میں ہمیشہ رہو گے

فَبِئْسَ مَثْوَی الْمُتَكَبِّرِیْنَ ﴿۷۲﴾ وَسِیْقَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ اِلَی الْجَنَّةِ زُمَرًا

لہٰذا تکبر کرنے والوں کا بُرا ٹھکانا ہے۔ اور جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے رہے انہیں گروہ در گروہ جنت کی طرف لے جایا جائے گا

حَتّٰٓی اِذَا جَآءُوْهَا وَفُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلٰمٌ عَلَیْكُمْ

یہاں تک کہ جب وہ اس کے پاس پہنچیں گے اس کے دروازے (پہلے ہی) کھولے جا چکے ہوں گے اور اس کے محافظ ان سے کہیں گے تم پر سلام ہو

طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِیْنَ ﴿۷۳﴾ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ

تم خوب رہے لہٰذا اس میں ہمیشہ رہنے کے لئے داخل ہو جاؤ۔ اور وہ کہیں گے تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے ہم سے اپنا وعدہ سچا کر دکھایا

وَاَوْرَثَنَا الْاَرْضَ نَتَبَوَّاُ مِنَ الْجَنَّةِ حَیْثُ نَشَآءُ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِیْنَ ﴿۷۴﴾ وَتَرَی الْمَلٰٓئِكَةَ

اور ہمیں اس زمین کا وارث بنا دیا اس جنت میں ہم جہاں چاہیں رہیں لہٰذا عمل کرنے والوں کا کیا ہی اچھا بدلہ ہے۔ اور آپ فرشتوں کو دیکھیں گے

حَآفِّیْنَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ یُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَقُضِیَ بَیْنَهُمْ بِالْحَقِّ

عرش کے گرد حلقہ بنائے ہوئے اپنے رب کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح کر رہے ہوں گے اور ان کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کر دیا جائے گا

وَقِیْلَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۷۵﴾ع ع ۸ ۵

اور کہا جائے گا تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے۔

علم و عمل کی باتیں

۱- قرآنِ حکیم کی بنیادی دعوت اور تقاضا یہ ہے کہ لوگ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ ہی کی عبادت کریں۔ (سورۃ الزمر، آیت:۲)
۲- جھوٹوں اور حق کا انکار کرنے والوں کو اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ ہدایت نہیں دیتا۔ (سورۃ الزمر، آیت:۳)
۳- روزِ قیامت ہر ایک اپنے حساب کے لئے خود پیش ہو گا اور کوئی کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اُٹھائے گا۔ (سورۃ الزمر، آیت:۷)
۴- عقل مند لوگ وہ ہیں جو حق کی بات غور سے سنتے ہیں اور اچھی بات کی پیروی کرتے ہیں ایسے ہی لوگوں کو اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ ہدایت عطا فرماتا ہے۔ (سورۃ الزمر، آیت:۱۸)
۵- تلاوتِ قرآن سے دل نرم پڑ جاتے ہیں اور اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی یاد کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں۔ (سورۃ الزمر، آیت:۲۳)
۶- مشرک کی مثال اس غلام کی سی ہے جس کے کئی آقا ہوں اور ان سب کو خوش رکھنا اس کے لئے ناممکن ہو جائے جبکہ ایک اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کو ماننے والے کی مثال اس غلام کی سی ہے جس کا بس ایک ہی آقا ہو۔ (سورۃ الزمر، آیت:۲۹)
۷- موت اور زندگی اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے ہاتھ میں ہے وہ جس کی چاہتا ہے روح قبض فرما کر موت دے دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ایک مقررہ وقت تک مہلتِ زندگی عطا فرماتا ہے۔ (سورۃ الزمر، آیت:۴۲)
۸- گناہ گاروں کو اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی رحمت سے کبھی مایوس نہیں ہونا چاہیئے۔ سچی توبہ کرنے پر اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ زندگی بھر کے گناہ معاف فرما دیتا ہے۔ (سورۃ الزمر، آیت:۵۳)
۹- سچی توبہ کے لئے گناہوں کو چھوڑنا اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی طرف رُجوع کرنا اور اس کا حکم ماننا اور قرآنِ حکیم کی اتباع کرنا ضروری ہے۔ (سورۃ الزمر، آیات:۵۴ تا ۵۵)
۱۰- اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی آیات کا انکار، تکبر اور اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی نافرمانی کرنا عذابِ الٰہی کے اسباب ہیں۔ (سورۃ الزمر، آیات:۵۹، ۶۰)

سمجھیں اور حل کریں

سوال ۱ خالی جگہیں پُر کریں:

(۱) آیت:۱۰ کی روشنی میں ـــــــــــــــــــ کو بے حساب اجر دیا جائے گا۔
(۲) آیت:۱۸ میں ذکر ہے کہ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی طرف سے ہدایت اُن لوگوں کو ملتی ہے جو اس کے کلام کو ـــــــــــــــــــ اور اس کی ـــــــــــــــــــ کریں۔
(۳) آیت:۴۸ میں ذکر ہے کہ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ ـــــــــــــــــــ کے لئے کافی ہے۔
(۴) آیت:۴۹ کی روشنی میں ایک ناشکر گزار انسان نعمت ملنے کا سبب ـــــــــــــــــــ کو قرار دیتا ہے۔
(۵) آیت:۶۸ کے مطابق جب پہلا صور پھونکا جائے گا تو ـــــــــــــــــــ ہو جائے گی۔

سوال ۲ مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دیجیے:

۱- پہلے رکوع کے آخر میں تکالیف اور نعمتوں کے بارے میں دنیادار انسان کی کیا روش بیان کی گئی ہے؟

۲- دوسرے رکوع کی روشنی میں جواب دیں کہ قیامت کے دن کھلے خسارے میں کون لوگ ہوں گے؟ نیز جہنم میں ان پر عذاب کی کیا کیفیت ہوگی؟

۳- تیسرے رکوع کے آغاز میں قرآنِ حکیم کی کیا عظمت بیان کی گئی ہے؟

۴- چھٹے رکوع کے آغاز میں اللہ ﷻ کے عذاب سے بچنے کے لئے کن کاموں کے کرنے کا ذکر کیا گیا ہے؟

۵- آٹھویں رکوع کی روشنی میں اہلِ جہنم اور اہلِ جنت کے احوال کا موازنہ کریں۔

سوال ۳ عربی زبان کی اہمیت پر نوٹ لکھیں۔

گھریلو سرگرمی

- جھوٹ ایک سنگین گناہ ہے۔ جس سے ہمیں خود بھی بچنا چاہیئے اور اپنے دوسرے بہن بھائیوں کو بھی اس سے بچنے کی تلقین کرنی چاہیئے۔ جھوٹ کے حوالے سے چند احادیث نبوی ﷺ تحریر کریں اور روز مرّہ کی کم از کم دس مثالیں لکھیں جہاں ہم غیر شعوری طور جھوٹ بول رہے ہوتے ہیں۔
- غور کیجیئے کہ توبہ کی امید پر گناہ کرتے رہنا اور زندگی کی امید پر توبہ میں تاخیر کرنا انتہائی نادانی ہے۔ اپنے محلے کے کسی اہل علم سے ملاقات کر کے توبہ کی شرائط معلوم کر کے لکھیں۔

دستخط استاد: ____________ دستخط والدین / سرپرست: ____________

سبق:۲۶

سُوْرَۃُ الْمُؤْمِن

سورۃ المؤمن ۴۰ — آیات: ۱ تا ۸۵

شانِ نزول اور تعارف: سُوْرَۃُ الْمُؤْمِن مکی سورت ہے۔ سُوْرَۃُ الْمُؤْمِن سے سُوْرَۃُ الْاَحْقَاف تک سات سورتیں ہیں جن کا آغاز حروفِ مقطعات "حٰمٓ" سے ہوتا ہے اس لئے یہ سات سورتیں حٰمٓ کی جمع "حَوَامِیم" کہلاتی ہیں۔ اس سورت کا موضوع ہے "توحیدِ عملی"۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی عبادت کا ایک اہم تقاضا یہ ہے کہ دعا صرف اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے کی جائے۔ حدیث مبارک میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "دعا ہی عبادت ہے"۔ (جامع ترمذی) ایک اور حدیثِ مبارک میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ "دعا عبادت کا مغز ہے۔" (جامع ترمذی) ہمیں اپنے ہر معاملہ میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے دعا مانگنی چاہیئے کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہی کُل نفع نقصان کا مالک اور صاحبِ قدرت و اختیار ہے۔ سُوْرَۃُ الْمُؤْمِن کے آغاز میں صفات باری تعالیٰ کا بیان ہے۔ پھر اہل ایمان کے لئے فرشتوں کی دعاؤں کا ذکر ہے۔ اس کے بعد قیامت کا منظر کھینچا گیا ہے۔ پھر فرعون کی سرکشی اور فرعون کے دربار میں آل فرعون میں سے ایک بندۂ مومن کا ایمان افروز خطاب نقل کیا گیا ہے۔ اٰلِ فرعون کو قیامت کے عذاب سے پہلے آگ کا عذاب دیئے جانے کا ذکر کیا گیا ہے۔ نیز حق کو جھٹلانے والوں کے بُرے انجام کے بیان پر سورت کا اختتام ہوتا ہے۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

حٰمٓ ۝١ تَنْزِیْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ ۝٢ غَافِرِ الذَّنْۢبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ

حٰمٓ۔ (یہ) کتاب اللہ کی طرف سے نازل کی گئی ہے جو بڑا غالب خوب جاننے والا ہے۔ جو (اللہ) گناہ معاف فرمانے والا اور توبہ قبول فرمانے والا

شَدِیْدِ الْعِقَابِ ذِی الطَّوْلِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اِلَیْهِ الْمَصِیْرُ ۝٣ مَا یُجَادِلُ فِیْٓ اٰیٰتِ اللّٰهِ

سخت سزا دینے والا بڑے فضل والا ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں اسی کی طرف واپس جانا ہے۔ اللہ کی آیتوں میں وہی لوگ جھگڑتے ہیں

اِلَّا الَّذِیْنَ كَفَرُوْا فَلَا یَغْرُرْكَ تَقَلُّبُهُمْ فِی الْبِلَادِ ۝٤ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ

جنہوں نے کفر کیا تو ان لوگوں کا شہروں میں چلنا پھرنا تمہیں دھوکہ میں نہ ڈال دے۔ ان سے پہلے بھی نوح (علیہ السلام) کی قوم نے جھٹلایا تھا

وَّالْاَحْزَابُ مِنْۢ بَعْدِهِمْ وَهَمَّتْ كُلُّ اُمَّةٍ بِرَسُوْلِهِمْ لِیَاْخُذُوْهُ

اور ان کے بعد کے گروہوں نے بھی اور ہر اُمت نے اپنے رسول کے متعلق ارادہ کیا کہ وہ انہیں پکڑ (کر قتل کر دیں یا قید کر) لیں

وَجٰدَلُوْا بِالْبَاطِلِ لِیُدْحِضُوْا بِهِ الْحَقَّ فَاَخَذْتُهُمْ فَكَیْفَ كَانَ عِقَابِ ۝٥

اور باطل کے ذریعہ جھگڑا کریں تاکہ اس کے ذریعہ حق کو مٹا دیں تو میں نے اُنہیں پکڑ لیا پھر (دیکھ لو) میری سزا کیسی (سخت) تھی۔

وَكَذٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِیْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ ۝٦

اور اِسی طرح آپ کے رب کی بات سچ ثابت ہوگئی ان پر جنہوں نے کفر کیا بے شک وہی آگ والے ہیں۔

اَلَّذِیْنَ یَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهٗ یُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَیُؤْمِنُوْنَ بِهٖ

وہ (فرشتے) جو عرش کو اٹھائے ہوئے ہیں اور وہ جو ان کے ارد گرد ہیں وہ سب اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں اور اس پر ایمان رکھتے ہیں

اہم نکات

وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا

اور ایمان والوں کے لئے استغفار کرتے ہیں اے ہمارے رب! تو نے اپنی رحمت اور اپنے علم سے ہر چیز کا احاطہ فرمایا ہوا ہے

فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ۝٧ رَبَّنَا

تو ان لوگوں کو بخش دے جنھوں نے توبہ کی اور تیرے راستہ کی پیروی کی اور انہیں جہنم کے عذاب سے بچا لے۔ اے ہمارے رب!

وَاَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ اِلَّتِيْ وَعَدْتَّهُمْ وَمَنْ صَلَحَ

اور انہیں ہمیشہ رہنے والے باغات میں داخل فرما جن کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے اور انہیں بھی جو نیک ہوں

مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ ۭ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝٨ وَقِهِمُ السَّيِّاٰتِ ۭ

ان کے باپ دادا اور بیویوں اور اولادوں میں سے بے شک تو بہت غالب بڑی حکمت والا ہے۔ اور انہیں برائیوں سے بچا

ع ١ ٩ وَمَنْ تَقِ السَّيِّاٰتِ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهٗ ۭ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝٩ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

اور جسے تو نے اس دن برائیوں (کی سزا) سے بچا لیا تو بے شک تو نے اس پر رحم فرمایا اور یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔ بے شک جن لوگوں نے کفر کیا

يُنَادَوْنَ لَمَقْتُ اللّٰهِ اَكْبَرُ مِنْ مَّقْتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ اِذْ تُدْعَوْنَ اِلَى الْاِيْمَانِ

انہیں پکار کر کہا جائے گا کہ اللہ کا غصّہ کہیں زیادہ تھا تمہارے غصّہ سے (جو آج) تمہیں اپنے اوپر آرہا ہے جب تم ایمان کی طرف بلائے جاتے تھے

فَتَكْفُرُوْنَ ۝١٠ قَالُوْا رَبَّنَآ اَمَتَّنَا اثْنَتَيْنِ وَاَحْيَيْتَنَا اثْنَتَيْنِ

تو تم انکار کرتے تھے۔ وہ کہیں گے اے ہمارے رب! تو نے ہمیں دو بار موت دی اور تُو نے ہمیں دو بار زندگی دی

فَاعْتَرَفْنَا بِذُنُوْبِنَا فَهَلْ اِلٰى خُرُوْجٍ مِّنْ سَبِيْلٍ ۝١١ ذٰلِكُمْ بِاَنَّهٗٓ اِذَا دُعِيَ اللّٰهُ وَحْدَهٗ

لہٰذا ہم اپنے گناہوں کا اعتراف کرتے ہیں تو کیا (اب یہاں سے) نکلنے کا کوئی راستہ ہے؟ یہ اس لئے ہے کہ جب اکیلے اللہ کو پکارا جاتا تھا

كَفَرْتُمْ ۚ وَاِنْ يُّشْرَكْ بِهٖ تُؤْمِنُوْا ۭ

تو تم انکار کرتے تھے اور اگر اس کے ساتھ کسی اور کو شریک ٹھہرایا جاتا تھا تو تم مان لیتے تھے

فَالْحُكْمُ لِلّٰهِ الْعَلِيِّ الْكَبِيْرِ ۝١٢ هُوَ الَّذِيْ يُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ

تو حکم کا اختیار اللہ ہی کے لئے ہے (جو) بلند مرتبہ بڑائی والا ہے۔ وہی ہے جو تمہیں اپنی نشانیاں دکھاتا ہے

وَيُنَزِّلُ لَكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ رِزْقًا ۭ وَمَا يَتَذَكَّرُ اِلَّا مَنْ يُّنِيْبُ ۝١٣ فَادْعُوا اللّٰهَ

تمہارے لئے آسمان سے رزق نازل فرماتا ہے اور نصیحت تو صرف وہی حاصل کرتا ہے جو رجوع کرتا ہے۔ تو تم اللہ کی عبادت کرو

مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ۝١٤ رَفِيْعُ الدَّرَجٰتِ ذُو الْعَرْشِ ۚ

اس کے لئے دین (عبادت) کو خالص کرتے ہوئے خواہ کافروں کو کتنا ہی ناگوار ہو۔ (وہ) بلند درجوں والا (اور) عرش کا مالک ہے

يُلْقِي الرُّوْحَ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ لِيُنْذِرَ يَوْمَ التَّلَاقِ ۝١٥

وہ اپنے حکم سے روح (یعنی وحی) کو نازل فرماتا ہے اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے تاکہ وہ ملاقات کے دن سے ڈرائے۔

يَوْمَ هُمْ بٰرِزُوْنَ ۚ لَا يَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنْهُمْ شَيْءٌ ۭ لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ۭ

جس دن وہ سب نکل پڑیں گے (قبروں سے) ان کی کوئی چیز اللہ سے چھپی نہ ہوگی (ارشاد ہوگا) آج کس کی بادشاہی ہے؟

لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ﴿١٦﴾ اَلْيَوْمَ تُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۢ بِمَا كَسَبَتْ ۭ لَا ظُلْمَ الْيَوْمَ ۭ

صرف اللہ کی جو اکیلا ہے سب پر غالب ہے۔ آج کے دن ہر شخص کو اس کا بدلہ دیا جائے گا جو اس نے کمایا آج کوئی ظلم نہیں ہوگا

اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿١٧﴾ وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْاٰزِفَةِ اِذِ الْقُلُوْبُ لَدَى الْحَنَاجِرِ كٰظِمِيْنَ ۥ

بے شک اللہ بہت جلد حساب لینے والا ہے۔ اور آپ ان کو قریب آنے والے دن سے ڈرایئے جب دل غم سے بھرے حلق کو آرہے ہوں گے

مَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ حَمِيْمٍ وَّلَا شَفِيْعٍ يُّطَاعُ ﴿١٨﴾ يَعْلَمُ خَآئِنَةَ الْاَعْيُنِ

ظالموں کا نہ کوئی دوست ہوگا اور نہ کوئی ایسا سفارشی جس کی بات مانی جائے۔ وہ (اللہ) آنکھوں کی خیانت کو جانتا ہے

وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ ﴿١٩﴾ وَاللّٰهُ يَقْضِيْ بِالْحَقِّ ۭ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ

اور ان باتوں کو بھی جن کو سینے چھپاتے ہیں۔ اور اللہ حق کے ساتھ فیصلہ فرماتا ہے اور جنہیں یہ لوگ اس کے سوا پوجتے ہیں

لَا يَقْضُوْنَ بِشَيْءٍ ۭ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ﴿٢٠﴾ اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ ع ٢ ١١

وہ کسی چیز کا فیصلہ نہیں کرسکتے بے شک اللہ ہی خوب سننے والا خوب دیکھنے والا ہے۔ کیا وہ زمین میں چلے پھرے نہیں

فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ كَانُوْا مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ كَانُوْا هُمْ اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً

تو وہ دیکھتے ان لوگوں کا کیسا انجام ہوا جو ان سے پہلے تھے وہ لوگ قوت میں ان سے بہت زیادہ تھے

وَّاٰثَارًا فِي الْاَرْضِ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ۭ

اور زمین میں (چھوڑے ہوئے) آثار کے لحاظ سے بھی پھر اللہ نے ان کے گناہوں کی وجہ سے انہیں پکڑ لیا

وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ وَّاقٍ ﴿٢١﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ

اور ان کے لئے اللہ (کے عذاب) سے بچانے والا کوئی نہ تھا۔ یہ اس لئے کہ

كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَكَفَرُوْا فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ ۭ

ان کے پاس ان کے رسول کھلی نشانیاں لے کر آئے تھے پھر انہوں نے کفر کیا تو اللہ نے انہیں پکڑ لیا

اِنَّهٗ قَوِيٌّ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿٢٢﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى

بے شک وہ بہت قوت والا سخت سزا دینے والا ہے۔ اور یقیناً ہم نے بھیجا موسیٰ (علیہ السلام) کو

بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿٢٣﴾ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَقَارُوْنَ فَقَالُوْا سٰحِرٌ كَذَّابٌ ﴿٢٤﴾

اپنی نشانیوں کے ساتھ اور واضح دلیل کے ساتھ۔ فرعون اور ہامان اور قارون کی طرف انہوں نے کہا کہ (یہ تو) بڑا جھوٹا جادو گر ہے۔

فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِالْحَقِّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوا اقْتُلُوْٓا اَبْنَآءَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ

پھر جب (موسیٰ علیہ السلام) ان کے پاس ہماری طرف سے حق لے کر آئے (تو) انہوں نے کہا جو لوگ ان کے ساتھ ایمان لائے ان کے بیٹوں کو قتل کر دو

وَاسْتَحْيُوْا نِسَآءَهُمْ ؕ وَمَا كَيْدُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ﴿۲۵﴾ وَقَالَ فِرْعَوْنُ ذَرُوْنِيْۤ اَقْتُلْ مُوْسٰى

اور ان کی عورتوں کو زندہ چھوڑ دو اور کافروں کی چال بالکل بے کار ہوئی۔ اور فرعون نے کہا مجھے چھوڑ دو کہ موسیٰ کو قتل کر دوں

وَلْيَدْعُ رَبَّهٗ ۚ اِنِّيْۤ اَخَافُ اَنْ يُّبَدِّلَ دِيْنَكُمْ اَوْ اَنْ يُّظْهِرَ فِي الْاَرْضِ الْفَسَادَ ﴿۲۶﴾ وَقَالَ مُوْسٰى

اور اسے چاہیئے کہ وہ اپنے رب کو پکارے بے شک میں ڈرتا ہوں کہیں وہ تمہارا دین بدل دے یا زمین میں فساد برپا کر دے۔ اور موسیٰ (علیہ السلام) نے فرمایا

ع اِنِّيْ عُذْتُ بِرَبِّيْ وَرَبِّكُمْ مِّنْ كُلِّ مُتَكَبِّرٍ لَّا يُؤْمِنُ بِيَوْمِ الْحِسَابِ ﴿۲۷﴾ ع

بے شک میں نے اپنے رب اور تمہارے رب کی پناہ لے لی ہے ہر متکبر سے جو حساب کے دن پر ایمان نہیں رکھتا۔

وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ ۖ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَكْتُمُ اِيْمَانَهٗۤ اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ يَّقُوْلَ رَبِّيَ اللّٰهُ

اور آل فرعون کے ایک مومن مرد نے کہا جو اپنا ایمان چھپائے ہوئے تھا کیا تم ایک شخص کو صرف اس لئے قتل کر رہے ہو کہ وہ کہتا ہے میرا رب اللہ ہے

وَقَدْ جَآءَكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ مِنْ رَّبِّكُمْ ؕ وَاِنْ يَّكُ كَاذِبًا فَعَلَيْهِ كَذِبُهٗ ۚ

حالانکہ وہ تمہارے پاس واضح نشانیاں لے کر آئے ہیں تمہارے رب کی طرف سے (بالفرض) اگر وہ جھوٹے ہیں تو ان کا جھوٹ انہی پر ہے

وَاِنْ يَّكُ صَادِقًا يُّصِبْكُمْ بَعْضُ الَّذِيْ يَعِدُكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ

اور اگر وہ سچے ہیں تو وہ جو تم سے وعدہ کر رہے ہیں اس کا کچھ (عذاب) تم پر (ضرور) پہنچے گا بے شک اللہ (اس کو) ہدایت نہیں دیتا

مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ ﴿۲۸﴾ يٰقَوْمِ لَكُمُ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ظٰهِرِيْنَ فِي الْاَرْضِ ۫ فَمَنْ يَّنْصُرُنَا

جو حد سے بڑھنے والا سخت جھوٹا ہو۔ اے میری قوم ! آج تمہاری حکومت ہے (اور) تم زمین میں غالب ہو پھر کون ہماری مدد کرے گا

مِنْۢ بَاْسِ اللّٰهِ اِنْ جَآءَنَا ؕ قَالَ فِرْعَوْنُ مَاۤ اُرِيْكُمْ اِلَّا مَاۤ اَرٰى وَمَاۤ اَهْدِيْكُمْ

اگر اللہ کا عذاب ہم پر آ گیا؟ فرعون نے کہا میں تمہیں وہی رائے دیتا ہوں جسے میں مناسب سمجھ رہا ہوں اور میں تو تمہیں وہی راستہ بتاتا ہوں

اِلَّا سَبِيْلَ الرَّشَادِ ﴿۲۹﴾ وَقَالَ الَّذِيْۤ اٰمَنَ يٰقَوْمِ اِنِّيْۤ اَخَافُ عَلَيْكُمْ مِّثْلَ يَوْمِ الْاَحْزَابِ ﴿۳۰﴾ ۙ

جس میں بھلائی ہے اور اس شخص نے کہا جو ایمان لایا تھا اے میری قوم! بے شک میں ڈرتا ہوں کہ تم پر پہلی قوموں جیسا (عذاب کا) دن نہ آ جائے۔

مِثْلَ دَاْبِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ وَالَّذِيْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ؕ وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا لِّلْعِبَادِ ﴿۳۱﴾ وَيٰقَوْمِ

جیسا کہ نوح (علیہ السلام) کی قوم اور عاد اور ثمود پر (عذاب) آیا اور ان لوگوں پر جو ان کے بعد ہوئے اور اللہ بندوں پر ظلم کرنا نہیں چاہتا۔ اور اے میری قوم

اِنِّيْۤ اَخَافُ عَلَيْكُمْ يَوْمَ التَّنَادِ ﴿۳۲﴾ ۙ يَوْمَ تُوَلُّوْنَ مُدْبِرِيْنَ ۚ مَا لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ ۚ

میں تم پر چیخ و پکار کے دن سے ڈرتا ہوں۔ جس دن تم پیٹھ پھیر کر بھاگو گے اور تمہیں اللہ (کے عذاب) سے بچانے والا کوئی نہیں ہو گا

وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ﴿۳۳﴾ وَلَقَدْ جَآءَكُمْ يُوْسُفُ مِنْ قَبْلُ بِالْبَيِّنٰتِ

اور جسے اللہ گمراہ کر دے پھر اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں۔ اور یقیناً تمہارے پاس اس سے پہلے یوسف (علیہ السلام) آئے تھے واضح نشانیوں کے ساتھ

فَمَا زِلْتُمْ فِيْ شَكٍّ مِّمَّا جَآءَكُمْ بِهٖ ؕ حَتّٰۤى اِذَا هَلَكَ قُلْتُمْ

مگر تم ان (نشانیوں) میں شک ہی کرتے رہے (جو) وہ تمہارے پاس لے کر آئے تھے یہاں تک کہ جب وہ وفات پا گئے (تو) تم کہنے لگے

اہم نکات



لَنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ مِنْۢ بَعْدِهٖ رَسُوْلًا ؕ كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ مُّرْتَابُ ۖۚ ۳۴

(اب) اللہ ان کے بعد کسی رسول کو ہرگز نہیں بھیجے گا اسی طرح اللہ گمراہ کرتا ہے اُسے جو حد سے بڑھنے والا شک کرنے والا ہو۔

الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ ؕ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ

جو اللہ کی آیات میں جھگڑا کرتے ہیں بغیر اس کے کہ ان کے پاس کوئی دلیل آئی ہو (یہ) بڑی ناراضگی کی بات ہے اللہ کے نزدیک

وَعِنْدَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ ۳۵ وَقَالَ فِرْعَوْنُ

اور ایمان والوں کے نزدیک اسی طرح اللہ مہر لگا دیتا ہے ہر متکبر و سرکش کے (پورے) دل پر۔ اور فرعون نے کہا

يٰهَامٰنُ ابْنِ لِيْ صَرْحًا لَّعَلِّيْٓ اَبْلُغُ الْاَسْبَابَ ۙ ۳۶

اے ہامان! میرے لئے ایک اُونچی عمارت بناؤ تاکہ میں (اس پر چڑھ کر) راستوں تک پہنچ جاؤں۔

اَسْبَابَ السَّمٰوٰتِ فَاَطَّلِعَ اِلٰٓى اِلٰهِ مُوْسٰى وَاِنِّيْ لَاَظُنُّهٗ كَاذِبًا ؕ

(یعنی) آسمانوں کے راستوں پر پھر میں موسیٰ کے معبود کو جھانک کر دیکھوں اور یقیناً میں اُس کو جھوٹا سمجھتا ہوں

وَكَذٰلِكَ زُيِّنَ لِفِرْعَوْنَ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ وَصُدَّ عَنِ السَّبِيْلِ ؕ

اور اس طرح فرعون کے لئے خوشنما بنادیا گیا اس کا برا عمل اور وہ (سیدھے) راستہ سے روک دیا گیا

ع ۴ ۱۰ وَمَا كَيْدُ فِرْعَوْنَ اِلَّا فِيْ تَبَابٍ ۳۷ ع وَقَالَ الَّذِيْٓ اٰمَنَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوْنِ

اور فرعون کی چال (اُسے) تباہی ہی میں لے جانے والی تھی۔ اور اس شخص نے کہا جو ایمان لایا تھا اے میری قوم! تم میری پیروی کرو

اَهْدِكُمْ سَبِيْلَ الرَّشَادِ ۚ ۳۸ يٰقَوْمِ اِنَّمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا مَتَاعٌ ۫ وَّاِنَّ الْاٰخِرَةَ هِيَ دَارُ الْقَرَارِ ۳۹

میں تمہیں بھلائی کا راستہ دکھا دوں گا اے میری قوم! یہ دنیا کی زندگی تو بس (چند روزہ) فائدہ ہے اور بے شک آخرت ہی ہمیشہ رہنے کا گھر ہے۔

مَنْ عَمِلَ سَيِّئَةً فَلَا يُجْزٰٓى اِلَّا مِثْلَهَا ۚ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى

جس نے کوئی بُرائی کی تو اسے صرف اس کے برابر ہی سزا ملے گی اور جس نے کوئی نیک عمل کیا چاہے مرد ہو یا عورت

وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ يُرْزَقُوْنَ فِيْهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ ۴۰

بشرطیکہ وہ مومن ہو تو یہی لوگ جنت میں داخل ہوں گے وہاں انہیں بے حساب رزق دیا جائے گا۔

وَيٰقَوْمِ مَا لِيْٓ اَدْعُوْكُمْ اِلَى النَّجٰوةِ وَتَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَى النَّارِ ۴۱

اور اے میری قوم! یہ کیا بات ہے کہ میں تمہیں نجات کی طرف بلاتا ہوں اور تم مجھے آگ کی طرف بلاتے ہو۔

تَدْعُوْنَنِيْ لِاَكْفُرَ بِاللّٰهِ وَاُشْرِكَ بِهٖ مَا لَيْسَ لِيْ بِهٖ عِلْمٌ ۫ وَّاَنَا اَدْعُوْكُمْ

تم مجھے دعوت دیتے ہو کہ میں اللہ کا انکار کروں اور اس کے ساتھ شرک کروں جس کا مجھے کوئی علم نہیں اور میں تمہیں بلاتا ہوں

اِلَى الْعَزِيْزِ الْغَفَّارِ ۴۲ لَا جَرَمَ اَنَّمَا تَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَيْهِ لَيْسَ لَهٗ دَعْوَةٌ فِي الدُّنْيَا

بہت غالب بہت بخشنے والے (اللہ) کی طرف۔ سچ تو یہ ہے کہ جس کی طرف تم مجھے بلا رہے ہو وہ نہ دنیا میں پکارنے کے قابل ہے

وَلَا فِي الْاٰخِرَةِ وَاَنَّ مَرَدَّنَآ اِلَى اللّٰهِ وَاَنَّ الْمُسْرِفِيْنَ هُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ ﴿٤٣﴾

اور نہ آخرت میں اور بے شک ہمیں اللہ ہی کی طرف واپس جانا ہے اور بے شک حد سے بڑھنے والے ہی آگ (میں جانے) والے ہیں۔

فَسَتَذْكُرُوْنَ مَآ اَقُوْلُ لَكُمْ ۭ وَاُفَوِّضُ اَمْرِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿٤٤﴾

تو عنقریب تم (وہ باتیں) یاد کرو گے جو میں تم سے کہہ رہا ہوں اور میں اپنا معاملہ اللہ کے حوالہ کرتا ہوں بے شک اللہ بندوں کو خوب دیکھنے والا ہے۔

فَوَقٰىهُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِ مَا مَكَرُوْا وَحَاقَ بِاٰلِ فِرْعَوْنَ سُوْۗءُ الْعَذَابِ ﴿٤٥﴾ اَلنَّارُ

تو اللہ نے اُسے ان لوگوں کی چالوں کی بُرائیوں سے بچا لیا اور آل فرعون کو بُرے عذاب نے گھیر لیا۔ وہ (برزخ کی) آگ ہے

يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَّعَشِيًّا ۚ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ ۣ اَدْخِلُوْٓا اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ ﴿٤٦﴾

جس پر وہ صبح و شام پیش کیئے جاتے ہیں اور جس دن قیامت قائم ہوگی (حکم ہوگا) آلِ فرعون کو سخت ترین عذاب میں داخل کرو۔

وَاِذْ يَتَحَاۗجُّوْنَ فِي النَّارِ فَيَقُوْلُ الضُّعَفٰۗؤُا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا

اور جب وہ آگ میں ایک دوسرے سے جھگڑیں گے تو کمزور لوگ ان سے کہیں گے جو تکبر کیا کرتے تھے بے شک ہم (دنیا میں) تمہارے تابع تھے

فَهَلْ اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ عَنَّا نَصِيْبًا مِّنَ النَّارِ ﴿٤٧﴾ قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُلٌّ فِيْهَآ ۙ

تو کیا تم ہم سے دُور کرسکتے ہو آگ کا کچھ حصّہ۔ تکبر کرنے والے کہیں گے ہم سب ہی اس (جہنم) میں ہیں

اِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَكَمَ بَيْنَ الْعِبَادِ ﴿٤٨﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ فِي النَّارِ

یقیناً اللہ اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ فرما چکا ہے۔ اور وہ لوگ جو آگ میں ہوں گے کہیں گے

لِخَزَنَةِ جَهَنَّمَ ادْعُوْا رَبَّكُمْ يُخَفِّفْ عَنَّا يَوْمًا مِّنَ الْعَذَابِ ﴿٤٩﴾ قَالُوْٓا

جہنم کے داروغوں سے کہ تم اپنے رب سے دعا کرو کہ وہ کسی دن تو ہم سے عذاب ہلکا کر دے۔ وہ کہیں گے

اَوَلَمْ تَكُ تَاْتِيْكُمْ رُسُلُكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ۭ قَالُوْا بَلٰى ۭ قَالُوْا فَادْعُوْا ۚ

کیا تمہارے پاس تمہارے رسول واضح نشانیاں لے کر نہیں آئے تھے وہ کہیں گے کیوں نہیں (داروغے) کہیں گے پھر تم ہی دعا کرو

ع ۵ ۱۳ وَمَا دُعٰۗؤُا الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ﴿٥٠﴾ اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا

اور کافروں کی دعا (اس روز) بے کار ہوگی۔ یقیناً ہم اپنے رسولوں کی مدد کرتے ہیں اور ان لوگوں کی جو ایمان لائے دنیا کی زندگی میں

وَيَوْمَ يَقُوْمُ الْاَشْهَادُ ﴿٥١﴾ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ الظّٰلِمِيْنَ مَعْذِرَتُهُمْ وَلَهُمُ اللَّعْنَةُ

اور اس دن (بھی کریں گے) جب گواہ کھڑے ہوں گے۔ جس دن ظالموں کو ان کی معذرت کچھ فائدہ نہ دے گی اور ان کے لئے لعنت ہوگی

وَلَهُمْ سُوْۗءُ الدَّارِ ﴿٥٢﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْهُدٰى وَاَوْرَثْنَا بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ الْكِتٰبَ ﴿٥٣﴾

اور ان کے لئے بُرا گھر ہوگا۔ اور یقیناً ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو (کتاب) ہدایت عطا فرمائی اور ہم نے بنی اسرائیل کو اس کتاب کا وارث بنایا۔

هُدًى وَّذِكْرٰى لِاُولِي الْاَلْبَابِ ﴿٥٤﴾ فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ

(جو) عقل والوں کے لئے ہدایت اور نصیحت ہے۔ پس آپ صبر کیجیے بے شک اللہ کا وعدہ سچا ہے

وَّاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ

اور اپنے (بظاہر) خلاف اولیٰ کام پر استغفار کیجئے۔ اور آپ اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح بیان کیجئے

بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ ﴿٥٥﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ ۙ

صبح اور شام۔ بے شک جو لوگ اللہ کی آیات میں جھگڑا کرتے ہیں بغیر اس کے کہ ان کے پاس کوئی دلیل آئی ہو

اِنْ فِيْ صُدُوْرِهِمْ اِلَّا كِبْرٌ مَّا هُمْ بِبَالِغِيْهِ ۚ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ﴿٥٦﴾

ان کے دلوں میں تکبر کے سوا کچھ نہیں جس تک وہ کبھی پہنچنے والے نہیں ہیں تو آپ اللہ کی پناہ مانگیے بے شک وہ خوب سننے والا خوب دیکھنے والا ہے۔

لَخَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَكْبَرُ مِنْ خَلْقِ النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٥٧﴾

یقیناً آسمانوں اور زمینوں کا پیدا کرنا انسانوں کے پیدا کرنے سے زیادہ بڑا (کام) ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

وَمَا يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ڏ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَلَا الْمُسِيْۗءُ ۭ

اور برابر نہیں ہوسکتے اندھا اور دیکھنے والا اور (نہ) وہ جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کیئے اور نہ وہ جو برائی کرنے والے ہیں

قَلِيْلًا مَّا تَتَذَكَّرُوْنَ ﴿٥٨﴾ اِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٥٩﴾

تم بہت ہی کم نصیحت حاصل کرتے ہو۔ یقیناً قیامت آنے والی ہے جس میں کوئی شک نہیں لیکن اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے۔

وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ۭ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ

تم مجھ سے دعا مانگو میں تمہاری دعا (ضرور) قبول کروں گا بے شک وہ لوگ جو میری عبادت (یعنی دعا) سے تکبر کرتے ہیں

ع ٦ ١٠ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دٰخِرِيْنَ ﴿٦٠﴾ ع اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ

وہ عنقریب ذلیل ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے۔ اللہ ہی ہے جس نے تمہارے لئے رات کو بنایا تاکہ تم اس میں آرام حاصل کرو

وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿٦١﴾

اور دن کو روشن (بنایا) بے شک اللہ لوگوں پر بڑا فضل فرمانے والا ہے لیکن اکثر لوگ شکر ادا نہیں کرتے۔

ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ ۘ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۡ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ﴿٦٢﴾

یہی اللہ تمہارا رب ہے (وہی) ہر شے کا پیدا فرمانے والا ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں پھر تم کہاں بہکے چلے جا رہے ہو؟

كَذٰلِكَ يُؤْفَكُ الَّذِيْنَ كَانُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ﴿٦٣﴾ اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّالسَّمَاۗءَ بِنَاۗءً

اس طرح وہ لوگ بھی بہکائے جاتے رہے جو اللہ کی آیات کا انکار کرتے تھے۔ اللہ ہی ہے جس نے زمین کو ٹھہرنے کی جگہ بنایا اور آسمان کو چھت بنایا

وَّصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ۭ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ښ

اور تمہاری صورتیں بنائیں تو (کیا ہی) اچھی تمہاری صورتیں بنائیں اور پاکیزہ چیزوں سے تمہیں رزق عطا فرمایا یہی اللہ تمہارا رب ہے

فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٦٤﴾ هُوَ الْحَيُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَادْعُوْهُ

تو بہت بابرکت ہے اللہ جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ وہی زندہ ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں لہذا اسی کی عبادت کرو

اہم نکات

مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ؕ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝٦٥

اس کے لئے دین کو خالص کرتے ہوئے تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے۔

قُلْ اِنِّيْ نُهِيْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

آپ (ﷺ) فرما دیجیے بے شک مجھے منع کیا گیا ہے کہ میں ان کی عبادت کروں جنہیں تم اللہ کے سوا پوجتے ہو

لَمَّا جَآءَنِيَ الْبَيِّنٰتُ مِنْ رَّبِّيْ ۫ وَاُمِرْتُ اَنْ اُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝٦٦

جب کہ میرے پاس میرے رب کی طرف سے واضح نشانیاں آچکی ہیں اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں تمام جہانوں کے رب کا فرماں بردار بن کر رہوں۔

هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ يُخْرِجُكُمْ طِفْلًا

وہی ہے جس نے تمہیں مٹی سے پیدا فرمایا پھر ایک نطفہ (قطرے) سے پھر جمے ہوئے خون سے پھر وہ تمہیں بچے کی صورت میں نکالتا ہے

ثُمَّ لِتَبْلُغُوْٓا اَشُدَّكُمْ ثُمَّ لِتَكُوْنُوْا شُيُوْخًا ۚ وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّتَوَفّٰى مِنْ قَبْلُ وَلِتَبْلُغُوْٓا اَجَلًا مُّسَمًّى

پھر تم جوانی کو پہنچتے ہو پھر تم بوڑھے ہو جاتے ہو اور تم میں وہ بھی ہیں جو اس سے پہلے وفات دیئے جاتے ہیں اور تاکہ تم مقررہ وقت تک پہنچ جاؤ

وَّلَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝٦٧ هُوَ الَّذِيْ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۚ فَاِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ

اور تاکہ تم (حقیقت کو) سمجھو۔ وہی ہے جو زندگی دیتا اور موت دیتا ہے پس جب وہ کسی کام کا فیصلہ فرماتا ہے تو اس سے یہی فرماتا ہے کہ ہو جا

ع ٨ فَيَكُوْنُ ۝٦٨ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ ؕ اَنّٰى يُصْرَفُوْنَ ۝٦٩

تو وہ ہو جاتا ہے۔ کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا (جو) اللہ کی آیتوں میں جھگڑتے ہیں وہ کہاں پھیرے جاتے ہیں۔

الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِالْكِتٰبِ وَبِمَآ اَرْسَلْنَا بِهٖ رُسُلَنَا ۛ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ۝٧٠

جن لوگوں نے (اللہ کی) کتاب کو جھٹلایا اور اس چیز کو بھی (جھٹلایا) جس کے ساتھ ہم نے اپنے رسولوں کو بھیجا تو عنقریب وہ جان لیں گے۔

اِذِ الْاَغْلٰلُ فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلٰسِلُ ؕ يُسْحَبُوْنَ ۝٧١ فِي الْحَمِيْمِ ۙ

جب ان کی گردنوں میں طوق اور زنجیریں ہوں گی (جن سے) وہ گھسیٹے جائیں گے۔ کھولتے ہوئے پانی میں

ثُمَّ فِي النَّارِ يُسْجَرُوْنَ ۝٧٢ ثُمَّ قِيْلَ لَهُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ ۝٧٣ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ

پھر آگ میں جھونکے جائیں گے۔ پھر ان سے کہا جائے گا کہاں ہیں وہ جنہیں تم شریک ٹھہراتے تھے۔ اللہ کے سوا

قَالُوْا ضَلُّوْا عَنَّا بَلْ لَّمْ نَكُنْ نَّدْعُوْا مِنْ قَبْلُ شَيْـًٔا ؕ كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ الْكٰفِرِيْنَ ۝٧٤

وہ جواب دیں گے کہ وہ ہم سے گم ہو گئے بلکہ ہم تو اس سے پہلے کسی کو بھی نہیں پوجتے تھے اسی طرح اللہ کافروں کو گمراہ کرتا ہے۔

ذٰلِكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَفْرَحُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنْتُمْ تَمْرَحُوْنَ ۝٧٥ اُدْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ

یہ اس کا بدلہ ہے جو تم زمین میں خوشی مناتے تھے ناحق اور اس لئے کہ تم اتراتے تھے۔ جہنم کے دروازوں سے داخل ہو جاؤ اس میں ہمیشہ رہنے والے ہو

فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ۝٧٦ فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ۚ فَاِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ

تو یقیناً تکبر کرنے والوں کا بہت برا ٹھکانا ہے۔ تو آپ صبر کیجیے بے شک اللہ کا وعدہ سچا ہے تو اگر ہم (عذاب کا) کچھ حصہ آپ کو دکھا دیں

اہم نکات



الَّذِیْ نَعِدُھُمْ اَوْ نَتَوَفَّیَنَّكَ فَاِلَیْنَا یُرْجَعُوْنَ ۝۷۷

جس کا ہم ان سے وعدہ کرتے ہیں یا (اس سے پہلے) ہم آپ کو وفات دے دیں تو وہ ہماری ہی طرف لوٹائے جائیں گے۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ مِنْهُمْ مَّنْ قَصَصْنَا عَلَیْكَ

اور یقیناً ہم نے آپ سے پہلے کئی رسول بھیجے ان میں کچھ تو ایسے ہیں جن کے حالات آپ سے بیان کر دیئے ہیں

وَمِنْهُمْ مَّنْ لَّمْ نَقْصُصْ عَلَیْكَ ط وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ

اور کچھ ایسے ہیں جن کے حالات بیان نہیں کیئے اور کسی بھی رسول کے لئے ایسا (ممکن) نہ تھا

اَنْ یَّاْتِیَ بِاٰیَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ج فَاِذَا جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ قُضِیَ بِالْحَقِّ

کہ اللہ کی اجازت کے بغیر کوئی نشانی لے آئیں پھر جب اللہ کا حکم آگیا تو حق کے ساتھ فیصلہ کردیا گیا

وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْمُبْطِلُوْنَ ۝۷۸ ع اَللّٰهُ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَنْعَامَ ع ۸

اور اس وقت اہل باطل بہت خسارے میں رہے۔ اللہ ہی ہے جس نے تمہارے لئے چوپائے بنائے

لِتَرْكَبُوْا مِنْهَا وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ۝۷۹ وَلَكُمْ فِیْهَا مَنَافِعُ

تاکہ ان میں سے بعض پر تم سواری کرو اور بعض (کے گوشت) کو تم کھاؤ۔ اور تمہارے لئے ان میں کئی فائدے ہیں

وَلِتَبْلُغُوْا عَلَیْهَا حَاجَةً فِیْ صُدُوْرِكُمْ وَعَلَیْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ ۝۸۰ ط

اور تاکہ تم ان کے ذریعہ (اپنی) ان ضروریات کو پورا کرو جو تمہارے دلوں میں ہیں اور ان (چوپایوں) پر اور کشتیوں پر تم سوار کیئے جاتے ہو۔

وَیُرِیْكُمْ اٰیٰتِهٖ فَاَیَّ اٰیٰتِ اللّٰهِ تُنْكِرُوْنَ ۝۸۱ اَفَلَمْ یَسِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ

اور وہ تمہیں اپنی نشانیاں دکھاتا ہے تو تم اللہ کی کن کن نشانیوں کا انکار کرو گے۔ کیا یہ لوگ زمین میں چلے پھرے نہیں

فَیَنْظُرُوْا كَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ط كَانُوْٓا اَكْثَرَ مِنْهُمْ

تو وہ دیکھ لیتے کہ ان سے پہلے لوگوں کا کیا انجام ہوا وہ ان سے بہت زیادہ تھے

وَاَشَدَّ قُوَّةً وَّاٰثَارًا فِی الْاَرْضِ فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ۝۸۲

اور قوت میں بھی بہت سخت تھے اور زمین میں (چھوڑے ہوئے) آثار کے لحاظ سے بھی پس ان کے (کچھ) کام نہ آیا جو کچھ وہ کماتے تھے۔

فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ فَرِحُوْا بِمَا عِنْدَهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ وَحَاقَ بِهِمْ

پھر جب ان کے پاس ان کے رسول واضح نشانیاں لے کر آئے تو وہ اس علم پر اترانے لگے جو ان کے پاس تھا اور انہیں (اس عذاب نے) گھیر لیا

مَّا كَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ ۝۸۳ فَلَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ وَكَفَرْنَا

جس کا وہ مذاق اُڑایا کرتے تھے۔ پھر جب انہوں نے ہمارا عذاب دیکھا تو کہنے لگے ہم ایمان لائے اللہ پر جو اکیلا ہے اور ہم نے ان کا انکار کر دیا

بِمَا كُنَّا بِهٖ مُشْرِكِیْنَ ۝۸۴ فَلَمْ یَكُ یَنْفَعُهُمْ اِیْمَانُهُمْ لَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا ط

جنہیں ہم اس کا شریک ٹھہرایا کرتے تھے۔ تو ان کا ایمان لانا ان کے کچھ کام نہ آیا جب انہوں نے ہمارے عذاب کو دیکھ لیا

سُنَّتَ اللّٰهِ الَّتِيْ قَدْ خَلَتْ فِيْ عِبَادِهٖ ۚ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْكٰفِرُوْنَ ﴿٨٥﴾ ع ٩ / ٧

(یہ) اللہ کا دستور (سنت) ہے جو اس کے بندوں میں چلا آرہا ہے اور اس وقت کافر بہت خسارے میں رہے۔

علم و عمل کی باتیں

۱- اللہ سبحانہ و تعالیٰ گناہ بخشنے والا، توبہ قبول فرمانے والا، نافرمانوں کو سخت سزا دینے والا اور بڑے فضل والا ہے۔ (سورۃ المؤمن، آیت:۳)

۲- ایمان لانے، توبہ کرنے اور حق کے راستہ پر چلنے والوں کے لئے عرش کو تھامنے والے فرشتے استغفار اور دعا کرتے ہیں۔ (سورۃ المؤمن، آیات:۷ تا۹)

۳- اللہ سبحانہ و تعالیٰ کو ایسے لوگوں پر شدید غصہ آتا ہے جنہیں ایمان کی طرف بلایا جائے اور وہ انکار کریں۔ (سورۃ المؤمن، آیت:۱۰)

۴- ہمیں اپنی بندگی اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے لئے خالص کرتے ہوئے صرف اللہ سبحانہ و تعالیٰ ہی کی عبادت کرنی چاہیئے۔ (سورۃ المؤمن، آیت:۱۴)

۵- اللہ سبحانہ و تعالیٰ ہماری آنکھوں کی خیانت اور سینوں کے رازوں سے بھی خوب واقف ہے۔ (سورۃ المؤمن، آیت:۱۹)

۶- اللہ سبحانہ و تعالیٰ حد سے بڑھنے والوں، سخت جھوٹوں کو ہدایت نہیں دیتا۔ (سورۃ المؤمن، آیت:۲۸)

۷- ہر دور میں فرعون جیسے ظالم لوگ اہل حق کی حق گوئی کے اثرات کو ختم کرنے کے لئے طرح طرح کی مکاریاں کرتے ہیں۔ (سورۃ المؤمن، آیات:۳۶، ۳۷)

۸- اللہ سبحانہ و تعالیٰ ہی ہمارے نفع اور نقصان کا مالک ہے چنانچہ ہمیں اپنے معاملات کو اسی پر بھروسہ کرتے ہوئے اس کے حوالہ کر دینا چاہیئے کیوں کہ حقیقتاً اور مستقلاً مددگار اللہ سبحانہ و تعالیٰ ہی ہے۔ (سورۃ المؤمن، آیت:۴۴)

۹- اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے دعا نہ کرنا تکبر کی علامت ہے ایسے لوگوں کو ذلیل کرکے جہنم میں ڈالا جائے گا۔ (سورۃ المؤمن، آیت:۶۰)

۱۰- اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے عذاب کو دیکھ لینے کے بعد ایمان لانا فائدہ مند نہیں ہوتا۔ (سورۃ المؤمن، آیت:۸۵)

سمجھیں اور حل کریں

سوال ۱ خالی جگہیں پُر کریں:

(۱) آیت:۱۶ میں ذکر ہے کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ ________________ کو بھی جانتا ہے اور اسے بھی جو کچھ ________ میں پوشیدہ ہے۔

(۲) آیت:۴۶ میں ذکر ہے کہ آلِ فرعون کو ________________________ اور ________________________ کا عذاب دیا جاتا ہے۔

(۳) آیت:۴۹ کے مطابق جہنم والے جہنم کے داروغہ سے اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے ________________________ کرنے کی التجا کہیں گے۔

(۴) آیت:۵۸ کے مطابق اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے گناہ گار شخص کو ________________ سے تشبیہ دی ہے۔

(۵) آیت:۶۰ کے مطابق اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے دعا نہ کرنے والے ________________________ ہیں اور اُن کا ٹھکانا ________________ میں ہوگا۔

سوال ۲ مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دیجیے:

۱- پہلے رکوع کے آغاز میں ذکر ہونے والی اللہ ﷻ کی صفات کا دعا سے تعلق بیان کریں۔

۲- پہلے رکوع میں بیان کی گئی فرشتوں کی اہل ایمان کے حق میں دعائیں تحریر کریں۔

۳- چوتھے اور پانچویں رکوع کی روشنی میں آل فرعون کے ایک بندۂ مومن کے ایمان افروز خطاب سے متعلق مندرجہ ذیل سوالات کے جواب دیجیے۔

نمبر شمار	سوالات	جوابات
۱	آل فرعون میں سے وہ بندۂ مومن کون تھا؟	
۲	فرعون نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو قتل کرنے کا حکم دیا تو بندۂ مومن نے فرعون کے دربار میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا دفاع کیسے کیا؟	
۳	بندۂ مومن نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں کیا عقلی دلائل دیئے؟	
۴	بندۂ مومن نے اللہ ﷻ کے عذاب کے بارے میں قوم کو کیا سمجھایا؟	
۵	بندۂ مومن نے کن نافرمان قوموں کی مثالیں دیں جن پر اللہ ﷻ کا عذاب آچکا تھا؟	
۶	بندۂ مومن نے اپنی قوم کو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے پہلے آنے والے کس رسول کی یاد دلائی؟	
۷	بندۂ مومن نے تکبر کرنے والوں اور سرکشوں کو کیا وعید سنائی؟	
۸	فرعون نے بندۂ مومن کے خطاب کے اثرات زائل کرنے کے لئے اپنے وزیر ہامان کو کیا تجویز دی؟	
۹	بندۂ مومن نے اپنے خطاب میں دنیا اور آخرت کی زندگی کا کیا موازنہ کیا؟	
۱۰	بندۂ مومن نے اپنے خطاب کے آخر میں کس طرح کھل کر توحید کی دعوت دی اور شرک کی مذمت کی؟	

۴- ساتویں رکوع میں اللہ تعالیٰ کی بیان کردہ قدرتوں میں کم از کم پانچ قدرتیں تحریر کریں۔

۵- آٹھویں رکوع کے آغاز میں حق کو جھٹلانے والوں کا کیا بُرا انجام بیان کیا گیا ہے؟

سوال ۳ عذابِ قبر پر نوٹ احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں لکھیں۔

گھریلو سرگرمی

- ایک فہرست بنائیں جس میں صبح و شام کے بیس مواقع ذکر کریں اور جائزہ لیں کہ کس کس موقع کی دعا آپ کو یاد نہیں جو دعائیں یاد نہیں اُن کو ترجمہ کے ساتھ یاد کرنے کا اہتمام کریں۔
- اپنے گھر والوں سے دعا کی اہمیت اور آداب معلوم کریں۔ مسنون دعاؤں پر مشتمل ایک کتاب خرید کر اس کا خود بھی باقاعدہ مطالعہ کریں اور اپنے بہن، بھائیوں اور دوستوں کو بھی استفادہ کا موقع دیں۔

دستخط استاد: ____________ دستخط والدین / سرپرست: ____________

سُوْرَةُ حٰمٓ السَّجْدَة

سبق: ۲۷

سورۂ حٰمٓ السجدہ ۴۱ — آیات: ۱ تا ۵۴

شانِ نزول اور تعارف: سُوْرَةُ حٰمٓ السَّجْدَة مکی سورت ہے۔ یہ سات ''حَوَامِیم'' میں سے دوسری سورت ہے۔ اس کا موضوع ہے ''توحیدِ عملی''۔ اس میں توحید کے ایک اور عملی تقاضہ ''دعوت اِلی اللہ'' یعنی اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف بلانے کا بیان ہے۔ کیونکہ دعوت الی اللہ کا اہم ترین ذریعہ قرآنِ حکیم ہے۔ اس لئے اس سورت میں عظمتِ قرآن پر بہت اہم آیات بیان فرمائی گئی ہیں۔ سورت کے آغاز میں عظمتِ قرآن کا بیان ہے۔ پھر تخلیق کائنات کا ذکر ہے۔ اس کے بعد قومِ عاد و ثمود کا عبرت ناک انجام بیان کیا گیا ہے۔ پھر قیامت کے دن مجرموں کے خلاف ان کے کانوں، آنکھوں اور کھالوں کی گواہی دینے کا بیان ہے۔ حق پر استقامت اختیار کرنے والے اہل ایمان کی عظمت کا ذکر ہے جنہیں فرشتے جنت کی نعمتوں کی بشارت کے ساتھ ساتھ یہ نوید بھی سناتے ہیں کہ ہم دنیا اور آخرت میں تمہارے مدد گار و رفیق ہیں۔ اس کے بعد دعوت الی اللہ کے آداب کا بیان ہے۔ قرآنِ حکیم پر مشرکین کے اعتراضات کے جوابات دیئے گئے ہیں۔ قرآن کریم کی یقینی حقانیت کے بیان پر سورت کا اختتام ہوتا ہے۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

حٰمٓ ۚ ﴿۱﴾ تَنْزِيْلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۚ ﴿۲﴾ كِتٰبٌ فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ
حٰمٓ۔ (یہ قرآن) اتارا گیا ہے بڑے مہربان نہایت رحم فرمانے والے کی طرف سے۔ ایسی کتاب ہے جس کی آیات کھول کھول کر بیان کی گئی ہیں

قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۙ ﴿۳﴾ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ۚ فَاَعْرَضَ اَكْثَرُهُمْ
قرآن عربی (زبان میں) ہے ان لوگوں کے لئے جو جانتے ہیں۔ (یہ) خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا ہے پس ان میں سے اکثر نے منہ موڑ لیا

فَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ﴿۴﴾ وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا فِيْٓ اَكِنَّةٍ مِّمَّا تَدْعُوْنَآ اِلَيْهِ وَفِيْٓ اٰذَانِنَا وَقْرٌ
تو وہ سنتے ہی نہیں ہیں۔ اور وہ کہتے ہیں کہ ہمارے دل پردوں میں ہیں اس بات سے جس کی طرف آپ ہمیں بلاتے ہیں اور ہمارے کانوں میں بوجھ ہے

وَّمِنْۢ بَيْنِنَا وَبَيْنِكَ حِجَابٌ فَاعْمَلْ اِنَّنَا عٰمِلُوْنَ ﴿۵﴾
اور ہمارے اور آپ کے درمیان ایک پردہ ہے تو آپ (اپنا) کام کرتے رہیئے بے شک ہم (اپنا) کام کرنے والے ہیں۔

قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ
آپ (کفار سے) فرما دیجیے میں تو تمہارے ہی جیسا بشر ہوں (البتہ) میرے طرف وحی کی جاتی ہے کہ تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے

فَاسْتَقِيْمُوْٓا اِلَيْهِ وَاسْتَغْفِرُوْهُ ؕ وَوَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِيْنَ ۙ ﴿۶﴾ الَّذِيْنَ لَا يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ
تو تم سیدھے اسی کی طرف رخ رکھو اور اس سے مغفرت مانگو اور مشرکوں کے لئے ہلاکت ہے۔ جو زکوٰۃ نہیں دیتے

وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۷﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ﴿۸﴾ ع ۱۸
اور وہ آخرت کا بھی انکار کرنے والے ہیں۔ بے شک جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کیئے اُن کے لئے نہ ختم ہونے والا اجر ہے۔

قُلْ اَئِنَّكُمْ لَتَكْفُرُوْنَ بِالَّذِيْ خَلَقَ الْاَرْضَ فِيْ يَوْمَيْنِ
آپ (ﷺ) فرما دیجیے کیا تم اس (اللہ) کا انکار کرتے ہو جس نے زمین کو دو دنوں میں پیدا فرمایا؟

اہم نکات



وَتَجْعَلُوْنَ لَهٗٓ اَنْدَادًا ؕ ذٰلِكَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۚ﴿۹﴾ وَجَعَلَ فِيْهَا رَوَاسِيَ مِنْ فَوْقِهَا

اور تم اس کے لئے شریک ٹھہراتے ہو وہی تمام جہانوں کا رب ہے۔ اور اُس نے اس (زمین) میں اس کے اوپر پہاڑ بنائے

وَبٰرَكَ فِيْهَا وَقَدَّرَ فِيْهَآ اَقْوَاتَهَا فِيْٓ اَرْبَعَةِ اَيَّامٍ ؕ

اور اس میں برکت رکھی اور اس میں (رہنے والوں کی) غذاؤں کے اندازے مقرر فرمائے چار دنوں میں

سَوَآءً لِّلسَّآئِلِيْنَ ﴿۱۰﴾ ثُمَّ اسْتَوٰٓى اِلَى السَّمَآءِ وَهِيَ دُخَانٌ

(یہ نعمتیں) سب حاجت مندوں کے لئے یکساں ہیں۔ پھر وہ آسمان کی طرف متوجہ ہوا اور وہ اس وقت دھواں تھا

فَقَالَ لَهَا وَلِلْاَرْضِ ائْتِيَا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا ؕ قَالَتَآ اَتَيْنَا طَآئِعِيْنَ ﴿۱۱﴾

پھر اس سے اور زمین سے کہا کہ تم دونوں (وجود میں) آؤ خوشی یا ناخوشی سے انہوں نے کہا کہ ہم فرماں بردار بن کر حاضر ہوگئے۔

فَقَضٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ فِيْ يَوْمَيْنِ وَاَوْحٰى فِيْ كُلِّ سَمَآءٍ اَمْرَهَا ؕ

پھر اس نے دو دن میں سات آسمان بنا دیئے اور ہر آسمان میں اس کے کام کی وحی فرمائی

وَزَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ ۖ وَحِفْظًا ؕ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ﴿۱۲﴾

اور ہم نے دنیاوی آسمان کو چراغوں (ستاروں) سے زینت دی اور اس کو محفوظ فرمادیا یہ بہت غالب خوب جاننے والے کا (مقرر کردہ) اندازہ ہے۔

فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَقُلْ اَنْذَرْتُكُمْ صٰعِقَةً مِّثْلَ صٰعِقَةِ عَادٍ وَّثَمُوْدَ ؕ﴿۱۳﴾

پھر اگر وہ منہ موڑلیں تو آپ فرما دیجئے کہ میں تمہیں کڑک (کے عذاب) سے ڈراتا ہوں جیسی کڑک قومِ عاد اور قومِ ثمود (پر آئی تھی)۔

اِذْ جَآءَتْهُمُ الرُّسُلُ مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ؕ قَالُوْا

جب ان کے پاس رسول آئے ان کے آگے سے اور ان کے پیچھے سے (اس پیغام کے ساتھ) کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو لوگوں نے کہا

لَوْ شَآءَ رَبُّنَا لَاَنْزَلَ مَلٰٓئِكَةً فَاِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۱۴﴾ فَاَمَّا عَادٌ

اگر ہمارا رب چاہتا تو فرشتوں کو نازل فرما دیتا تو بے شک جو کچھ تم دے کر بھیجے گئے ہو ہم اس کا انکار کرنے والے ہیں۔ پھر جو (قوم) عاد تھے

فَاسْتَكْبَرُوْا فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَقَالُوْا مَنْ اَشَدُّ مِنَّا قُوَّةً ؕ اَوَلَمْ يَرَوْا

تو انہوں نے زمین میں ناحق تکبر کیا اور انہوں نے کہا کون قوت میں ہم سے بڑھ کر ہے؟ کیا انہوں نے نہیں دیکھا

اَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ خَلَقَهُمْ هُوَ اَشَدُّ مِنْهُمْ قُوَّةً ؕ وَكَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ﴿۱۵﴾

بے شک اللہ جس نے انہیں پیدا فرمایا ہے وہ قوت میں ان سے کہیں زیادہ بڑھ کر ہے اور وہ ہماری آیات کا انکار کرتے رہے۔

فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا صَرْصَرًا فِيْٓ اَيَّامٍ نَّحِسَاتٍ لِّنُذِيْقَهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ

پھر ہم نے ان پر تیز آندھی والی ہوا بھیجی نحوست کے دنوں میں تاکہ ہم انہیں رسوائی کے عذاب کا مزہ چکھائیں

فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَخْزٰى وَهُمْ لَا يُنْصَرُوْنَ ﴿۱۶﴾

دنیا کی زندگی میں اور آخرت کا عذاب زیادہ رسوا کرنے والا ہے اور ان کی کوئی مدد نہیں کی جائے گی۔

وَاَمَّا ثَمُوْدُ فَهَدَيْنٰهُمْ فَاسْتَحَبُّوا الْعَمٰى عَلَى الْهُدٰى

اور جو (قومِ) ثمود تھے تو ہم نے انہیں (سیدھا) راستہ دکھایا مگر انہوں نے ہدایت کے مقابلہ میں اندھا رہنے کو پسند کیا

فَاَخَذَتْهُمْ صٰعِقَةُ الْعَذَابِ الْهُوْنِ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿١٧﴾

تو انہیں ذلّت کے عذاب کی کڑک نے پکڑ لیا ان (اعمال) کے بدلہ جو وہ کیا کرتے تھے۔

ع ٢ ١٠ وَنَجَّيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ﴿١٨﴾ وَيَوْمَ يُحْشَرُ اَعْدَآءُ اللّٰهِ اِلَى النَّارِ

اور ہم نے ان لوگوں کو نجات دی جو ایمان لائے اور ڈرتے رہتے تھے۔ اور جس دن اللہ کے دشمن آگ کی طرف جمع کیے جائیں گے

فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ﴿١٩﴾ حَتّٰٓى اِذَا مَا جَآءُوْهَا

پھر (نظم و ترتیب کے لئے) انہیں روکا جائے گا۔ یہاں تک کہ جب وہ اس (جہنم) کے پاس پہنچ جائیں گے

شَهِدَ عَلَيْهِمْ سَمْعُهُمْ وَاَبْصَارُهُمْ وَجُلُوْدُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٢٠﴾

تو ان کے کان ان کی آنکھیں اور ان کی کھالیں ان کے خلاف گواہی دیں گی ان اعمال کی جو وہ کیا کرتے تھے۔

وَقَالُوْا لِجُلُوْدِهِمْ لِمَ شَهِدْتُّمْ عَلَيْنَا ؕ قَالُوْٓا اَنْطَقَنَا اللّٰهُ

وہ اپنی کھالوں سے کہیں گے تم نے ہمارے خلاف گواہی کیوں دی وہ کہیں گی ہمیں اُسی اللہ نے بولنا سکھایا ہے

الَّذِيْٓ اَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَّهُوَ خَلَقَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿٢١﴾

جس نے ہر شے کو بولنا سکھایا ہے اور اُسی نے تمہیں پہلی بار پیدا فرمایا ہے اور اس کی طرف تم سب لوٹائے جاؤ گے۔

وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ

اور تم (تو گناہ کرتے وقت) اس (خوف) سے بھی پردہ نہیں کرتے تھے کہ تمہارے خلاف گواہی دیں گے

سَمْعُكُمْ وَلَآ اَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُوْدُكُمْ وَلٰكِنْ ظَنَنْتُمْ اَنَّ اللّٰهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيْرًا

تمہارے کان تمہاری آنکھیں اور تمہاری کھالیں لیکن تم تو گمان کرتے تھے کہ اللہ (تمہارے) بہت سے (اعمال) جانتا ہی نہیں

مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿٢٢﴾ وَذٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ الَّذِيْ ظَنَنْتُمْ بِرَبِّكُمْ اَرْدٰىكُمْ

جو تم کرتے ہو۔ اور تمہارے اسی گمان نے جو تم اپنے رب کے بارے میں کیا کرتے تھے تمہیں ہلاک کردیا

فَاَصْبَحْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿٢٣﴾ فَاِنْ يَّصْبِرُوْا فَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ۚ

لہٰذا تم نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو گئے۔ پھر اگر وہ صبر کریں تو بھی ان کا ٹھکانا جہنم ہی ہے

وَاِنْ يَّسْتَعْتِبُوْا فَمَا هُمْ مِّنَ الْمُعْتَبِيْنَ ﴿٢٤﴾ وَقَيَّضْنَا لَهُمْ قُرَنَآءَ

اور اگر وہ توبہ کرنا چاہیں تو انہیں توبہ کا موقع نہیں دیا جائے گا۔ اور ہم نے ان کے لئے کچھ ساتھی مقرر کر دیئے ہیں

فَزَيَّنُوْا لَهُمْ مَّا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ

تو انہوں نے ان کے لئے ان کے آگے پیچھے (کے بُرے اعمال) کو خوشنما کر دکھایا اور ان پر (عذاب کا) فیصلہ ثابت ہوگیا

ع ٣ ٧ فِيْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ۚ اِنَّهُمْ كَانُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿٢٥﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

ان قوموں کی طرح جو ان سے پہلے گزر چکی تھیں جنات اور انسانوں میں سے بے شک وہ نقصان اٹھانے والے تھے۔ اور کافروں نے کہا

لَا تَسْمَعُوْا لِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَالْغَوْا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُوْنَ ﴿٢٦﴾ فَلَنُذِيْقَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَذَابًا شَدِيْدًا ۙ

اس قرآن کو مت سنو اور اس میں شور مچایا کرو (جب یہ سنایا جائے) تاکہ تم غالب رہو۔ تو ہم کافروں کو سخت عذاب کا مزہ ضرور چکھائیں گے

وَّلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَسْوَاَ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٢٧﴾ ذٰلِكَ جَزَآءُ اَعْدَآءِ اللّٰهِ النَّارُ ۚ لَهُمْ فِيْهَا دَارُ الْخُلْدِ ۭ

اور ضرور انہیں ان کے بدترین اعمال کا بدلہ دیں گے۔ یہ (جہنم کی) آگ اللہ کے دشمنوں کا بدلہ ہے ان کے لئے اسی میں ہمیشہ رہنے کا گھر ہے

جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ﴿٢٨﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا رَبَّنَآ اَرِنَا الَّذَيْنِ

یہ اس کا بدلہ ہے جو وہ ہماری آیتوں کا انکار کیا کرتے تھے۔ اور کافر کہیں گے اے ہمارے رب! تو ہمیں وہ دونوں دکھا دے

اَضَلّٰنَا مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ نَجْعَلْهُمَا تَحْتَ اَقْدَامِنَا لِيَكُوْنَا مِنَ الْاَسْفَلِيْنَ ﴿٢٩﴾

جنہوں نے جنات اور انسانوں میں سے ہمیں گمراہ کیا ہم انہیں اپنے پاؤں تلے (روند) ڈالیں تاکہ وہ خوب ذلیل ہوں۔

اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ

بے شک جن لوگوں نے کہا اللہ ہی ہمارا رب ہے پھر وہ (اس پر) قائم رہے ان پر فرشتے نازل ہوتے ہیں (یہ کہتے ہوئے)

اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ﴿٣٠﴾

کہ نہ تم خوف کرو اور نہ غم کرو اور اس جنت کی بشارت پر خوش ہو جاؤ جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا۔

نَحْنُ اَوْلِيٰٓؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْٓ اَنْفُسُكُمْ

ہم دنیا کی زندگی میں بھی تمہارے مددگار ہیں اور آخرت میں بھی اور تمہارے لئے اس میں وہ سب کچھ ہوگا جو تمہارے جی چاہیں گے

وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَدَّعُوْنَ ﴿٣١﴾ نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ ﴿٣٢﴾ ع

اس میں تمہارے لئے ہر وہ چیز ہے جو تم مانگو گے۔ (یہ) بہت بخشنے والے نہایت رحم فرمانے والے کی طرف سے مہمانی ہے۔

وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا

اور اس شخص سے بہتر بات کس کی ہوگی جو اللہ کی طرف بلائے اور نیک عمل کرے

وَّقَالَ اِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿٣٣﴾ وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ۭ اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ

اور کہے کہ بے شک میں فرماں برداروں میں سے ہوں۔ اور بھلائی اور برائی برابر نہیں ہوتی تم (بدی کو) بہترین نیکی سے دفع کرو

فَاِذَا الَّذِيْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِيٌّ حَمِيْمٌ ﴿٣٤﴾

تو (تم دیکھو گے) وہی شخص جس کے اور تمہارے درمیان دشمنی ہے وہ گویا گرم جوش دوست بن جائے گا۔

وَمَا يُلَقّٰىهَآ اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا ۚ وَمَا يُلَقّٰىهَآ اِلَّا ذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ ﴿٣٥﴾

اور یہ (توفیق) صرف انہی لوگوں کو نصیب ہوتی ہے جو صبر کرتے ہیں اور یہ (توفیق) اسی کو ملتی ہے جو بڑے نصیب والا ہوتا ہے۔

وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿٣٦﴾

اور اگر تمہیں شیطان کی طرف سے کوئی وسوسہ آئے تو (فوراً) اللہ کی پناہ مانگ لیا کرو بے شک وہ خوب سننے والا خوب جاننے والا ہے۔

وَمِنْ اٰيٰتِهِ الَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ۭ لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ

اور اسی کی نشانیوں میں سے ہیں رات اور دن اور سورج اور چاند نہ تم سورج کو سجدہ کرو اور نہ چاند کو

اہم نکات



وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَهُنَّ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ﴿٣٧﴾

اور اللہ ہی کو سجدہ کرو جس نے ان سب کو پیدا فرمایا ہے اگر تم صرف اسی کی عبادت کرتے ہو۔

فَاِنِ اسْتَكْبَرُوْا فَالَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ يُسَبِّحُوْنَ لَهٗ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ

پھر اگر وہ تکبر کریں تو جو (فرشتے) آپ کے رب کے پاس ہیں وہ رات اور دن اس کی تسبیح کرتے ہیں

السجدۃ وَهُمْ لَا يَسْـَٔمُوْنَ ﴿٣٨﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنَّكَ تَرَى الْاَرْضَ خَاشِعَةً

اور وہ تھکتے نہیں ہیں۔ اور اس کی نشانیوں میں سے (یہ بھی) ہے کہ تم زمین کو دیکھتے ہو وہ دبی (خشک) پڑی ہوتی ہے

فَاِذَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَآءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ ۭ اِنَّ الَّذِيْٓ اَحْيَاهَا

پھر جب ہم اس پر پانی برساتے ہیں تو وہ ابھر آتی ہے اور پھولتی ہے یقیناً وہ (اللہ) جس نے اس کو زندہ کیا ہے

لَمُحْيِ الْمَوْتٰى ۭ اِنَّهٗ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٣٩﴾

یقیناً وہی مردوں کو زندہ فرمانے والا ہے بے شک وہ ہر شے پر بڑی قدرت رکھنے والا ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا لَا يَخْفَوْنَ عَلَيْنَا ۭ اَفَمَنْ يُّلْقٰى فِي النَّارِ خَيْرٌ

بے شک جو ہماری آیتوں میں ٹیڑھ اختیار کرتے ہیں وہ ہم سے چھپے ہوئے نہیں ہیں بھلا جو آگ میں ڈالا جائے (وہ) بہتر ہے

اَمْ مَّنْ يَّاْتِيْٓ اٰمِنًا يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ ۙ اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿٤٠﴾

یا وہ جو قیامت کے دن امن کی حالت میں آئے گا؟ تم جو چاہو کرو بے شک وہ خوب دیکھ رہا ہے جو تم کر رہے ہو۔

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِالذِّكْرِ لَمَّا جَاۗءَهُمْ ۚ وَاِنَّهٗ لَكِتٰبٌ عَزِيْزٌ ﴿٤١﴾

بے شک جن لوگوں نے (کتاب) نصیحت کا انکار کیا جبکہ وہ ان کے پاس آچکی تھی (وہ عذاب سے نہ بچیں گے) اور یقیناً یہ ایک زبردست کتاب ہے۔

لَّا يَاْتِيْهِ الْبَاطِلُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ ۭ

باطل اس (قرآن) کے پاس نہ اس کے آگے سے آسکتا ہے اور نہ ہی اس کے پیچھے سے

تَنْزِيْلٌ مِّنْ حَكِيْمٍ حَمِيْدٍ ﴿٤٢﴾ مَا يُقَالُ لَكَ اِلَّا

(یہ) بڑی حکمت والے بہت تعریفوں والے (اللہ) کا نازل کیا ہوا ہے۔ آپ(ﷺ) سے وہی باتیں کہی جاتی ہیں

مَا قَدْ قِيْلَ لِلرُّسُلِ مِنْ قَبْلِكَ ۭ اِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ وَّذُوْ عِقَابٍ اَلِيْمٍ ﴿٤٣﴾

جو آپ سے پہلے رسولوں سے کہی جا چکی ہیں یقیناً آپ کا رب مغفرت والا (بھی) ہے اور دردناک سزا دینے والا (بھی) ہے۔

وَلَوْ جَعَلْنٰهُ قُرْاٰنًا اَعْجَمِيًّا لَّقَالُوْا لَوْ لَا فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ ۭ

اور اگر ہم اسے عجمی (غیر عربی) قرآن بناتے یقیناً وہ کہتے اس کی آیتیں تفصیل سے کیوں نہیں بیان کی گئیں

ءَاَعْجَمِيٌّ وَّعَرَبِيٌّ ۭ قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّشِفَاۗءٌ ۭ

(یہ) کیا (کتاب) عجمی اور (رسول) عربی؟ آپ فرما دیجئے جو ایمان لائے یہ ان لوگوں کے لئے ہدایت اور شفا ہے

وَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرٌ وَّهُوَ عَلَيْهِمْ عَمًى ؕ

اور جو لوگ ایمان نہیں لاتے ان کے کانوں میں بوجھ ہے اور یہ (انکارِ قرآن) ان کے حق میں اندھا پن ہے

ع ۵/۱۲ أُولٰٓئِكَ يُنَادَوْنَ مِنْ مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ ﴿۴۴﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ

یہ وہ لوگ ہیں جو بہت دور کی جگہ سے پکارے جاتے ہیں۔اور یقیناً ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو کتاب عطا فرمائی

فَاخْتُلِفَ فِيْهِ ؕ وَلَوْ لَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ؕ

پھر اُس میں اختلاف کیا گیا اور اگر آپ کے رب کی بات پہلے سے طے شدہ نہ ہوتی تو اُن کے درمیان ضرور فیصلہ کر دیا جاتا

وَاِنَّهُمْ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ ﴿۴۵﴾ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ

اور وہ یقیناً اِس (قرآن) کے حوالہ سے بے چین کرنے والے شک میں ہیں۔ جو کوئی نیک عمل کرتا ہے تو اپنے لئے ہی کرتا ہے

وَمَنْ اَسَآءَ فَعَلَيْهَا ؕ وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿۴۶﴾

اور جو کوئی بُرائی کرتا ہے تو اس کا نقصان اسی کو ہوگا اور بے شک آپ کا رب بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں۔

اِلَيْهِ يُرَدُّ عِلْمُ السَّاعَةِ ؕ وَمَا تَخْرُجُ مِنْ ثَمَرٰتٍ مِّنْ اَكْمَامِهَا وَمَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰى

قیامت کا علم اسی اللہ کی طرف لوٹایا جاتا ہے اور کوئی پھل اپنے شگوفوں سے نہیں نکلتا اور نہ کوئی مادہ حاملہ ہوتی ہے

وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِهٖ ؕ وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ اَيْنَ شُرَكَآءِيْ ۙ

اور نہ وہ (بچہ) جنتی ہے مگر اس کے علم میں ہوتا ہے اور جس دن (اللہ) ان کو ندا فرمائے گا کہ میرے شریک کہاں ہیں

قَالُوْٓا اٰذَنّٰكَ ۙ مَا مِنَّا مِنْ شَهِيْدٍ ﴿۴۷﴾ ج

یہ کہیں گے ہم عرض کر چکے ہیں (آج) ہم میں سے کوئی (اس بات کی) گواہی دینے والا نہیں ہے۔

وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَدْعُوْنَ مِنْ قَبْلُ وَظَنُّوْا مَا لَهُمْ مِّنْ مَّحِيْصٍ ﴿۴۸﴾

اور ان سے گم ہو جائیں گے جنہیں وہ (دنیا میں) اس سے پہلے پوجا کرتے تھے اور سمجھ لیں گے کہ ان کے لئے کوئی بھاگنے کی جگہ نہیں۔

لَا يَسْـَٔمُ الْاِنْسَانُ مِنْ دُعَآءِ الْخَيْرِ ۫ وَاِنْ مَّسَّهُ الشَّرُّ فَيَئُوْسٌ قَنُوْطٌ ﴿۴۹﴾

انسان بھلائی مانگنے سے نہیں تھکتا اور اگر اسے کوئی تکلیف پہنچ جائے تو مایوس (اور) ناامید ہو جاتا ہے۔

وَلَئِنْ اَذَقْنٰهُ رَحْمَةً مِّنَّا مِنْۢ بَعْدِ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُ لَيَقُوْلَنَّ هٰذَا لِيْ ۙ

اوراگر ہم اسے اپنی جانب سے رحمت سے لطف اندوز کریں۔ اُس تکلیف کے بعد جو اُسے پہنچی تھی تو وہ ضرور کہنے لگتا ہے کہ یہ تو میرا حق تھا

وَمَآ اَظُنُّ السَّاعَةَ قَآئِمَةً ۙ وَّلَئِنْ رُّجِعْتُ اِلٰى رَبِّيْٓ اِنَّ لِيْ عِنْدَهٗ لَلْحُسْنٰى ۚ

اور میں یہ خیال نہیں کرتا کہ قیامت قائم ہوگی اور اگر میں اپنے رب کے پاس لوٹایا بھی گیا (تو) یقیناً میرے لئے اس کے ہاں بھلائی ہی ہوگی

فَلَنُنَبِّئَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِمَا عَمِلُوْا ۫ وَلَنُذِيْقَنَّهُمْ مِّنْ عَذَابٍ غَلِيْظٍ ﴿۵۰﴾ وَاِذَآ اَنْعَمْنَا عَلَى الْاِنْسَانِ

تو ہم کافروں کو ضرور بتائیں گے جو وہ کیا کرتے تھے اور انہیں سخت عذاب کا مزہ ضرور چکھائیں۔ اور جب ہم انسان پر انعام فرماتے ہیں

اَعْرَضَ وَنَاٰ بِجَانِبِهٖ ۚ وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ فَذُوْ دُعَآءٍ عَرِيْضٍ ﴿۵۱﴾ قُلْ

(تو) وہ منہ موڑ لیتا ہے اور پہلو پھیر لیتا ہے اور جب اسے کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ لمبی چوڑی دعائیں کرنے لگتا ہے۔ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) فرما دیجیے

اَرَءَيْتُمْ اِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ثُمَّ كَفَرْتُمْ بِهٖ مَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ هُوَ فِيْ شِقَاقٍۭ بَعِيْدٍ ۝٥٢

بھلا دیکھو اگر یہ (قرآن) اللہ کی طرف سے ہے پھر تم نے اس کا انکار کر دیا تو اس سے زیادہ کون گمراہ ہو گا جو بہت دور کی مخالفت میں پڑا ہو۔

سَنُرِيْهِمْ اٰيٰتِنَا فِي الْاٰفَاقِ وَفِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهُمْ

عنقریب ہم انہیں اپنی نشانیاں دکھائیں گے آفاقِ دنیا میں بھی اور (خود) ان کی جانوں میں بھی یہاں تک کہ ان پر واضح ہو جائے گا

اَنَّهُ الْحَقُّ ؕ اَوَلَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ اَنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ۝٥٣

کہ بے شک وہ (قرآن) حق ہے کیا یہ بات کافی نہیں (آپ ﷺ کی تسلی کے لئے) کہ بے شک آپ کا رب ہر شے پر گواہ ہے۔

ع ٦ / ١٠

اَلَآ اِنَّهُمْ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْ لِّقَآءِ رَبِّهِمْ ؕ اَلَآ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطٌ ۝٥٤ ع

آگاہ ہو جاؤ یقیناً وہ لوگ رب کی ملاقات کے بارے میں شک میں ہیں آگاہ ہو جاؤ بے شک وہ ہر چیز کا احاطہ فرمائے ہوئے ہے۔

علم و عمل کی باتیں

۱- ہر دور کے ظالم یہی کہتے آئے ہیں کہ "کون ہے ہم سے زیادہ طاقت رکھنے والا" حالانکہ انہیں یاد رکھنا چاہیئے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ جو ان کا خالق ہے وہ ان سے کہیں بڑھ کر طاقت رکھنے والا ہے۔ (سورۂ حٰمٓ السجدہ، آیت:۱۵)

۲- انسان جرم کرتے ہوئے بھول جاتا ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے علاوہ اس کے اپنے اعضاء مثلاً کان، آنکھ اور کھال اس کے جُرم کے چشم دید گواہ ہیں جو اس کے خلاف قیامت کے دن گواہی دیں گے۔ (سورۂ حٰمٓ السجدہ، آیات:۱۹تا۲۲)

۳- قرآنِ حکیم کو ماننے اور اس پر عمل کرنے والے غالب ہوتے ہیں۔ دشمنانِ اسلام اس بات کو اچھی طرح جانتے ہیں چنانچہ وہ دوسروں کو قرآنِ حکیم سے روکنے اور دور کرنے کی سازشیں کرتے ہیں۔ (سورۂ حٰمٓ السجدہ، آیت:۲۶)

۴- اللہ سبحانہ وتعالیٰ کو رب مان کر نیک اعمال پر زندگی بھر استقامت اختیار کرنے والوں پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرشتے نازل فرماتا ہے جو دنیا میں آکر انہیں یہ کہتے ہیں کہ تم نہ خوف زدہ ہو اور نہ غم کرو اور وہ انہیں جنت کی بشارت بھی سناتے ہیں۔ (سورۂ حٰمٓ السجدہ، آیات: ۳۰، ۳۱)

۵- ایمان پر استقامت اختیار کرنے والوں کو فرشتے یہ خوشخبری بھی دیتے ہیں کہ ہم دنیا و آخرت میں تمہارے مددگار و رفیق ہیں اور جنت میں تم جو چاہو گے اور جو مانگو گے وہ غفور رحیم رب کی طرف سے بطور مہمانی تمہیں دیا جائے گا۔ (سورۂ حٰمٓ السجدہ، آیات: ۳۱،۳۲)

۶- سب سے اچھی بات اس شخص کی ہے جو لوگوں کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف بلائے اور خود بھی نیک ہو اور اپنے آپ کو عام مسلمانوں میں شمار کرے۔ (سورۂ حٰمٓ السجدہ، آیت:۳۳)

۷- دشمن کو دوست بنانے کا بہترین طریقہ بُرائی کا جواب بھلائی سے دینا ہے جو بڑے صبر کرنے والوں اور بڑے نصیب والوں کی صفت ہے۔ (سورۂ حٰمٓ السجدہ، آیات:۳۴،۳۵)

۸- شیطان انسان کا دشمن ہے اور انسان کو نیک کاموں سے روکنے کے حربے اختیار کرتا رہتا ہے۔ اس سے بچاؤ کا موثر طریقہ یہ ہے کہ بندہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی پناہ لینے کی کوشش کرتا رہے۔ (سورۂ حٰمٓ السجدہ، آیت:۳۶)

۹- اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے قرآن حکیم کی حفاظت کی ذمہ داری لی ہے نہ ہی کوئی باطل بات اُس میں داخل ہو سکتی ہے اور نہ ہی کسی قسم کا کائی جھوٹ اس کے ساتھ منسوب ہو سکتا ہے۔ (سورۂ حٰمٓ السجدہ، آیات:۴۱،۴۲)

۱۰- قرآنِ حکیم اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف سے برحق کلام ہے۔ انسان کائنات میں اور خود اپنی جان میں موجود اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی نشانیوں پر جتنا غور کرتا جائے گا اُسی قدر قرآنِ حکیم کی عظمت اور حقانیات واضح ہوتی جائے گی۔ (سورۂ حٰمٓ السجدہ، آیت:۵۳)

سمجھیں اور حل کریں

سوال ۱ خالی جگہیں پُر کریں:

(۱) آیت:۲۶ کے مطابق کفار نے مسلمانوں پر غالب آنے کے لئے ایک دوسرے کو ______________ سے روکا تھا۔

(۲) آیت:۳۱ کے مطابق ______________ دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی اہلِ ایمان کے ______________ ہوتے ہیں۔

(۳) آیت:۳۴ میں ______________ کے ساتھ بھلائی کرنے کا طریقہ بتایا گیا ہے۔

(۴) آیت:۳۶ کے مطابق شیطان کے حملوں سے بچنے کے لئے ______________ پڑھ کر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی ______________ مانگنے کہا گیا ہے۔

(۵) آیت: ۵۳ میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے لوگوں پر ______________ کی حقیقت واضح کرنے کی پیش گوئی فرمائی ہے۔

سوال ۲ مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دیجیے:

۱- پہلے رکوع میں قرآن حکیم کے حوالہ سے مندرجہ ذیل سوالات کے جواب دیجیے:

نمبر شمار	سوالات	جوابات
۱	قرآنِ حکیم کس کی طرف سے نازل کیا ہوا ہے؟	
۲	قرآنِ حکیم کیا ہے؟	
۳	قرآنِ حکیم کی آیات کی کیا صفت بیان کی گئی ہے؟	
۴	قرآنِ حکیم کس زبان میں نازل کیا گیا ہے؟	
۵	قرآنِ حکیم سے فائدہ کون لوگ اٹھا سکتے ہیں؟	
۶	مومنین کو قرآنِ حکیم کیا پیغام دیتا ہے؟	
۷	مشرکین کو قرآنِ حکیم کیا پیغام دیتا ہے؟	
۸	اکثر مشرکین نے قرآنِ حکیم کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟	
۹	مشرکین کے دلوں کی کیا کیفیت بیان کی گئی ہے؟	
۱۰	مشرکین کے کانوں کی کیا کیفیت بیان کی گئی ہے؟	

۲- تیسرے رکوع کی روشنی میں جواب دیجیے کہ قیامت کے دن اہل جہنم کے خلاف کون گواہی دے گا نیز بتائیں کہ یہ لوگ دنیا میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے بارے میں کیا گمان کیا کرتے تھے؟

۳- پانچویں رکوع کی روشنی میں زمین کے بارے میں تین باتیں تحریر کریں۔

۴- پانچویں رکوع کی روشنی میں جواب دیں کہ قرآن حکیم کی کیا عظمت بیان کی گئی ہے نیز بیان کیجیے کہ قرآنِ حکیم پر ایمان لانے والوں اور قرآنِ حکیم کا انکار کرنے والوں پر قرآنِ حکیم کے کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں؟

۵- چھٹے رکوع میں اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے ناشکرے اور بے صبرے لوگوں کی کیا کیفیت بیان کی گئی ہے؟

سوال ۳ فرشتوں پر ایک نوٹ لکھیں۔

گھریلو سرگرمی

- اپنے محلے کے کسی اہلِ علم سے معلوم کر کے حفاظتِ قرآن پر نوٹ لکھیں۔
- اپنے گھر والوں یا دوستوں سے ایک مکالمہ کریں کہ ہم اپنے گھر، اسکول اور محلے میں دین کی دعوت کا کام کس طریقہ سے کر سکتے ہیں۔ سب کے مفید مشوروں کو تحریر کریں اور اپنے ہم جماعت دوستوں کو بھی ان سے آگاہ کریں۔

دستخط استاد: ____________ دستخط والدین / سرپرست: ____________

سبق:۲۸

سُوْرَۃُ الشُّوْرٰی

سورۃ الشوریٰ ۴۲ | آیات: ۱ تا ۵۳

شانِ نزول اور تعارف: سُوْرَۃُ الشُّوْرٰی مکی سورت ہے۔ یہ سات "حَوامِیم" میں سے تیسری سورت ہے۔ اس سورت میں مسلمانوں کے اجتماعی نظام کی ایک خصوصیت "شورائیت" بیان کی گئی ہے یعنی ان کے اہم معاملات آپس کے مشورے سے طے ہوتے ہیں۔ مشورے کے لئے عربی کا لفظ شُوْرٰی استعمال کیا گیا ہے۔ اسی بنا پر سورت کا نام سُوْرَۃُ الشُّوْرٰی ہے۔ اس کا اہم موضوع "توحیدِ عملی" ہے۔ دوسری مکی سورتوں کی طرح اس میں بھی رسالت اور آخرت کے بنیادی عقائد پر بھی زور دیا گیا ہے اور اس حوالے سے کفارِ مکہ کے بڑے بڑے اعتراضات کا بھرپور جواب دیا گیا ہے۔ اس سورت میں توحید کے ایک بڑے اہم تقاضے "اللہ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی کے دین کو قائم کرنے" کا مطالبہ ہے۔ کیونکہ اگر اللہ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی کا نظام قائم نہ ہو تو انسان کی عبادت کامل نہ ہو گی۔

سُوْرَۃُ الشُّوْرٰی کے آغاز میں عظمتِ باری تعالیٰ کا بیان ہے کہ حاکم اور رازق اللہ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی ہے اور بتایا گیا ہے کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم سمیت تمام رسولوں کا مشن بھی اللہ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی کے دین کو قائم کرنا تھا۔ اپنے قرابت داروں کے حق کا خیال رکھنے بالخصوص نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے رشتہ داروں اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے اہلِ بیت سے محبت کرنے کی تلقین کی گئی ہے۔ پھر اللہ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی کے دین کو قائم کرنے کی جدوجہد کرنے والوں کے پسندیدہ اوصاف بیان کئے گئے ہیں۔ ایمان کے حصول کا ذریعہ قرآنِ حکیم کو قرار دیا گیا ہے۔ سورت کے آخر میں بھی اللہ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی کی عظمت اور شان بیان کی گئی ہے۔ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ اللہ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی اپنے بندوں سے وحی کے ذریعہ کلام فرماتا ہے اور وحی کی مختلف صورتیں ذکر کی گئی ہیں اور یہ بتا دیا گیا کہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم صراطِ مستقیم کی طرف ہدایت فرماتے ہیں۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مَردود سے	اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

حٰمٓ ۚ ﴿١﴾ عٓسٓقٓ ﴿٢﴾ كَذٰلِكَ يُوْحِيْٓ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۙ

حٰمٓ۔ عٓسٓقٓ۔ اسی طرح آپ کی طرف وحی فرماتا رہا ہے اور ان (رسولوں) کی طرف جو آپ سے پہلے تھے

اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٣﴾ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ﴿٤﴾

وہ اللہ جو بہت غالب بڑی حکمت والا ہے۔ اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں ہے اور وہی سب سے بلند عظمت والا ہے۔

تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْ فَوْقِهِنَّ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ

قریب ہے کہ آسمان اپنے اوپر سے پھٹ پڑیں اور فرشتے اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتے رہتے ہیں

وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِمَنْ فِي الْاَرْضِ ۭ اَلَآ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿٥﴾

اور زمین والوں کے لئے مغفرت مانگتے رہتے ہیں آگاہ ہو جاؤ بے شک اللہ ہی بہت بخشنے والا نہایت رحم فرمانے والا ہے۔

وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَاۗءَ اللّٰهُ حَفِيْظٌ عَلَيْهِمْ ڮ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ﴿٦﴾

اور جن لوگوں نے اس کے سوا دوسرے کارساز بنا رکھے ہیں اللہ ان پر نگہبان ہے اور آپ ان کے ذمہ دار نہیں ہیں۔

اہم نکات

وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا

اور اسی طرح ہم نے آپ کی طرف وحی فرمایا عربی (زبان میں) قرآن تاکہ آپ مکہ والوں اور اس کے آس پاس والوں کو ڈرائیں

وَتُنْذِرَ يَوْمَ الْجَمْعِ لَا رَيْبَ فِيْهِ ۭ فَرِيْقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيْقٌ فِي السَّعِيْرِ ۝۷

اور جمع ہونے کے دن سے ڈرائیں جس (کے آنے) میں کوئی شک نہیں (اس دن) ایک گروہ جنت میں ہوگا اور ایک گروہ بھڑکتی آگ میں۔

وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَهُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ يُّدْخِلُ مَنْ يَّشَآءُ فِيْ رَحْمَتِهٖ ۭ

اور اگر اللہ چاہتا تو یقیناً انہیں ایک ہی اُمت بنا دیتا لیکن وہ جسے چاہتا ہے اپنی رحمت میں داخل فرماتا ہے

وَالظّٰلِمُوْنَ مَا لَهُمْ مِّنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ۝۸ اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ ۚ فَاللّٰهُ هُوَ الْوَلِيُّ

اور ظالموں کے لئے نہ کوئی دوست ہے اور نہ کوئی مددگار۔ کیا انہوں نے اس کے سوا دوسروں کو مددگار بنا رکھا ہے تو اللہ ہی مددگار ہے

ع ۱ ۹ وَهُوَ يُحْيِ الْمَوْتٰى ۡ وَهُوَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝۹ وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيْهِ مِنْ شَيْءٍ

اور وہی مُردوں کو زندہ فرمائے گا اور وہ ہر چیز پر بڑی قدرت رکھنے والا ہے۔ اور تم جس بات میں بھی اختلاف کرتے ہو

فَحُكْمُهٗٓ اِلَى اللّٰهِ ۭ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبِّيْ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ڰ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ ۝۱۰

اس کا فیصلہ اللہ ہی کی طرف (سے) ہوگا یہی اللہ میرا رب ہے اسی پر میں نے بھروسہ کیا اور اسی کی طرف میں رجوع کرتا ہوں۔

فَاطِرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا وَّمِنَ الْاَنْعَامِ اَزْوَاجًا ۚ

(اللہ) آسمانوں اور زمینوں کا پیدا فرمانے والا ہے اس نے تمہارے لئے تم ہی میں سے جوڑے بنائے اور چوپایوں میں سے جوڑے بنائے

يَذْرَؤُكُمْ فِيْهِ ۭ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ۝۱۱

(اس طریقہ سے) وہ تمہیں اس (دنیا) میں پھیلاتا ہے اس (اللہ) جیسی کوئی شے نہیں اور وہ خوب سننے والا خوب دیکھنے والا ہے۔

لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ

اسی کے پاس آسمانوں اور زمینوں (کے خزانوں) کی چابیاں ہیں وہ جس کے لئے چاہتا ہے رزق کشادہ فرماتا ہے

وَيَقْدِرُ ۭ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝۱۲

اور (جس) کے لئے چاہتا (ہے) تنگ کر دیتا ہے بے شک وہ ہر شے کو خوب جاننے والا ہے۔

شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوْحًا

اس نے تمہارے لئے دین کا (وہی) طریقہ مقرر فرمایا ہے جس کا حکم اس نے نوح (علیہ السلام) کو دیا تھا

وَّالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهٖٓ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسٰٓى

اور جس کی وحی ہم نے آپ کی طرف بھیجی ہے اور جس کا حکم ہم نے ابراہیم (علیہ السلام) اور موسیٰ (علیہ السلام) اور عیسیٰ (علیہ السلام) کو دیا تھا

اَنْ اَقِيْمُوا الدِّيْنَ وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِيْهِ ۭ كَبُرَ عَلَي الْمُشْرِكِيْنَ مَا تَدْعُوْهُمْ اِلَيْهِ ۭ

کہ دین کو قائم کرو اور اس میں تفرقہ نہ ڈالو مشرکوں پر وہ بات بہت بھاری ہے جس کی طرف آپ انہیں بُلا رہے ہیں

اَللّٰهُ يَجْتَبِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ يُّنِيْبُ ﴿۱۳﴾

اللہ جسے چاہتا ہے اپنی طرف (قربت کے لئے) چُن لیتا ہے اور اسے اپنی طرف ہدایت دیتا ہے جو رجوع کرے۔

وَمَا تَفَرَّقُوْٓا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ۭ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ

اور انہوں نے تفرقہ ڈالا اپنے پاس علم (وحی) کے آجانے کے بعد آپس کی ضد کی وجہ سے اور اگر آپ کے رب کی بات پہلے سے طے شدہ نہ ہوتی

اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى لَّقُضِيَ بَيْنَهُمْ ۭ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اُوْرِثُوا الْكِتٰبَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ

ایک خاص وقت تک تو یقیناً اُن کے درمیان فیصلہ کر دیا جاتا اور بے شک جو لوگ کتاب کے وارث بنائے گئے ان کے بعد

لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ ﴿۱۴﴾ فَلِذٰلِكَ فَادْعُ ۚ وَاسْتَقِمْ

یقیناً اس کے حوالہ سے بے چین کرنے والے شک میں ہیں۔ تو آپ اسی (دین) کے لئے دعوت دیتے رہیں اور (اسی پر) قائم رہیں

كَمَآ اُمِرْتَ ۚ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ ۚ وَقُلْ اٰمَنْتُ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنْ كِتٰبٍ ۚ

جیسے آپ کو حکم دیا گیا ہے اور ان کی خواہشات کے پیچھے نہ چلیں اور آپ (ﷺ) فرما دیجیے میں (ہر) کتاب پر ایمان لایا جو اللہ نے نازل فرمائی ہے

وَاُمِرْتُ لِاَعْدِلَ بَيْنَكُمْ ۭ اَللّٰهُ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ۭ لَنَآ اَعْمَالُنَا

اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں تمہارے درمیان عدل (قائم) کروں اللہ ہمارا (بھی) رب ہے اور تمہارا (بھی) رب ہے ہمارے لئے ہمارے اعمال ہیں

وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ۭ لَا حُجَّةَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ ۭ اَللّٰهُ يَجْمَعُ بَيْنَنَا ۚ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ﴿۱۵﴾ۭ

اور تمہارے لئے تمہارے اعمال ہمارے اور تمہارے درمیان کوئی جھگڑا نہیں اللہ ہم سب کو جمع فرمائے گا اور اسی کی طرف (سب کو) جانا ہے۔

وَالَّذِيْنَ يُحَاۗجُّوْنَ فِي اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا اسْتُجِيْبَ لَهٗ حُجَّتُهُمْ دَاحِضَةٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ

اور جو لوگ اللہ کے بارے میں جھگڑتے ہیں اس کے بعد کہ اس (کی دعوت) کو قبول کر لیا گیا ہے ان کا جھگڑا ان کے رب کے یہاں باطل ہے

وَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ وَّلَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ﴿۱۶﴾ اَللّٰهُ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ

اور ان پر (اللہ کا) غضب ہے اور ان کے لئے سخت عذاب ہے۔ اللہ ہی ہے جس نے حق کے ساتھ کتاب کو نازل فرمایا

وَالْمِيْزَانَ ۭ وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِيْبٌ ﴿۱۷﴾ يَسْتَعْجِلُ بِهَا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهَا ۚ

اور میزان (کو بھی) اور تمہیں کیا معلوم شاید قیامت قریب ہی ہو۔ جو لوگ اس پر ایمان نہیں رکھتے وہ اس کے لئے جلدی مچاتے ہیں

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مُشْفِقُوْنَ مِنْهَا ۙ وَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهَا الْحَقُّ ۭ اَلَآ اِنَّ الَّذِيْنَ يُمَارُوْنَ فِي السَّاعَةِ

اور جو اس پر ایمان رکھتے ہیں وہ اس سے ڈرتے ہیں اور وہ جانتے ہیں کہ وہ حق ہے آگاہ ہو جاؤ بے شک جو لوگ قیامت کے بارے میں جھگڑتے ہیں

لَفِيْ ضَلٰلٍۢ بَعِيْدٍ ﴿۱۸﴾ اَللّٰهُ لَطِيْفٌۢ بِعِبَادِهٖ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ ۚ

(وہ) ضرور دُور کی گمراہی میں پڑے ہوئے ہیں۔ اللہ اپنے بندوں پر بہت مہربان ہے وہ جسے چاہتا ہے رزق عطا فرماتا ہے

وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ ﴿۱۹﴾ۧ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الْاٰخِرَةِ نَزِدْ لَهٗ فِيْ حَرْثِهٖ ۚ ع ۲ ۱۰

اور وہی بہت قوت والا بہت غالب ہے۔ جو شخص آخرت کی کھیتی چاہتا ہے ہم اس کے لئے اس کی کھیتی میں اضافہ فرما دیتے ہیں

وَمَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا وَمَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ نَّصِيْبٍ ۝۲۰

اور جو شخص دنیا کی کھیتی چاہتا ہے (تو) ہم اسے اس میں سے کچھ عطا کر دیتے ہیں اور آخرت میں اس کے لئے کوئی حصہ نہیں۔

اَمْ لَهُمْ شُرَكٰٓؤُا شَرَعُوْا لَهُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا لَمْ يَاْذَنْ بِهِ اللّٰهُ ۭ

کیا ان کے کچھ شریک ہیں جنہوں نے ان کے لئے ایسا دین مقرر کیا ہے جس کا اللہ نے حکم نہیں دیا؟

وَلَوْلَا كَلِمَةُ الْفَصْلِ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ۭ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝۲۱

اور اگر فیصلہ کی بات طے نہ ہو چکی ہوتی تو ان کے درمیان (کب کا) فیصلہ کر دیا جاتا اور بے شک ظالموں کے لئے دردناک عذاب ہے۔

تَرَى الظّٰلِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ مِمَّا كَسَبُوْا وَهُوَ وَاقِعٌۢ بِهِمْ ۭ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

آپ ظالموں کو دیکھیں گے وہ اپنے کیئے ہوئے (اعمال) سے ڈر رہے ہوں گے اور وہ (عذاب) ان پر واقع ہو کر رہے گا اور جو لوگ ایمان لائے

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِيْ رَوْضٰتِ الْجَنّٰتِ ۚ لَهُمْ مَّا يَشَاۗءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۭ

اور انہوں نے نیک اعمال کیئے (وہ) جنتوں کے باغوں میں ہوں گے ان کے لئے ان کے رب کے پاس وہ سب کچھ ہو گا جو وہ چاہیں گے

ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ ۝۲۲ ذٰلِكَ الَّذِيْ يُبَشِّرُ اللّٰهُ عِبَادَهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۭ

یہی بہت بڑا فضل ہے۔ یہ ہے وہ (فضل) جس کی خوشخبری اللہ اپنے (اُن) بندوں کو دیتا ہے جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کیئے

قُلْ لَّآ اَسْـَٔــلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى ۭ

آپ فرما دیجیے میں تم سے اس (تبلیغ رسالت) پر قرابت کی محبت کے سوا کوئی اجر نہیں مانگتا

وَمَنْ يَّقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَهٗ فِيْهَا حُسْنًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ۝۲۳

اور جو کوئی نیکی کرے گا ہم اس کی نیکی میں اضافہ کر دیں گے بے شک اللہ بڑا ہی بخشنے والا نہایت قدردان ہے۔

اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ۚ فَاِنْ يَّشَاِ اللّٰهُ يَخْتِمْ عَلٰي قَلْبِكَ ۭ

کیا وہ کہتے ہیں کہ اس (رسول ﷺ) نے اللہ پر جھوٹ باندھا ہے؟ پس اگر اللہ چاہتا تو آپ کے دل پر مہر لگا دیتا

وَيَمْحُ اللّٰهُ الْبَاطِلَ وَيُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ ۭ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝۲۴

اور اللہ باطل کو مٹا دیتا ہے اور حق کو اپنے کلمات سے حق ثابت کرتا ہے بے شک وہ سینوں کے رازوں کو بھی خوب جاننے والا ہے۔

وَهُوَ الَّذِيْ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَيَعْفُوْا عَنِ السَّيِّاٰتِ وَيَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ۝۲۵

اور وہی ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے اور برائیوں سے درگزر فرماتا ہے اور وہ جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو۔

وَيَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَيَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۭ

اور وہ دعائیں قبول فرماتا ہے ان لوگوں کی جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کیئے اور انہیں اپنے فضل سے اور زیادہ عطا فرماتا ہے

وَالْكٰفِرُوْنَ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۝۲۶ وَلَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهٖ لَبَغَوْا فِي الْاَرْضِ

اور کافروں کے لئے سخت عذاب ہے۔ اور اگر اللہ اپنے تمام بندوں کے لئے روزی کشادہ فرما دے تو یقیناً وہ زمین میں سرکشی کرنے لگتے

اہم نکات



وَلٰكِنْ يُّنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَّا يَشَآءُ ؕ اِنَّهٗ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرٌۢ بَصِيْرٌ ﴿۲۷﴾

لیکن وہ ایک اندازہ کے ساتھ نازل فرماتا ہے جو وہ چاہتا ہے بے شک وہ اپنے بندوں سے نہایت باخبر خوب دیکھنے والا ہے۔

وَهُوَ الَّذِيْ يُنَزِّلُ الْغَيْثَ مِنْۢ بَعْدِ مَا قَنَطُوْا

اور وہی ہے جو بارش نازل فرماتا ہے اس کے بعد کہ وہ مایوس ہو چکے ہوتے ہیں

وَيَنْشُرُ رَحْمَتَهٗ ؕ وَهُوَ الْوَلِيُّ الْحَمِيْدُ ﴿۲۸﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهٖ

اور وہ اپنی رحمت پھیلا دیتا ہے وہی کارساز (اور) بہت تعریفوں والا ہے۔ اور اسی کی نشانیوں میں سے ہے

خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَثَّ فِيْهِمَا مِنْ دَآبَّةٍ ؕ

آسمانوں اور زمینوں کا پیدا فرمانا اور ان جانداروں کا (پیدا فرمانا) جو اس نے ان دونوں میں پھیلا دیئے ہیں

ع ٣ ١٠ وَهُوَ عَلٰى جَمْعِهِمْ اِذَا يَشَآءُ قَدِيْرٌ ﴿۲۹﴾ع وَمَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ

اور وہ جب چاہے ان کے جمع کرنے پر قدرت رکھتا ہے۔ اور تمہیں جو کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو ان (اعمال) کی وجہ سے جو تمہارے ہاتھوں نے کمائے

وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ؕ﴿۳۰﴾ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ ۚۖ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ

اور وہ بہت (سی خطاؤں) سے درگزر بھی فرما دیتا ہے۔ اور تم (اللہ کو) زمین میں عاجز نہیں کر سکتے اور تمہارا اللہ کے سوا نہ کوئی دوست ہے

وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿۳۱﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهِ الْجَوَارِ فِي الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ ؕ﴿۳۲﴾ اِنْ يَّشَاْ يُسْكِنِ الرِّيْحَ

اور نہ کوئی مددگار۔ اور اسی کی نشانیوں میں سے سمندر میں (چلنے والے) پہاڑوں جیسے جہاز ہیں۔ اگر وہ چاہے تو ہوا کو ٹھہرا دے

فَيَظْلَلْنَ رَوَاكِدَ عَلٰى ظَهْرِهٖ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ۙ﴿۳۳﴾

تو وہ (جہاز) اس (سمندر) کی سطح پر کھڑے کے کھڑے رہ جائیں یقیناً اس میں نشانیاں ہیں ہر صبر (اور) شکر کرنے والے کے لئے۔

اَوْ يُوْبِقْهُنَّ بِمَا كَسَبُوْا وَيَعْفُ عَنْ كَثِيْرٍ ۫﴿۳۴﴾

یا وہ انہیں ان کے اعمال کی وجہ سے ہلاک کر دے اور وہ بہت (سی برائیوں) سے درگزر بھی فرما دیتا ہے۔

وَّيَعْلَمَ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْۤ اٰيٰتِنَا ؕ مَا لَهُمْ مِّنْ مَّحِيْصٍ ﴿۳۵﴾ فَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ

اور (تاکہ) وہ لوگ جان لیں جو ہماری آیات میں جھگڑتے ہیں کہ ان کے لئے بھاگنے کی کوئی جگہ نہیں۔ تو تمہیں جو شے بھی عطا فرمائی گئی ہے

فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

تو وہ دنیاوی زندگی کا سامان ہے اور جو اللہ کے پاس ہے وہ بہت بہتر اور باقی رہنے والا ہے ان لوگوں کے لئے جو ایمان لائے

وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۳۶﴾ج وَالَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَاِذَا مَا غَضِبُوْا

اور اپنے رب ہی پر بھروسہ کرتے رہے۔ اور وہ لوگ جو بڑے بڑے گناہوں اور بے حیائی کے کاموں سے بچتے ہیں اور جب انہیں غصّہ آتا ہے

هُمْ يَغْفِرُوْنَ ﴿۳۷﴾ج وَالَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ۠ وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ ۠

(تو) معاف کر دیتے ہیں۔ اور جو اپنے رب کا حکم مانتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور ان کے معاملات آپس کے مشورے سے (طے) ہوتے ہیں

وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۚ ﴿٣٨﴾ وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَهُمُ الْبَغْيُ هُمْ يَنْتَصِرُوْنَ ﴿٣٩﴾
اور جو کچھ رزق ہم نے انہیں عطا فرمایا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔ اور جب ان پر زیادتی کی جاتی ہے تو وہ بدلہ لیتے ہیں۔
وَجَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا ۚ فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ؕ
اور بُرائی کا بدلہ اسی جیسی (ہی) بُرائی ہے پھر جو معاف کر دے اور اصلاح کرے تو اس کا اجر اللہ (کے ذمۂ کرم) پر ہے
اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٤٠﴾ وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهٖ فَاُولٰٓئِكَ مَا عَلَيْهِمْ مِّنْ سَبِيْلٍ ؕ ﴿٤١﴾
بے شک وہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا۔ اور یقیناً جو شخص اپنے اوپر ظلم ہونے کے بعد بدلہ لے تو ایسے لوگوں پر کوئی الزام نہیں۔
اِنَّمَا السَّبِيْلُ عَلَى الَّذِيْنَ يَظْلِمُوْنَ النَّاسَ وَيَبْغُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ؕ
الزام تو ان ہی پر ہے جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور زمین میں ناحق سرکشی کرتے ہیں
ع ٤ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٤٢﴾ وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ۧ ﴿٤٣﴾
یہ لوگ ہیں جن کے لئے دردناک عذاب ہے۔ اور البتہ جو شخص صبر کرے اور معاف کر دے تو یقیناً یہ ضرور بڑی ہمت کے کام ہیں۔
وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ وَّلِيٍّ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ؕ وَتَرَى الظّٰلِمِيْنَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ يَقُوْلُوْنَ
اور جسے اللہ گمراہ کر دے تو اس کے بعد اس کا کوئی کارساز نہیں اور آپ ظالموں کو دیکھیں گے جب وہ عذاب دیکھ لیں گے (تو) وہ کہیں گے
هَلْ اِلٰى مَرَدٍّ مِّنْ سَبِيْلٍ ۚ ﴿٤٤﴾ وَتَرٰىهُمْ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا خٰشِعِيْنَ مِنَ الذُّلِّ
کیا واپسی کا بھی کوئی راستہ ہے؟ اور آپ انہیں دیکھیں گے کہ وہ اس (جہنم) پر پیش کیئے جائیں گے ذلت سے سر جھکائے ہوئے
يَنْظُرُوْنَ مِنْ طَرْفٍ خَفِيٍّ ؕ وَقَالَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ الْخٰسِرِيْنَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ
وہ چھپی نگاہ سے دیکھ رہے ہوں گے اور ایمان والے کہیں گے بے شک نقصان اٹھانے والے (وہی) ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو خسارے میں ڈالا
وَاَهْلِيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اَلَآ اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ فِيْ عَذَابٍ مُّقِيْمٍ ﴿٤٥﴾
اور اپنے گھر والوں کو قیامت کے دن آگاہ ہو جاؤ بے شک ظالم ہمیشہ قائم رہنے والے عذاب میں رہیں گے۔
وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنْ اَوْلِيَآءَ يَنْصُرُوْنَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ سَبِيْلٍ ؕ ﴿٤٦﴾
اور ان کے لئے کوئی نہ ہو گا دوستوں میں سے جو اللہ کے سوا ان کی مدد کر سکیں اور جسے اللہ گمراہ کر دے تو اس کے لئے (ہدایت کا) کوئی راستہ نہیں۔
اِسْتَجِيْبُوْا لِرَبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ ؕ
(اے لوگو!) تم اپنے رب کا حکم مان لو اس سے پہلے کہ وہ دن آجائے جس کے ٹلنے کی اللہ کی طرف سے کوئی صورت نہیں
مَا لَكُمْ مِّنْ مَّلْجَاٍ يَّوْمَئِذٍ وَّمَا لَكُمْ مِّنْ نَّكِيْرٍ ﴿٤٧﴾ فَاِنْ اَعْرَضُوْا
اس دن تمہارے لئے نہ کوئی پناہ لینے کی جگہ ہوگی اور نہ تمہارے لئے (گناہوں سے) انکار کی کوئی صورت ہوگی۔ پھر اگر یہ منہ پھیر لیں
فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ؕ اِنْ عَلَيْكَ اِلَّا الْبَلٰغُ ؕ وَاِنَّآ اِذَآ اَذَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً
تو ہم نے آپ کو ان کا نگہبان بنا کر نہیں بھیجا آپ کے ذمّہ تو صرف (پیغامِ حق کو) پہنچا دینا ہے اور جب ہم انسان کو اپنی رحمت کا مزا چکھاتے ہیں

فَرِحَ بِهَا ۚ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ

تو وہ اس سے خوش ہو جاتا ہے اور اگر انہیں کوئی بُرائی پہنچتی ہے ان (گناہوں) کی وجہ جو ان کے ہاتھوں نے آگے بھیجے (تو شکایت کرتے ہیں)

فَاِنَّ الْاِنْسَانَ كَفُوْرٌ ﴿۴۸﴾ لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ۭ

تو بے شک انسان بڑا ناشکرا ہے۔ اللہ ہی کے لئے آسمانوں اور زمینوں کی بادشاہت ہے وہ جو چاہتا ہے پیدا فرماتا ہے

يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَاثًا وَّيَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ الذُّكُوْرَ ﴿۴۹﴾ اَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّاِنَاثًا ۚ

جس کو چاہتا ہے بیٹیاں عطا فرماتا ہے اور جس کو چاہتا ہے بیٹے عطا فرماتا ہے۔ یا انہیں لڑکے اور لڑکیاں ملا کر جوڑے عطا فرماتا ہے

وَيَجْعَلُ مَنْ يَّشَآءُ عَقِيْمًا ۭ اِنَّهٗ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ ﴿۵۰﴾

اور جسے چاہتا ہے بے اولاد رکھتا ہے بے شک وہ خوب جاننے والا بڑی قدرت رکھنے والا ہے۔

وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ

اور کسی انسان کے لئے ممکن نہیں کہ اللہ اس سے کلام کرے مگر وحی کے ذریعہ یا پردے کے پیچھے سے

اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا فَيُوْحِيَ بِاِذْنِهٖ مَا يَشَآءُ ۭ اِنَّهٗ عَلِيٌّ حَكِيْمٌ ﴿۵۱﴾

یا وہ کوئی فرشتہ بھیجے تو وہ اس کے حکم سے جو وہ (اللہ) چاہے وحی کرے بے شک وہ بہت بلند بڑی حکمت والا ہے۔

وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا ۭ مَا كُنْتَ تَدْرِيْ مَا الْكِتٰبُ

اور اسی طرح ہم نے اپنے حکم سے آپ کی طرف روح (یعنی قرآن) کی وحی فرمائی نہ آپ کتاب (کے احکامات کی تفصیلات) سے واقف تھے

وَلَا الْاِيْمَانُ وَلٰكِنْ جَعَلْنٰهُ نُوْرًا نَّهْدِيْ بِهٖ مَنْ نَّشَآءُ مِنْ عِبَادِنَا ۭ

اور نہ ایمان (کی تفصیلات) جانتے تھے؟ لیکن ہم نے اس (قرآن) کو نور بنادیا جس سے ہم اپنے بندوں میں سے جسے چاہتے ہیں ہدایت عطا فرماتے ہیں

وَاِنَّكَ لَتَهْدِيْٓ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۵۲﴾ صِرَاطِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ

اور یقیناً آپ سیدھے راستے کی طرف ہدایت فرماتے ہیں۔ اللہ کی راہ (کی طرف) جو آسمانوں اور زمینوں کی ہر چیز کا مالک ہے

اَلَآ اِلَى اللّٰهِ تَصِيْرُ الْاُمُوْرُ ﴿۵۳﴾ ع ۵

آگاہ ہو جاؤ! سارے معاملات اللہ ہی کی طرف لوٹتے ہیں۔

علم و عمل کی باتیں

۱- اللہ ﷻ حاکم بھی ہے۔ ہمیں معاملات کے فیصلوں اور اختلافات کے حل کے لئے اللہ ﷻ ہی کے احکامات پر عمل کرنا چاہیئے۔ (سورۃ الشوریٰ، آیت:۱۰)

۲- زمین و آسمان کے خزانوں کا مالک اللہ ﷻ ہے۔ وہ اپنی حکمت کے مطابق جسے چاہتا ہے کشادگی کے ساتھ رزق عطا فرماتا ہے اور جسے چاہتا ہے کم دیتا ہے۔ (سورۃ الشوریٰ، آیت:۱۲)

۳- رسولوں کی ذمہ داری یہ بھی تھی کہ وہ اللہ ﷻ کے دین کو قائم کرنے کی جدوجہد کریں۔ اب دین کے نفاذ کی جدوجہد کا حکم ہمیں ہے کہ ہم زندگی کے تمام معاملات میں اللہ ﷻ کے احکامات رائج کریں اور ان پر عمل کریں۔ (سورۃ الشوریٰ، آیت:۱۳)

۴- اللہ ﷻ کا عمومی قانون ہدایت یہ ہے کہ جو سچی طلب اور تڑپ کے ساتھ ہدایت کا طلب گار ہوا اُسے اللہ ﷻ ہدایت سے نوازتا ہے۔ (سورۃ الشوریٰ، آیت:۱۳)

۵- اللہ ﷻ کے دین کو قائم کرنے کی دعوت دینا، اس کام پر جمے رہنا اور عدل کے نفاذ کی جدوجہد کرنا نبی کریم ﷺ کا مشن تھا۔ اب یہ ذمہ داری اُمت مسلمہ کی ہے۔ (سورۃ الشوریٰ، آیت:۱۵)

۶- جو لوگ آخرت کے طلب گار بنتے ہیں اللہ ﷻ انہیں آخرت میں زیادہ اجر عطا فرماتا ہے اور جو دنیا کے طلب گار بنتے ہیں تو آخرت میں انہیں کوئی حصہ نہیں ملتا۔ (سورۃ الشوریٰ، آیت:۲۰)

۷- اللہ ﷻ اہل ایمان کی توبہ قبول فرمانے والا، ان کے گناہوں کو معاف فرمانے والا، ان کی دعاؤں کو قبول فرمانے والا اور ان پر اپنا فضل فرمانے والا ہے۔ (سورۃ الشوریٰ، آیات:۲۵ تا ۲۶)

۸- لوگوں پر آنے والی مصیبتیں اکثر اُن کے بُرے اعمال کا نتیجہ ہوتی ہیں ہمیں چاہیئے کہ تمام مصائب میں اللہ ﷻ ہی کی طرف رجوع کریں۔ اُس کے سوا ہمارا نہ کوئی کارساز ہے نہ مددگار اور اللہ ﷻ ہی حقیقتاً اور مستقلاً مددگار ہے۔ (سورۃ الشوریٰ، آیات:۳۲،۳۱)

۹- دنیا کے بجائے آخرت کی نعمتوں کا طلب گار ہونا، اللہ ﷻ پر بھروسہ کرنا، بڑے بڑے گناہوں اور بے حیائی کے کاموں سے بچنا، غصہ میں اقدام نہ کرنا، رب کے حکم پر لبیک کہنا، نماز قائم کرنا، باہمی مشورہ کرنا، مال اللہ ﷻ کی راہ میں خرچ کرنا اور اللہ ﷻ کے دین کو قائم کرنے کی کوشش کرنا اللہ ﷻ والوں کے پسندیدہ اوصاف ہیں۔ (سورۃ الشوریٰ، آیات:۳۶ تا ۳۹)

۱۰- اولاد دینے اور نہ دینے کا اختیار اللہ ﷻ کے پاس ہے۔ وہ اپنی حکمت کے مطابق جسے چاہتا ہے بیٹے، جسے چاہتا ہے بیٹیاں، جسے چاہتا ہے بیٹے اور بیٹیاں دونوں عطا فرماتا ہے اور جسے چاہتا ہے بے اولاد رکھتا ہے۔ (سورۃ الشوریٰ، آیات:۴۹، ۵۰)

سمجھیں اور حل کریں

سوال ۱ خالی جگہیں پُر کریں:

(۱) آیت:۵ میں ذکر ہے کہ فرشتے اللہ ﷻ کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کرتے ہیں اور اہلِ زمین کے لئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ مانگتے رہتے ہیں۔

(۲) آیت:۱۱ میں ذکر ہے کہ اللہ ﷻ کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ دیناہی ممکن نہیں ہے۔

(۳) آیت:۱۴ کے مطابق تفرقہ کی اصل وجہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ہوتی ہے۔

(۴) آیت:۴۳ کے مطابق۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اور۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ بڑی ہمت کے کام ہیں۔

(۵) آیت:۵۲ کے مطابق ایمان کے حصول کا ذریعہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کو قرار دیا گیا ہے۔

سوال ۲ مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دیجئے:

۱۔ پہلے رکوع کی روشنی میں جواب دیجئے قیامت اور اس دن لوگوں کے انجام کے بارے میں کیا ذکر کیا گیا ہے؟

۲۔ دوسرے رکوع کی روشنی میں جواب دیجئے کہ اللہ ﷻ نے جلیل القدر رسولوں کو اور ان کی اتباع کرتے ہوئے ہمیں کیا حکم فرمایا؟

۳۔ دوسرے رکوع میں آپ ﷺ کو اللہ ﷻ نے اہلِ کتاب (یہود) کے بارے میں کیا خصوصی احکامات عطا فرمائے؟

۴۔ چوتھے رکوع کی روشنی میں جواب دیجئے کہ نیک لوگوں کے کیا اوصاف بیان کیئے گئے ہیں؟

۵- پانچویں رکوع کی روشنی میں جواب دیجیے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اولاد کے بارے میں کیا ذکر فرمایا ہے؟

سوال ۳ غصّے کے نقصانات اور عفو و درگزر پر نوٹ لکھیں۔

گھریلو سرگرمی

- پاکستان کا مطلب کیا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ اس موضوع پر گھر والوں کے ساتھ مُذاکرہ کریں اور حاصل شدہ نکات استاد کی اجازت سے کمرۂ جماعت میں بیان کریں۔ مزید یہ کہ اپنے خاندان کے کسی ایسے بزرگ کا اِنٹرویو لیں جو تحریک پاکستان کے واقعات سے واقف ہوں۔ ان سے خاص طور قیام پاکستان کے وقت ہمارے آباؤ اجداد کی قربانیوں کے بارے میں معلوم کریں۔ بعد ازاں ان سب باتوں کو اپنے الفاظ میں تحریر کریں۔
- اہل بیت اطہار رضی اللہ عنہم کی محبت کے حوالہ سے چند احادیثِ مبارکہ تلاش کر کے لکھیں۔

دستخط استاد: ____________ دستخط والدین / سرپرست: ____________

مشکل الفاظ کے معنی

سُوْرَةُ الْاَنْعَام (حصہ اوّل)

نمبر شمار	الفاظ	معنی	حوالہ
.1	اقتدار دینا	اِختیار دینا، طاقت دینا، حکومت دینا، مرتبہ دینا	صفحہ:۱۳، آیت:۶
.2	اِیذائیں	اِیذا کی جمع، تکلیف، دُکھ، ستانا، دکھ، مصیبت	صفحہ:۱۸، آیت:۳۴
.3	بالفرض	سمجھانے کے لئے عارضی طور پر کوئی بات یا کوئی چیز مان لینا، ایسی چیز کا مان لینا جس کا واقع ہونا ناممکن ہو	صفحہ:۲۱، آیت:۵۲
.4	بیزار ہونا	ناراض ہونا، اُکتا جانا، خفا ہونا، چاہت ختم ہونا	صفحہ:۱۶، آیت:۱۹
.5	حکمت	فطرت کی روشنی میں عقل کا استعمال کرنا، صحیح فیصلہ کرنے کی صلاحیت، دانائی، مصلحت، خوبی، بھلائی	صفحہ:۱۶، آیت:۱۸
.6	دلیل دینا	کسی دعویٰ کو ثابت کرنا، وجہ بتانا، ثبوت	صفحہ:۲۱، آیت:۵۷
.7	روح قبض کرنا	روح نکالنا، جان نکالنا، موت دینا	صفحہ:۲۲، آیت:۶۱
.8	سُرنگ	دو دہانوں والا لمبا غار، کسی پہاڑ یا زمین کے اندر سے آرپار راستہ، زیرِ زمین یا پہاڑ کے اندر کھود کر بنایا ہوا راستہ	صفحہ:۱۸، آیت:۳۵
.9	عاجزی کرنا	جھکنا، تکبر نہ کرنا، اپنے آپ کو کم تر سمجھنا، نیچا ظاہر کرنا	صفحہ:۲۰، آیت:۴۲
.10	عقیدہ	ایمان، نظریہ، اپنے اور کائنات کے بارے میں تصورات، مذہبی اُصول جن پر ایمان لانا ضروری ہے، وہ دلی بھروسہ یا اعتبار جو کسی بات یا شخص کو دُرست یا حق سمجھنے سے پیدا ہو	صفحہ:۱۳، پیراگراف:۱، سطر:۲
.11	فدیہ	نقد معاوضہ، وہ مال جو کسی کو چھڑانے کے لئے دیا جائے، کسی مذہبی فروگزاشت کی مال کے ذریعے تلافی کرنا جیسے روزے کا فدیہ، حج کا فدیہ، خون بہا، بدلہ میں دیا گیا مال	صفحہ:۲۳، آیت:۷۰
.12	قادر ہونا	قدرت رکھنا، اِختیار رکھنا، طاقت رکھنا، قابو رکھنا	صفحہ:۱۸، آیت:۳۷
.13	کوتاہی	کمی، غلطی، خطا، توجہ نہ دینا	صفحہ:۱۷، آیت:۳۱
.14	گِراں گزرنا	ناگوار گزرنا، مشکل یا دشوار ہونا، بُرا لگنا، دل پر بوجھ معلوم ہونا	صفحہ:۱۸، آیت:۳۵
.15	گڑگڑانا	رونا، عاجزی کرنا، معافی تلافی چاہنا	صفحہ:۲۲، آیت:۶۳
.16	گھڑنا	اپنی طرف سے کوئی بات بنانا، جھوٹی بات یا جھوٹا قصّہ بنا لینا	صفحہ:۱۷، آیت:۳۱
.17	مستحق ہونا	حقدار ہونا، لائق ہونا، کسی شے کو لینے کا حق رکھنا	صفحہ:۲۵، علم و عمل کی باتیں:۱

.18	مہر لگانا	کسی شے کو بند کر دینا، لفافے کو موم لگا کر بند کر دینا تاکہ مزید کوئی چیز ڈالی یا نکالی نہ جاسکے	صفحہ:۲۰، آیت:۴۶

سُوْرَۃُ الْاَنْعَام (حصّہ دوم)

نمبر شمار	الفاظ	معنی	حوالہ
.1	اَحاطہ کرنا	گھیرنا، حد بندی کرنا، قابو میں کرنا، قبضے میں کرنا	صفحہ:۳۰، آیت:۱۰۳
.2	باطنی	ظاہر کی ضد، پوشیدہ، چھپی ہوئی، جو نظر نہ آسکے	صفحہ:۳۳، آیت:۱۲۰
.3	تابع	فرماں بردار، حکم ماننے والا، ماتحت، پابند، پیروی کرنے والا	صفحہ:۳۴، آیت:۱۲۸
.4	تفرقہ ڈالنا	پھوٹ ڈالنا، اتحاد ختم کرنا، مخالفت کرانا، الگ الگ کرنا	صفحہ:۴۲، آیت:۱۵۹
.5	سرکشی کرنا	نافرمانی کرنا، بغاوت کرنا، حکم نہ ماننا، بے وفائی کرنا	صفحہ:۳۲، آیت:۱۱۰
.6	عاجز	بے بس، جو کوئی کام کرنے کی قدرت نہ رکھتا ہو، تنگ، پریشان، شکست کھایا ہوا، کمزور	صفحہ:۳۶، آیت:۱۳۴
.7	کامل	مکمل، پورا، ہر نقص سے پاک	صفحہ:۴۰، آیت:۱۴۹
.8	گمان کرنا	خیال کرنا، اندازہ کرنا، تصور کرنا	صفحہ:۴۰، آیت:۱۴۸
.9	مُشتبہ ہونا	کسی کے بارے میں شک ہونا، جس میں شبہ ہو، یقین نہ ہونا	صفحہ:۳۷، آیت:۱۳۷
.10	مکاریاں کرنا	مکر کی جمع، چالاکیاں کرنا، دھوکا دینا، فریب دینا	صفحہ:۳۴، آیت:۱۲۴
.11	نسل	اولاد، بال بچے، خاندان، بزرگوں یا اولاد کا سلسلہ، ذات، قبیلہ، قوم	صفحہ:۳۶، آیت:۱۳۳
.12	نقشِ قدم پر چلنا	کسی کی پیروی کرنا، کسی کی اطاعت کرنا، کسی کو اپنا رہنما بنانا	صفحہ:۳۸، آیت:۱۴۲
.13	ورق ورق کرنا	الگ الگ کرنا، جدا جدا کرنا، ٹکڑے ٹکڑے کرنا، علیحدہ علیحدہ کرنا	صفحہ:۲۸، آیت:۹۱

سُوْرَۃُ الْاَعْرَاف (حصّہ اوّل)

نمبر شمار	الفاظ	معنی	حوالہ
.1	اسباب	سبب کی جمع، وجوہات، ذرائع، وسائل	صفحہ:۵۲، آیت:۴۸
.2	بچھونا	بستر، فرش	صفحہ:۵۱، آیت:۴۱
.3	بہتان لگانا	جھوٹا الزام لگانا، ناحق قصوروار ٹھہرانا، کسی غلطی کا جھوٹا ذمّہ دار ٹھہرانا	صفحہ:۵۶، علم و عمل کی باتیں:۷
.4	خسارہ	نقصان، گھاٹا، کمی، کاروبار میں نقصان	صفحہ:۵۵، آیت:۹۹
.5	رنجش	صدمہ، تکلیف، رنج، دشمنی، ناراضگی، غم	صفحہ:۵۱، آیت:۴۳
.6	زینت	سجاوٹ، خوبصورتی، بناؤ سنگھار، آرائش	صفحہ:۴۸، آیت:۳۱

قصّہ اصحابِ سبت

نمبر شمار	الفاظ	معنی	حوالہ
.1	بحیرہ	چھوٹا سمندر، خلیج، دریا سے بڑا اور سمندر سے چھوٹا، چھوٹا سمندر جو تقریباً چاروں طرف سے خشکی سے گھرا ہوتا ہے، پانی کا وہ بڑا حصّہ جو بحر سے چھوٹا ہوتا ہے۔	صفحہ:۶۰، پیراگراف:۲، سطر:۱
.2	عُروج	بلندی، کامیابی، ترقی، اُونچائی	صفحہ:۶۰، پیراگراف:۲، سطر:۳
.3	مُفسرین	مفسر کی جمع یعنی قرآن کی آیات کی وضاحت، تشریح اور تفسیر کرنے والا، معنی یا مطلب واضح کرنے والا	صفحہ:۶۱، پیراگراف:۸، سطر:۵

سُوْرَةُ الْاَعْرَاف (حصّہ دوم)

نمبر شمار	الفاظ	معنی	حوالہ
.1	بھٹکتے رہنا	بہکنا، سیدھے راستہ سے ہٹ جانا یا کھو دینا، ڈھونڈنا، راہ بھولنا، تلاش میں پھرنا	صفحہ:۶۸، آیت:۱۸۶
.2	پشت	کمر، پیٹھ، پیچھے، سہارا	صفحہ:۶۷، آیت:۱۷۲
.3	طوق	گردن میں زنجیر پہنانا، بھاری حلقہ جو مجرموں یا دیوانوں کے گلے میں ڈالتے ہیں تاکہ گردن نہ اٹھائیں۔	صفحہ:۶۳، آیت:۱۵۷
.4	مسلط کرنا	زبردستی کسی پر قابو دینا، وہ جو کسی پر غالب کر دیا جائے، طاقت کے زور پر کسی پر حاوی کرنا	صفحہ:۶۶، آیت:۱۶۷
.5	ہانپنا	منہ کھول کر لمبے لمبے سانس لینا، سانس اکھڑنے کی بنا پر جلد جلد سانس لینا، مشقت کی وجہ سے بار بار سانس لینا	صفحہ:۶۷، آیت:۱۷۶

سُوْرَةُ يُوْنُس (حصّہ اوّل)

نمبر شمار	الفاظ	معنی	حوالہ
.1	جانچنا	پرکھنا، کسی چیز کو دیکھ کر اس کی خوبی یا خامی معلوم کرنا، اندازہ کرنا، پہچاننا	صفحہ:۸۳، آیت:۳۰
.2	غفلت کرنا	لاپروائی برتنا، توجہ نہ دینا، کوتاہی، بے احتیاطی	صفحہ:۸۸، علم و عمل کی باتیں:۳
.3	مُزیّن ہونا	سجانا، خوبصورت بنانا، سجایا گیا، سنوارا گیا	صفحہ:۸۲، آیت:۲۴

سُوْرَةُ يُوْنُس (حصّہ دوم)

نمبر شمار	الفاظ	معنی	حوالہ
.1	ندامت	شرمندگی، پچھتاوا	صفحہ:۹۰، آیت:۵۴

.2	یکسوئی	ایک طرف رخ کرنا، ساری توجہ ایک طرف کرلینا	صفحہ:۹۶، آیت:۱۰۵

سُوْرَۃُ ھُوْد

نمبر شمار	الفاظ	معنی	حوالہ
.1	اجنبی	ایسا شخص جس سے تعارف حاصل نہ ہو، جسے انسان نہ جانتا ہو، نیا، جس سے جان پہچان نہ ہو، ناواقف، پردیسی، غیر ملکی	صفحہ:۱۰۵، آیت:۷۰
.2	وعیدیں	وعید کی جمع، بُری خبر، بُرے انجام سے ڈرانا، سزا دینے کا وعدہ، سخت ڈراوا	صفحہ:۱۰۱، پیراگراف:۱، سطر:۳

سُوْرَۃُ الرَّعْد

نمبر شمار	الفاظ	معنی	حوالہ
.1	اہلِ حق	اچھائی کا ساتھ دینے والے، سچ کا ساتھ دینے والے، سچ پر قائم رہنے والے	صفحہ:۱۲۵، سوال:۲ (۴)
.2	زوال	عُروج کی ضد، پستی	صفحہ:۱۲۴، علم و عمل کی باتیں:۳
.3	گھٹانا	کم کر دینا، مرتبہ کم کر دینا	صفحہ:۱۲۳، آیت:۴۱
.4	نپا تلا دینا	کم از کم ضرورت کے مطابق دینا، مقرر شُدہ دینا	صفحہ:۱۲۰، آیت:۲۶

سُوْرَۃُ اِبْرَاھِیْم

نمبر شمار	الفاظ	معنی	حوالہ
.1	فریاد رسی کرنا	فریاد پوری کرنا، کسی کی مدد کرنا، کسی کی تکلیف دور کرنا، انصاف دینا	صفحہ:۱۳۱، آیت:۲۲
.2	کشمکش	کھینچا تانی، کشیدگی، لڑائی جھگڑا، ایک سے زیادہ لوگوں کے درمیان مخالفت	صفحہ:۱۲۷، پیراگراف:۱، سطر:۳

سُوْرَۃُ الْحِجْر

نمبر شمار	الفاظ	معنی	حوالہ
.1	بدمستی	شہوت پرستی، شرارت، نشہ کی حالت، حواس برقرار نہ ہونا	صفحہ: ۱۴۴، آیت:۷۲
.2	نظر بندی کرنا	جادو کرنا، دھوکہ دینا	صفحہ:۱۴۰، آیت:۱۵
.3	ہیچ ہونا	کم تر ہونا، گھٹیا ہونا، فضول ہونا، بے کار ہونا	صفحہ:۱۴۷، علم و عمل کی باتیں:۹
.4	وقتِ وِصال	موت کا وقت، انتقال کا وقت	صفحہ:۱۴۶، آیت:۹۹

سُوْرَةُ النَّحْل (حصّہ اوّل)

نمبر شمار	الفاظ	معنی	حوالہ
.1	چوپائے	چار پاؤں کا جانور، مویشی	صفحہ:۱۵۰، آیت:۵
.2	دھنسا دینا	زمین میں گاڑ دینا، زمین میں دبا دینا، کسی سطح کے اندر گُھس جانا	صفحہ:۱۵۷، آیت:۴۵
.3	منکرین	انکار کرنے والے (یعنی اللہ ﷻ، رسول اللہ ﷺ اور قرآنِ حکیم کے احکام کو نہ ماننے والے)، کفار	صفحہ:۱۶۰، علم و عمل کی باتیں:۲

سُوْرَةُ النَّحْل (حصّہ دوم)

نمبر شمار	الفاظ	معنی	حوالہ
.1	وعظ کرنا	نصیحت کرنا، تلقین کرنا، درس دینا، دلوں کو نرم کرنے والی بات کرنا	صفحہ:۱۷۴، علم و عمل کی باتیں:۹

واقعۂ معراج

نمبر شمار	الفاظ	معنی	حوالہ
.1	احمق	نادان، بیوقوف، کم عقل، جس میں بات کو سمجھنے کی صلاحیت نہ ہو یا کم ہو، ناسمجھ	صفحہ:۱۷۸، پیراگراف:۳، سطر:۸
.2	اِسراء	رات میں کسی کو لے جانا، اصطلاحی معنی: مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ کی طرف زمینی سفر جو آپ ﷺ نے بُراق پر سوار ہو کر کیا تھا۔	صفحہ:۱۷۷، پیراگراف:۳، سطر:۴
.3	بُراق	آپ ﷺ کی سواری کا تیز رفتار جانور جو قد میں گدھے سے بڑا اور خچر سے چھوٹا تھا، جس پر شبِ معراج رسول اللہ ﷺ سوار ہوئے اور بیت المقدس تشریف لے گئے۔	صفحہ:۱۷۷، پیراگراف:۵، سطر:۲
.4	بشاش	خوشی، رضامندی، تروتازہ، نہایت خوش	صفحہ:۱۷۹، سطر:۱۱
.5	بَیْتُ اللَّحم	فلسطین میں بیت المقدس کی مشرقی جانب ایک مقام جہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت ہوئی تھی۔	صفحہ:۱۷۷، پیراگراف:۴، سطر:۳
.6	بیت المعمور	بیت کے معنی ہیں گھر اور معمور کے معنی آباد اور بھرے ہوئے کے ہیں یعنی بھرا ہوا آباد گھر، یہ بیت المعمور ساتویں آسمان پر وہ عبادت خانہ ہے جس میں فرشتے عبادت کرتے ہیں، یہ عبادت خانہ فرشتوں سے اس طرح بھرا ہوتا ہے کہ روزانہ اس میں ستر ہزار فرشتے عبادت کے لئے آتے ہیں جن کی پھر دوبارہ قیامت تک باری نہیں آتی۔	صفحہ:۱۸۰، پیراگراف:۲، سطر:۲
.7	بیت المقدس	فلسطین میں واقع ہیکلِ سلیمانی جہاں اب مسجدِ اقصیٰ ہے، حضرت سلیمان علیہ السلام کی بنوائی ہوئی عبادت گاہ جو یہود و نصاریٰ کا قبلہ ہے اور جس کی طرف مسلمان بھی بیت	صفحہ:۱۷۷، پیراگراف:۳، سطر:۳

		اللہ کے قبلہ قرار دیئے جانے سے پہلے رُخ کر کے نماز ادا کرتے تھے، مسجدِ اقصیٰ کا دوسرا نام، یروشلم کا عبادت خانہ جو شام یعنی ایشیائی روم میں واقع ہے، مکہ مکرمہ میں موجود خانہ کعبہ سے پہلے دیگر انبیاء کرام علیہم السلام کا یہی قبلہ رہا ہے۔	
.8	بیداری	جاگتے ہوئے، نیند سے اٹھنا، جاگنے کی حالت	صفحہ:۱۷۷، پیراگراف:۲، سطر:۱
.9	تجلیات	تجلی کی جمع، نور، روشنی، اُجالا، چمک، شان و شوکت، جلال	صفحہ:۱۸۰، پیراگراف:۳، سطر:۲
.10	تَحِیَّۃُ الْوُضُوْ	وضو کرنے کے بعد پڑھی جانے والی دو رکعات نفل نماز، نفل کی دو رکعتیں جن کا ہر وضو کے بعد ادا کرنا مستحب ہے۔	صفحہ:۱۸۰، پیراگراف:۳، سطر:۵
.11	تلافی کرنا	ازالہ کرنا، کسی چیز کی کمی کو دور کرنا، کسی کے نقصان کو پورا کرنا کسی نقصان یا کمی وغیرہ کا عوض دینا، بدلہ دینا	صفحہ:۱۷۸، پیراگراف:۳، سطر:۱۲
.12	تلخ	ناگوار، کڑوا، بدذائقہ، بدمزہ، ناپسند، بُرا	صفحہ:۱۸۱، پیراگراف:۲، سطر:۳
.13	حَطیم کعبہ	خانہ کعبہ کا وہ حصہ جو کعبہ کی تعمیر کے وقت چھوڑ دیا گیا جس کے اندر نماز پڑھنا ایسا ہی ہے جیسے خانہ کعبہ کے اندر نماز پڑھنا، خانہ کعبہ کی بیرونی دیوار جہاں میزاب رحمت (پرنالہ) ہے اور اس کے ساتھ نیم دائرے کی شکل میں تھوڑی سی احاطہ کی ہوئی جگہ ہے	صفحہ:۱۷۷، پیراگراف:۲، سطر:۱
.14	خَندہ پیشانی	خوش دلی کے ساتھ، مسکرا کر، خوشی کے اظہار کے ساتھ، خوشی خوشی	صفحہ:۱۷۹، سطر:۱۱
.15	داروغہ	نگران، پہرہ دار، جو کسی ادارے یا محکمے کے انتظام کا پوری طرح ذمہ دار ہو، محافظ	صفحہ:۱۷۹، سطر:۱۰
.16	سِدْرَۃُ الْمُنْتَھٰی	سِدرۃ سے مُراد بیری کا درخت ہے اور منتہیٰ سے مراد انتہائی سِرا ہے یعنی بیری کا وہ درخت جو انتہائی سرے پر واقع ہے، سدرۃ المنتہیٰ ساتویں آسمان کے اوپر وہ مقام ہے جس کے اوپر عرشِ باری تعالیٰ ہے جو آخری حد ہے۔ اس کے اوپر کوئی فرشتہ نہیں جا سکتا۔ فرشتے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے احکام بھی یہیں سے وصول کرتے ہیں۔ سِدرۃ المنتہیٰ کی حقیقی کیفیت اور نوعیت کا علم صرف اللہ سبحانہ وتعالیٰ کو ہے۔	صفحہ:۱۸۰، پیراگراف:۳، سطر:۱
.17	شَقِّ صدر	سینہ چاک کرنا، سینہ کھول دینا، معراج کے موقع پر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سینۂ مبارک کے کھولے جانے کا خاص واقعہ۔	صفحہ:۱۷۷، ہیڈنگ:۱
.18	شِگاف	دراڑ، جھری، کسی چیز کا پھٹ جانا	صفحہ:۱۷۸، پیراگراف:۳سطر:۱۰
.19	صِدّیق	بہت تصدیق کرنے والا، سچا ماننے والا، ہمیشہ سچ بولنے والا، نہایت سچا، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا لقب جو انہیں معراج النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصدیق کے بعد ملا۔	صفحہ:۱۸۲، ہیڈنگ:۱
.20	طَشْت	تھال، ٹرے، تسلا، بڑا تھال	صفحہ:۱۷۷، پیراگراف:۲، سطر:۳

.21	عنایات	عنایت کی جمع، فضل کرنا، مہربانی، توجہ، شفقت، لطف وکرم، نوازش	صفحہ:۱۸۰، پیراگراف:۴، سطر:۷
.22	غیبت	کسی میں موجود بُرائی کا اس شخص کی غیر موجودگی میں ذکر کرنا، کسی کی غیر موجودگی میں اس کی بُرائی، غیر حاضری میں عیبوں کا بیان، پیٹھ پیچھے بُرائی، کسی کے پیچھے اس کا ذکر ایسے کرنا جو اس کے سامنے کریں تو اُس کو بُرا لگے۔	صفحہ:۱۷۹، سطر:۷
.23	فتنہ انگیز	فتنہ پیدا کرنے والا، فساد اٹھانے والا، جھگڑا پھیلانے والا	صفحہ:۱۷۸، پیراگراف:۳، سطر:۱۱
.24	قلبِ اَطہر	سب سے زیادہ پاکیزہ دل	صفحہ:۱۷۷، پیراگراف:۲، سطر:۴
.25	قلیل	تھوڑا، کم، بہت کم، چھوٹا	صفحہ:۱۷۷، پیراگراف:۳، سطر:۳
.26	مَرحَبا کہنا	خوش آمدید کہنا، (کلمۂ تحسین)، عُمدہ انداز سے استقبال کرنا	صفحہ:۱۷۸، پیراگراف:۱، سطر:۲
.27	مسجدِ اقصیٰ	فلسطین میں موجود مسجد جہاں بیت المقدس ہے، بیت المقدس کی ایک تاریخی مسجد، وہ مسجد جو حضرت سلیمان علیہ السلام نے تعمیر کرائی تھی، مسلمانوں کا قبلہ اوّل، تحویل قبلہ کے حکم سے قبل مسلمان اسی کی طرف رُخ کرکے نماز ادا کرتے تھے، نبی کریم ﷺ سفر معراج میں آسمانوں پر یہیں سے تشریف لے گئے تھے۔	صفحہ:۱۷۷، پیراگراف:۳، سطر:۲
.28	مسجدِ حرام	مکہ مکرمہ میں بنائی گئی مسجد جہاں خانہ کعبہ ہے۔	صفحہ:۱۷۷، پیراگراف:۳، سطر:۲
.29	مُشابہ ہونا	ملتا جلتا ہونا، کسی کے مثل ہونا، ہم شکل، مانند، کسی دوسری شے کے عین مطابق، یکساں، ایک جیسا ہونا	صفحہ:۱۸۰، پیراگراف:۲، سطر:۲
.30	معراج	وہ خاص سیڑھی جس سے فرشتے آسمانوں پر چڑھتے اور اترتے ہیں، نبی کریم ﷺ اس نورانی زینے کے ذریعہ آسمانوں پر گئے اور تجلیات الٰہی کا مظاہرہ کیا، واقعہ معراج: وہ واقعہ جس میں رات ہی رات میں آپ ﷺ کو مسجدِ حرام سے مسجد اقصیٰ تک اور وہاں سے ساتوں آسمان کی سیر کروائی گئی، انبیاء کرام علیہم السلام سے ملاقات ہوئی، جنت اور جہنم کے درجات دکھائے گئے۔	صفحہ:۱۸۰، پیراگراف:۴، سطر:۲
.31	ہڑپ کرنا	چبائے بغیر کھاجانا یعنی بغیر اجازت کسی کی کوئی شے لے لینا، قبضہ کرلینا	صفحہ:۱۷۸، پیراگراف:۳، سطر:۱۴
.32	ہم کلام ہونا	گفتگو کرنا، بات کرنا	صفحہ:۱۸۰، پیراگراف:۴، سطر:۲

تاریخِ بنی اسرائیل

نمبر شمار	الفاظ	معنی	حوالہ
.1	اَدوار	دور کی جمع، زمانہ، عہد، وقت	صفحہ:۱۸۵، پیراگراف:۴، سطر:۱
.2	انتشار	گھبراہٹ، پریشانی، فکر، بے چینی	صفحہ:۱۸۸، پیراگراف:۱، سطر:۲
.3	تہس نہس کرنا	تباہ وبرباد کرنا، ویران وخراب کرنا، ختم کردینا، مٹادینا	صفحہ:۱۸۶، پیراگراف:۱، سطر:۵

.4	جلا وطنی	ہجرت، وطن سے دوری؛ دیس سے نکالا جانا	صفحہ:۱۸۸، پیرا گراف:۱، سطر:۱
.5	جنگجو	میدان جنگ میں لڑنے والا، جنگیں لڑنے کے ماہر، لڑاکا، جھگڑالو، جو لڑنے جھگڑے پر تلا ہو	صفحہ:۱۸۶، سطر:۶
.6	خدمت گاری	کوئی کام لینا، دیکھ بھال کرنا، حکم پورا کرنا	صفحہ:۱۸۴، پیرا گراف:۳، سطر:۴
.7	سنہری دور	بہترین زمانہ، عروج کا دور، کامیابی کا عہد	صفحہ:۱۸۶، پیرا گراف:۳، سطر:۱
.8	صلیب	عیسائیوں کا مذہبی نشان، ✝ عیسائی اسے اپنے گلے میں ڈالتے اور عمارات پر نصب کرتے ہیں، سولی کی شکل پر بنا ہوا لکڑی کا تختہ وغیرہ جس پر چڑھا کر مجرموں کو سخت اذیت دے کر سزائے موت دی جاتی تھی۔	صفحہ:۱۸۸، پیرا گراف:۲، سطر:۱۱
.9	طاری ہونا	مسلط ہونا، سوار ہونا، چھا جانا	صفحہ:۱۸۷، پیرا گراف:۱، سطر:۲
.10	غیر ارادی	غیر اختیاری، بے ارادہ، کسی بات یا کام کا کوئی ارادہ نہ ہونا، اچانک کچھ ہو جانا	صفحہ:۱۸۴، پیرا گراف:۴، سطر:۲
.11	قبطیوں	قبطی کی جمع یعنی آل فرعون کا ایک فرد، مصر کا قدیم باشندہ	صفحہ:۱۸۴، پیرا گراف:۳، سطر:۲
.12	مذموم	مذمّت کیا گیا، جس کی بُرائی کی جائے، بُرا، خراب، ناپسندیدہ	صفحہ:۱۸۸، سطر:۱۰
.13	مرتب کرنا	ترتیب دینا، تیار کرنا، درست کرنا، بنانا، تصنیف کرنا، مختلف معلومات یا چیزوں کو جمع کر کے ترتیب دینا۔	صفحہ:۱۸۷، سطر:۷
.14	معجزات	معجزہ کی جمع، معجزہ ایک غیر معمولی اور خلافِ عادت کام ہوتا ہے جو کسی نبی علیہ السلام سے نبوت کے دعویٰ کے بعد صادر اور ظاہر ہوتا ہے جسے دیکھ کر سب منکرین عاجز ہو جاتے ہیں۔ معجزہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی طرف سے پیغمبروں کو ہی عطا فرمایا جاتا ہے۔ خلاف فطرت وہ کام جو انسانی عقل، فکر اور طاقت سے باہر ہو۔	صفحہ:۱۸۴، پیرا گراف:۴، سطر:۴
.15	مَلامت	تنبیہ کرنا، بُرا کہنا، ڈانٹنا، شرمندہ کرنا، رُسوا کرنا	صفحہ:۱۸۷، پیرا گراف:۳، سطر:۶
.16	مَن و سَلوٰی	آسمان سے نازل ہونے والی خوراک، مَن یعنی دانے، سلویٰ یعنی بٹیر نما پرندے، خوانِ نعمت (جو اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی طرف سے بنی اسرائیل کو بھیجا گیا تھا)	صفحہ:۱۸۵، پیرا گراف:۱، سطر:۲
.17	موسوم ہونا	کسی کے نام پر ہونا، نام رکھنا، نام دیا گیا، مخاطب کیا گیا، مشہور و معروف	صفحہ:۱۸۴، پیرا گراف:۱، سطر:۶
.18	ہانکنا	بھیڑ بکریوں کی طرح دھکیلا جانا، چلانا، کھینچنا، دوڑانا، تیز رفتار کرنا، بڑھانا	صفحہ:۱۸۶، پیرا گراف:۱، سطر:۷
.19	ہیکل سلیمانی	حضرت سلیمان علیہ السلام کی بنائی ہوئی عبادت گاہ	صفحہ:۱۸۷، پیرا گراف:۱، سطر:۸

سُورَۃُ بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡل (حصہ اوّل)

نمبر شمار	الفاظ	معنی	حوالہ
.1	ریزہ ریزہ ہونا	ذرات بن جانا، چھوٹے چھوٹے ٹکڑے ہو جانا، یعنی مِٹ جانا	صفحہ:۱۹۶، آیت:۴۹

.2	طالبِ دنیا	دنیا کو چاہنے والا، دنیا سے محبت کرنے والا، دنیادار، دنیا کا لالچی	صفحہ:۱۹۲، آیت:۲۰
.3	قدرتِ کاملہ	مکمل قدرت یا مکمل اختیار، پوری پوری طاقت، بے انتہا طاقت	صفحہ:۱۹۷، علم و عمل کی باتیں:۱
.4	کارساز	کام بنانے والا، کام پورا کرنے والا، حاجتیں اور ضرورتیں پوری کرنے والا	صفحہ:۱۸۹، آیت:۲

سُوْرَةُ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ (حصّہ دوم)

نمبر شمار	الفاظ	معنی	حوالہ
.1	تقاضا	مطالبہ، خواہش، طلب، درخواست، کام	صفحہ:۲۱۰، علم و عمل کی باتیں:۲
.2	حربے	حربہ کی جمع، منفی کام کی تدبیریں، حملہ، مارنے کا ارادہ کرنا	صفحہ:۲۱۰، علم و عمل کی باتیں:۳
.3	قرب	قریب ہونا، تعلق کا بڑھ جانا، پاس، نزدیکی، رشتہ، رشتہ داری	صفحہ:۲۱۰، علم و عمل کی باتیں:۱
.4	وسیلہ	اللہ ﷻ سے قرب کا واسطہ، اللہ ﷻ سے قربت کا ذریعہ، شفاعت، سبب	صفحہ:۲۰۱، آیت:۵۷

قصّہ اصحابِ کہف

نمبر شمار	الفاظ	معنی	حوالہ
.1	آراء	رائے کی جمع، تجویز، مشورہ (کسی معاملہ میں) فہم، تجربہ، عقیدہ یا یقین وغیرہ کی بنا پر قائم شدہ خیال	صفحہ:۲۱۳، پیراگراف:۴، سطر:۱
.2	استقامت	قائم رہنا، جمے رہنا، ڈٹے رہنا، قدم جمائے رکھنا، کھڑے رہنا، ثابت قدمی، مسلسل عمل کرتے رہنا	صفحہ:۲۱۴، ہیڈنگ:۴
.3	اہلِ باطل	بُرائی کا ساتھ دینے والے، سچ کی مخالفت کرنے والے، جھوٹ پر قائم رہنے والے	صفحہ:۲۱۶، پیراگراف:۴، سطر:۱
.4	پناہ گزیں ہونا	پناہ لینا، مصیبت سے بچنے کے لئے کسی محفوظ مقام پر پہنچنا، حفاظت کی جگہ میں رہنا، کسی جگہ پڑاؤ ڈالنا، کسی جگہ ٹھہرنا	صفحہ:۲۱۶، پیراگراف:۱، سطر:۳
.5	تاریخی ربط	زمانی تعلق، ایک دور کا دوسرے دور سے تعلق	صفحہ:۲۱۴، ہیڈنگ:۲
.6	ترک کرنا	چھوڑ دینا، دست برداری، کنارہ کشی، علیحدگی اختیار کر لینا	صفحہ:۲۱۴، پیراگراف:۱، سطر:۴
.7	تنبیہ کرنا	سمجھانا، ڈانٹنا، خبردار کرنا، سزا دینا	صفحہ:۲۱۴، پیراگراف:۳، سطر:۳
.8	ثانی	دوسرا، جو ترتیب میں ایک کے بعد ہو، ہم پلہ، اس جیسا کوئی اور، اس کی مثل	صفحہ:۲۱۶، پیراگراف:۳، سطر:۲
.9	جغرافیائی مقام	زمین پر کسی شے کا محل و مقام	صفحہ:۲۱۳، پیراگراف:۴، سطر:۱
.10	حیات	زندگی، جان	صفحہ:۲۱۶، پیراگراف:۴، سطر:۴
.11	ذوالقرنین	دو سینگوں والا، دو صدیوں والا، ایک بادشاہ کا لقب جس کا ذکر قرآنِ حکیم میں ہے	صفحہ:۲۱۳، پیراگراف:۱، سطر:۴

		اور جس نے یاجوج وماجوج کی قوم کو روکنے کے لئے ایک دیوار بنوائی تھی۔	
.12	راز فاش ہونا	راز کھل جانا، چھپی ہوئی بات کا سب کو پتا چل جانا	صفحہ:۲۲۲، ہیڈنگ:۵
.13	رد کرنا	نہ ماننا، دور کرنا، تسلیم نہ کرنا، قبول نہ کرنا، انکار کرنا	صفحہ:۲۱۶، پیراگراف:۴، سطر:۳
.14	کانوں کان خبر نہ ہونا	کسی کو نہ بتانا، کسی کو بھی خبر نہ دینا	صفحہ:۲۱۵، پیراگراف:۱، سطر:۳
.15	کروٹ دلانا	پہلو بدلنا، نیند کی حالت میں لیٹنے کی کیفیات تبدیل کرنا	صفحہ:۲۱۵، پیراگراف:۲، سطر:۵
.16	کندہ کرانا	کھدا ہوا، نقش کیا ہوا، لکھا ہوا (کھود کر)، جیسے عموماً سنگ مرمر کی تختیوں پر لکھائی کرائی جاتی ہے	صفحہ:۲۱۶، پیراگراف:۱، سطر:۴
.17	گزرگاہ	آمدورفت کی جگہ، گزرنے کی جگہ، راہ، راستہ، سڑک	صفحہ:۲۱۴، پیراگراف:۵، سطر:۲
.18	مادہ پرستی	روحانیت کی ضد، دنیا پرستی، جو نظر آئے، جس میں بظاہر فائدہ دکھائی دے، ظاہر میں جو کچھ دکھائی دے اسی کے حصول میں لگے رہنا، اللہ ﷻ کے بجائے صرف مال واسباب پر بھروسہ کرنا، اللہ ﷻ کو بھول کر مال ودولت اور اسباب دنیا کو سب کچھ سمجھنا	صفحہ:۲۱۶، پیراگراف:۴، سطر:۳
.19	ناموافق	سازگار نہ ہونا، بُرا ہونا، صحیح نہ ہونا، مطابقت نہ رکھنا، مزاج کے مطابق نہ ہونا، مخالف	صفحہ:۲۱۶، پیراگراف:۴، سطر:۱

باغ والوں کا قصّہ

نمبر شمار	الفاظ	معنی	حوالہ
.1	باڑ / باڑھ لگانا	کھیت یا باغ کے چاروں طرف ریت اور ہوا وغیرہ کے طوفان سے بچنے کے لئے رکاوٹ لگانا، چاردیواری، کانٹے دار جھاڑی، چاروں اطراف میں کسی شے کو جھاڑیوں، درختوں اور خاردار تار وغیرہ کے ذریعہ گھیر لینا	صفحہ:۲۱۷، پیراگراف:۲، سطر:۱
.2	دارُالامتحان	امتحان کی جگہ یا گھر، آزمائش کا مقام، پرکھنے کی جگہ، دنیا	صفحہ:۲۱۸، پیراگراف:۳، سطر:۲
.3	درویش	اللہ ﷻ سے تعلق رکھنے والا، پرہیز گار، دنیا کو اہمیت نہ دینے والا، آخرت کی فکر میں رہنے والا، کم پر قناعت کرنے والا، غریب، مسکین	صفحہ:۲۱۷، ہیڈنگ:۲
.4	سال ہا سال سے	کئی سالوں سے، بہت لمبی مدت سے، کافی طویل عرصہ سے	صفحہ:۲۱۷، پیراگراف:۲، سطر:۳
.5	منصوبہ بندی کرنا	مستقبل کے لئے تیاری کرنا، آنے والے وقت میں کیا کرنا ہے یہ پہلے سے سوچ کر رکھنا، غور وفکر کے بعد لائحہ عمل ترتیب دینا کرنا، Planning	صفحہ:۲۱۷، پیراگراف:۴، سطر:۱
.6	نصیحت آموز	ایسی بات جس سے نصیحت حاصل کی جاسکے، سبق سکھانے والا، نصیحت دینے والا، وہ بات جس میں نیک مشورہ اور اچھی صلاح شامل ہو	صفحہ:۲۱۷، ہیڈنگ:۴
.7	نطفہ	وہ قطرہ جو انسان کی پیدائش کا ذریعہ بنتا ہے	صفحہ:۲۱۷، پیراگراف:۵، سطر:۴

نمبر شمار	الفاظ	معنی	حوالہ
.8	ہاتھ مَلتے رہ جانا	افسوس کرتے رہ جانا، پچھتاتے رہ جانا، کسی شے کے ضائع ہو جانے کے بعد کی کیفیت	صفحہ:۲۱۸، پیراگراف:۲، سطر:۲

سُوۡرَۃُ الۡکَهۡفِ (حصّہ اوّل)

نمبر شمار	الفاظ	معنی	حوالہ
.1	دجّالی فتنہ	دجّال کے ذریعے امتحان، قیامت سے پہلے ایک شخص "دجّال" آئے گا جو مسلمانوں کے لئے بہت سخت آزمائش ہو گا۔ دجل کا مطلب ہے دھوکہ (یعنی دنیا ہی کو اصل حقیقت سمجھ لینا اور آخرت کی زندگی کو بُھلا دینا یا اُس کا انکار کر دینا)	صفحہ:۲۱۹، پیراگراف:۱، سطر:۵
.2	سرسری	معمولی، مختصر طور پر، اوپر اوپر سے	صفحہ:۲۲۳، آیت:۲۲
.3	شعوری طور پر	شعور کے ساتھ، دھیان کے ساتھ، پورے خیال کے ساتھ، سمجھ کے ساتھ	صفحہ:۲۳۰، علم و عمل کی باتیں:۱

قصّہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام

نمبر شمار	الفاظ	معنی	حوالہ
.1	بطن	پیٹ، رحمِ مادر، وہ عضو جس میں حمل قرار پاتا ہے	صفحہ:۲۳۷، سطر:۴
.2	بے مُروَّت	مروّت نہ کرنا، خیال نہ کرنا، بداخلاقی سے پیش آنا، کوئی لحاظ نہ رکھنا	صفحہ:۲۳۶، پراگراف:۳سطر:۲
.3	تکوینی علم	کائنات میں پیش آنے والے معاملات کا علم	صفحہ:۲۳۵، پیراگراف:۲، سطر:۷
.4	جلیلُ القدر	بہت قدر والے، معزز، بڑے رتبے والے، بہت شان والے	صفحہ:۲۳۴، پیراگراف:۲، سطر:۲
.5	ضبط کرنا	اپنے قبضے میں کر لینا، چھین لینا، پکڑ لینا، روکنا، چھیننا	صفحہ:۲۳۶، پیراگراف:۴، سطر:۲
.6	ظاہر پرست	حالات کے ظاہری پہلو سے متاثر ہونا اور اس کی باطنی حکمتوں پر نظر نہ کرنا، ظاہری یعنی اوپر کی حالت پر نظر رکھنے والا	صفحہ:۲۳۴، پیراگراف:۱، سطر:۲
.7	عیب دار کرنا	نقص لگانا، کمی کرنا، خرابی کرنا، کسی چیز میں کوئی کمی پیدا کر دینا	صفحہ:۲۳۶، پیراگراف:۱، سطر:۵
.8	گوشہ	حصہ، مرحلہ، رخ، پہلو	صفحہ:۲۳۴، پیراگراف:۲، سطر:۵
.9	مدِ نظر رکھنا	نظر کے سامنے رکھنا، پیش نظر رکھنا، کسی بات کا خیال رکھنا	صفحہ:۲۳۴، پیراگراف:۲، سطر:۳
.10	مُرمَّت کرنا	ٹھیک کرنا، خرابی یا عیب دور کرنا، درست کرنا	صفحہ:۲۳۶، ہیڈنگ:۳
.11	مَصلحت	وجہ، پوشیدہ حکمت، بھلائی، بہتری، خوبی	صفحہ:۲۳۴، پیراگراف:۱، سطر:۲
.12	معاوضہ لینا	پیسے لینا، مزدوری لینا، کسی کام کے بدلے کچھ مال لینا، اُجرت، مزدوری	صفحہ:۲۳۶، پیراگراف:۳، سطر:۳
.13	معجزانہ طریقہ	معجزے جیسا، عقل میں نہ آنے والا طریقہ	صفحہ:۲۳۵، پیراگراف:۱، سطر:۳
.14	منجمد	جم جانا، برف بن جانا	صفحہ:۲۳۵، پیراگراف:۱، سطر:۴

.15	نفی فرمانا	انکار کرنا، کسی بات کو غلط قرار دینا	صفحہ:۲۳۷، پیراگراف:۲، سطر:۱
.16	ولی اللہ	اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا دوست، عبادت گزار، اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا نیک بندہ، خدا رسیدہ، اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا مقرب، محبوبِ الٰہی، عابد و زاہد، پارسا	صفحہ:۲۳۵، پیراگراف:۳، سطر:۱

قصّہ ذوالقرنین

نمبر شمار	الفاظ	معنی	حوالہ
.1	افرادی قوت	human resource، کسی ملک کی آبادی میں لوگوں کی تعداد جو فوجی سماجی اور دوسرے کاموں میں حصہ لے سکیں، مزدور	صفحہ:۲۳۹، پیراگراف:۴، سطر:۷
.2	اُنڈیلنا	پانی یا کسی مائع (liquid) کو کسی چیز پر ڈالنا	صفحہ:۲۴۰، پیراگراف:۲، سطر:۳
.3	بحر	بڑا سمندر، پانی کا وہ حصّہ جو بحیرہ سے بڑا ہوتا ہے۔	صفحہ:۲۳۹، پیراگراف:۲، سطر:۳
.4	پھلانگنا	چھلانگ لگانا، پار کرنا، کسی چیز کے اوپر سے چھلانگ لگا کر گزر جانا، پھاند جانا	صفحہ:۲۴۰، پیراگراف:۳، سطر:۲
.5	پیشین گوئی	مستقبل میں واقع ہونے والی کسی بات کے بارے میں بتانا، Prediction	صفحہ:۲۴۰، پیراگراف:۴، سطر:۱
.6	ترجمان	ترجمہ کرنے والا، ایک زبان سے دوسری زبان میں بات بیان کرنے والا، نمائندگی کرنے والا	صفحہ:۲۳۹، پیراگراف:۴، سطر:۳
.7	خانہ بدوش	وہ قوم یا آدمی جس کا کوئی خاص یا مستقل ٹھکانہ نہ ہو، وہ شخص جو ایک مقام پر گھر بسا کر نہ رہے۔	صفحہ:۲۳۹، پیراگراف:۳، سطر:۱
.8	خدا ترس	دوسروں سے ہمدردی کرنا، نرم دل ہونا، رحم کرنا، اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے ڈرنے والا	صفحہ:۲۳۸، پیراگراف:۲، سطر:۳
.9	خدا خوفی	اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے ڈرنا، اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی ناراضگی سے خوفزدہ رہنا	صفحہ:۲۳۹، پیراگراف:۱، سطر:۲
.10	خیر خواہ	اچھائی چاہنے والا، بھلا چاہنے والا، ہمدرد	صفحہ:۲۳۹، پیراگراف:۴، سطر:۶
.11	درّہ	دو پہاڑوں کے درمیان راستہ، وہ راستہ، شگاف یا فاصلہ جو کسی پہاڑ یا دو پہاڑیوں کے درمیان میں ہو، گھاٹی	صفحہ:۲۳۹، پیراگراف:۴، سطر:۲
.12	عبرانی	بنی اسرائیل (اہلِ کنعان) کی زبان جس کا تعلق سامی خاندان سے ہے۔ یہ یہودیوں کی قدیم ترین زبان ہے اسی زبان میں توریت و انجیل نازل ہوئی۔	صفحہ:۲۴۰، پیراگراف:۱، سطر:۱
.13	فتنہ و فساد کرنا	لڑائی جھگڑا کرنا، افراتفری مچانا، بدامنی اور شر پھیلانا	صفحہ:۲۳۹، پیراگراف:۳، سطر:۱
.14	فیاض	سخی، بہت دینے والا، خیر کے کاموں میں بہت خرچ کرنے والا	صفحہ:۲۳۹، پیراگراف:۴، سطر:۶
.15	مُتَمَدِّن	ترقی یافتہ، شہروں کو آباد کر کے رہنے والے، تمدن سے واقف، شہری تہذیب کے مطابق زندگی بسر کرنے والا، مہذب	صفحہ:۲۳۹، پیراگراف:۵، سطر:۲

.16	معقول	مناسب، ٹھیک، درست، سمجھ میں آنے والی	صفحہ: ۲۳۹، پیراگراف: ۳، سطر: ۲
.17	مہم	سفر کرنا، بھاری یا دشوار گزار کام، ضروری کام، مشکل کام	صفحہ: ۲۳۹، پیراگراف: ۱، سطر: ۱
.18	نجات دہندہ	نجات دلانے والا، آزاد کرانے والا، چھڑانے والا	صفحہ: ۲۳۸، پیراگراف: ۴، سطر: ۵
.19	وجہ تسمیہ	نام رکھنے کی وجہ	صفحہ: ۲۳۸، ہیڈنگ: ۲
.20	وَحشی	جنگلی جانور، جسے دیکھ کر خوف آئے	صفحہ: ۲۳۹، پیراگراف: ۵، سطر: ۱
.21	یاجوج وماجوج	ایک وَحشی اور فسادی قوم کا نام (حدیث کے مطابق قیامت سے قبل یہ ظاہر ہوگی)	صفحہ: ۲۴۰، پیراگراف: ۱، سطر: ۲

سُوْرَۃُ الْکَھْف (حصّہ دوم)

نمبر شمار	الفاظ	معنی	حوالہ
.1	دستیاب ہونا	حاصل ہونا، مہیا ہونا، فراہم ہونا، مِلنا	صفحہ: ۲۴۸، علم و عمل کی باتیں: ۷

سُوْرَۃُ الْمُؤْمِنُوْن

نمبر شمار	الفاظ	معنی	حوالہ
.1	اُبل پڑنا	پانی کا بہ نکلنا، جوش کھانا، چھلک جانا، کناروں سے باہر نکل جانا	صفحہ: ۲۲۵، آیت: ۲۷
.2	بدبختی	بدنصیبی، بدقسمتی	صفحہ: ۲۶۲، آیت: ۱۰۶
.3	درہم برہم ہوجانا	تباہ وبرباد ہوجانا، ختم ہوجانا، الٹ پلٹ اور بے ترتیب ہونا	صفحہ: ۲۵۹، آیت: ۷۱
.4	دستِ قدرت	قدرت والا ہاتھ، اختیار رکھنے والا ہاتھ، طاقت، قابو رکھنے والا	صفحہ: ۲۶۰، آیت: ۸۸
.5	سبقت لے جانا	آگے نکل جانا، آگے بڑھ جانا، غالب آجانا، درجہ میں اُوپر آجانا	صفحہ: ۲۵۸، آیت: ۶۱

سُوْرَۃُ الزُّمَر

نمبر شمار	الفاظ	معنی	حوالہ
.1	حلقہ باندھنا	دائرہ بنانا، کسی کے گرد جمع ہوجانا، چاروں طرف کھڑے ہوکر گھیر لینا	صفحہ: ۲۷۸، آیت: ۷۵
.2	مسخر کرنا	تابع کرنا، قابو کرنا، فتح کرنا، قبضہ کرنا، اِختیار میں کرنا	صفحہ: ۲۶۷، آیت: ۵
.3	نظریات	تصورات، عقائد، اصول، خیالات	صفحہ: ۲۶۷، پیراگراف: ۱، سطر: ۴

سُوْرَةُ الْمُؤْمِن

نمبر شمار	الفاظ	معنی	حوالہ
.1	توحید عملی	ایک اللہ ﷻ کی ماننا، اللہ ﷻ کی اطاعت کے تقاضے، اللہ ﷻ کو ماننے کے ساتھ اُس کے احکامات پر بھی عمل کرنا	صفحہ:۲۸۲، پیراگراف:۱، سطر:۲
.2	خلافِ اولیٰ کام	بہترین سے کم اچھا کام، بُلند معیارِ مطلوب سے کچھ نیچے والا عمل، بڑے درجے کے تقاضے سے ذرا کم عمل	صفحہ:۲۹۰، آیت:۵۵
.3	دستور	طریقہ، سنت، انداز، رسم، طور، طریقہ، عادت، قاعدہ، قانون	صفحہ:۲۹۵، آیت:۸۵
.4	مغز	اصل، تہ، جڑ، خلاصہ، گُودا، کسی شے کا حاصل	صفحہ:۲۸۲، پیراگراف:۱، سطر:۴

سُوْرَةُ حٰمٓ السَّجْدَة

نمبر شمار	الفاظ	معنی	حوالہ
.1	چشم دید گواہ	اپنی آنکھوں سے کسی واقعے کو دیکھنے والا گواہ، Eye witnesses	صفحہ:۳۰۷، علم و عمل کی باتیں:۲
.2	نحوست	کسی کا بُرا اثر، منحوس ہونا، بُرا، بد نصیبی، بد شگونی، اچھا اثر نہ ہونا	صفحہ:۳۰۰، آیت:۱۶

سُوْرَةُ الشُّوْرٰی

نمبر شمار	الفاظ	معنی	حوالہ
.1	باطل	حقیقت کے خلاف، حق کی ضد، بے کار، فضول	صفحہ:۳۱۳، آیت:۱۶
.2	پھٹ پڑنا	ٹوٹ پڑنا، گر پڑنا، ٹکڑے ہو کر گر جانا	صفحہ:۳۱۰، آیت:۵
.3	شورائیت	مشورے کا نظام، آپس میں صلاح و مشورہ کرنا، تجاویز لینے کا نظام	صفحہ:۳۱۰، پیراگراف:۱، سطر:۲
.4	قدر دان	قدر جاننے والا، عزت کرنے والا، اہمیت محسوس کرنے والا	صفحہ:۳۱۴، آیت:۲۳

”مطالعۂ قرآنِ حکیم برائے طلباء وطالبات“ کے مکمل نصاب کی تفصیل بمع قرآنِ حکیم کی اوسطاً تکمیل

حصّہ اوّل (مکّی سورتیں) — سورتیں: ۱۲، قصص: ۸ — قرآنِ حکیم کی تکمیل: ۵ فیصد

قصص: حضور نبی اکرم ﷺ کی حیاتِ طیبہ اور فضائل و کمالات، قصّہ حضرت آدم علیہ السلام (منتخب آیات سورۃ الاعراف)، قصّہ حضرت نوح علیہ السلام، قصّہ حضرت ھود علیہ السلام، قصّہ حضرت صالح علیہ السلام، قصّہ حضرت شعیب علیہ السلام (منتخب آیات سورۃ الاعراف، سورۃ ھود اور سورۃ الشعراء)، قصّہ حضرت یونس علیہ السلام، ہاتھی والوں کا قصّہ (سورۃ الفیل)

سورتیں: سُوْرَةُ الْفَاتِحَة، سُوْرَةُ قُرَيْش، سُوْرَةُ الْفِيل، سُوْرَةُ الْمَاعُوْن، سُوْرَةُ الْكَوْثَر، سُوْرَةُ الْكٰفِرُوْن، سُوْرَةُ النَّصْر، سُوْرَةُ اللَّهَب، سُوْرَةُ الْاِخْلَاص، سُوْرَةُ الْفَلَق، سُوْرَةُ النَّاس، سُوْرَةُ الصّٰٓفّٰت

حصّہ دوم (مکّی سورتیں) — سورتیں: ۲۷، قصص: ۵ — قرآنِ حکیم کی تکمیل: ۹ فیصد

قصص: حضور نبی کریم ﷺ کے فضائل و مکارم اور معجزات، قصّہ حضرت ابراہیم علیہ السلام (منتخب آیات سورۃ الانعام، سورۃ الانبیاء اور سورۃ الشعراء)، قصّہ حضرت موسیٰ علیہ السلام (منتخب آیات سورۃ الاعراف، سورۃ القصص، سورۃ طٰہٰ اور سورۃ الشعراء)، ایک ظالم بادشاہ اور مومن لڑکے کا قصّہ (سورۃ البروج)، پہلی وحی کا قصّہ (سورۃ العلق)

سورتیں: سُوْرَةُ الضُّحٰى، سُوْرَةُ الْاِنْشِرَاح، سُوْرَةُ التِّيْن، سُوْرَةُ الْعَلَق، سُوْرَةُ الْقَدْر، سُوْرَةُ الْبَيِّنَة، سُوْرَةُ الزِّلْزَال، سُوْرَةُ الْعٰدِيٰت، سُوْرَةُ الْقَارِعَة، سُوْرَةُ التَّكَاثُر، سُوْرَةُ الْعَصْر، سُوْرَةُ الْهُمَزَة، سُوْرَةُ النَّبَا، سُوْرَةُ النّٰزِعٰت، سُوْرَةُ عَبَس، سُوْرَةُ التَّكْوِيْر، سُوْرَةُ الْاِنْفِطَار، سُوْرَةُ الْمُطَفِّفِيْن، سُوْرَةُ الْاِنْشِقَاق، سُوْرَةُ الْبُرُوْج، سُوْرَةُ الطَّارِق، سُوْرَةُ الْاَعْلٰى، سُوْرَةُ الْغَاشِيَة، سُوْرَةُ الْفَجْر، سُوْرَةُ الْبَلَد، سُوْرَةُ الشَّمْس، سُوْرَةُ الَّيْل

حصّہ سوم (مکّی سورتیں) — سورتیں: ۲۲، قصص: ۲ — قرآنِ حکیم کی تکمیل: ۱۲ فیصد

قصص: شمائل النبی ﷺ، قصّہ حضرت یوسف علیہ السلام (سورۃ یوسف)

سورتیں: سُوْرَةُ يُوْسُف، سُوْرَةُ الزُّخْرُف، سُوْرَةُ الدُّخَان، سُوْرَةُ الْجَاثِيَة، سُوْرَةُ قٓ، سُوْرَةُ الذّٰرِيٰت، سُوْرَةُ الطُّوْر، سُوْرَةُ النَّجْم، سُوْرَةُ الْقَمَر، سُوْرَةُ الرَّحْمٰن، سُوْرَةُ الْوَاقِعَة، سُوْرَةُ الْمُلْك، سُوْرَةُ الْقَلَم، سُوْرَةُ الْحَاقَّة، سُوْرَةُ الْمَعَارِج، سُوْرَةُ نُوْح، سُوْرَةُ الْجِنّ، سُوْرَةُ الْمُزَّمِّل، سُوْرَةُ الْمُدَّثِّر، سُوْرَةُ الْقِيَامَة، سُوْرَةُ الدَّهْر، سُوْرَةُ الْمُرْسَلَات

حصّہ چہارم (مکّی سورتیں) — سورتیں: ۱۷، قصص: ۵ — قرآنِ حکیم کی تکمیل: ۱۷ فیصد

قصص: قصّہ حضرت زکریا علیہ السلام، قصّہ حضرت مریم علیہا السلام، قصّہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام (سورۃ مریم)، قصّہ حضرت لوط علیہ السلام (منتخب آیات سورۃ الاعراف، سورۃ ھود اور سورۃ الشعراء)، قصّہ حضرت سلیمان علیہ السلام (سورۃ النمل)

سورتیں: سُوْرَةُ مَرْيَم، سُوْرَةُ طٰهٰ، سُوْرَةُ الْاَنْبِيَآء، سُوْرَةُ الْحَجّ، سُوْرَةُ الْفُرْقَان، سُوْرَةُ الشُّعَرَآء، سُوْرَةُ النَّمْل، سُوْرَةُ الْقَصَص، سُوْرَةُ الْعَنْكَبُوْت، سُوْرَةُ الرُّوْم، سُوْرَةُ لُقْمٰن، سُوْرَةُ السَّجْدَة، سُوْرَةُ سَبَا، سُوْرَةُ فَاطِر، سُوْرَةُ يٰسٓ، سُوْرَةُ صٓ، سُوْرَةُ الْاَحْقَاف

حصّہ پنجم (مکّی سورتیں) — سورتیں: ۱۵، قصص: ۷ — قرآنِ حکیم کی تکمیل: ۲۵ فیصد

قصص: قصّہ اصحابِ سبت (سورۃ الاعراف)، واقعۂ معراج، تاریخِ بنی اسرائیل (سورۃ بنی اسرائیل)، قصّہ اصحابِ کہف، باغ والے کا قصّہ، قصّہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام، قصّہ ذوالقرنین (سورۃ الکہف)

سورتیں: سُوْرَةُ الْاَنْعَام، سُوْرَةُ الْاَعْرَاف، سُوْرَةُ يُوْنُس، سُوْرَةُ هُوْد، سُوْرَةُ الرَّعْد، سُوْرَةُ اِبْرَاهِيْم، سُوْرَةُ الْحِجْر، سُوْرَةُ النَّحْل، سُوْرَةُ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْل، سُوْرَةُ الْكَهْف، سُوْرَةُ الْمُؤْمِنُوْن، سُوْرَةُ الزُّمَر، سُوْرَةُ الْمُؤْمِن، سُوْرَةُ حٰمٓ السَّجْدَة، سُوْرَةُ الشُّوْرٰى

حصّہ ششم (مدنی سورتیں) — سورتیں: ۴، قصص: ۳ — قرآنِ حکیم کی تکمیل: ۱۵ فیصد

قصص: غزوہ احد (سورۃ آل عمران)، غزوہ بدر (سورۃ الانفال)، غزوہ تبوک (سورۃ التوبہ)

سورتیں: سُوْرَةُ الْبَقَرَة، سُوْرَةُ اٰلِ عِمْرَان، سُوْرَةُ الْاَنْفَال، سُوْرَةُ التَّوْبَة

حصّہ ہفتم (مدنی سورتیں) — سورتیں: ۱۷، قصص: ۶ — قرآنِ حکیم کی تکمیل: ۱۷ فیصد

قصص: قصّہ ہابیل و قابیل (سورۃ المائدہ)، واقعہ افک (سورۃ النور)، غزوۂ احزاب (سورۃ الاحزاب)، صلح حدیبیہ، فتح مکہ (سورۃ الفتح)، غزوۂ بنو نضیر (سورۃ الحشر)

سورتیں: سُوْرَةُ النِّسَآء، سُوْرَةُ الْمَآئِدَة، سُوْرَةُ النُّوْر، سُوْرَةُ الْاَحْزَاب، سُوْرَةُ مُحَمَّد، سُوْرَةُ الْفَتْح، سُوْرَةُ الْحُجُرَات، سُوْرَةُ الْحَدِيْد، سُوْرَةُ الْمُجَادَلَة، سُوْرَةُ الْحَشْر، سُوْرَةُ الْمُمْتَحِنَة، سُوْرَةُ الصَّفّ، سُوْرَةُ الْجُمُعَة، سُوْرَةُ الْمُنَافِقُوْن، سُوْرَةُ التَّغَابُن، سُوْرَةُ الطَّلَاق، سُوْرَةُ التَّحْرِيْم